# جرمنی کے حالات

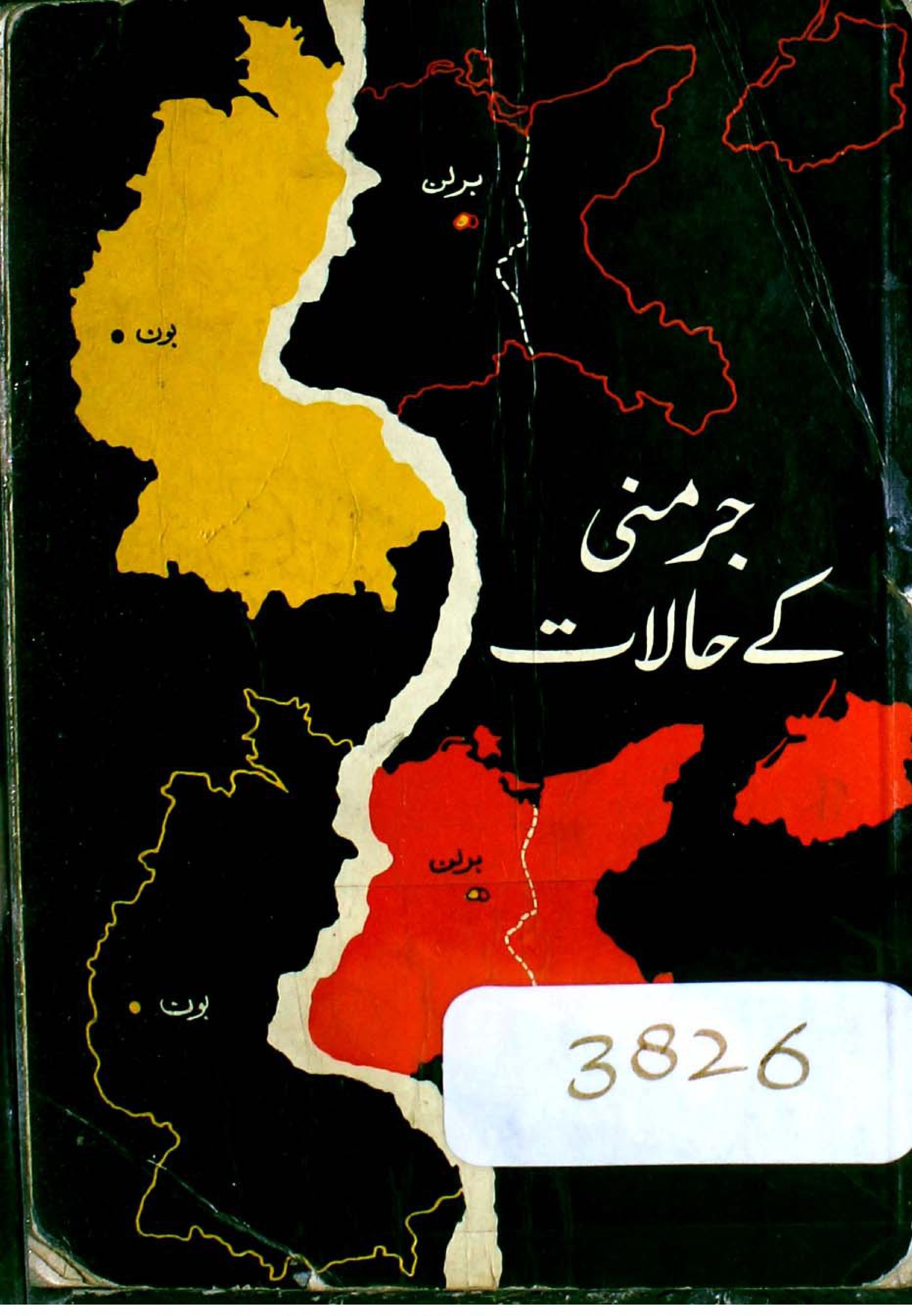


3826

Marfat.com

3826

Marfat.com

# جرمنی کے حالات

شائع کردہ

محکمہ اطلاعات واخبارات، حکومت وفاقی جمہوریہ جرمنی

۴۰ صفحات پر تصاویر

اور

۴ رنگین صفحات کے ساتھ

3826

Marfat.com

3826

تالیف :

پروفیسر ہیلموٹ آرنٹش

ذخیرہ

87075

حکومت وفاقی جمہوریہ جرمنی

نے شائع کیا

۱۹۶۰ء

Marfat.com

# فہرست مضامین


۱۹۴۵ء سے ۱۹۶۰ء تک . . . . . . . ۳

## پس منظر

۲ جرمن تاریخ کا مختصر خاکہ . . . . . . ۶
۳ جرمنی اور جرمن رائش . . . . . . ۸
۴ وفاقی جمہوریہ جرمنی . . . . . . ۱۱
۵ برلن . . . . . . ۱۴
۶ کمیونسٹ مقبوضہ جرمنی . . . . . . ۱۸
۷ جرمن رائش کے مشرقی علاقے . . . . . . ۲۲
۸ زمین ۔ آب و ہوا ، معدنی ذخائر . . . . . . ۲۵
۹ رقبہ اور آبادی . . . . . . ۳۱
۱۰ جلاوطن ، مہاجرین اور "نوآباد" . . . . . . ۳۵

## سیاسی حکمت عملی

۱۱ آئین . . . . . . [illegible]
۱۲ رئیس کلیہ ، پارلیمنٹ اور حکومت . . . . . . [illegible]
۱۳ مجلس قانون ساز . . . . . . ۴۴
۱۴ جرمنی میں نظم ونسق کی تقسیم (ریاستیں ، ضلعے اور تعلقے) . . . . . . ۴۶
۱۵ خارجہ پالیسی . . . . . . ۵۰
۱۶ حفاظت عامہ . . . . . . ۵۴
۱۷ جمہوریہ کی دفاعی فوجیں . . . . . . ۵۶
۱۸ رائے عامہ . . . . . . ۵۸
۱۹ سیاسی جماعتیں اور رائے شماری . . . . . . ۶۱

## اقتصادی حالات

۲۰ پیشے ، کاروبار اور ملازمتیں . . . . . . ۶۶
۲۱ کام کرنے والوں اور آسامیوں کی تعداد . . . . . . ۶۸
۲۲ قومی پیداوار . . . . . . ۷۰
۲۳ نجی صرف . . . . . . ۷۷
۲۴ غذا ، زراعت ، جنگلات اور ماہی گیری . . . . . . ۷۹
۲۵ صنعت (تعمیرات اور پیداوار قوت کے علاوہ) . . . . . . ۸۵
۲۶ قوت کی پیداوار اور تقسیم . . . . . . ۹۶
۲۷ دستکاریاں . . . . . . ۹۹
۲۸ عمارت سازی اور تعمیر مکانات . . . . . . ۱۰۱
۲۹ گھر اور گھرانے . . . . . . ۱۰۴
۳۰ تجارت . . . . . . ۱۰۵
۳۱ خارجی تجارت . . . . . . ۱۰۸
۳۲ علاقوں کے مابین تجارت . . . . . . ۱۱۵


Marfat.com

۳۳ میلے اور نمائشیں ۱۱۶
۳۴ ذرائع آمدورفت اور خبر رسانی ۱۱۸
۳۵ جرمنی بحیثیت سیاحوں کے ملک کے ۱۲۴
۳۶ ملکی نظم ونسق اور محاصل ۱۲۹
۳۷ مقامی حکومتوں کے قرضے اور اثاثے ۱۳۹
۳۸ سکّہ اور زر ۱۴۲
۳۹ قیمتیں ۱۴۷


## سماجی زندگی


۴۰ سماجی نظام ۱۵۰
۴۱ اہم تجارتی انجمنیں ۱۵۷
۴۲ مزدور انجمنیں ۱۵۹
۴۳ اقتصادی زندگی میں میل جول ۱۶۱
۴۴ بیمہ اور فلاح عامّہ ۱۶۲
۴۵ مزدوروں کا تحفظ اور انکے لئے قوانین ۱۷۰
۴۶ عورتوں کی حیثیت ۱۷۲
۴۷ نوجوان ۱۷۶
۴۸ مذہب اور کلیسا ۱۸۰
۴۹ قانون اور اس کا نظم ونسق ۱۸۶
۵۰ صحت عامّہ ۱۸۹
۵۱ کھیل، تفریح ۱۹۰


## تہذیب و تمدّن


۵۲ تمدنی زندگی ۱۹۴
۵۳ تعلیمی حکمت عملی اور نظم ونسق ۱۹۷
۵۴ مدارس ۱۹۹
۵۵ تعلیم بالغان ۲۰۴
۵۶ علوم وفنون اور علمی تحقیقات ۲۰۹
۵۷ عجائب خانے، کتب خانے اور دفتر خانے ۲۱۸
۵۸ ادب ۲۲۰
۵۹ ناشر اور تجارت کتب ۲۲۳
۶۰ مصوری فنون، سنگتراشی اور فنِ تعمیر ۲۲۴
۶۱ موسیقی ۲۲۸
۶۲ تھیٹر ۲۳۰
۶۳ نشریات ۲۳۲
۶۴ سینما ۲۳۳
۶۵ ٹیلی ویژن ۲۳۵
اہم تاریخیں ۲۳۷
اشاریہ ۲۴۴


Marfat.com

## ۱۹۴۵ء سے ۱۹۶۰ء تک

جرمنی ایک ایسا ملک ہے، جس کی طرف دنیا کی نگاہیں بار بار اٹھتی رہی ہیں۔ اس ملک کی تاریخ ۱ پر اہم اور سنگین واقعا ، اثر انداز ہوتے رہے ہیں۔ یورپ کے وسط میں واقع ہوتے ہوئے جرمنی کی قدرتی سرحدیں نہ ہونے کی وجہ سے صدیوں تک اس کے مشرق اور مغرب میں اس کی ظاہری ترتیب اور سیاسی فیصلہ ، گہرا اثر پڑتا رہا ہے۔ ایک ہی پشت کے عرصہ میں جرمنی کو دو عالمی جنگوں میں شکست ہوئی اور ۸۵ لاکھ جرمن لوگوں کی جانیں ضائع ہوئیں۔ ۲۵ سال کے عرصہ میں دو مرتبہ جرمنوں کے سکّے اور ان کی ہنڈیوں کی قیمت دس میں نو حصّوں سے زیادہ گری۔

۱۹۴۵ء میں دوسری عالمی جنگ کے خاتمہ پر جرمن سرکار کا تمام ساز و سامان اور حکومت کے تمام کُل پُرزے ضائع ہو گئے اور جرمنی کی سرزمین پر دوسرے ملکوں کی فوجوں کا مکمل قبضہ ہو گیا۔ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ سے زیادہ جرمن اور جرمن زبان بولنے والے لوگ اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور اپنے تمام مال و متاع سے محروم کر دیئے گئے۔ جو لوگ اپنی جانیں بچا کر بھاگ سکے انہوں نے رائش کے اس باقیماندہ علاقہ میں پہونچ کر پناہ لی جو پہلے ہی ہوائی بمباری کا شکار ہو کر بہت کچھ تباہ ہو چکا تھا۔ لوگوں کو فاقہ کی حد تک کم کھانے پینے کو میسر ہوتا تھا، اتنا کم کہ ماہرین خوراک کے حساب سے صحیح خوراک کا صرف ۴۰ فیصدی ہوتا تھا۔ ایندھن اور کپڑا نہ ملنے کے برابر تھا اور ۱۹۴۶/۴۷ میں جو پیداوار کی رفتار تھی اس حساب سے ہر باشندہ کو چالیس سال میں ایک سوٹ اور دس سال میں ایک قمیض میسر ہو سکتی تھی!

جنگ کے اختتام پر لاکھوں ایسے لوگ قید میں تھے جو کام کرنے کے قابل تھے۔ پچاس لاکھ سے زیادہ رہائشیں مکمل طور پر یا کسی قدر ضائع ہو چکی تھیں۔ ایسی عمارتیں جو نقل و حمل کیلئے یا کارخانوں کے چلنے کے لیۓ ضروری تھیں، تباہ ہوئی پڑی تھیں۔ ذرائع رسل و رسائل منقطع تھے اور پُل اُڑا دیئے گئے تھے۔ کل تجارتی بیڑہ تباہ ہو چکا تھا۔

ملک کی چار مقبوضہ علاقوں میں تقسیم سے اور مشرقی اضلاع باقی ملک سے علیحدہ کر دیئے جانے



Marfat.com

ا کی وجہ سے جرمنی کا اقتصادی ڈھانچہ پاش پاش ہوگیا۔

جرمن رائش کے دارالحکومت برلن میں صنعت کا ۸۵ فیصدی حصہ ٹوٹ پھوٹ کی نذر ہوگیا۔ ساری قوم کی اقتصادی سلامتی ختم ہو کر رہ گئی۔ جاڑے کی شدت اور فاقہ کشی کے ساتھ وبائیں پھیلیں جس میں بچّے اور بوڑھے یکساں موت کا شکار ہوئے۔ متعدی بیماریوں نے بھی سر اُٹھایا۔ ۱۹۴۵ء میں ایک بداندیش دنیا کے بیچ میں گھرے ہوئے جرمن لوگوں کی زبانوں پر ناکامی، مایوسی، اضطراب، اور بے مقصد زندگی، جیسے الفاظ اکثر آتے تھے۔ یہ دنیا جس نے جرمن فوجوں پر غلبہ پالیا تھا اب جرمن قوم سے جواب طلب کر رہی تھی کیونکہ اس کی مجرمانہ حکومت بارہ سال تک عظمتِ انسانی اور باہم وجودی کے بین الاقوامی اصولوں کو ٹھکراتی رہی تھی۔

آج پھر دنیا کی تجارت میں وفاقی جمہوریہ کا حصہ اتنا ہی ہوگیا ہے جتنا ۱۹۲۹ء میں جرمن رائش کا تھا۔ موجودہ معیارِ زندگی جنگ کے قبل کے معیار سے بھی آگے نکل چکا ہے۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۹ء تک جرمنی میں ۳۶،۷۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸،۷۰۰ کروڑ ڈالر یا ۳،۱۰۰ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم اصل سرمایہ کے سامان میں لگی ہوئی تھی۔ سکّہ کی اصلاحات کے بعد سے یعنی ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۸ء تک کے دس سال کے عرصہ میں برسرِ روزگار لوگوں کی تعداد ایک کروڑ تینتیس لاکھ سے بڑھکر تقریباً دو کروڑ ہوگئی۔ اشیائے برآمد کی قیمت ۴۱۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر یا ۳۰ کروڑ پاؤنڈ۔ ۱۹۴۹ء میں) سے بڑھکر ۴۱۲۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۹۹۰ کروڑ ڈالر یا ۳۵۰ کروڑ پاؤنڈ) ہوگئی۔ لوگوں کی بچت کی کل رقم جو ۱۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۸ کروڑ ڈالر یا ۱۴ کروڑ پاؤنڈ) تھی اب ۳،۵۳۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۴۰ کروڑ ڈالر یا ۳۱ کروڑ پاؤنڈ) ہوگئی۔ آج جرمن مارک دنیا کے ٹھوس سکّوں میں گنا جاتا ہے اور جرمن وفاقی بینک کی تحویل میں ۲،۳۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۶۰ کروڑ ڈالر یا ۲۰۰ کروڑ پاؤنڈ) سے زیادہ کی رقم سونے اور غیر ملکی سکّہ کی شکل میں رہتی ہے۔ ۱۹۵۹ء میں کل قومی آمدنی ۲۴،۴۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵،۸۲۰ کروڑ ڈالر یا ۲،۰۷۰ کروڑ پاؤنڈ) کی حد تک پہونچ چکی تھی۔

بیرونی امداد سے ایک نیا آغاز ممکن ہوا اور اس امداد اور جرمن قوم کی قوتِ اختراع، محنت اور جفاکشی، صبر اور عزم نے سماجی مفلسی کو بڑی حد تک دُور کر دیا ہے۔ بیروزگاری سے چھٹکارا پایا جا چکا ہے، رہائش کے مشکل مسئلے حل ہو چکے ہیں اور ایک جدید طرز کا تجارتی بیڑہ دوبارہ تعمیر کیا جا چکا ہے۔ رائش کے دور سے ہاری ہوئی جنگ تک کی دوسرے ملکوں کو واجب الادا رقمیں چکائی جا چکی ہیں۔ اس اور دوسری حقیقتوں سے ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں ایک نمایاں کامرانی ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی یہ کہ جرمن قوم اور جرمن حکومت



Marfat.com

نے آزاد دنیا کی پُر اعتماد رفاقت حاصل کرلی ہے۔

اُوپر جو کچھ کہا گیا ہے اسکا اطلاق جرمنی کے صرف ایک حصہ پر ہوتا ہے یعنی صرف وفاقی جمہوریہ پر۔ یہ حصہ رائش کے تمام علاقہ کے نصف سے کچھ ہی زیادہ ہوتا ہے۔ ان کامیابیوں کا تعلق مغربی برلن سے بھی ہے جس کی حیثیت مشرقی بلاک کے بیچوں بیچ واقع ایک جزیرہ کی سی ہے اور جہاں آہنی دیوار کے پیچھے آزادی کا جھنڈا ابھی تک لہرا رہا ہے۔ صرف یہی علاقے ہیں جہاں ابھی تک جرمن قوم کو اپنا کھویا ہوا اقتدار واپس ملا ہے۔ باقیماندہ علاقوں میں آزادی کو کچل دیا گیا ہے اور وہاں دوسرے ملکوں نے جرمن آبادی کو نکال کر ناجائز طور پر قبضہ کر رکھا ہے۔

جرمن لوگ جانتے ہیں کہ موجودہ صورت حالات کو بدلنا تنہا انہی کے اختیار میں نہیں ہے۔ تاہم وہ آزاد دنیا کی قوموں کے اس خیال سے بالکل متفق ہیں کہ ساری دنیا کو کشاکش سے حقیقی چھٹکارا صرف اسی وقت مل سکتا ہے جب پُر امن مساعی کے ذریعہ جرمنی کے تمام ٹکڑے آزادی سے پھر یکجا ہو جائیں۔

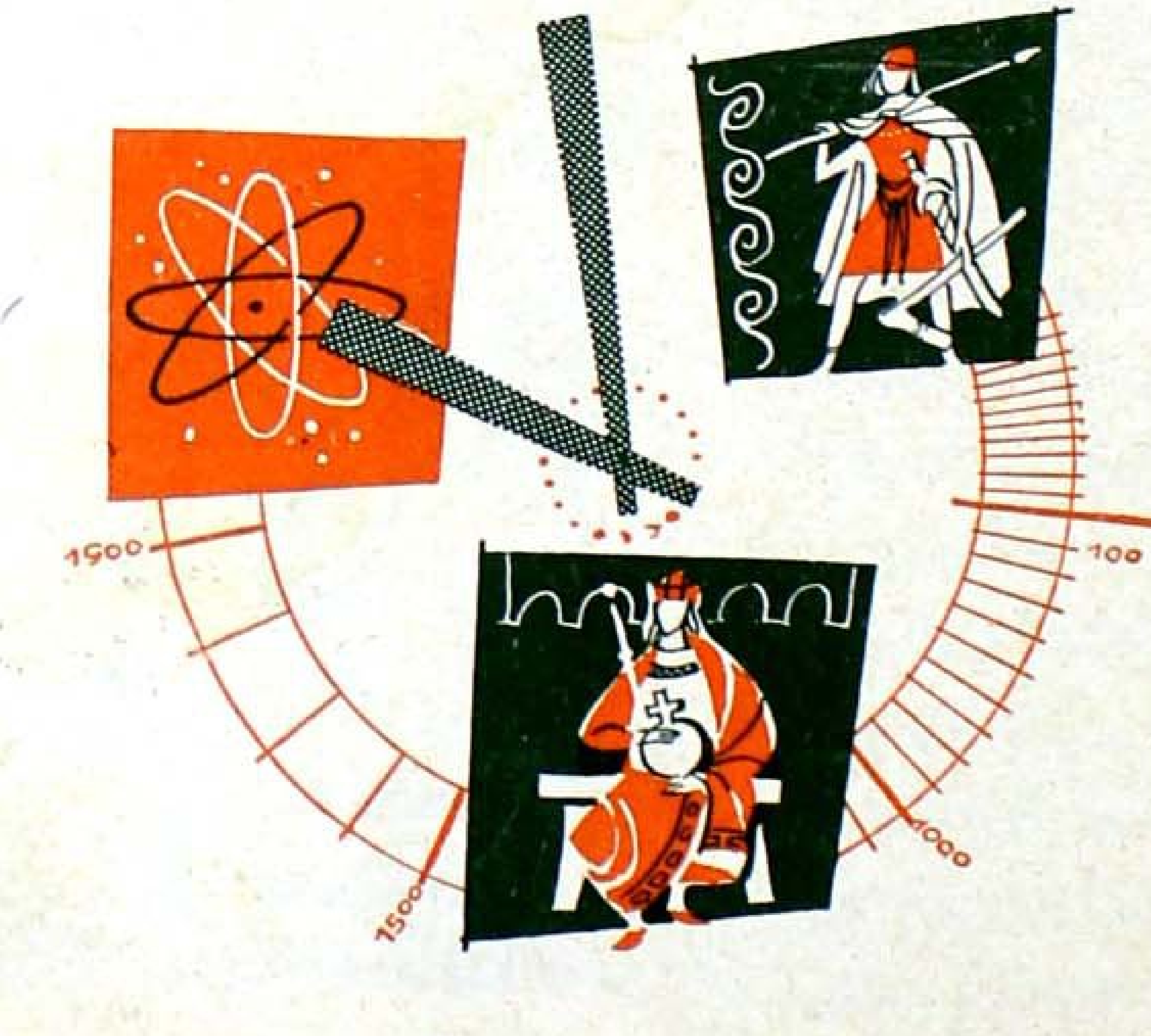




Marfat.com

# پس منظر

## جرمن تاریخ کا مختصر خاکہ

۲ عظیم جرمانوی ہجرتوں کے سانحہ کے بعد ہند جرمانوی زبانوں کے گروہ کی ٹیوٹانی شاخ کے چند مزید حصے "جرمن" قبیلوں کی شکل میں نمودار ہوئے۔ یہ قبیلے شمال میں لوئر سکسنوی اور فرسلینڈ، مغرب میں فرینکی، وسطی جرمنی میں تھورنگیائی، سوابیا میں آلمانی، اور جنوب میں باویریائی تھے۔ سیاسی اعتبار سے یہ قبیلے شارلمان (چارلس اعظم) کے تحت متحد تھے جسکی پوپ لیو سوئم نے ۸۰۰ء میں تاجپوشی کی تھی۔ قرونِ وسطےٰ میں "جرمن قوم کی سلطنت روما" نے وسطی یورپ کی مختلف قوموں کے مابین امن و [illegible] رکھا۔ یہ سلطنت ۱۲۵۰ء تک اپنے پورے شباب پر رہی۔ اس کے بعد علاقائی شہزادے رفتہ رفتہ اقتدار حاصل کر گئے۔ دو اہم واقعات اور پیش آئے یعنی ۱۵۲۰ء کے بعد ظہور میں آنے والی اصلاحِ مسیحیت اور ۱۶۴۸ء - ۱۶۱۸ء کی تیس سالہ جنگ جو باوجود اپنی غارتگری کے تحریکِ اصلاحِ مسیحیت کے پیدا کئے ہوئے مذہبی تفرقہ کو ختم نہ کر سکی۔

اٹھارویں صدی میں برینڈنبرگ پرشا ایک بہت بڑی طاقت ہوگیا اور ایک نیا سنہری دَور شروع ہوا جس میں یوہان زباستین باک، ایمانوئل کانٹ، یوہان ولفگانگ فوّن گوئیٹے اور فرائڈرک فوّن شلّر جیسے نامی لوگ قابلِ ذکر ہیں۔

نپولین کے حملے سے "جرمن قوم کی سلطنت روما" ۱۸۰۶ء میں دفعتاً ختم ہوگئی۔ اس وقت سلطنت کی حیثیت ریاستوں کے ایک وفاق کی سی تھی۔ ۱۸۱۵ء میں ۳۲ رجواڑوں اور آزاد شہنشاہی شہروں کو Deutscher Bund کے نام ملا کر

Norddeutscher Bund میں ۱۸۶۷ء میں قائم ہو گیا جو ۱۸۷۱ء میں بن گیا جو ۱۸۷۱ء میں قائم ۲ کی تشکیل ظہور میں آئی۔ یہ ۱۸۶۷ء میں Norddeutscher Bund بن گیا جو ۱۸۷۱ء میں قائم ہونیوالی رائش کا پیشرو تھا۔ اس کا شہنشاہ شاہِ پرشا تھا۔ آسٹریا ۱۸۶۶ء سے جرمنی کا حصہ نہ رہا۔ ۵۰۰ سال تک جرمن شہنشاہ آسٹریا ہی سے ہوتے تھے۔

اس نئی جرمن سلطنت' یا رائش' کے دَور میں جس کا پہلا چانسلر آٹو فون بسمارک تھا' جرمن قوم نے ۱۸۷۱ء سے ۱۹۱۴ء تک اقتصادی لحاظ سے خصوصاً صنعتی پیداوار میں بہت ترقی کی۔ لوگوں کا معیارِ زندگی نہایت اعلیٰ تھا۔ سائنسی، فنی، اور ثقافتی کارناموں کی بدولت رائش کو دنیا بھر میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ اس دَور میں نافذ کئے ہوئے جرمن سماجی قوانین دنیا بھر کے لئے قابلِ تقلید رہے ہیں۔

۱۹۱۴ء۔ ۱۹۱۸ء کی جنگ ہارنے کے بعد بھی جب رائش ایک جمہوریہ بن گئی اور ساتھ ہی بہت سا علاقہ ہاتھ سے چلا گیا' جرمنی کی وحدت قائم

خیال تو یہ تھا کہ امریکہ کے پریذیڈنٹ ولسن کے ۱۴ نکات اور فاتح اقوام کی رضا کے مطابق ۱۹۱۸ء کے بعد کے یورپ کی سرحدوں کا ازسرِ نو تعین خود انفعالی کے اصول پر کیا جائیگا لیکن صلح کے معاہدوں میں اس کا خیال نہیں رکھا گیا۔ مشرق میں صرف ایک ایسے علاقہ میں جس کا نظام غیر ملکی ہاتھوں میں تھا، رائے عامہ لی گئی۔ یہاں کے باشندوں نے جرمن رائش میں رہنے کے حق میں ایک بڑی اکثریت سے رائے دی۔ ڈینزگ اور میمل لینڈ کو جہاں کے باشندے بھی جرمن یونین میں شامل رہنے ہی خواہاں تھے، بین الاقوامی درجہ دیدیا گیا۔ اس کے باوجود ۱۹۲۳ء میں لتھونیا نے ناجائز طور پر ملحق کر لیا۔

*

۱۹۲۹ء کے بعد ظہور میں آنے والے عالمی اقتصادی بحران میں "وائمر ریپبلک" کی اندرونی کمزوریاں تیزی کے ساتھ زور پکڑتی گئیں۔ ۱۹۳۳ء تک بیروزگاروں کی تعداد ساٹھ لاکھ سے تجاوز کر چکی تھی۔ ان حالات نے بازاری لیڈر اڈالف ہٹلر کو سب سے طاقتور پارٹی کا سربراہ بننے کا موقع دیا اور اس حیثیت سے وہ ۱۹۳۳ء میں جمہوریت کے اصولوں کی بنا پر رائش کا چانسلر منتخب ہو گیا۔ اپنی اور اپنے حواریوں کی بیباکیوں اور عوام الناس کی تائید کے برتے پر ہٹلر نے دستور کے تمام اعضا کو معطل کر دیا اور ریپبلک کو ایک بے ڈھب استبدادی حکومت میں بدل دیا۔

ہٹلر کی سرکردگی میں نیشنل سوشلسٹوں کی سیاسیات کا نتیجہ ۱۹۳۹ء میں دوسری عالمی جنگ نکلا۔ ۱۹۴۵ء میں یہ جنگ جرمنی کی مکمل فوجی شکست کے ساتھ ختم ہوئی۔ تمام اعلیٰ اختیارات



Marfat.com

۲ فاتح قوموں نے سنبھال لئے اور جون ۱۹۴۵ء میں ۱۹۳۷ء کی حدود کے مطابق جرمن رائش کا تمام علاقہ چار مقبوضہ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ مغربی صوبے علیحدہ کر دیئے گئے اور وہاں سے جرمن باشندوں کی ایک بیشتر تعداد کو نکال دینے کے بعد ان صوبوں کو "آخری عہدنامہ صلح ہونے تک" فاتح قوموں کے نظام کے حوالہ کر دیا گیا۔ مغرب میں "علاقہ سار" جس میں جرمن زبان بولنے والوں کی تعداد دس لاکھ تھی۔ ایک جزوی سیاسی خود اختیاری کے اصول کے تحت اقتصادی مقاصد کے لئے فرانس سے ملحق کر دیا گیا۔ ۱۹۴۹ء میں مغربی جرمنی کی ریاستوں پر مشتمل "وفاقی جمہوریہ جرمنی" کا قیام وجود میں آیا۔ ۱۹۵۶ء سے سارلینڈ کے مستقبل کا فیصلہ اس کے باشندوں کی رائے کے مطابق کیا جانا ممکن ہوا۔

## جرمنی اور جرمن رائش

۳ جرمن تاریخ میں مسلسل ایسے تغیرات پیش آنے اور جرمنی کی قومی حدود میں بار بار تبدیلیاں ہونیکی وجہ سے "جرمنی" کی صحیح نوعیت کے بارے میں تین مختلف تصورات مروج ہو گئے ہیں۔ یہ تصورات نہ صرف جرمنی کی قلمرو کے نقطہ نظر سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں بلکہ معاشرتی اور سیاسی اعتبار سے بھی جس کی وجہ سے دوسرے ممالک کے لوگ جرمنی کی صحیح حیثیت سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ سب سے وسیع تصور تاریخی ہے جس میں "جرمنی عظمےٰ" کی حکومتیں آتی ہیں۔ اس میں آسٹریا بھی شامل تھا اور (سوئٹزرلینڈ اور لکسمبرگ کے علاوہ) اس میں وہ تمام علاقہ جہاں جہاں آجاتا تھا، جرمن زبان بولی جاتی تھی۔ ۱۸۰۶ء تک یہ تصور "جرمن قوم کی سلطنتِ روما" کے معنی میں مطابقت رکھتا رہا۔
اس کے بعد حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ پرشا اور آسٹریا کے درمیان خانہ جنگی شروع ہو گئی جس کا انجام ۱۸۶۶ء میں وہی ہوا جو "جرمنی صغریٰ" کے حامی چاہتے تھے، یعنی پرشا کی قیادت میں جرمن ریاستوں کی یونین جس میں آسٹریا شامل نہ ہو۔ اس وقت سے "جرمنی" سے مراد ۱۸۷۱ء میں وجود میں آنے والی جرمن رائش سے ہے اور اب بھی "جرمنی" کی حدود وہی سمجھی جاتی ہیں، جو ۱۹۳۷ء میں تھیں۔ گویا گذشتہ نوے سال سے "جرمنی" کے اس مفہوم کو بین الاقوامی درجہ حاصل ہے۔
اس وقت سے جرمنی کی نوعیت میں کوئی مزید تبدیلی نہیں کی گئی ہے اور آج کی وفاقی جمہوریہ جرمنی



Marfat.com

# جرمن رائش کی قلمرو

۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء کی حدود کے لحاظ سے[1]

| علاقہ | آبادی % | رقبہ % | شمار فی مربع کلومیٹر | شمار فی مربع میل |
|---|---|---|---|---|
| وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن ...... | ۶۲ | ۵۲٫۸ | ۱۷۳ | ۴۴۸ |
| سوویٹ مقبوضہ علاقہ (DDR) | ۲۴٫۱ | ۲۳ | ۱۵۴ | ۳۹۹ |
| مشرقی علاقے (غیر جرمن نظم ونسق کے ماتحت) ........ | ۱۳٫۹ | ۲۴٫۳ | ۸۴ | ۲۱۸ |
| جرمن رائش ........ | ۱۰۰ | ۱۰۰ | ۱۴۷ | ۳۸۱ |

[1] ۱۷ مئی ۱۹۳۹ کی مردم شماری کے مطابق

جو ۱۹۴۹ء میں تین مغربی مقبوضہ علاقوں کو ملا کر وجود میں لائی گئی تھی، اپنے کو رائش کا امین سمجھتی ہے وفاقی جمہوریہ میں ساڑھے پانچ کروڑ سے زیادہ جرمن آباد ہیں، اس کے برخلاف رائش کے باقی علاقوں کی آبادی ایک کروڑ بیاسی لاکھ سے زیادہ نہیں ہیں۔ صرف وفاقی علاقہ ہی میں ایک جمہوری اور آزادانہ منتخب حکومت قائم ہے۔ اسی وجہ سے صرف اسی علاقہ کی حکومت کل جرمنی کی جرمنی کی طرف سے کوئی کارروائی یا گفت وشنید کر سکتی ہے۔ چنانچہ ان وجوہات کی بنا پر وفاقی جمہوریہ کو، جو ایک عہد تغیر کے لئے رائش کی جائز وارث ہے، محض "جرمنی" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

*

۱۹۳۵ء میں شورائے عام کے ذریعہ سار کا علاقہ جو جرمنی سے ۱۹۱۹ء میں علیحدہ کر دیا گیا تھا، جرمن رائش کو واپس کر دیا گیا اور اس پر انجمن اقوام کی نگرانی مسلط کر دی گئی۔ جرمنی کی جو سرحدیں ۱۹۳۸ء تک مانی ہوئی تھیں (یعنی ہٹلر کی دوسرے ملکوں پر فوجی قبضوں کی مہموں کے آغاز سے پہلے تک) وہ بین الاقوامی طور پر مسلمہ تھیں اور ان میں صرف ایک آزادانہ طور پر گفت وشنید کے بعد صلح نامہ کے ذریعہ ہی کوئی تبدیلی کی جا سکتی تھی۔ ان جائز اور مسلمہ حدود میں کوئی تبدیلی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ یہ بات دوسری ہے کہ وفاقی جمہوریہ کی حکومت کو ابھی تک باقاعدہ



Marfat.com

۳ بالکل حق نہیں ملا ہے یا صرف جزوی حق ملا ہے (جیسے مغربی برلن کے معاملہ میں) کہ وہ رائش کے ان علاقوں میں جو وفاقی علاقہ سے باہر ہیں اپنا اقتدار قائم کر سکے۔

*

اقتصادی نقطۂ نظر سے جرمنی کے وہ اضلاع جو غیر ملکی نظم ونسق کے تحت ہیں، جرمنی سے علیحدہ ہیں۔ اس لئے ان علاقوں کے ساتھ تعلقات ایسے ہیں جیسے غیر ممالک کے ساتھ رکھے جاتے ہیں۔ ۱۹۴۸ء کی سکہ کی اصلاحات کے بعد سے سوویٹ مقبوضہ علاقہ اور مشرقی برلن کے ساتھ تعلقات بھی اسی نوعیت کے ہو گئے ہیں۔ اس علاقہ کی زبان جس کو ۱۹۴۹ء سے سوویٹ یونین "جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک" کہتی آئی ہے۔ ذہنی اعتبار تک سے بھی وفاقی جمہوریہ کی زبان سے مختلف ہے —— یعنی منطقی مادّہ پرستی کی زبان۔

اسی وجہ سے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے رائش کے کل علاقہ کے لئے صرف ایک بیان کافی نہیں ہے۔ اگلے صفحات میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا تعلق کُل جرمن رائش سے صرف اس کی قدرتی ہئیت اور معدنی ذخائر کی حد تک ہے اور جہاں حکومت، اداروں اور منظم جماعتوں، روزگار اور اقتصادی معاملات، تجارت اور رسل ورسائل، اور اجتماعی اور معاشرتی معاملات کا تعلق ہے وہاں وفاقی جمہوریہ تمام جرمنی کی نمائندگی کرتی ہے۔

Marfat.com

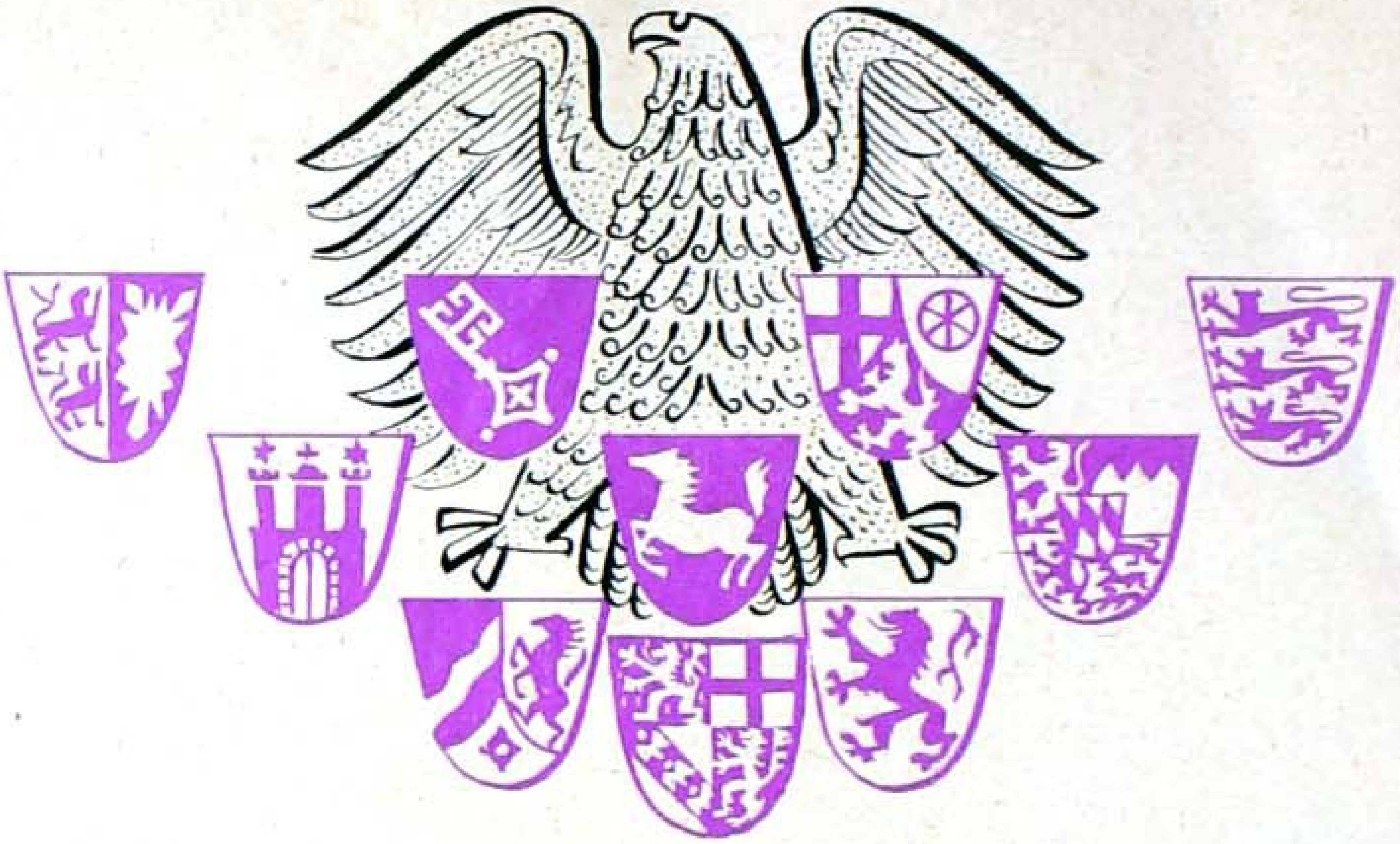

## وفاقی جمہوریہ جرمنی

۴

جرمن رائش کا مغربی حصہ ۱۹۴۵ء میں تین برطانوی، امریکن اور فرانسیسی مقبوضہ علاقوں میں منقسم کر دیا گیا۔ تعلقوں، ضلعوں اور ریاستوں میں امن و امان قائم ہو جانے کے بعد ۱۹۴۸ء میں مغربی جرمنی کی ریاستوں کے سربراہوں سے کہا گیا کہ وہ ایک "مجلس دستور ساز" قائم کریں۔ اس مجلس کو "پارلیمانی کونسل" کا نام دیا گیا اور اس نے ایک عارضی دستور اساسی وضع کیا جو ۲۴۔ مئی ۱۹۴۹ء کو نافذ ہوا۔

ایک پارلیمنٹ (Bundes tag) کے لئے آزاد انتخاب رائے کے بعد ستمبر ۱۹۴۹ء میں وفاقی ترجمانی ادارے قائم کئے گئے۔ اس طرح وفاقی جمہوریہ جرمنی کو 'جس کا دارالحکومت بون ہے' ایک حکومت کے فرائض انجام دینے کے اختیارات مل گئے اور اسے تینوں سابقہ مغربی مقبوضہ علاقوں پر اختیار مفوضہ حاصل ہو گیا۔

اس کے ساتھ ساتھ مغربی جرمنی پر فوجی قبضہ کو ایک معاہدانہ تعلق کی شکل دیدی گئی۔ اس نوعیت کی حکومت کچھ عرصہ تک قائم رہی لیکن تینوں فوجی گورنروں کے ایک نافذ شدہ تحریری قانون کے ذریعہ اس حکومت کو ایک باقاعدہ حیثیت مل گئی۔ اس قانون نے جو پابندیاں جرمن فرمانروائی پر عائد کی ہوئی تھیں۔ انہیں سیاسی حالات کو مستحکم کرنے کے دوران میں تیزی کے ساتھ دُور کر دیا گیا۔



Marfat.com

## وفاقی جمہوریہ جرمنی کی ریاستیں

| ریاست (شمالاً جنوباً) | دارالخلافہ | رقبہ¹ مربع کلومیٹر | رقبہ¹ مربع میل | آبادی² ۳۱-دسمبر ۱۹۵۹ء (ہزاروں میں) | آبادی میں اضافہ ۱۹۳۹ء-۱۹۵۹ء (ہزاروں میں) | آبادی میں اضافہ فیصدی | شمار فی مربع کلومیٹر | شمار فی مربع میل |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| شلیزوگ ہولسٹائن ........ | کیل | ۱۵,۶۵۷ | ۶,۰۴۵ | ۲,۲۸۹٫۹ | ۷۰۰٫۹ | ۴۴٫۱ | ۱۳۶ | ۳۴۹ |
| ہیمبرگ ........... | | ۷۴۷ | ۲۸۹ | ۱,۸۲۳٫۶ | ۱۱۱٫۷ | ۶٫۵ | ۲,۴۴۰ | ۶,۳۲۱ |
| لوئر سیکسنی ......... | ہانوفر | ۴۷,۳۸۲ | ۱۸,۲۹۴ | ۶,۵۳۸٫۴ | ۱,۹۹۸٫۷ | ۴۴٫۰ | ۱۳۸ | ۳۵۷ |
| بریمن ........... | | ۴۰۴ | ۱۵۶ | ۶۹۱٫۶ | ۱۲۸٫۷ | ۲۲٫۹ | ۱,۷۱۳ | ۴,۴۳۶ |
| شمالی رہائن ویسٹ فیلیا .... | ڈوسلڈورف | ۳۳,۹۶۰ | ۱۳,۱۱۲ | ۱,۵۶۵٫۳ | ۳,۷۱۸٫۳ | ۳۱٫۲ | ۴۶۱ | ۱,۱۹۴ |
| ہیس ......... | وائز بادن | ۲۱,۱۰۸ | ۸,۱۵۰ | ۴,۷۰۲٫۸ | ۱,۲۲۳٫۷ | ۳۵٫۲ | ۲۲۳ | ۵۷۷ |
| رہائن لینڈ پالاتی نیت ..... | مینز | ۱۹,۸۲۹ | ۷,۶۵۶ | ۳,۳۷۶٫۸ | ۴۱۶٫۸ | ۱۴٫۱ | ۱۷۰ | ۴۴۱ |
| سارلینڈ ......... | سآربروکن | ۲,۵۶۷ | ۹۹۱ | ۱,۰۴۰٫۱ | ۱۳۰٫۵ | ۱۴٫۳ | ۴۰۵ | ۱,۰۴۹ |
| بادن ورٹمبرگ ....... | سٹوٹ گارٹ | ۳۵,۷۵۰ | ۱۳,۸۰۳ | ۷,۵۶۰٫۷ | ۲,۰۸۴٫۳ | ۳۸٫۱ | ۲۱۱ | ۵۴۸ |
| باویریا ......... | میونخ | ۷۰,۵۴۹ | ۲۷,۲۳۹ | ۹,۳۷۱٫۰ | ۲,۲۸۶٫۹ | ۳۲٫۳ | ۱۳۳ | ۳۴۴ |
| | | ۲۴۷,۹۵۳ | ۹۵,۷۳۵ | ۵۳,۰۴۸٫۵ | ۱۲,۸۰۰٫۵ | ۳۱٫۸ | ۲۱۴ | ۵۵۴ |
| مغربی برلن ........ | | ۴۸۱ | ۱۸۶ | ۲,۲۰۸٫۰ | -۵۴۲٫۵ | -۱۹٫۷ | ۴,۵۹۱ | ۱,۱۸۹ |
| وفاقی جمہوریہ | بون | ۲۴۸,۴۳۴ | ۹۵,۹۲۱ | ۵۵,۲۵۶٫۵ | ۱۲,۲۵۸٫۰ | ۲۸٫۵ | ۲۲۲ | ۵۷۶ |

(اعداد لگ بھگ کر دیئے جانے کی وجہ سے میزانات بھی لگ بھگ ہیں)۔

1 تازہ ترین اعداد —— 2 ۲۵-ستمبر ۱۹۵۶ء کی مکان شماری کے اعداد کے حساب سے۔

Marfat.com

آخری پابندی بھی اس وقت دُور ہو گئی جب معاہدۂ بون عمل میں آیا اور وفاقی جرمنی کے مغربی یورپ ۴
کی یونین میں داخلہ اور جرمنی کی معاہدۂ شمالی اوقیانوس میں شرکت کے عہدناموں پر ۵۔ مئی ۱۹۵۳ء
کو دستخط ہوئے۔

وفاقی جمہوریہ کے ریاستی نشانات یہ ہیں : اوّل۔ سیاہ، سرخ اور سنہری رنگ کا وفاقی پرچم۔ دوئم وفاقی مارکہ جس میں سنہری ڈھال پر سیاہ وفاقی عقاب بنا ہوا ہے جس کے پنجے اور چونچ لال ہیں اور سوئم وفاقی مُہر۔

*

وفاقی جمہوریہ گیارہ ریاستوں پر مشتمل ہے (مغربی برلن کے لئے صفحہ ۱۴ دیکھئے)۔ ان میں شمالی رہائن ویسٹ فیلیا آبادی کے لحاظ سے سب سے اوّل ہے گو کہ رقبہ کے اعتبار سے اسکا درجہ چوتھا ہے، سب سے زیادہ رقبہ باویریا کا ہے۔ کچھ ریاستیں، مثلاً باویریا، اتنی ہی قدیم ہیں جتنی خود جرمن قوم۔ قرونِ وسطیٰ میں جب اقتصادی خوشحالی اوجِ کمال پر تھی اس وقت ہیمبرگ اور بریمن کے قدیم ہنیسی شہر "آزاد شہروں" کی حیثیت رکھتے تھے۔ کچھ ریاستیں مثلاً رہائن لینڈ پالاتی نیت اور لوئر سیکسنی ۱۹۴۵ء کے بعد قابض طاقتوں کے اقدامات لینے پر قیام میں آئیں۔ ان طاقتوں نے صرف مقبوضہ علاقوں کی حدود کو سامنے رکھ کر ان ریاستوں کی تشکیل کی تھی گو کہ چند نظیروں میں یہ حدود فوجی وجوہات کی بنا پر اٹکل پچّو طریقہ پر مقرر کی گئیں تھیں۔ آخر میں بادِن وُرٹیمبرگ کی ریاست ۱۹۵۲ء میں ایک استصواب رائے کے ذریعہ وجود میں آئی۔

سار کا علاقہ ۱۹۴۹ء سے پہلے ہی اُس علاقہ سے الگ کر دیا گیا تھا جسے بعد میں وفاقی علاقہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ یکم جنوری ۱۹۵۷ء کو یہ سارلینڈ کہلایا جانے لگا اور وفاقی جمہوریہ کی ایک ریاست شمار ہونے لگا۔ ۵۔ جولائی ۱۹۵۹ء کو سارلینڈ وفاقی جمہوریہ میں اقتصادی لحاظ سے بھی مکمل طور پر آملا۔

۱۹۴۵ء میں جب ریاست پرشا کا خاتمہ کر دیا گیا تو مغربی پرشا کے اضلاع یا تو خود ریاستیں بن گئے (مثلاً شلیز وگ ہولسٹائن) یا ریاستوں کے جزو ہو گئے۔ اس طرح ضلع رہائن کو، اس کا جنوبی حصہ نکال کر، ویسٹ فیلیا کے ساتھ ملا دیا گیا اور شمالی رہائن ویسٹ فیلیا کی ریاست وجود میں آئی۔ ہانوفر کو لوئر سکسنی میں اور ہیس ناساؤ کو ہیس میں ملا دیا گیا۔ پرشا کے سابقہ ضلع رہائن، سابقہ باویریائی رہینی پالاتی نیت، اور سابقہ ضلع رہائن لینڈ ہیس کے ہیسی علاقہ کو ملا کر نئی ریاست رہائن لینڈ پالاتی نیت کے نام سے قائم کی گئی۔



Marfat.com

## برلن

۵ ۱۹۴۵ء تک برلن جرمن رائش کا دارالحکومت تھا۔ جنگ کے خاتمہ کے وقت شہر برلن پر اشتراکی فوجوں نے قبضہ کیا ہوا تھا اور بعد میں اس پر قابض طاقتوں کے ایک "Komandatura" نافذ ہونے پر ان طاقتوں کی مشترک حکومت قائم ہوئی۔ ۱۹۴۸ء میں سوویٹ حکومت نے چند ایسے اقدامات لئے جن کی بنا پر شہر کے جرمن ناظموں کو اپنا حلقۂ عمل صرف ان علاقوں تک جہاں مغربی طاقتوں کا تسلّط تھا ("مغربی برلن") محدود رکھنا پڑا۔ مشرقی علاقہ کے لئے ایک نیا حکمرانی ادارہ یا Magistrat قائم کیا گیا جو سیاسی طور پر اس حصہ کا نظم ونسق سنبھالے ہوئے ہے ("مشرقی برلن") اقتصادی اعتبار سے مشرقی برلن اس سوویٹ مقبوضہ علاقہ کا حصہ ہے جو خود کو جرمن ڈیموکراٹک ریپبلک کہتا ہے۔

دستور اساسی کی رُو سے مغربی برلن وفاقی جمہوریہ کی ایک ریاست ہے لیکن ۱۹۴۵ء کے چار طاقتوں کے عہدنامہ کی رو سے اس پر بُند کے ذریعہ حکومت نہیں ہوسکتی اور دستور اساسی کے برلن پر عائد ہونے پر ابھی تک کچھ پابندیاں باقی ہیں۔ چنانچہ Bundesrat اور Bundestag میں مغربی برلن کے نمائندوں کو صرف مشاورتی حیثیت حاصل ہے۔

۶۔ فروری ۱۹۵۷ء کو Bundestag نے برلن کو وفاقی جمہوریہ کا دارالخلافہ کہلائے جانے کی

### برلن کا رقبہ اور آبادی[1]

| ضلع | رقبہ | | آبادی[2] | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | مربع کلومیٹر | مربع میل | ہزاروں میں | فی مربع کلومیٹر | فی مربع میل |
| برلن[2] ............ | ۸۸۴ | ۳۴۱ | ۳,۲۹۸ | ۳,۷۴۰ | ۹,۶۶۳ |
| مغربی برلن ......... | ۴۸۱ | ۱۸۶ | ۲,۲۰۸ | ۴,۵۹۱ | ۱۱,۸۹۰ |
| مشرقی برلن ......... | ۴۰۳ | ۱۵۶ | ۱,۰۹۰ | ۲,۷۰۵ | ۶,۹۱۵ |
| وفاقی جمہوریہ سے مقابلہ[3] ... | ۲۴۷,۹۵۳ | ۹۵,۷۳۵ | ۵۳,۰۴۹ | ۲۱۴ | ۵۵۴ |
| ہیمبرگ ... " " | ۷۴۷ | ۲۸۸ | ۱,۸۲۴ | ۲,۴۴۰ | ۶,۳۲۱ |
| بریمن ... " " | ۴۰۴ | ۱۵۶ | ۶۹۲ | ۱,۷۱۳ | ۴,۴۳۶ |

[1] ۳۱۔ دسمبر ۱۹۵۹ء کے اعداد۔ [2] ۱۷۔ مئی ۱۹۳۹ء کو برلن کی آبادی: ۴۳,۳۸,۸۰۰ تھی۔ [3] ۳۱۔ دسمبر ۱۹۵۷ء کے اعداد۔



Marfat.com

توثیق کر دی۔ وفاقی حکومت کا مقامِ نشست بون ہی ہے۔

برلن کی خاص حیثیت کے یہ معنی ہوئے کہ اس شہر پر نہ تو قابضانہ حکومت کے اختتام سے متعلقہ عہد ناموں کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ ہی عہد نامہ مغربی یورپی یونین یا "قانونِ اساسی" کا۔ یہ شہر ایک فوجی قبضہ کے تحریری قانون اور چار طاقتوں کے تحت ہے گو کہ درحقیقت اس پر کئی سال سے عمل نہیں ہوا ہے۔ مغربی طاقتوں نے برلن کی آزادی پر کسی قسم کی بندش کے خلاف ضمانت دی ہوئی ہے۔

شہر کی حکومت میں ایک گورننگ لارڈ میئر، یا برگو ماسٹر، ایک برگو ماسٹر درجہ دوم، اور گیارہ عمائدین ہوتے ہیں۔ ایوان نمائندگان کے ۱۲۷ ممبر ہیں اور تمام ان وفاقی قوانین کو جن کا برلن پر اطلاق مقصود ہوتا ہے۔ اس حکومت سے منظور کرانا ضروری ہوتا ہے۔ برلن کے بُند کے ساتھ اس گہرے تعلق کا ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بُند پر برلن کے لئے وہی سب ذمہ داریاں عائد ہو جاتی ہیں جو دوسری ریاستوں کے لئے ہیں۔

۱۹۴۵ء تک برلن بحیثیت دار الخلافہ کے رائش کا انتظامی مرکز تھا۔ ساتھ ہی برلن جرمنی کا سب سے بڑا صنعتی شہر بھی تھا۔ اس وقت بھی مغربی برلن جس کی آبادی ۲۲ لاکھ ہے۔ جرمنی کا سب سے

۵

گزشتہ آٹھ سال کے عرصہ میں تمام اندرونی ڈاک پر ۲ فینگ کی قیمت کے ایک خاص زائد ٹکٹ ("Notopfer Berlin") سے کل ۴۱ کروڑ ۳۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۹،۸۳،۳۳،۰۰۰ ڈالر یا ۳،۵۱،۱۹،۰۰۰ پاؤنڈ) کی آمدنی ہوئی۔

*

مغربی برلن میں ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۵ء تک ۱۰ کروڑ ۶۰ لاکھ مکعب فٹ ملبہ صاف کیا گیا۔ کل ملبہ کا تخمینہ ۱۵۹ کروڑ ۸۰ لاکھ مکعب فٹ تھا۔

*

۲۴ مئی ۱۹۵۶ء کو یورپی کونسل نے یہ فیصلہ کیا کہ آزادی کی جدوجہد کی قدر شناسی کے طور پر مغربی برلن کو "انعامِ یورپ" عطا کیا جائے۔ سب سے پہلے یہ انعام کوونٹری شہر کو ۱۹۵۵ء میں دیا گیا تھا۔

*

۱۹۵۶ء میں گیارہ لاکھ موٹر گاڑیاں وفاقی علاقہ اور مغربی برلن کے درمیان آئیں گئیں۔ ۳۰۷ لاکھ ٹن وزن کا سامان وفاقی علاقہ سے مغربی برلن لیجایا گیا اور ۱۳ لاکھ ٹن مغربی برلن سے وفاقی علاقہ میں لایا گیا۔

*

۱۹۵۱ء سے اب تک ۱۰ کروڑ ۶۰ لاکھ جرمن مارک مغربی (یا ۲،۵۳،۰۰،۰۰۰ ڈالر یا ۹۱،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ) کی رقم کمیونسٹ مقبوضہ جرمنی کی حکومت کو سڑکوں کے استعمال کی فیس کے طور پر دی جاچکی ہے۔



Marfat.com

۵ بڑا شہر ہے۔ اس کے باشندوں میں ایسے لوگوں کی تعداد جو صنعت میں لگے ہوئے ہیں۔ دوسرے علاقوں کی نسبت سب سے زیادہ ہے حالانکہ ابھی تک برلن کو پہلے جیسی صلاحیت حاصل نہیں ہوئی ہے۔

برلن نے مغربی جرمنی کی اقتصادی خوشحالی کے دوش بدوش قدم بڑھانے کی کامیابی کے ساتھ کوشش کی ہے حالانکہ جنگ سے برلن میں بہت تباہی ہو چکی تھی اور اب برلن دیوارِ آہنی کے پیچھے الگ تھلگ واقع ہے۔ اس کے علاوہ سوویٹ ناکہ بندی کی وجہ سے جو جون ۱۹۴۸ء سے مئی ۱۹۴۹ء تک جاری رہی۔ برلن کے اقتصادی ذرائع ضائع ہوتے رہے۔ گوکہ برلن میں پیداوار کی رفتار مغربی جرمنی کی نسبت اب بھی ۵۰ فیصدی سے کم ہے [۱۳۳ : ۲۵۵] تاہم برلن نے قیمتوں اور پیداوار کی خوبیوں کا وہی معیار قائم کرلیا ہے جو مغربی جرمنی میں ہے۔ ۱۹۵۰ء سے وسط ۱۹۵۹ء تک کے عرصہ میں تقریباً ۳,۲۵,۰۰۰ نئے مستقل روزگار برلن کی صنعتوں میں اور کھل گئے۔

## مغربی برلن کی چند مخصوص صنعتیں

(دس یا دس سے زیادہ ملازمین والے کاروبار)

| ۳۱۔ دسمبر ۱۹۵۷ء | تعداد ملازمین: ہزاروں میں | تعداد ملازمین: فیصدی |
|---|---|---|
| برقی صنعت سے متعلق تجارت | ۹۵ | ۳۴٫۴ |
| مشینیں، گاڑیاں اور جہاز سازی | ۴۱ | ۱۴٫۹ |
| کھانے پینے کی اشیاء | ۲۳ | ۸٫۵ |
| پارچہ بافی (گھریلو صناعوں کے علاوہ) | ۲۲ | ۷٫۸ |
| کاغذ اور طباعت | ۱۷ | ۶٫۳ |
| لوہے اور فولاد کی مصنوعات | ۱۵ | ۵٫۵ |

مغربی برلن میں جو کچھ سامان بنتا ہے اس کا بیشتر حصہ وفاقی جمہوریہ میں فروخت ہوتا ہے وفاقی جمہوریہ دوسری طرف مغربی برلن کے لئے ایک سامان بہم پہنچانے کا اہم کام سرانجام دیتی ہے۔ دونوں کی ۱۹۵۸ء کی تجارت کی کل مالیتیں علی الترتیب ۵۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۳۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۴۷ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) اور ۶۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۵۷ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) تھیں۔ اس طرح مغربی جرمنی کی مصنوعات کے خریداروں میں مغربی برلن کا



Marfat.com

صدرِ وفاقی : ڈاکٹر ہائن رِش لیوبکے

Marfat.com

ڈاکٹر کانرڈ آڈینارو
وفاقی چانسلر

ڈاکٹر یوجین گیرسٹن مائر
صدر بندیستاغ

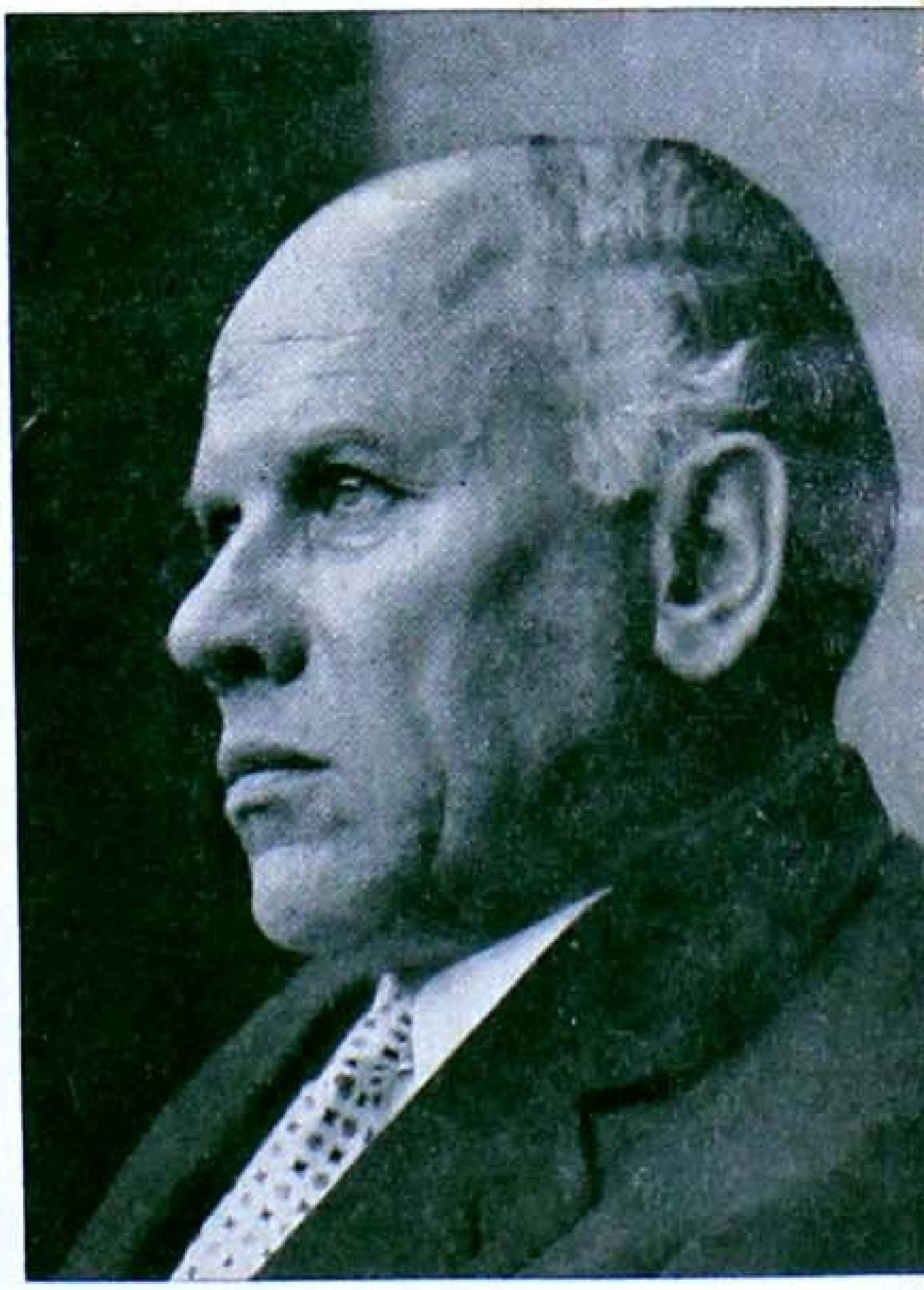

ڈاکٹر فرانس جوزف روڈر
صدر بندیسرات

Marfat.com

شمار اوّل ہے۔

*

مغربی برلن کی مالی صورت حال کا ایک اہم پہلو معاشرتی مقاصد پر مصارف کا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی برلن کے ۲۲ لاکھ باشندوں کی ایک بہت بڑی تعداد کا گذارہ مکمل یا جزوی طور پر سرکاری امداد سے ہوتا ہے۔ چونکہ برلن وفاقی مالی نظام میں شامل ہے لہذا اس کو ایک خاص امدادی رقم دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے میزانیہ میں واقع ہونیوالے اس نقصان کی تلافی کر سکے جو اسکے موجودہ معاشی حالات کے سبب سے ناگزیر ہوتا ہے۔ ۱۹۵۸ء میں مغربی برلن کے میزانیہ کی کل رقم ۳۵۶ کروڑ جرمن مارک (یا ڈالر یا پاؤنڈ) تھی، اس میں سے تقریباً ۸۷ کروڑ ۵۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۱۹ کروڑ ڈالر یا ۷ کروڑ پاؤنڈ) بُند نے بطور امدادی رقم کے دیئے تھے۔ ۱۹۵۸ء تک اس امدادی رقم کا کچھ حصّہ ''Notopfer'' (وفاقی علاقہ کی طرف سے ہنگامی حالات کیلئے چندہ) دیا گیا تھا لیکن مغربی برلن نے خود ۱۹۵۸ء میں بُند کو جرمن مارک (یا ڈالر یا پاؤنڈ) کی رقم ٹیکسوں، ریاستی ٹیکسوں میں بُند کے حصے اور مالی باروں کی مساواتی تقسیم کے چندے وغیرہ کی مد میں ادا کی۔ جرمنوں کی نگاہ میں برلن کو دی جانے والے امداد رائش کے دارالحکومت کے ساتھ انکے مستحکم تعلقات کی ایک نمایاں نشانی ہے۔

*

برلن اپنی حالیہ بحالی کیلئے اپنے باشندوں کی محکم گیری، ان کی جفاکشی اور انکے یقین کامل کی مرہون منت ہے جبتک انکی علیحدگی باقی ہے تجارت ہی پر انکو اپنی اقتصادی زیست کیلئے بھروسہ کرنا ہے۔ انکو اس بات کا یقین ہے کہ انکے اپنے رویّہ پر ہی جرمنی کی بحالی اور از سرِ نو اتحاد کے عزم میں کامیابی کا دارو مدار ہے۔ یہ بلاخوف تردید پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے کہ سوویٹ دباؤ کی وہ کامیاب مزاحمت جو برلن ۱۹۴۵ء سے اب تک کرتا آرہا ہے بڑی طاقتوں کی حکمتِ عملی پر اثر انداز ہوتی رہی ہے۔ اسکے علاوہ کمیونسٹ مقبوضہ جرمنی اور مشرقی برلن کے ۱ کروڑ ۷۴ لاکھ جرمنوں کیلئے مغربی برلن ہمت افزائی اور فیضان کے ایک ذریعہ کے مانند ہے۔

Marfat.com

# کمیونسٹ مقبوضہ جرمنی

۶ ۱۹۴۹ء میں وفاقی جمہوریہ کے باشندوں نے آزاد، عام اور پوشیدہ رائے دہندگی کے ذریعہ اپنے نمائندے منتخب کئے۔ اسی زمانہ میں سوویٹ فوجی حکومت اور اسکے کھڑے کئے ہوئے سوویٹ مقبوضہ علاقہ کے لیڈروں نے بھی یہ فیصلہ کیا کہ ایک "سرکار" قائم کی جائے یعنی نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک (DDR)۔ اسکا صدر مقام پانکاؤ بنایا گیا جو برلن کے سوویٹ علاقہ میں ہے۔ اس "سرکار" کا صدر ولہلم پیک کو بنایا گیا جو ابھی تک صدر ہیں اور اوٹو گروٹیوول وزیر اعلیٰ بنے۔ اس "حکومت" اور "ایوان عمومی" (Volkskammer) کے ممبروں کو اس بات سے کوئی غرض نہ تھی کہ لوگوں کو جمہوری حقوق ملیں، انہوں نے محض دکھاوے کیلئے جھوٹے انتخابات کئے جن کا نتیجہ پہلے ہی معلوم تھا۔ ساری باگ ڈور جرمن سوشلسٹ یونیٹی پارٹی (Sozialistische Einheitspartei Deutschlands—SED) کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ پارٹی ۱۹۴۶ء میں کمیونسٹوں کے دباؤ پر سوشل ڈیموکریٹ لوگوں کو یکجا کر کے بنائی گئی تھی۔ اس پارٹی میں اہم عہدے ان کمیونسٹوں کو دیئے جاتے ہیں جو پارٹی کے اشاروں پر چلنے کے لئے تیار ہوں۔

**سوویٹ مقبوضہ علاقہ (DDR)**

رقبہ: ۱۰۷،۸۳۴ مربع کلومیٹر (۴۱،۶۳۵ مربع میل) جس میں:
مشرقی برلن کا رقبہ: ۴۰۳ مربع کلومیٹر (۱۵۶ مربع میل)
زیر کاشت رقبہ: اکروڑ ۶۰ لاکھ ایکڑ
جس میں اکروڑ ۲۰ لاکھ ایکڑ زرعی زمین ہے
۷۰ لاکھ ایکڑ کے جنگلات۔
ایک جرمن مارک (مشرقی) = ۲۵ء جرمن مارک (مغربی) (یا ۶ سینٹ امریکن یا ۵ پنس)
(۱۹۵۷ کی سال بھر کی اوسط)

وسطی جرمنی کے ان علاقوں کی جن پر سوویٹ مقبوضہ علاقہ مشتمل ہے (میکلنبرگ، مغربی پومیرانیا، برینڈنبرگ، ریاست وضلع سیکسنی، تھورنگیا، اور انہالٹ) پرانی شکل کو ۱۹۵۲ء میں ختم کر دیا گیا تاکہ کسی قسم کی خود اختیاری کی موجودگی کا خطرہ باقی نہ رہے اور ان کی جگہ ۱۴ ضلعے بنائے گئے (پندرھواں ضلع مشرقی برلن ہے) Volkskammer کو یہ اختیار ہے کہ ان ضلعوں کے کئے ہوئے فیصلوں کو رد کر دے۔ اس طرح DDR کی ساری حکومت مرکز کی کڑی نگرانی میں ہے جس کو اس بات سے اور بھی تقویت پہونچتی ہے کہ حکومت اور SED پارٹی کے اعلیٰ ترین عہدے عموماً ایک ہی شخص کو سونپے جاتے ہیں۔ نام نہاد DDR میں سیاسی زندگی کا ڈھب یہ ہے کہ وہاں ہمیشہ مشرقی ممالک کی سیاسی زندگی



Marfat.com

۶ کو اپنایا جاتا رہا ہے۔ ٹوٹی ہوئی عمارتوں کو صاف کرنے اور ۱۹۵۳ء تک حالیہ پیداوار میں سے تاوانِ جنگ ادا کرنے کا کل خرچ تقریباً ۴٫۳۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱٫۱۰۰ کروڑ ڈالر یا ۴۰۰ کروڑ پاؤنڈ) تھا۔ اسکے ساتھ ساتھ تمام اقتصادی ڈھانچہ میں تبدیلی کردی گئی اور بیشتر نجی کاروبار کو جبریہ اشتراکی رنگ دیکر عوام کی ملکیت قرار دیدیا گیا اور پھر اس کو حکومت نے سنبھال لیا۔ یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء تک صنعت اور تجارت کے ۸۷ فیصدی سے زیادہ حصہ کا یہی حشر ہوا۔ زرعی اصلاحات کے ذریعہ ۱۳٫۷۰۰ زرعی کاروباروں کو جو ۳۲ لاکھ ہیکٹیر کے رقبہ میں قائم تھے۔ حکومت نے بغیر کسی معاوضہ کے خود سنبھال لیا۔ آزاد زراعتی املاک پر حکومت کے جبریہ قبضہ کا عمل اپریل ۱۹۶۰ء میں پورا ہوگیا۔

*

وسطی جرمنی کے سوویٹ طفیلی سرکار بن جانے سے لوگوں کی شخصی آزادی، انکی املاک اور انکا معیارِ زندگی ختم ہوگئے۔ اس وجہ سے سوویٹ مقبوضہ علاقہ اور مشرقی برلن کی ۱ کروڑ ۷۳ لاکھ کی آبادی ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۸ء تک کے عرصہ میں ۱۰٫۷۶٫۴۶۵ کم ہوگئی ۱؎۔ دوسری طرف اسی عرصہ میں وفاقی جمہوریہ کی آبادی میں ۷۰ لاکھ سے زیادہ کا اضافہ ہوا جس میں سے ۳۰ لاکھ اضافہ مزید پیدائشوں سے ہوا۔ صرف ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۹ء کے عرصہ میں ہی تقریباً ۲۰ لاکھ جرمن لوگ نام نہاد DDR سے وفاقی جمہوریہ ہجرت کرکے آئے۔ لوگوں کے اس سیلاب میں جو درحقیقت ایک جابرانہ نظام کے خلاف خاموش بغاوت ہے۔ آنیوالوں کی تعداد، آبادی میں قدرتی طور پر ہونیوالے اضافہ کی تعداد سے تین گنی ہے۔ مشرقی برلن کے محنت کے ادارہ کے ایک ماہر فن کے خیال میں چند سال کے عرصہ میں ہی پیدائشات کی شرح، شرح اموات کے برابر ہی آجائیگی۔ پہلے ہی ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۹ء کے عرصہ میں ان میں فرق ۵٫۵ سے گھٹ کر ۲٫۹ فی ہزار آبادی رہ گیا تھا۔ اندازہ ہے کہ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۵ء تک کے عرصہ میں کام کرنے کے قابل لوگوں کی تعداد میں ۶٫۵۰٫۰۰۰ کی کمی واقع ہوجائیگی۔

> ۱۹۵۷ء میں نام نہاد DDR سے ۲۷ لاکھ لوگوں نے سرحدیں پار کیں
>
> *
>
> ۱۹۵۷ء میں ۳ کروڑ ۹۳ لاکھ سے زیادہ پارسل اور پیکٹ نام نہاد DDR کو بھیجے گئے

۱۹۵۸ء میں اشیاء برآمد کی مالیت ۷۶۰ کروڑ روبل تھی۔ اور یہ اتنی بھی اس وجہ سے تھی کہ مزدور

۱؎ DDR کے ۱۹۵۸ء کے اعداد و شماری سالنامہ کے مطابق۔



Marfat.com

٦ تندہی اور ہوشیاری سے کام کرتے تھے اور انہوں نے اپنے معیار زندگی اور ذاتی خرچ میں کمی اختیار کی ہوئی تھی۔ اس کے برخلاف اسی زمانہ میں وفاقی جمہوریہ کی اشیاء برآمد کی مالیت ۴۱۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۹۹۰ کروڑ ڈالر یا ۳۵۰ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔ تاہم نام نہاد DDR مشرقی ممالک میں مشینری کی کمی کو پورا کرنے میں سب سے اہم ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔ موجودہ سات سالہ منصوبہ (۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۵ء) کے مطابق صنعتی پیداوار میں اوسطاً ۸۸ فیصدی کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

*

جرمنی کی سیاسی تقسیم سے ملک کی روحانی اور ذہنی وحدت کو ایک مستقل خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ ایسے شہروں کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں جن کے حُلیئے بالکل بدل گئے ہیں جیسے شہرِ وائمر جس نے گوئٹے اور شلر کو جنم دیا، لیپزگ جو کسی زمانہ میں اپنے میلہ کی وجہ سے یورپ میں سب سے مشہور شہر تھا اور جو طباعت کے کاروبار کا مرکز تھا، ڈریسڈن جو اپنے فنون کی شہرت کی وجہ سے جرمن شہروں میں ایک ہیرہ کی طرح تھا، اور نوبرگ جس کی گرجا میں اوٹا کا مشہور بُت تھا۔ اسی طرح برینڈنبرگ، میکلنبرگ اور پومیرانیا سے لیکر شمال کی اور دوسری ریاستوں کے بہت سے شہروں کے نام گِنائے جاسکتے ہیں۔ برلن دو حصوں میں بٹ کر رہ گیا ہے اور راسٹوک، گرائفسوالڈ، ژینا اور لیپزگ کی یونیورسٹیاں اور دوسرے ادارے —— اور سب سے زیادہ برلن کی یونیورسٹی جس کو ولہلم فون ہمبولٹ

مغربی برلن میں آزاد یونیورسٹی



Marfat.com

٦

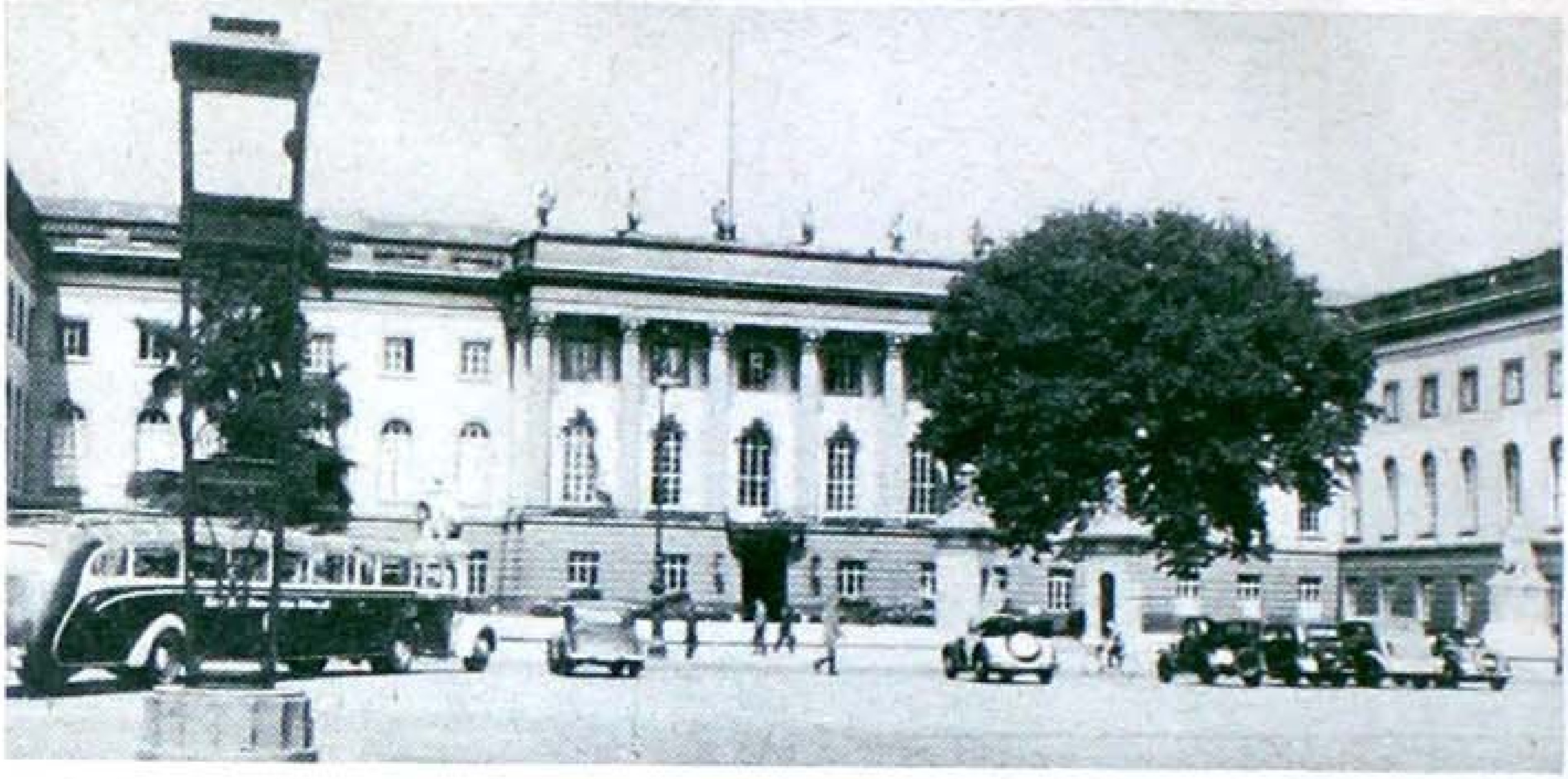

Friedrich-Wilhelm-Universität (۱۸۰۹ء سے برلن یونیورسٹی) جو اب مشرقی برلن میں ہے

نے قائم کیا تھا — اب علم اور معاشرت کی اشاعت میں پورا پورا حصہ نہیں لے سکتے۔ یہ صورت حال جرمنوں پر زیادہ گراں گزرتی ہے بہ نسبت غیر ملکیوں کے جو دیکھنے کو ان اداروں میں اب بھی گھما گھمی دیکھتے ہونگے۔

*

۱۹۴۹ء سے وفاقی حکومت اور مغربی طاقتوں کی خواہش یہی رہی ہے کہ تمام جرمنی میں آزادانہ انتخابات کے ذریعہ ملک کے حصوں کو پھر یکجا کر دیا جائے۔ ایسے انتخابات کے نتیجہ کے بارے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ نام نہاد DDR کے حاکم سوویٹوں کے اشارے پر اس خواہش کی مزاحمت کرتے چلے آرہے ہیں۔ اسکے بجائے سوویٹ روس نے بون اور پانکاؤ حکومتوں کے مابین براہ راست گفتگو کی تجویز پیش کی ہے لیکن وفاقی حکومت ایک ایسی مصنوعی حکومت سے گفت وشنید کرنے پر رضامند نہیں ہو سکتی جس کی بنیاد جمہوریت کے اُصولوں پر نہ رکھی گئی ہو کیونکہ ایسا کرنا نام نہاد DDR کے باشندوں کی نگاہ میں غداری سے کم نہ ہوگا۔ انکی ایک بہت بڑی اکثریت کی تمنا ہے کہ انہیں اپنی موجودہ حالت سے نجات ملے۔ وہاں کی آبادی کا رویّہ تو ساری دنیا کو اسی وقت معلوم ہو گیا تھا جب ۱۷ جون ۱۹۵۳ء کو غیر مسلح مزدوروں نے گروٹیوول کی "حکومت" کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور سوویٹ ٹینکوں کی مدد سے اس بغاوت کو دبا دیا گیا جو کسی پیشتر منصوبہ کے بغیر ہی تمام مقبوضہ علاقہ میں پھیل گئی تھی۔

*



Marfat.com

# جرمن رائش کے مشرقی علاقے

۷ صلح کے ایک عہدنامہ پر دستخط ہونے تک کے عرصہ کیلئے جرمن رائش کے چند علاقے جو رائش کی ۳۱۔ دسمبر ۱۹۳۷ء کی حدود میں شامل تھے۔ ۱۹۴۵ء میں عہدنامہ پوٹسڈام کی رُو سے پولستانی نظم ونسق کے حوالہ کر دیئے گئے تھے۔ یہ علاقے دریائے اوڈر اور دریائے نوسٹز نیس سے جو حد کھنچتی ہے اسکے مشرق میں واقع تھے۔ اسی طرح مشرقی پرشا کا شمالی حصہ سوویٹ نظم ونسق کے سپرد کر دیا گیا۔ یوں جو علاقے بانٹے گئے وہ یہ تھے: ریاست مشرقی پرشا کا صوبہ پرشا مع اسکے دارالحکومت کونگزبرگ کے، سیلسیا مع بریسلاؤ کے، اور پومیرانیا کے صوبوں کے مشرقی حصے مع سٹیٹن اور برینڈنبرگ کے۔ ڈینزگ کے آزاد شہر کا جس کی تقریباً ساری آبادی جرمن تھی، یہی حشر ہوا۔ اس شہر کا وجود پہلی عالمی جنگ کے بعد عمل میں لایا گیا تھا۔

مشرقی علاقوں کے جرمن باشندوں کو، جنکی تعداد ۱۹۳۹ء میں ۹۶,۰۰,۰۰۰ یا ڈینزگ کو ملا کر ایک کروڑ ہوتی تھی (گویا رائش کی کل آبادی کا ۱۴ فیصدی) وہاں سے نکال دیا گیا اور وہ اپنی ملکیتیں بھی اپنے ساتھ نہ لیجا سکے صرف تقریباً ۲۰ لاکھ باشندے باقی رہ گئے۔ ان ۲۰ لاکھ میں سے ۱۰,۶۷,۰۰۰ کو انکے پولستانی جیسے نام ہونے کی وجہ سے "مقامی" باشندے قرار دیا گیا اور ۱۹۴۷ء میں انکو پولستانی قومیت دیدی گئی۔ ۱۹۶۰ء کے آغاز میں جرمن رائش کے مشرقی علاقوں کی جرمن آبادی تقریباً ۷,۰۰,۰۰۰ تھی۔ ۱۹۵۵ء میں سرکاری طور پر تسلیم شدہ جرمن اقلیت کی تعداد ۱,۵۰,۰۰۰ بتائی گئی اور ۱۹۵۷ء میں سرکاری بیان کے مطابق محض ۶۵,۰۰۰[ا]

ا۔ صرف ۱۹۵۷ء اور ۱۹۵۸ء ہی میں ان مشرقی علاقوں سے جو پولستانی نظم ونسق کے ←



87076

Marfat.com

ان علاقوں میں تقریباً ۴۸ لاکھ پولستانی آباد کار آگئے ہیں اور مشرقی پرشا کے شمال میں تقریباً ۶ لاکھ ۷ آباد کار مغربی اور وسطی روس سے آگئے ہیں جن میں کچھ تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو ایشیائی نسل سے ہیں۔

پولستانی حکومت جرمن صوبوں پر مطالبات کرنے اور جرمن آبادی کو غیر انسانی طریقہ پر نکال باہر کرنے کو یہ کہکر حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ زمانۂ ماقبل تاریخی میں ان علاقوں میں سلافی قبیلے آکر بسے تھے۔ یہ دلیل لغو ہے یا پھر اس کے پیش کرنیوالوں کے ہی خلاف جاسکتی ہے۔

اس امر سے انکار نہیں کہ قرونِ وسطیٰ کے آغاز میں مشرقی قبیلے مغرب میں بہت دور تک بڑھ آئے تھے، کچھ تو دریائے ایلب تک آگئے تھے لیکن ان کی اکثریت پولستانی لوگوں کی نہیں تھی۔ بہت سے لوگ، مثلاً پرشائی، تو سلافی بھی نہیں تھے۔

تاہم اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ قبیلے مغرب کی طرف جرمانی مہاجرین کے پیچھے پیچھے آئے تھے۔ ان مہاجرین میں اکثریت خود بھی جرمن قبیلوں کے اسلاف کی نہ تھی۔ یہ لوگ ان علاقوں میں صدیوں سے رہتے چلے آرہے تھے جن پر پولینڈ اب اپنا حق جتا رہا ہے اور کئی نظروں میں تو یہ لوگ تاریخی لحاظ سے ان علاقوں میں سب سے پہلے آباد ہوئے تھے۔

چنانچہ پولستانیوں کی دلائل خود ان کے ہی خلاف جاتی ہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں کوئی ملک ایسا نہیں ہے جو ایسا سرحدی دعویٰ کرتا ہو جس کی دلیل میں جو ۸۰۰ء کے واقعات کا حوالہ دے (جبکہ سلافی لوگوں نے مغرب کی طرف رُخ کیا تھا)۔ اس وقت تو ہسپانیہ پر بھی موری نسل کے لوگوں کا اقتدار تھا اور بزنطینی شہنشاہ کی تمام بلقانی ریاستوں پر حکومت تھی۔ شارلیمانی حکومت اور ماقبل کولمبس امریکہ کا تو ذکر ہی کیا!

قانون، خصوصاً بین الاقوامی قانون، کی نگاہ میں تو صرف اسی امر کا اعتراف ہو سکتا ہے کہ بارھویں صدی سے صرف جرمن لوگ ہی جرمنی کے مشرقی صوبوں میں کھیتی باڑی کرتے رہے ہیں اور ان ہی لوگوں کی بدولت ان علاقوں نے اقتصادی اور ثقافتی ترقی کی۔ عہد نامہ ٹرینٹشیچن کی رُو سے پولستانی بادشاہ کاسیمیر اعظم (۱۳۳۳ء۔۱۳۷۰ء) نے سلیسیا پر تمام پولستانی دعوے واپس لے لئے اور سلیسیا کا بوہیمیا کے ساتھ، اور اس طرح رائش کے ساتھ مضبوط تعلق قائم ہو گیا تھا تب سے یعنی ۱۳۳۵ء سے، سلیسیا کی مغربی سرحدوں میں

← تحت تھے۔ ۲،۱۵،۸۴۰ "نئے آبادکار" وفاقی جمہوریہ میں آکر بسے ہیں۔ یہ ایک ایسے معاہدہ کی رُو سے کیا گیا جس کا مقصد یہ تھا کہ بچھڑے ہوئے خاندانوں کو پھر سے ملا دیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ پولستانی حکام کے پاس ابھی تک ۲ لاکھ عرضیاں پڑی ہوئی ہیں۔ بہرصورت ۱۲ فروری ۱۹۵۹ء سے پولستانی حکومت نے سواری اور باربرداری کے ذریعے بھی بند کر دیئے۔



Marfat.com

کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ جرمنی، پولینڈ اور لیتھوینیا کے درمیان سرحد صلح نامہ ملنوس (۱۴۲۲ء) کے زمانہ سے تبدیل نہیں ہوئی۔ چنانچہ سلیسیا اور مشرقی پرشا کی سرحدیں یورپ کی قدیم ترین سرحدوں میں سے ہیں۔ دریائے اوڈر اور دریائے نیس کے مشرق میں واقع کسی بھی جرمن علاقہ میں کسی پولستانی اقلیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ مغربی پرشا اور پوسن کے پرشائی صوبوں تک میں، جنہیں پہلی عالمی جنگ کے بعد پولینڈ کے حوالہ کر دیا گیا تھا، کسی استصواب رائے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

مارشل پلسوڈکی کے دور میں مسلمہ پولستانی حکومت نے کسی موقع پر بھی جرمنی کے مشرقی علاقوں پر دعویٰ نہیں کیا اور نہ کبھی یہ کہا کہ ان علاقوں کی آبادی کی اکثریت پولستانی ہے۔ پولستانی حکومت پر یہ بخوبی واضح تھا کہ مغربی پرشا اور پوسن کے پرشائی صوبوں کے حاصل ہو جانے کے بعد اس قسم کے دعویٰ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہتی تھی۔

چنانچہ تاریخی صحت کی خاطر یہ بتا دینا ضروری ہے کہ دوسری عالمی جنگ کے بعد مشرقی جرمنی کی علیحدگی، پولستانیوں کا کیا دھرا نہیں ہے۔ سوویٹ مطالبہ یہ تھا کہ پولینڈ کا وہ علاقہ جو کرزن لائن کے مشرق میں واقع ہے (جہاں پولستانیوں کی صرف ایک اقلیت ہی تھی) سوویٹ یونین میں شامل کر دیا جائے۔ اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے فاتح قوموں نے "معاوضہ" کا ایک ایسا طریقہ استعمال کیا جس کی مثال تاریخ میں نہیں ہے، انہوں نے پولینڈ کو اس کے مغربی علاقوں کے عوض جرمنی کی سرزمین کے مشرق اور شمال میں اتنے ہی علاقے بخش دیئے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ بہت سے پولستانیوں تک نے فاتح قوموں کے اس فیصلہ کو بیوفائی سے تعبیر کیا ہے۔

جرمن تارکانِ وطن نے بدلہ اور انتقام سے گریز کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ وفاقی حکومت بھی ہر مناسب موقع پر وضاحت کیساتھ یہ اعلان کرتی رہی ہے کہ اس کے دل میں رائش کے ان حصّوں کو بزورِ شمشیر دوبارہ حاصل کرنے کا بالکل خیال نہیں ہے جو اس سے غیر منصفانہ طور پر علیحدہ کر دیئے گئے ہیں۔ تاہم اتنی ہی وضاحت کیساتھ حکومت یہ بھی کہتی آ رہی ہے کہ محض جرمن آبادی کو نکال دینے سے ہی قوموں کی سرحدیں بدل نہیں گئی ہیں اور یہ کہ نئی سرحدیں صرف ایک آزادانہ طور پر گفت و شنید کے بعد طے ہونیوالے صلح نامہ کے ذریعہ ہی مقرر ہو سکتی ہیں۔

طرح طرح کے مظالم کے باوجود بھی مغربی علاقوں کی جرمن خصوصیات آج بھی قائم ہیں۔ سلیسیا باروک طرز تعمیر باویریا کے طرز سے کسی صورت سے کمتر نہ تھا اور ماریَن برگ اور ڈینزگ جرمن طرز تعمیر کے خوبصورت ترین نمونے ہیں۔ ایمانوئل کانٹ کونگسبرگ کی یونیورسٹی ہی میں تعلیم دیا کرتا تھا جو بریسلاؤ کی



Marfat.com

یونیورسٹی سے کم مشہور نہ تھی۔

۷ پومیرانیا، سلیسیا اور مشرقی پرشا جن کی مجموعی آبادی ۹۶ لاکھ تھی، ۱۹۳۸ء میں مندرجہ ذیل سامان پیدا کرتے تھے :-

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| گوشت | ۲ | کروڑ | ۳۶ | لاکھ | لوگوں کے | لئے |
| چربی | ۲ | ″ | ۵۷ | ″ | ″ | ″ |
| آلو | ۲ | ″ | ۵۳ | ″ | ″ | ″ |
| روٹی | ۲ | ″ | ۴ | ″ | ″ | ″ |

جنگ سے قبل جرمنی کے فاضل غلہ کی سب سے بڑی مقدار ان ہی مغربی علاقوں سے دستیاب ہوتی تھی۔ اس سے بھی زیادہ اہمیت یہاں کے آلو اور چقندر کی پیداوار اور مویشی پالنے کے کام کو حاصل تھی۔ ۱۹۴۵ء سے جرمنی نہ صرف اِن مشرقی علاقوں کی اشیاء برآمد سے ہی محروم ہوگیا ہے بلکہ ان علاقوں کی آبادی کو جو اَب مغربی جرمنی میں منتقل ہوگئی ہے۔ مغربی جرمنی کی اپنی زراعت اور اشیاء درآمد پر گذارہ کرنا پڑ رہا ہے۔

۱۹۴۵ء سے جرمن رائش کے تمام مشرقی صوبوں کو سخت اقتصادی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ۱۹۵۵ء تک بریسلاؤ کی آبادی ۱۹۳۹ء کی آبادی سے ۲٫۵۰۰۰۰ کم ہوگئی اور سٹیٹن کی ۱٫۵۳۰۰۰۔ سابقہ زرعی زمین کا ایک کثیر حصہ غیر مزروعہ پڑا ہوا ہے۔

*

۱۹۵۰ء میں سوویٹ مقبوضہ علاقہ کے حکّام نے پولینڈ کے ساتھ ایک عہدنامہ پر دستخط جس کا مقصد اوڈر اور نیس پُرامن اور دوستی کی ناقابل انفساخ سرحد" قائم کرنا تھا۔ لیکن ان کے پاس ایسے عہدنامہ پر دستخط کرنے کے لئے کسی قسم کا کوئی قانونی فرمان موجود نہ تھا۔

## زمین، آب و ہوا، معدنی ذخائر

۸ اپنی ۱۹۳۷ء کی حدود کے لحاظ سے جرمنی کی وسطی یورپ میں سب سے زیادہ آبادی ہے۔ مغرب میں (شمالاً جنوباً) اس سے ہالینڈ، بلجیم، لکسمبرگ اور فرانس ملتے ہیں۔ جنوب میں سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا اور مشرق میں چیکوسلواکیہ، پولینڈ، ڈینزگ کا آزاد شہر اور لیتھوانیا ملتے ہیں (لیتھوانیا ۱۹۴۰ء میں سوویٹ یونین میں ملا دیا گیا تھا)۔ شمال میں ڈنمارک ملتا ہے۔ جرمنی ۴۷ اور ۵۵ درجہ شمالی عرض البلد کے درمیان اور ۶ اور ۲۳ درجہ مشرقی طول البلد کے درمیان واقع ہے۔ گویا شلیزوِگ ہولسٹائن کی شمالی حد تقریباً اسی عرض البلد پر واقع ہے جس پر ماسکو، کامچٹکا اور لبراڈور' اور باویریا کی جنوبی حد اس پر جہاں رودسٹوف، چارپن اور کوبیک اور سی ایٹل واقع ہیں۔



Marfat.com

۸ شمال میں بحیرہ شمالی اور بحیرہ بالٹک سے لیکر جنوب میں کوہستان الپس تک اور مغرب میں رہینی سلیٹ کی پہاڑیوں سے لیکر مشرق میں مغربی پرشا کی جھیلوں اور سلیسیائی پہاڑوں کے سلسلوں تک جرمن پانچ اہم جغرافیائی خصوصیات میں منقسم ہے جو شمالاً جنوباً یہ ہیں :

### شمالی جرمنی کا نشیبی علاقہ
### Mittelgebirge[1] کے سلسلہ کا آغاز
### مغربی اور جنوبی جرمنی کے پہاڑ اور پہاڑی چبوترے
### سلسلۂ الپس کے باویریائی پہاڑ

وفاقی جمہوریہ جرمنی، جرمنی کے مغرب میں واقع ہے۔ اسکی تمام ریاستیں ان تمام جغرافیائی خصوصیات کی کم وبیش حامل ہیں۔ شمالی نشیبی علاقہ میں شلیزوگ ہولسٹائن، ہیمبرگ، بریمن، لوئر سیکسنی کا بیشتر حصہ اور شمالی رہائن ویسٹ فیلیا کے کچھ حصے واقع ہیں۔ موخرالذکر دو علاقے Mittelgebirge کے سلسلوں کے اندر تک گئے ہوئے ہیں جو رہائن لینڈ پالاتی نیت اور ہیس کی ریاستوں کا کچھ حصہ ہیں سوائے اس کے جہاں وہ مغربی اور جنوبی جرمن پہاڑوں اور پہاڑی چبوتروں کی طرف آئے ہوئے ہیں۔ ان میں اور جنوبی جرمن الپسی سلسلہ کی پہاڑیوں میں بادن وُرٹمبرگ اور باویریا کی ریاستیں واقع ہیں۔

جرمنی کا دارالحکومت برلن دو قطعات میں منقسم ہے۔ مغربی برلن جو دستور اساسی کی رُو سے وفاقی جمہوریہ کی ریاستوں میں سے ایک ہے' اور مشرقی برلن جو دریائے ایلب کی دوسری طرف واقع ہے یعنی اس طرف جہاں شمالی جرمن نشیبی زمین کے مغربی اور مشرقی حصے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

سوویٹ مقبوضہ علاقہ (DDR) کی سرحدیں تقریباً وفاقی جمہوریہ کی سرحدوں کے متوازی ہیں یہ علاقہ شمالی جرمن نشیبی زمین کے وسطی حصہ میں واقع ہے، صرف اسکا جنوبی حصہ Mittelgebirge کے اندر گیا ہوا ہے۔

جرمن رائش کے مشرقی علاقے (اپنی ۳۱- دسمبر ۱۹۳۷ء کی حدود کے لحاظ سے) جو غیر ملکی نظم ونسق کے تحت ہیں' نام نہاد جرمن ڈیموکراٹک ریپبلک سے مشرقی جرمن نشیبی زمین اور سلیسیائی کوہستانی علاقہ (جو Mittelgebirge کا مشرقی حصہ ہے) سے ملتے ہیں۔ مغربی پومیرانیا، مغربی برینڈنبرگ اور سلیسیا رائش کے ان ہی مشرقی علاقوں میں ہیں۔ ان میں مغربی پرشا بھی شامل ہے جسے پہلی عالمی جنگ کے بعد جرمنی کی سرزمین سے ڈینزگ کے آزاد شہر اور ایک تنگ قطعۂ زمین (پولستانی گلیارا) کے ذریعہ علیحدہ

1 درمیانی درجہ کے پہاڑوں کا سلسلہ



Marfat.com

## ۸ چند کارآمد جغرافیائی تفصیلات

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| دریائے رہائن کی لمبائی (کانسٹنس جھیل کے نیچے) | ۸۶۵ | کلومیٹر | ۵۳۷ | میل |
| دریائے اوڈر کی لمبائی (سوائن میونڈ تک) | ۷۶۱ | کلومیٹر | ۴۷۳ | میل |
| دریائے ایلب کی لمبائی | ۷۶۱ | کلومیٹر | ۴۷۳ | میل |
| دریائے ڈینیوب کی لمبائی (پاساؤ تک) | ۶۴۷ | کلومیٹر | ۴۰۲ | میل |
| مڈل لینڈ نہر (ایمس سے ایلب تک) | ۳۲۵ | کلومیٹر | ۲۰۲ | میل |
| مڈل لینڈ نہر (وفاقی علاقہ میں) | ۲۵۹ | کلومیٹر | ۱۶۱ | میل |
| زگس پٹز سرنگ (لمبائی) | ۴,۴۰۰ | میٹر | ۱۴,۴۳۶ | فٹ |
| زگس پٹز سرنگ (بلندی) | ۲,۷۱۳ | میٹر | ۸,۹۰۱ | فٹ |
| کوہ شنیکوپ | ۱,۶۰۳ | میٹر | ۵,۲۵۹ | فٹ |
| کوہ گروسر آدبر | ۱,۴۵۷ | میٹر | ۴,۷۷۷ | فٹ |
| کوہ فچٹلبرگ | ۱,۲۱۴ | میٹر | ۴,۱۶۸ | فٹ |
| کوہ بروکن | ۱,۱۴۲ | میٹر | ۳,۷۴۷ | فٹ |
| ایڈرتال کا بند (گنجائش) | ۲۰ کروڑ ۲۰ لاکھ | مکعب کلومیٹر | ۷۱۰ | کروڑ مکعب فٹ |
| سال کا بند ( " ) | ۲۱ کروڑ ۵۰ لاکھ | مکعب کلومیٹر | ۷۶۰ | کروڑ مکعب فٹ |
| جھیل کانسٹنس (رقبہ) | ۵۳۹ | مربع کلومیٹر | ۲۰۸ | مربع میل |
| جس کا جرمن حصہ | ۳۰۵ | مربع کلومیٹر | ۱۱۸ | مربع میل |
| جزیرہ ریوگن (رقبہ) | ۹۲۶ | مربع کلومیٹر | ۳۵۸ | مربع میل |
| جزیرہ اوسٹیڈوم (رقبہ) | ۴۴۵ | مربع کلومیٹر | ۱۷۲ | مربع میل |
| جزیرہ وولن (رقبہ) | ۲۴۸ | مربع کلومیٹر | ۹۶ | مربع میل |
| جزیرہ فہمارن (رقبہ) | ۱۸۵ | مربع کلومیٹر | ۷۱ | مربع میل |

کر دیا گیا تھا جس سے پولینڈ کی بحیرہ بالٹک تک رسائی ہو گئی تھی۔

*

بحیرۂ شمالی اور بحیرہ بالٹک کے ساحلوں کے جنوب میں واقع شمالی جرمن نشیبی سرزمین کی ارتفاع صرف ۲۰۰ میٹر سے ۳۰۰ سے کچھ ہی زیادہ (یا ۶۵۰ سے ۱,۰۰۰ فٹ) ہے۔ یہاں کی جھیلیں، اور خشک اور چکنی یا ریتیلی مٹی کے پہاڑی میدان مرتفع جس میں کہیں کہیں جھاڑیوں اور چھوٹے گھنے درختوں کی قطعات بھی ہیں، قسم قسم کے مناظر پیش کرتے ہیں۔ وسیع اور تر وادیوں سے ان منظروں میں اور چار چاند لگ جاتے ہیں۔ Mittelgebirge کے سلسلہ کی دہلیز پر نہایت زرخیز کھیت واقع ہیں اور اس سلسلہ کے اندر تک شمالی جرمن نشیبی علاقے دور جنوب کی طرف پھیلے ہوئے ہیں جنکی آب و ہوا بہت اچھی ہے۔ اس کوہستانی دہلیز کے نظاروں میں بہت تنوع ہے۔ یہاں رہینی کے سلیٹ کے پہاڑ ہیں جو سطح مرتفع پر واقع ہیں اور چاروں طرف سے دوسرے اونچے پہاڑوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ ہنسروک، آئیفل، ٹونس، ویسٹروالڈ اور سوار لینڈ کے پہاڑ بھی اس علاقہ میں ہیں۔ انکے علاوہ تھورنگیا کے جنگلات اور ہارز، ارزگیبرج اور سوڈیٹین کے پہاڑی سلسلے بھی یہیں واقع ہیں۔ یہ سب پہاڑی سلسلے دیکھنے میں



Marfat.com

۸ ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔ اہم بلندیوں کے پہاڑ ہارز میں (بروکن - ۳،۷۴۷ فٹ) اور رائن گیبرج میں (شنیکوپ - ۵،۲۵۹ فٹ) واقع ہیں۔

چاروں طرف پھیلے ہوئے جنوبی جرمن آلپسی کوہستانی سلسلہ کے آغاز میں، یعنی سوابی باویریائی سطح مرتفع جس کے گرد لہراتی ہوئی پہاڑیاں اور ڈھیلے پتھروں کے ہموار ڈھیر ہیں، اوسطاً بلندی ۱،۶۴۰ فٹ ہے۔ خود آلپس میں چوٹیاں ۶،۶۰۰ فٹ سے زیادہ اوپر گئی ہوئی ہیں۔ وسیع ویٹرسٹائن سلسلہ میں زُگس پٹز ۹،۷۰۰ فٹ سے زیادہ بلند ہے۔

جرمنی منطقہ معتدلہ میں واقع ہے اور یہاں کا موسم اکثر بدلتا رہتا ہے۔ ہوائیں بیشتر اوقات مغرب سے آتی رہتی ہیں اور بارش سال کے تمام مہینوں میں ہوتی ہے۔ بارش کی مقدار شمالی جرمن نشیبی علاقہ میں ۲۰ انچ سے ۲۸ انچ ہوتی ہے اور جرمن Mittelgebirge میں ۲۷ انچ سے ۴۰ انچ یا زیادہ بھی ہوتی ہے۔ جرمن آلپس میں ۸۰ انچ یا اس سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اگر شمال مغرب سے مشرق یا جنوب مشرق کی طرف چلا جائے تو بحری آب و ہوا رفتہ رفتہ برّی آب و ہوا میں بدلتی ہوئی صاف محسوس ہوتی ہے۔ روزانہ کے درجہ حرارت میں بہت زیادہ تبدیلی نہیں ہوتی اور نہ ہی موسم سے موسم میں۔ جنوری کے مہینہ میں، جو اعداد و شمار کے مطابق سال کا سب سے سرد مہینہ ہوتا ہے اوسطاً درجہ حرارت سطح سمندر پر ۳۴ درجہ (ف) سے ۲۷ درجہ (ف) ہوتا ہے، اور پہاڑوں پر ۲۱ درجہ (ف) سے نیچے نیچے رہتا ہے۔ جب موسم گرما اپنے شباب پر ہوتا ہے تو وسط جولائی میں شمالی جرمن اور مشرقی جرمن کے نشیبی علاقوں میں اوسط درجہ حرارت ۶۱ درجہ (ف) سے ۶۶ درجہ (ف) تک رہتا ہے اور ڈھکی ہوئی وادیوں میں ۶۸ درجہ (ف) تک پہنچ جاتا ہے۔ سال بھر کا درجہ حرارت ۴۸ درجہ (ف) ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ درجہ حرارت بالائی رہائن کی وادی میں ہوتا ہے۔ ہارز سے آلپس تک کے کوہستانی سلسلوں کے زیادہ اونچے پہاڑ جنوری سے کم از کم مارچ تک برف میں ڈھکے رہتے ہیں۔ ایسے جاڑوں میں جن پر برفباری زیادہ ہوتی ہے ۱،۵۰۰ فٹ کی بلندی پر ۳ فٹ گہری اور ۳،۰۰۰ فٹ کی بلندی پر اس سے دوگنی برف پڑتی ہے۔

دریائے ڈینیوب کے بہاؤ کی وجہ سے طبعی لحاظ سے جرمنی کا جنوبی حصہ ایک حد تک بحیرۂ اسود کے منطقہ میں ہے۔ ملک کے دوسرے حصوں میں سے رہائن، ایمس، ویسر اور ایلب گذر کر بحیرۂ شمالی میں گرتے ہیں اور اوڈر اور وسٹولا بحیرۂ بالٹک میں۔

صدیوں پہلے جرمنی میں بیشتر بیت جھاڑ قسم کے درخت ہی ہوتے تھے اور آج بھی ایک تہائی جنگلات



Marfat.com

میں صرف بیچ اور شاہ بلوط کے درخت ہوتے ہیں لیکن زیادہ بوئے جانے کی وجہ سے صنوبر کے درخت اب پہلے سے زیادہ دکھائی دینے لگے ہیں۔ اوپر کے پہاڑوں میں زیادہ تر ایک دوسری قسم کا صنوبر ہوتا ہے اور ریتلی زمین میں اس کے بجائے پائن اور لارش کے درخت ہوتے ہیں۔ جو جنگلات کا ۲۴ فیصدی رقبہ گھیرے ہوئے ہیں۔ ۸

*

جرمنی کی معدنی پیداوار کی مقدار واجبی ہے۔ شمالی جرمن نشیبی علاقہ میں معدنی تیل کے ذخیرے شمال مغرب میں خاصی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کی سالانہ پیداوار ۴۰ لاکھ ٹن ہے (۱۹۵۷ء) اور یہ مقدار ملک کی خام تیل کی ایک تہائی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ ۱۹۶۰ء کے آخر تک یہ مقدار ۴۵ لاکھ ٹن سالانہ بڑھائی جاتی ہے۔ ایمس لینڈ میں، ہانوفر کے شمال میں اور شلیزوِگ ہولسٹائن کے ساحل پر جو مقدار موجود ہے اس کا تخمینہ ۵ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن ہے۔

Mittelgebirge کے آغاز پر نشیبی علاقہ کے جنوب میں یعنی کولون کے مغرب میں، وسطی جرمنی میں لوسٹز میں، اور کچھ حد ہیس اور باویریا میں بھی) بھورے کوئلے کی کانیں ہیں جو ۳۳۰ فٹ تک گہری ہیں اور جن میں سے کھلے سانچے کے طریق پر کوئلہ حاصل کیا جاتا ہے۔ وفاقی جمہوریہ میں اس کوئلہ کی ایسی مقدار کا تخمینہ جو کھلے سانچے کے طریقہ پر حاصل کیا جا سکتا ہے، ۵۰۰ کروڑ ٹن ہے جو اگلے ۷۰ سال تک کے لئے کافی مقدار ہے۔ ۱۹۵۸ء میں ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن کوئلہ کانوں سے نکالا گیا۔ لیکن زیادہ اہمیت پتھر کے کوئلہ کی ہے جس کے ذخیرے آخن اور رُور، سارلینڈ، زویکاؤ کی وادی، ضلع والڈنبرگ اور بالائی سلیسیا میں ہیں۔ رُور کے علاقہ کے ذخیروں کا تخمینہ ۵۰۰۰ کروڑ ٹن ہے اور یہ مقدار موجودہ کھپت کی رفتار سے اگلے چار سو سال تک کے لئے کافی ہے۔ کانیں ۳٫۳۰۰ فٹ تک گہری ہیں، جتنا کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ وہ

دنیا بھر کی تیل کی پیداوار ۱۹۵۷ء میں: ۸۵ کروڑ ۸۰ لاکھ ٹن۔ اس میں سے امریکہ کی پیداوار ۳۵ کروڑ ۴۰ لاکھ تھی اور رُوس کی ۷ کروڑ ۶۰ لاکھ۔ اندازہ ہے کہ دنیا بھر میں ۲٫۱۵۲ کروڑ ٹن کا ذخیرہ موجود ہے۔

*

دنیا بھر میں معدنی تیل کی کھپت ۱۹۵۹ء میں: ۱۰۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن۔

*

دنیا بھر میں پتھر کے کوئلہ کی پیداوار ۱۹۵۷: ۱۷۱ کروڑ ٹن جس میں روس کی پیداوار ۴۶ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن اور امریکہ کی ۴۶ کروڑ ۶۰ لاکھ ٹن تھی۔

*



Marfat.com

۸ وفاقی علاقے کی توانائی کی کل ضروریات کے ۸۵ فیصدی کے لئے کافی ہوتا ہے۔ وفاقی علاقہ میں ہر سال تقریباً ۱۵ کروڑ ٹن پتھر کا کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ سلیسیا کی کوئلہ کی کانوں سے جو فی الحال پولستانی نظم و نسق کے تحت ہیں، تقریباً ۷ کروڑ ۶۰ لاکھ ٹن کوئلہ نکلتا ہے۔ شہری بجلی گھروں کی پیدا کی ہوئی توانائی کا ۳۱٫۹ فیصدی حصہ بھورے کوئلے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ نرم کوئلے اور گیس کے کارخانوں میں استعمال ہونیوالے پتھر کے کوئلہ کی مقدار کوئلے کی کل کھپت کی مقدار کی ۴۶ فیصدی ہوتی ہے۔

پوٹاش زراعت کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس کا کُل ذخیرہ ۲۰۰ کروڑ ٹن ہے۔ پہلی جنگ سے قبل جرمنی میں دنیا بھر کی پوٹاش کے نمک کی پیداوار کا ۹۶ فیصدی ہوتا تھا۔ اس وقت وفاقی جمہوریہ صرف اتنی ہی مقدار پیدا کر سکتی ہے جتنا پوٹاش لوئر سیکسنی ہیس اور بادن فراہم کر سکتے ہیں۔ ان سب علاقوں کی کل مقدار ا کروڑ ۱۶ لاکھ ٹن سالانہ ہوتی ہے۔ اس میں ۲۰ لاکھ ٹن پوٹاش ایسا ہوتا ہے جس میں $K_2O$ کا جزو بھی ہوتا ہے۔ ۱۹۵۸ء میں یہ مقدار تمام دنیا کی پیداوار کی ایک چوتھائی ہوتی تھی۔ لاہن، سیگ، ڈِل، جُورا اور ہارز کے علاقوں میں تقریباً ۳۰۰ کروڑ ٹن کی مقدار کے آہنی ذخیرے موجود ہیں گو کہ ان کی قسم بہت اعلیٰ نہیں ہے۔ جرمنی میں جتنی پیداوار ہوتی ہے وہ ملک کی ضروریات کا صرف ۴۰ فیصدی حصہ پورا کر سکتی ہے۔ ۱۹۵۷ء میں پیداوار ا کروڑ ۸۳ لاکھ ٹن تھی۔

سیسہ اور جست کی پیداوار کی داستان کچھ بہتر ہے۔ کیونکہ سارلینڈ کی پیداوار کو ملا کر اس کی کُل مقدار ۳٫۴۰۰۰۰ ٹن سالانہ ہے جو قومی ضروریات کا کافی حصہ پورا کر دیتی ہے۔ بسالٹ بھی کافی مقدار میں پایا جاتا ہے خصوصاً مغربی جرمنی میں۔

توانائی کی جو بڑی مقدار پانی سے حاصل کی جاتی ہے، خصوصاً جنوبی جرمنی میں، وہ بجلی کی روشنی اور طاقت کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ ۱۹۵۹ء میں اس کی پیداوار کی مقدار ۱٫۱۰۰ کروڑ سے زیادہ کلوواٹ گھنٹے تھی۔

Marfat.com

# رقبہ اور آبادی

۱۹۳۹ء میں رائش کی آبادی کا جو اُس وقت ۶ کروڑ ۹۰ لاکھ تھی، ۵۸ فیصدی حصہ اس علاقہ میں رہتا تھا جو (مشرقی برلن کے علاوہ) اب وفاقی جمہوریہ ہے۔ کل قومی آمدنی کا ۵۹ فیصدی حصہ اسی علاقہ سے ہاتھ آتا تھا۔ تاہم زراعت کا حصہ یہاں کچھ کم تھا۔ رائش کی سرزمین کی تقسیم ہوجانے کی وجہ سے وفاقی جمہوریہ کی خوراک کی پیداوار کی صلاحیت اور بھی کم ہو گئی۔ دوسری طرف آبادی میں ۱۹۳۹ء سے ۱۹۵۹ء کے آخر تک تقریباً ۱ کروڑ ۳۰ لاکھ کا اضافہ ہوگیا اور شمار آبادی ۱۷۳ سے ۲۱۴ فی مربع کلومیٹر (یا ۴۲۲ سے ۵۵۴ فی مربع میل) ہوگیا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ سے پہلے سامان خوراک کی کل ضروریات کے ۸۰ فیصدی حصہ کی پیداوار کے مقابلہ میں ۱۹۵۰ء میں یہ پیداوار صرف ۶۶ فیصدی رہ گئی تھی۔ تب سے پیداوار ایک بار پھر جنگ سے پہلے کی سطح پر آگئی ہے۔ 9

وفاقی جمہوریہ کا رقبہ (مغربی برلن کے علاوہ) ۲،۴۷،۹۵۳ مربع کلومیٹر (یا ۹۵،۷۳۵ مربع میل) ہے۔ شمالاً جنوباً سب سے زیادہ لمبائی ۸۳۲ کلومیٹر (یا ۵۱۷ میل) ہے اور غرباً شرقاً ۴۵۳ کلومیٹر (یا ۲۸۱ میل) ہے۔ رائش کا رقبہ ۴،۷۰،۰۰۰ مربع کلومیٹر (یا ۱،۸۱،۴۸۰ مربع میل) ہے اور اسکی لمبائی غرباً شرقاً ۱،۲۰۰ کلومیٹر (یا ۷۵۰ میل) کے لگ بھگ ہے۔ رائش کے ان مشرقی علاقوں کا رقبہ جو غیر جرمن نظم و نسق کے تحت ہیں، تقریباً ۱،۱۴،۰۰۰ مربع کلومیٹر (یا ۴۴،۰۰۰ مربع میل) ہے۔ اور وسطی جرمن اضلاع (DDR) کا رقبہ مع مشرقی برلن کے، تقریباً ۱،۰۸،۰۰۰ مربع کلومیٹر (یا ۴۲،۰۰۰ مربع میل) ہے۔ مغربی برلن کا رقبہ ۴۸۱ مربع کلومیٹر (یا ۱۸۶ مربع میل) ہے۔

وفاقی جمہوریہ کی کل آبادی جو ۵۰ سال پہلے ۱ کروڑ ۳۵ لاکھ تھی۔ ۱۹۵۰ء کے شروع میں ہی ۵ کروڑ تک پہونچ چکی تھی اور اب ۵ کروڑ ۳۰ لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ اس حساب سے وفاقی جمہوریہ کی آبادی امریکہ

## جرمن آبادی کی تقسیم[1]

| | | |
|---|---|---|
| وفاقی جمہوریہ | ۵ کروڑ | ۳۰ لاکھ |
| مغربی برلن | ۲۲ لاکھ | |
| (DDR) | ۱ کروڑ | ۶۲ لاکھ |
| مشرقی برلن | ۱۱ لاکھ | |
| مشرقی علاقے جو غیر جرمن نظم و نسق کے تحت ہیں (تخمیناً) | ۷ لاکھ | |
| میزان (تخمیناً) | ۷ کروڑ | ۳۲ لاکھ |

[1] ۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء



Marfat.com

## ۹ آبادی میں اضافہ اور کمی — وفاقی جمہوریہ[1]

| | |
|---|---|
| ۱۷۔ مئی ۱۹۳۹ء کی آبادی | ۳,۹۳,۳۷,۵۰۰ |
| جنگ میں جانی نقصان | ۴۶,۰۰,۰۰۰ − |
| ۳۱۔ دسمبر ۱۹۵۸ء کو تارکان وطن اور مہاجرین کی تعداد | ۱,۲۵,۷۲,۰۰۰ + |
| دیگر اضافے (خصوصاً پیدائشات میں اضافہ) | ۴۱,۴۲,۶۰۰ + |
| ۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء کو آبادی | ۵,۱۴,۵۲,۴۰۰ |

1 سارلینڈ اور مغربی برلن کے علاوہ

کی ریاست اوریگون سے، جو رقبہ میں اس کے برابر ہے، ۳۰ گنی سے زیادہ ہے۔

آبادی میں کثرت سے اضافہ کی وجہ یہ نہیں ہے کہ پیدائشوں کی تعداد اموات کی تعداد سے زیادہ رہی ہے (۱۹۵۹ء میں ۶۰۸ فی ہزار کا فرق رہا ہے) بلکہ یہ اضافہ مہاجرین اور تارکانِ وطن کے ایک سیلاب آتے رہنے کی وجہ سے زیادہ ہوا ہے۔ اس وقت یہ آبادی کا ۲۴٫۷ فیصدی ہوتے ہیں۔ جنگ کے سبب سے اور اس وجہ سے بھی کہ عموماً عورتوں کی عمر مَردوں کی عمر سے زیادہ ہوتی ہے، اب بھی عورتوں کی تعداد مَردوں کی تعداد سے تقریباً ۳۰ لاکھ زیادہ ہے۔ ۱۹۵۹ء کے وسط میں ان کی تعداد میں ۱٫۰۰۰ اور ۱٫۱۲۴ کا تناسب تھا۔[1]

وفاقی جمہوریہ میں پیدائشوں کی شرح دیہاتی علاقوں میں شہری علاقوں کی نسبت زیادہ ہے۔ ۲٫۰۰۰ سے کم کی آبادی کے تعلقوں میں یہ شرح ۲۰٫۱ ہے جبکہ اوسط درجہ کے شہروں میں ۱۷٫۲ اور بڑے شہروں میں صرف ۱۴٫۲ ہے۔ پیدائشوں کی تعداد کے اموات کی تعداد سے زیادہ ہونے کی وجہ سے

۱۰٫۰۰۰ سال پہلے دنیا میں تقریباً ۱ کروڑ لوگ آباد تھے۔ ۸۰۰ء کے بعد ۲۰ کروڑ تھے اور ۱۸۵۰ء کے قریب ۱۲۵ کروڑ تھے۔ ۱۹۸۰ء میں آبادی کم از کم ۴۲۰ کروڑ ہو جائے گی جس میں ۵۰ کروڑ ہندوستانی اور ۹۰ کروڑ چینی ہوں گے۔

*

۱۹۵۸ء میں دنیا کی اندازاً آبادی: ۲۷۹ کروڑ ۵۰ لاکھ جس میں ۴۳ کروڑ ۸۰ لاکھ یورپ میں اور ۱۵۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ایشیا میں تھی۔ چین (۱۹۵۷ء میں) ۶۴ کروڑ۔ ہندوستان ۳۹ کروڑ ۳۰ لاکھ۔ سوویٹ یونین ۲۰ کروڑ ۹۰ لاکھ۔ امریکہ ۱۷ کروڑ ۴۰ لاکھ۔ جاپان ۹ کروڑ ۲۰ لاکھ۔

*

ہر منٹ تقریباً ۱۷۰ لوگ پیدا ہوتے ہیں اور تقریباً ۹۰ مرتے ہیں۔ سب سے زیادہ تیزی سے اضافہ لاطینی امریکہ میں ہو رہا ہے۔

1 ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء کو وفاقی جمہوریہ کی قومیت کے لوگوں کی تعداد ۵,۱۴,۵۲,۴۰۰ تھی جس میں ۲,۷۲,۶۷,۸۰۰ عورتیں تھیں۔



Marfat.com

وفاقی دارالحکومت بون میں دنیا بھر سے آئے ہوئے ممتاز مہمان :
(بائیں سے دائیں) : ملک معظم شاہ بلجیم، ملک معظم شاہ و ملکۂ معظمہ یونان، سفیر اعلیٰ اور دوسرے اراکین سفارت، وزیر اعظم لکسمبرگ سفیر لکسمبرگ کے ہمراہ، وزیر اعظم برطانیہ، ناٹو کے سیکرٹری جنرل، صدر اٹلی اور سائنورا گرونچی، وزیر خارجہ ہالینڈ، صدر برازیل، سر ونسٹن اور لیڈی چرچل، وزیر خارجہ پرتگال، اور سینہورا آرسینیو ڈ کنہا، وزیر اعظم ڈنمارک صدر چانسلر اور وزیر خارجہ کے ہمراہ۔

Marfat.com

وفاقی دارالحکومت بون میں دنیا بھر سے آئے ہوئے ممتاز مہمان :
(بائیں سے دائیں) : وزیرِ اعظم ہندوستان ، صدرِ جمہوریہ انڈونیشیا ، ملکِ معظم شاہ حبش ، صدر افغان پارلیمنٹ ،
وزیرِ اعظم ترکی ، صدر لائبیریا اور مسز ٹبمین ، وزیر اقتصادیات سعودی عرب ، وزیر اقتصادیات یو۔ اے۔ آر ،
وزیر محنت جاپان صدر ، چانسلر اور وزیر اقتصادیات کے ہمراہ۔

Marfat.com

۹

## پیدائشات ۱۹۵۸ء[1]

| | | | |
|---|---|---|---|
| چین (تائیوان) | ۴۱٫۷ | اٹلی | ۱۷٫۹ |
| چین (جمہوریہ) | ۳۴٫۰ | سوئٹزرلینڈ | ۱۷٫۶ |
| کینیڈا | ۲۷٫۶ | آسٹریا | ۱۷٫۱ |
| اسرائیل | ۲۶٫۷ | وفاقی جمہوریہ جرمنی | ۱۷٫۰ |
| پولینڈ | ۲۶٫۲ | بلجیم | ۱۷٫۰ |
| سوویٹ یونین[2] | ۲۵٫۳ | برطانیہ | ۱۶٫۸ |
| ریاستہائے متحدہ امریکہ | ۲۴٫۳ | ڈنمارک | ۱۶٫۶ |
| پرتگال | ۲۳٫۲ | ہنگری | ۱۶٫۱ |
| ہسپانیہ | ۲۱٫۹ | کمیونسٹ مقبوضہ جرمنی | ۱۵٫۶ |
| ہالینڈ | ۲۱٫۱ | لکسمبرگ | ۱۵٫۵ |
| فرانس | ۱۸٫۱ | سویڈن | ۱۴٫۲ |
| جاپان | ۱۸٫۰ | | |

[1] زندہ بچوں کی پیدائش فی ہزار آبادی [2] ۱۹۵۶ء

جنگ میں جانی نقصان کی تلافی ہوگئی ہے مگر اب بھی قابلِ ملازمت مردوں کی تعداد پوری نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی آبادی میں اتنا اضافہ ہو رہا ہے جو حیاتیاتی لحاظ سے جرمن قوم کی بقا کیلئے کافی ہو۔ ۱۸۷۱ء میں ایک خاندان کے افراد کی تعداد اوسطاً ۴٫۶ تھی۔ یہ تعداد ۱۹۵۶ء میں گھٹ کر ۳ رہ گئی۔ ۱۹۳۳ء میں ایک شخص پر مشتمل گھربار تمام گھرباروں کے ۸٫۴ فیصدی حصہ میں ہوتے تھے لیکن ۱۹۵۶ء میں یہ شرح ۱۸٫۲ ہوگئی۔ گذشتہ دس سال سے بیشتر خاندانوں میں صرف ایک ہی اولاد ہوتی رہی ہے۔ ۱۸۶۰ء میں ۳ یا ۳ سے زیادہ بچوں والے خاندان ۷۰ فیصدی ہوتے تھے لیکن اب یہ شرح صرف ۲۰ فیصدی رہ گئی ہے۔

دنیا بھر کے پیدائشی اعداد و شمار میں وفاقی جمہوریہ اور آسٹریا ایک ہی درجہ رکھتے ہیں مغربی برلن میں پیدائش کی شرح ۸ فی ہزار ہے۔ یہ شرح دنیا کے تمام بڑے شہروں کے مقابلہ میں سب سے کم ہے۔

شرح پیدائش جو ۱۸۷۵ء میں ۴۰٫۶ افراد فی ہزار تھی ۱۹۵۹ء میں صرف ۱۷٫۶ رہ گئی۔ لیکن آبادی کے شمار میں اس کمی کا احساس یوں نہ ہوا کہ شرح اموات بھی گر گئی اور ۱۹۵۹ء میں ۱۰٫۸ فی ہزار رہ گئی[1]۔

[1] تمام دنیا کی شرح پیدائش ۳۴ اور شرح اموات ۱۸ فی ہزار ہے۔

> دنیا کے بڑے شہروں میں لندن ہے جس کی آبادی ۸۳ لاکھ اور نیویارک جس کی آبادی ۷۸ لاکھ اور ٹوکیو جس کی آبادی ۷۲ لاکھ ہے۔
>
> *
>
> وفاقی علاقہ میں وَین آنگل سب سے تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ یہاں فی مربع کلومیٹر ۵۰۴۶ (فی مربع میل ۱۳٫۰۶۹) لوگ ہیں۔
>
> *



Marfat.com

## جرمن آبادی کی تقسیم

| | |
|---|---|
| ۲۳٫۷ فیصدی لوگ ۲٫۰۰۰ سے کم آبادی والے تعلقوں میں | |
| (جو کل تعلقوں کی تعداد کے ۸۶ فیصدی ہیں) ........ | ۱ کروڑ ۲۵ لاکھ |
| ۴۵٫۶ فیصدی چھوٹے اور درمیانہ درجہ کے شہروں میں ........ | ۲ کروڑ ۴۱ لاکھ |
| ۳۰٫۷ فیصدی بڑے شہروں میں ........ | ۱ کروڑ ۶۲ لاکھ |
| میزان (۳۰ جون ۱۹۵۸ء مع سارلینڈ) ........ | ۵ کروڑ ۲۸ لاکھ |

مَردوں کی شادی کرنے کی عمر اوسطاً ۲۹ اور عورتوں کی ۲۶ سال ہے۔ وفاقی علاقہ میں ۱۹۵۸ء میں ۵۰۰ ر۶۲ر۴ شادیاں ہوئیں اور طلاقوں کی تعداد ۴۶۸ ر۴۱ تھی۔ اسی سال ۳۶۵ ر۴۷ ر۸ بچے پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۹ء میں بچّوں کی اموات کی شرح سب سے کم تھی یعنی ۷ ر۳۴ فی ۰۰۰ر۱ بچّے جو زندہ پیدا ہوئے ہوں۔ متوقع عمر گذشتہ اسّی سال کے عرصہ میں تقریباً دوگنی ہوگئی ہے (۳۷ سال سے ۶۶ سال)۔ اس طرح عمروں کے اعداد و شمار کی ترکیب میں انتہائی تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔

دوسرے ملکوں سے جرمنی میں وطن تبدیل کرنے والوں کی تعداد کے مقابلہ میں تارکانِ وطن کی تعداد بہت معمولی ہے۔ تارکانِ وطن کے ۹۷ فیصدی لوگ سمندر پار جاتے ہیں۔ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۷ء تک ۰۰۰ر۰۰ر۲ لوگ امریکہ، ۰۰۰ر۶۰ر۱ لوگ کینیڈا اور ۰۰۰ر۷۰ر۴ لوگ آسٹریلیا میں منتقل ہوئے۔ ۱۹۵۷ء میں تارکانِ وطن کی کل تعداد ۵۹۰ر۵۱ تھی جس میں ۴۳ ر۷ ر۶ غیر ملکی اور بِلاقومیت کے لوگ تھے جو جرمنی میں رہ رہے تھے۔ ۱۹۵۷ء میں جن لوگوں نے وطن چھوڑا، ان کے ۸۶ فیصدی لوگ امریکہ اور کینیڈا گئے اور ۹ فیصدی آسٹریلیا۔

۱۹۵۷ء میں ۰۰۰ر۶۲ر۵ لوگ دوسرے ملکوں سے وفاقی جمہوریہ میں آکر آباد ہوئے اور ۲٫۲۲٫۰۰۰ یہاں سے باہر گئے۔ ۰۰۰ر۲۷ر۳ لوگوں نے اپنی جائے رہائش تبدیل کی۔

وفاقی جمہوریہ کی آبادی کا تقریباً ایک فیصدی حصہ غیر ملکیوں پر مشتمل ہے۔ ملک کی واحد اقلیت ڈنمارک سے آئے ہوئے لوگوں کی ہے جو شیلز وِگ ہولسٹائن میں ہیں۔

۳۰ جون ۱۹۵۸ء کو وفاقی جمہوریہ میں ۵۰۹ ر۲۴ تعلقے تھے جو اپنا نظم و نسق خود کرتے تھے۔ ۵۲ شہروں میں ۱ کروڑ ۶۲ لاکھ لوگ تھے۔ ان شہروں میں سے ۲۳ بڑے شہر صرف شمالی رہائن ویسٹ فیلیا ہی میں واقع ہیں۔ بین الاقوامی رتبہ کے شہر مغربی برلن کے علاوہ صرف ہیمبرگ (آبادی ۱۸ لاکھ) اور میونخ (آبادی ۱۱ لاکھ) ہیں۔ دارالحکومت بون کی آبادی ۰۰۰ر۴۴ر۱ ہے۔

*



Marfat.com

## جلاوطن ، مہاجرین اور "نوآباد"

۱۰ سات صدیوں سے زیادہ عرصہ تک، نسل اور زبان کے لحاظ سے جرمن کہلائے جانیوالے لوگ رائش کی حدود کے باہر نوآبادیات قائم کرتے رہے، خصوصاً جنوبی اور مشرقی یورپ میں، اور اپنی زبان کا تحفظ کیا۔ یہ لوگ بلا استثناء وہ تھے جو مشرقی ممالک کے فرمانرواؤں کے بلانے پر وہاں جا کر بسے، اور انہوں نے اپنی جفاکشی اور ہنرمندی سے اپنے نئے فرمانرواؤں کی اقتصادی خوشحالی اور وقار میں چار چاند لگائے۔ یہ لوگ صدیوں تک ان ہی ملکوں کے شہری رہے، جرمنی کے نہیں، گو کہ انہوں نے اپنی جرمن معاشرت اور روایات کو برقرار رکھا۔

ابھی تک سابق جرمن فوج کے ۱۱,۹۷,۰۰۰ سپاہی لاپتہ ہیں اور ۱,۱۰,۰۰۰ جنگی قیدی محض معدوم ہو گئے۔ رائش کے ۳۰ لاکھ سے زیادہ شہریوں اور ایسے دیگر ۴ لاکھ شہریوں کے بارے میں جنہیں اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا تھا، ابھی تک کچھ علم نہیں ہے۔ آروسن میں واقع سراغ لگانے کی بین الاقوامی انجمن کے پاس ۸۰ لاکھ سے زیادہ ایسے جرمن اور دوسری قوموں کے لوگوں کے نام پتے ہیں جو ۱۹۳۳ء سے ۱۹۴۵ء تک قیدیوں کے کیمپوں میں تھے۔

* *

*

یہ لوگ Volksdeutsche ۱۹۴۴ء کے بعد محض اس لئے ملک بدر کر دیئے گئے کہ وہ جرمن زبان بولتے تھے۔ ان کا بھی وہی حشر ہوا، جو دریائے اوڈر اور دریائے نیس کے اس پار ان مشرقی علاقوں کے باشندوں کا ہوا، جو



Marfat.com

## وفاقی جمہوریہ میں جلاوطن اور "نوآباد" لوگ [۱]

| اضافہ | مشرقی جرمن علاقوں اور دیگر ملکوں سے جلاوطن کئے ہوئے | نوآباد (مع کچھ مہاجرین) برلن اور سوویٹ مقبوضہ علاقہ سے |
|---|---|---|
| ۳۱ - دسمبر ۱۹۴۶ء | ۶۲,۱۰,۰۰۰ | ۱۰,۶۰,۰۰۰ |
| " " ۱۹۴۸ء | ۱۰,۸۰,۰۰۰ | ۲,۱۰,۰۰۰ |
| " " ۱۹۵۰ء | ۶,۱۰,۰۰۰ | ۳,۸۰,۰۰۰ |
| " " ۱۹۵۲ء | ۳,۱۰,۰۰۰ | ۲,۹۰,۰۰۰ |
| " " ۱۹۵۴ء | ۳,۷۰,۰۰۰ | ۴,۴۰,۰۰۰ |
| " " ۱۹۵۵ء | ۱,۸۰,۰۰۰ | ۲,۳۰,۰۰۰ |
| " " ۱۹۵۶ء | ۹۰,۰۰۰ | ۲,۷۹,۰۰۰ |
| " " ۱۹۵۷ء | ۱,۱۳,۰۰۰ | ۲,۶۲,۰۰۰ |
| " " ۱۹۵۸ء | ۲,۵۰,۰۰۰ | ۱,۵۰,۰۰۰ |
| " " ۱۹۵۹ء | ۱,۶۰,۰۰۰ | ۱,۳۰,۰۰۰ |
| ۳۱ - دسمبر ۱۹۵۹ء کو کیفیت | ۹۵,۶۰,۰۰۰ | ۳۳,۰۸,۰۰۰ |

**میزان : ۱,۲۸,۶۴,۰۰۰**

[۱] مغربی برلن کے علاوہ

### آبادیوں کا مقابلہ (۱۹۵۸ء)

| | |
|---|---|
| ہالینڈ ... ... ... | ۱,۱۱,۷۳,۰۰۰ |
| آسٹریلیا ... ... ... | ۹۸,۰۰,۰۰۰ |
| سوئٹزرلینڈ ... ... ... | ۵۱,۸۵,۰۰۰ |
| ڈنمارک ... ... ... | ۴۵,۱۵,۰۰۰ |

پولستانی یا سوویٹ تنظم ونسق کے حوالہ کر دیئے گئے تھے۔ ان جرمنوں کی تعداد جنہوں نے تاریخ کی اس سب سے بڑی ہجرت میں حصہ لیا' ۱ کروڑ ۶۶ لاکھ تھی۔ ان میں سے ۳۲ لاکھ فوت ہو گئے یا لاپتہ ہو گئے۔ ۱۴ لاکھ جرمن نسل کے ایسے لوگ بھی تھے جو اٹھارویں صدی سے روس میں رہتے چلے آرہے تھے' ان کا بھی نہ معلوم کیا حشر ہوا۔ حالیہ خبروں کے مطابق ان میں سے ۸ لاکھ لوگ سائبیریا میں جلاوطن ہیں۔

اکروڑ ۱۶ لاکھ جلاوطن لوگ جرمنی کے چاروں مقبوضہ علاقوں میں پہونچے۔ ۱۹۵۰ء تک ۸۰ لاکھ لوگ اُن علاقوں میں پہونچ چکے تھے جن کو ملا کر بعد میں وفاقی جمہوریہ بنائی گئی۔ سوویٹ مقبوضہ علاقے کے مشرقی بلاک میں رفتہ رفتہ مدغم ہو جانے کی وجہ سے اس علاقہ کے اپنے باشندے وفاقی علاقہ میں آنے شروع ہو گئے۔ ان کے ساتھ وہ جرمن بھی جو پہلے وفاقی علاقہ اور برلن میں رہتے تھے مگر جنگ کے دوران میں یا اس کے بعد وسطی جرمنی میں چلے گئے تھے' یہاں آتے رہے۔ وہ لوگ جو وسطی جرمنی میں عرصہ سے رہتے چلے آرہے تھے اور پھر وفاقی علاقہ میں منتقل ہو گئے۔ اُن کو سرکاری طور پر "نوآباد" کہا



Marfat.com

جاتا ہے۔ لیکن دراصل ان میں کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اپنے مذہبی یا سیاسی عقائد یا ایذا رسانی کے سبب اپنے ملک کے کمیونسٹ مقبوضہ حصّہ کو چھوڑنے پر مجبور ہوگئے تھے۔ ان کی تعداد اب ۳۳ لاکھ سے زیادہ ہوگئی ہے۔ آنیوالوں میں نوجوانوں اور اٹھارہ سال سے کم عمر کے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۷ء تک کے عرصہ میں اُن کا شمارہ ۵ر۲۹ فیصدی تھا۔ اگر پولستانی نظم ونسق والے مشرقی علاقوں کو بھی شامل کرلیا جائے تو ۱۹۵۷ء میں روزانہ ایک بڑے گاؤں کی آبادی کی تعداد کے برابر لوگ ہجرت کرتے رہے تھے۔ دوسری طرف ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۷ء تک کے آٹھ سال کے عرصہ میں صرف ۲,۱۷,۰۰۰ لوگوں نے وفاقی جمہوریہ سے DDR میں ہجرت کی۔ ۱۰

> ۱۹۱۲ء سے اب تک یورپ میں ۶ کروڑ ۸۰ لاکھ لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔

جن علاقوں میں مہاجرین زیادہ آباد ہوئے وہ پہلے چند سالوں میں وفاقی جمہوریہ کے وہ علاقے تھے جو سوویٹ مقبوضہ علاقہ سے ملتے ہیں، ۹,۲۰,۰۰۰ جلاوطنوں کی سرکاری طور پر آبادکاری کے باوجود مغرب کی جانب ان کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر شلیز وِگ ہولسٹائن میں جلاوطنوں کی تعداد کل آبادی کا ۲ر۲۸ فیصدی ہے اور رہائن لینڈ پالاتی نیت میں صرف ۹ فیصدی۔ ۱,۳۵,۰۰۰ مزید جلاوطنوں اور مہاجروں کی آبادکاری کا کام جاری ہے۔

جلاوطن لوگ جب مغربی جرمنی میں پہونچے تو وہ بالکل خالی ہاتھ تھے اور بڑی بڑی مصیبتیں جھیل کر آئے تھے۔ وسطی جرمنی سے جو مہاجرین آتے ہیں وہ بھی اپنا اثاثہ وہیں چھوڑنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ایک قانون نافذ کیا گیا جو "باروں کی مساوات تقسیم کا قانون" کہلاتا ہے۔ یہ باہمی امداد کے اعلیٰ اُصول پر قائم ہے۔ اس کی رُو سے ایسی املاک پر جو اس قانون کی زد میں آتی ہیں، ان کی ۲۰۔ جون ۱۹۴۸ء (یعنی وہ تاریخ جب مغربی جرمنی میں سکّہ کی اصلاحات عمل میں آئیں) کی قیمت کا نصف حصّہ بطور ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس آمدنی سے جلاوطنوں، مہاجروں اور ایسے لوگوں کی امداد کی جاتی ہے جنہیں ہوائی حملوں یا جنگ کی سبب دوسری طرح سے نقصان پہونچا ہو۔ یہ معاوضہ ۱۹۷۹ء تک کئی قسطوں میں ادا کیا جائیگا۔ اس قانون کے ذریعہ غیر منقولہ جائداد ہی نہیں بلکہ گھرداری کے متروکہ سامان کا بھی معاوضہ دیا جاتا ہے۔ تعمیرات کے لئے قرضے اور تربیت حاصل کرنے اور کام پر لگنے کے لئے رقمیں بھی مہیا کی جاتی ہیں تاکہ وہ لوگ جنہوں نے مصیبتیں برداشت کی ہیں۔ ایک مرتبہ پھر ملک کی اقتصادی زندگی میں حصّہ لے سکیں۔ اس قانون سے الگ یہ بھی اقدامات لئے گئے ہیں کہ



Marfat.com

## "باروں کی مساوی تقسیم" کے زر سے ادائیگیاں

| ۳۱- دسمبر ۱۹۵۷ء کو کیفیت | (کروڑوں میں) جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ |
|---|---|---|---|
| مکانات تعمیر کرنے کی صنعت کی ترقی کے لئے ... ... | ۹۲۳٫۲ | ۲۲۱٫۶ | ۷۸٫۵ |
| "باروں کی مساوی تقسیم" کے قانون کے تحت پنشنوں کیلئے | ۹۵۷٫۷ | ۲۳۰٫۴ | ۸۱٫۶ |
| گھرداری کے سامان کا معاوضہ ... ... ... ... ... | ۷۸۷ | ۱۸۹٫۶ | ۶۷٫۲ |
| کاروبار چلاتے رہنے کے لئے | | | |
| سکہ کی قیمت بدلنے کا معاوضہ ... ... ... ... ... | ۲۰۹٫۵ | ۵۰٫۴ | ۱۷٫۸ |
| اور پرانی بچتوں پر معاوضہ ... ... ... ... | ۱۹۱ | ۴۵٫۶ | ۱۶٫۰ |
| زراعت ... ... ... ... ... | ۱۶۰٫۲ | ۳۸٫۴ | ۱۳٫۶ |
| دیگر چیزوں کو فروغ دینے کے لئے ... ... ... | ۲۰۲٫۲ | ۴۹٫۹ | ۱۷٫۹ |
| میزان | ۳۴۳۶٫۳ | ۸۲۵٫۹ | ۲۹۲٫۱ |

مکانات بنائے جائیں، ان کاشتکاروں کی آبادکاری ہو سکے جو پہلے اپنی زمینوں کے مالک تھے صنعت و حرفت کے کارخانے کھولے جائیں، اور جو لوگ اپنا کاروبار کرتے رہے ہوں ان کو پھر کام سے لگنے کے موقعے ملیں۔ ۱۰٫۶۰۰ سے زیادہ ایسے صنعتی کاروبار اور ۶۲٫۰۰۰ ایسی حرفتی ادارے ہیں (جس میں کاروباری اور تجارتی ادارے بھی شامل ہیں) جو جلاوطن، مہاجر اور نوآباد لوگ چلا رہے ہیں۔ ایسے کسانوں کے لئے جو یا تو جلاوطن کر دیئے گئے یا اپنے گھر بار خود چھوڑنے پر مجبور ہو گئے تھے، ایک لاکھ جگہیں مزروعہ زمین پر فراہم کی گئی ہیں۔ گابلونز کی شیشہ کی صنعت کی وفاقی جمہوریہ میں منتقلی کے سلسلہ میں خاص طور پر کامیابی ہوئی ہے۔ اس صنعت نے بادن ورٹمبرگ اور ہیس کے علاوہ باویریا میں خاص ترقی کی ہے۔ یہاں کافبورین کے قرب وجوار میں تقریباً ۱۰۰ فرمیں کام کر رہی ہیں جن میں تقریباً ۲۰٫۰۰۰ لوگ ملازم ہیں اور جن کا بنایا ہوا مال ۱۰۴ ملکوں کو برآمد کیا جاتا ہے۔ مشرقی اور وسطی جرمنی کی معاشرتی میراث کو وفاقی جمہوریہ میں قائم رکھنے کی طرف بھی خاص توجہ دی جاتی ہے۔

*

۱۹۴۴ء سے ڈینزگ کے آزاد شہر اور میمل علاقہ کی آبادی کو، جو علی الترتیب ۹۶ فیصدی اور ۸۷ فیصدی جرمن نسل سے تھی، اسی طرح جلاوطن کیا جانے لگا جس طرح مشرقی اور جنوب مشرقی



Marfat.com

۱۰ یورپی ملکوں سے جرمن اقلیتوں کو نکالا گیا۔ ان میں سے بیشتر لوگ اب وفاقی جمہوریہ میں ہیں۔ چنانچہ جو لوگ، جو ڈینزگ اور میمل لینڈ سے آئے ہیں وہ یہیں رہ کر ہی اپنے آزاد علاقوں کی ازسرِنو تشکیل کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ وفاقی حکومت صرف ان ہی علاقوں کو جرمن رائش سمجھتی ہے (اور جرمن رائش اب بھی بین الاقوامی قانون کی رُو سے وجود میں ہے) جو ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء سے پہلے اس میں شامل تھے۔

مہاجرین کے مسئلہ کا تعلق صرف جرمنی سے رہ کر ہی ختم نہیں ہو جاتا ہے۔ ایک ٹھوس معاشرتی بنیاد قائم کئے بغیر جرمنی اور مغربی ممالک کی دفاع کے لئے بہتر سے بہتر اقدامات بھی بیکار ہیں۔ سٹالن کے منصوبوں کے مطابق وفاقی جمہوریہ کی تنگ حدود میں ان کروڑہا لوگوں کو ٹھونس دینے میں سوویٹوں کا یہی مقصد رہا ہے کہ یہاں معاشرتی مصائب بڑھیں اور لوگ ہمت ہار جائیں، حتیٰ کہ یہاں اشتراکیت پھیل جائے۔ یہ منصوبہ صرف اسی طرح غیر موثر بنایا جا سکتا ہے کہ مہاجرین کو ذرائع معاش فراہم کئے جائیں اور ان کو یہ احساس دلا دیا جائے کہ وہ صحیح طور پر آزاد دنیا کے باشندے ہیں۔ آزاد ممالک کی کچھ نہیں تو اخلاقی امداد کے بغیر اس کا حصول آسان نہیں ہے۔

*



Marfat.com

# سیاسی حکمتِ عملی

## آئین

11 وفاقی جمہوریہ جرمنی کا آئین، جس کو "دستور اساسی" کہا جاتا ہے، ۲۳ مئی ۱۹۴۹ء کو نافذ ہوا۔ یہ ایک عارضی انتظام ہے کیونکہ جب جرمن رائش کے تمام علاقے دوبارہ یکجا ہو جائیں گے تو اس وقت جرمن قوم بھی جرمنی کے لئے ایک نیا آئین بنانے کے لئے رائے دیگی۔ اس وقت تک کیلئے یہ دستور اساسی ایک آزاد اور خود مختار حکومت کے لئے آئین کا کام دیتا رہے گا یہ دستور ان تمام اُصولوں پر قائم ہے جو ایک قانونیت پر مبنی حکومت میں ہونے چاہئیں۔ اس دستور میں اختیارات کی روایتی تقسیم میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ اضافہ آئین کی وفاقی تشکیل اور عدل کے مضبوط آئین نظم ونسق کے ذریعہ ہی ممکن ہوا ہے۔

حکومت کے اہم اُصولوں کو اور آئین کی وفاقی حیثیت کو غیر متغیر قرار دیا ہوا ہے۔

دستور اساسی ایک ایسی حکومت کا حامی ہے جو اجتماعی بہبودی کا خیال رکھتی ہو۔ اس کے علاوہ اس دستور کا جزو لاینفک یہ ہے کہ اس میں انسانی حقوق اور بنیادی حقوق پر زور دیا گیا ہے اور ایسے حقوق کی ضمانت کی گئی ہے، خصوصاً اس میں ایسے اداروں کے قیام کی گنجائش رکھی گئی ہے جو قانونیت کے اصولوں پر چلنے والی حکومت کے لئے اور قانون کے تحفظ کے لئے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ انفرادی حقوق کو قابلِ تعظیم اور ناقابلِ انتقال قرار دیا ہوا ہے۔ قانون سازی، حکومت کے نظام اور عدل کے نظم ونسق کے ذریعہ حکومت نے ملک کے باشندوں کی ذمہ داری کا فرض سنبھالا ہوا ہے۔ اس طرح اگر کوئی سرکاری عہدہ دار کسی شہری کے حقوق میں دست اندازی کرے تو اس شہری کو معمولی عدالت میں درخواست دینے کا حق ہے شخصی آزادی کو حکومت کے اختیارات پر فوقیت حاصل ہے۔ لیکن اگر اس آزادی کا سیاسی مقصد کے لئے بیجا استعمال کیا جائے تو بنیادی حقوق سے مدافعہ کرنے کا حق ختم ہو جاتا ہے بشرطیکہ وفاقی آئینی عدالت، جس کی حیثیت دستور کے نگراں کی ہے، ایسا فیصلہ دیدے۔

جرمنی کا عام رجحان رائش کے تمام علاقوں کو پھر سے یکجا کرنے کی طرف ہے۔ اسکے علاوہ



Marfat.com

11 آئین میں یورپی میلان بھی ہے۔ اس لئے بُند تنگ نظر ملت پروری سے دُور رہتا ہے جو اب ایک فرسودہ چیز ہو کر رہ گئی ہے۔ ایک مناسب قانون کے ذریعہ بُند کو اختیار ہے کہ وہ اپنے اعلیٰ اختیارات کو کسی بین الاقوامی ادارہ کے حوالہ کر دے۔ امن کے حصول کی خاطر بُند باہمی سلامتی کے کسی نظام میں حصہ لے سکتا ہے اور اس طرح یورپ میں ایک مستقل اور پُرامن نظام قائم کرنے کی غرض سے خود اپنی فرمانروائی پر پابندیاں عائد کرنے کا بھی مجاز ہے۔

## رئیس کلیہ، پارلیمنٹ اور حکومت

12 وفاقی جمہوریہ کے رئیس کلیہ صدرِ وفاقی ہیں۔ ان کا انتخاب پانچ سال کی مدت کیلئے ہوتا ہے جو خاص طور پر منعقد کی ہوئی ایک مجلس کرتی ہے جسے Bundesversammlung یا وفاقی اسمبلی کہتے ہیں۔ ۱۹۴۹ء سے ۳ ستمبر ۱۹۵۹ء تک پروفیسر تھیوڈور ہوائس اس عہدہ پر فائز رہے۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۹ء کو ڈاکٹر ہائن رِش لیوبکے ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ وفاقی صدر بین الاقوامی قانون کے مقاصد کے لئے وفاق کے نمائندہ ہوتے ہیں اور وفاق کے نام پر عہدناموں پر دستخط کرتے ہیں۔ غیر ملکی سفراء صدر کو ہی اپنی اسناد پیش کرتے ہیں۔ صدر ہی وفاقی چانسلر کا تقرر کرتے ہیں۔ جس کو Bundestag صدر کی تجویز پر منتخب کرتی ہے۔

صدر

وفاقی چانسلر کی رائے پر صدر وزراء کا انتخاب کرتے ہیں اور ان کو برخاست کرسکتے ہیں۔ وفاقی ججوں اور افسروں کا تقرر اور ان کی موقوفی بھی صدر ہی کرتے ہیں۔ صدر جان بخشی کے حکم دینے کے بھی مجاز ہیں۔



Marfat.com

اپنے ملک کی پارلیمنٹ کیلئے ہر شہری ہر سال یہ رقم ادا کرتا ہے :-

| | جرمن مارک | ڈالر | شلنگ پنس |
|---|---|---|---|
| فرانس | ۱٫۹۵ | ٫۴۶ | ۳/۴ |
| سویڈن | ۱٫۷۹ | ٫۴۳ | ۳/- |
| بلجیم | ۱٫۶۶ | ٫۴۰ | ۲/۱۰ |
| ناروے | ۱٫۱۵ | ٫۲۷ | ۱/۱۱ |
| اٹلی | ٫۸۶ | ٫۲۰ | ۱/۶ |
| وفاقی جمہوریہ | ٫۵۳ | ٫۱۳ | ۱/۱۱ |
| برطانیہ | ٫۴۱ | ٫۱۰ | -/۸ |
| ہالینڈ | ٫۳۱ | ٫۰۷ | -/۶ |

یاد رہے کہ بندیستاغ کے علاوہ گیارہ ریاستی پارلیمنٹیں بھی ہیں۔

*

۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۶ء تک ۳۱٫۸۵٫۰۰۰ لوگ بون میں بندیس ہوس (جرمن پارلیمنٹ) دیکھنے گئے۔

سب سے اہم وفاقی ایوان بندیستاغ Bundestag ہے جس کے ممبر عوام مجموعی طور پر براہِ راست، عام، آزاد مساوی اور پوشیدہ رائے دہندگی سے چار سال کی مدت کیلئے منتخب کرتے ہیں۔ بندیستاغ ہی قانون منظور کرتی ہے اور چنانچہ اس کی حیثیت مجلس قانون سازی کی ہے۔ ساتھ ساتھ حکومت اور نظم و نسق پر اسی کا تسلط ہے۔ بندیستاغ کو حق ہے کہ جن معاملات میں چاہے کوئی اطلاع یا رپورٹ طلب کرلے۔ یکم جنوری ۱۹۵۷ء سے جب سارلینڈ وفاقی جمہوریہ میں آملا۔ 'بندیستاغ' کے ممبروں کی تعداد ۴۹۷ ہے۔ مغربی برلن کے ۲۲ نمائندے ہیں۔ بین الاقوامی قانون کے تحت مغربی برلن کی ایک مخصوص حیثیت کی وجہ سے ان ۲۲ ممبروں کا ووٹ صرف مشاورتی ہوتا ہے۔ کوئی ممبر کسی حکم یا ہدایت کا پابند نہیں ہوتا، وہ صرف اپنے ضمیر کو جواب دہ ہے۔ بندیستاغ کے صدر ڈاکٹر یوجین گرسٹن مائر (CDU) ہیں۔[۱]

۱۹۵۳ء سے ۱۹۵۵ء تک حکومت میں سوائے سوشل ڈیموکریٹ پارٹی کے ان سب پارٹیوں کے ممبروں پر مشتمل حکومتیں قائم رہی ہیں جنہیں بندیستاغ کے لئے ووٹ ملے تھے (دیکھئے صفحہ ۶۲)۔ سوشل ڈیموکریٹ پارٹی نے اپنی مجلس انتظامیہ کے صدر ایرک اولن ہار کی قیادت میں پارلیمانی مخالف پارٹی بنائی۔ ۱۹۵۵ء میں مہاجر پارٹی (BHE—Bund der Heimatvertriebenen und Entrechteten) اور ۱۹۵۶ء میں آزاد ڈیموکریٹ پارٹی (FDP) اتحادی حکومت سے علیحدہ ہوگئیں۔ ۱۹۵۷ء کے انتخابات سے وفاقی حکومت —— CDU/CSU اور DP پارٹیوں کے ممبروں کو ملا کر بنتی رہی ہے۔ یکم جولائی ۱۹۶۰ء کو بندیستاغ کے DP گروہ میں تفریق پیدا ہوگئی کیونکہ اس کے پندرہ ممبروں میں سے نو CDU پارٹی میں

[۱] مخففات کے معنوں کے لئے صفحات ۶۲ اور ۶۳ دیکھئے۔



Marfat.com

شامل ہوگئے۔

بندیسرات کا قیام ریاستوں کی نمائندگی کی غرض سے عمل میں لایا گیا۔ بندیسرات کا مقصد جمہوریہ کے نظم ونسق میں ریاستوں کا تعاون حاصل کرنا ہے۔ اس حد تک بندیسرات کو دوسرے ایوان جیسی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے ۴۱ ممبروں (اور مشاورتی ووٹ والے ۴ مغربی برلن کے نمائندوں) کا تقرر ریاستیں کرتی ہیں اور یہ ممبران ریاستوں کے احکامات کے پابند ہوتے ہیں۔ چنانچہ بندیسرات کے ممبر کوئی ذاتی فیصلے نہیں لے سکتے، ان کی حیثیت امریکہ کے سینیٹروں سے مختلف ہوتی ہے جو منتخب کئے جاتے ہیں۔ چند ایسے وفاقی قوانین جن کا لگاؤ بُند اور ریاستوں کے مابین تعلقات سے ہوتا ہے بغیر بندیسرات کی منظوری کے نافذ نہیں ہو سکتے۔ ان قوانین کا تعلق ریاستوں کے نظم ونسق، مخصوص مالی قواعد، اور ایسے دوسرے قوانین سے ہے جو دستورِ اساسی میں اہم قرار دیئے گئے ہیں چونکہ کسی قانون کے منظور ہونے کے لئے بندیسرات اور بندیستاغ دونوں کی رضامندی ضروری ہے (دیکھئے صفحہ ۴۵) اس لئے یہ کہنا صحیح ہوگا کہ اس حد تک دو ایوانی نظام وجود میں ہے۔

وفاقی چانسلر

بندیسرات کے صدر کا تقرر ایک سال کے لئے ہوتا ہے۔ ریاستوں کے سربراہ باری باری بندیسرات کے صدر منتخب ہوتے ہیں۔ ہنگامی حالات میں (مثلاً ملک سے باہر جانے کی صورت میں یا وقت سے پہلے عہدہ ختم ہو جانے پر) بندیسرات کا صدر، جمہوریہ کے صدر کی نمائندگی کرتا ہے۔

وفاقی حکومت کی ذمہ داری ملک کے ضروری سیاسی فرائض کو انجام دینا اور اس کے اہم اداروں کے مابین ربط قائم کرنا ہے۔ یہ قانون کا نفاذ عمل میں لانے کی بھی ذمہ دار ہے۔ اس کو یہ بھی حق ہے کہ قانون سازی کے معاملات میں پہل کرے۔ وفاقی حکومت میں سترہ وزیر ہیں جن کے اپنے محکمے ہیں۔



Marfat.com

۱۲ ۱۹۴۹ء سے حکومت کے سربراہ ڈاکٹر کانرڈ آڈینا ور ہیں۔ ان کے قائم مقام ڈاکٹر لڈوِگ اے ہارڈ ہیں جو وفاقی وزیر اقتصادیات ہیں۔

آئین کی رُو سے چانسلر کو وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ چانسلر پالیسی کی عام راہیں متعین کرتے ہیں چنانچہ ان اُمور میں جواب دِہ بھی وہی ہوتے ہیں۔ چانسلر کا انتخاب صدر جمہوریہ کی تجویز پر بندیستاغ کثرت رائے کے ذریعہ کرتی ہے۔ بندیستاغ ان کو کثرت رائے کی ذریعہ ہٹا بھی سکتی بشرطیکہ ان کے جانشین کے مقرر کئے جانے کے سلسلہ میں بھی اکثریت کا ووٹ حاصل ہو چکا ہو۔ ایسا "عدم اعتمادی کا تعمیری ووٹ" وزارتی بحران سے بچائے رکھتا ہے اور تجربہ بھی یہی بتاتا ہے کہ اس طرح سے منتخب شدہ وزارتیں عرصہ تک قائم رہی ہیں۔ ۱۹۵۵ء تک بندیستاغ میں حکومت کی دو تہائی اکثریت رہی، جو آئین کے قوانین میں ترمیم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ آئین میں کسی ایک وزیر کے خلاف عدم اعتمادی کا ووٹ دیئے جا سکنے کی گنجائش نہیں ہے۔

وفاقی آئینی عدالت یا *Bundesverfassungsgericht* جو کارلسروہے میں واقع ہے، آئین سے متعلق اختلافات رائے میں فیصلہ دینے کی مجاز ہے اور قوانین کی آئین سے مطابقت کی نگرانی کرتی ہے۔ یہ عدالتی اقتدار کا اعلیٰ ترین مجسمہ ہے۔

## مجلس قانون ساز

۱۳ ایک وفاقی آئین کے لئے بُند اور ریاستوں کی قانون سازی میں واضح امتیاز رکھنا ضروری ہے۔ یہ امتیاز عمومی طور پر دستور اساسی کی دفعہ ۷۰ میں اور مالی معاملات کے متعلق دفعہ ۱۰۵ میں واضح کیا گیا ہے۔ چنانچہ ریاستوں کو اپنے لئے قوانین مرتب کرنے کا اختیار ہے مگر سوائے ان معاملات کے بارے میں جہاں یہ صریحاً بتا دیا گیا ہے کہ صرف بُند کو ہی یہ حق پہونچتا ہے۔ اُمور خارجہ، قومیت کے سوالات، دفاع، سکّہ اور ٹکسال، ڈاک، تار اور ٹیلیفون، نام و نشان کے کاغذات، کسٹم اور بیرونی تجارت کے معاملات میں صرف بُند ہی کو قوانین مرتب کرنے کا حق ہے۔

تاہم کئی معاملات ایسے ہیں جن میں بُند اور ریاستیں دونوں قوانین مرتب کرنے کی مجاز ہیں (دستور اساسی کی دفعہ ۷۴)۔ ان معاملات میں اس حد تک اور اتنے عرصہ تک جب تک بُند اپنا حقِ قانون سازی استعمال نہ کرے۔ ریاستیں قانون مرتب کر سکتی ہیں۔ ان میں اقتصادی معاملات



Marfat.com

۱۳ سے متعلق قانون سازی اپنے وسیع ترین معنوں میں شامل ہے۔ دستوراساسی کی دفعات ۱۲۳ تا ۱۲۵ کی رُو سے اہم اقتصادی معاملات میں وفاقی قانون کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں۔ اسطرح جائدادوں، آمدورفت اور خرچ ہونے والی اشیاء، پر ٹیکس اور آمدنی ٹیکس سے متعلق قوانین بُند اس حد تک بنا سکتی ہے جس حد تک وفاق کو اقدام لینے ضروری خیال کئے جائیں یا اس صورت میں کہ ان ذرائع آمدنی میں سے کچھ حصہ وفاقی اخراجات کے لئے حاصل کرنا مقصود ہو۔ یا پھر بند یہ بھی کر سکتی ہے کہ وہ ایک طریقہ کار مقرر کر دے اور اس کی حدود میں ریاستیں قوانین مرتب کرلیں۔ اس زمرہ میں رفاہِ عام، اخبارات، فلم اور چند دوسرے معاملات سے متعلق قوانین آتے ہیں۔ ثقافتی اور اسکولوں سے متعلقہ اُمور میں ریاستوں کو فوقیت حاصل ہے۔

*

بُند بلا استثناً تمام قانون سازی نمائندہ اداروں کے ذریعہ عمل میں لاتی ہے، عوام کوئی قانون براہ راست رائج نہیں کر سکتے۔ وفاقی حکومت کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ بندلیستاغ کے سامنے کسی خاص مضمون پر قانون سازی کی تجویز پیش کرے۔ بیشتر قوانین میں یہی ہوتا ہے مسودے حکومت کے محکمے تیار کرتے ہیں۔ تاہم یہ بھی ممکن ہے کہ بندسیرات وفاقی حکومت کی معرفت کسی مجوزہ قانون کا مسودہ بندلیستاغ کو پیش کرے۔ بندلیستاغ کے ممبر خود بھی مسودے تیار کر سکتے ہیں۔

تمام قوانین بندلیستاغ کی کمیٹیوں کے ابتدائی کام ختم ہونے پر ہی بندلیستاغ میں منظور ہوتے ہیں۔ ان پر ایک مکمل اجلاس میں بحث ہوتی ہے اور ان کی تین مرتبہ خواندگی ہوتی ہے۔ معمولی اکثریت کافی ہوتی ہے۔ صرف ان ہی قوانین کے لئے دو تہائی اکثریت کی ضرورت ہوتی ہے جو آئین میں کسی ترمیم کے لئے وضع کئے جا رہے ہوں۔ بنیادی حقوق، اختیارات کی تقسیم، اور بُند کی وفاقی نوعیت میں کسی بھی قانون کے ذریعہ تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔

جب کوئی بِل بندلیستاغ میں منظور ہو جاتا ہے تو اسے بندسیرات میں بھیج دیا جاتا ہے جو مسودوں کو منظور کر سکتی ہے اور اگر بندسیرات اس میں کچھ ترمیم کرنی چاہے تو وہ اسے بندسیرات اور بندلیستاغ کی مصالحت کی کمیٹی میں پیش کرتی ہے جس میں دونوں ایوانوں کے گیارہ گیارہ ممبر ہوتے ہیں۔ اگر بل میں کچھ

پہلی بندلیستاغ نے ۵۴۷ قوانین منظور کئے۔ دوسری نے ۵۵۰۔

۱۳ تبدیلی ہوجائے تو بندیسرات اور بندیستاغ کے درمیان دوبارہ مشورے ہوتے ہیں۔ اگر کسی قانون پر بندیسرات متفق نہ ہو تو وہ اس پر حکم نامنظوری صادر کرسکتی ہے۔ یہ حکم نامنظوری بندیستاغ ایک مشروط اکثریت کے ذریعہ رد کرسکتی ہے۔

کسی قانون کے دونوں ایوانوں میں منظور ہوجانے کے بعد اس پر صدر وفاقی کے دستخط اور اس کے بعد چانسلر یا وزیر متعلقہ کے تصدیقی دستخط ہوتے ہیں۔ اس کو پھر سرکاری گزٹ (BGBI) میں شائع کیا جاتا ہے اور شائع ہونے کے ۱۴ روز کے بعد یہ قانون نافذ ہوجاتا ہے۔

## جرمنی میں نظم ونسق کی تقسیم

### (ریاستیں، ضلعے اور تعلقے)

۱۴ وفاقی جمہوریہ جرمنی ایک جمہوریت پسندانہ، پارلیمانی، عمرانی اور وفاقی سلطنت ہے جو قانونیت کی بنیاد پر قائم ہے۔ یہ کئی ریاستوں پر مشتمل ہے اور اس کی وفاقی نوعیت کسی قانون کے ذریعہ بھی نہیں بدلی جاسکتی ہے۔ یہ ریاستیں تمام ملی خصوصیات اور مقدم ترین حقوق کی حامل ہیں۔ لہٰذا ان کو امریکہ کی ریاستوں یا دوسرے ملکوں کے صوبوں جیسا سمجھنا صحیح نہ ہوگا۔

جب بُند کا قیام عمل میں لایا گیا تھا تو اس کے سپرد صرف وہی امور کئے گئے تھے جن کا تعلق مرکزی معاملات سے تھا اور اس طرح ریاستوں کو خود اپنی سرگرمیوں کے لئے کافی آزادی حاصل رہی۔ یہ معاملات امور خارجہ، دفاع، ڈاک اور ریل، سکّہ اور ٹکسال، کسٹم اور تجارت تھے۔ بُند کی ذمہ داریوں میں قانون سازی میں ہم آہنگی قائم کرنا بھی شامل ہے۔

ان سب کے علاوہ بُند جنگ کے نتیجہ سے پیدا ہونے والے معاملات کی نگرانی بھی کرتی ہے۔ اسے صرف فوجی قبضہ کے اخراجات کا انتظام ہی نہیں کرنا ہوتا۔ (جس میں سے بعد میں دفاع کے لئے بھی کچھ حصہ دیا جانے لگا) بلکہ سماجی باروں کا بھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وفاقی میزانیہ رفتہ رفتہ اپنا توازن کھوتا رہا اور مجبوراً وفاقی قانون سازی کا حلقۂ عمل وسیع کرنا پڑا۔ یہی وجہ ہے کہ ملک میں مالی معاملات کو وفاقی نظام کے حوالہ کرنے کا بار بار مطالبہ کیا جارہا ہے۔

*

تعلیمی اور ثقافتی پالیسی، جو اسکولوں سے متعلقہ ہر معاملہ پر حاوی ہے، ریاستوں کے



Marfat.com

ہاتھوں میں ہے۔ ریاستوں میں یکساں قواعد مرتب کرنے کا کام بُند کے حوالہ نہیں کیا گیا ہے بلکہ یہ کام ۱۴
ریاستوں کے مابین باہمی رضامندی سے ہوتا ہے۔ اکثر یہ "ریاستوں کے وزرار ثقافت کی مستقل کانفرنس" ؎ کی وساطت سے کیا جاتا ہے۔ پولیس اور امن وامان برقرار رکھنے کی ذمہ داری ریاستوں پر ہے جن پر وفاقی قوانین کے نفاذ کی ذمہ داری بھی عائد ہے۔

شاید ہی کوئی ایسی نظیر ہو جس میں ریاستی حکومت کی سیاسی ترکیب بُند جیسی ہو۔ مثال کے طور پر جہاں بندیستاغ میں سوشل ڈیموکراٹیک پارٹی ۱۹۴۹ء سے مخالف پارٹی رہتی چلی آرہی ہے۔ بیشتر ریاستوں کی حکومت میں ان کی نمائندگی ہے اور چند ریاستوں کے سربراہ تک بھی اسی پارٹی سے منتخب ہوتے رہے ہیں۔ یہ کیفیت بندیسرات کے فیصلوں کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ ریاستیں بندیسرات کے ذریعہ ہی وفاقی سطح پر اپنا اثر ڈال سکتی ہیں۔

کسٹم کی آمدنی، روزمرہ کے استعمال کی اشیاء اور آمد و رفت پر ٹیکس، اور بحری پر ٹیکس کی آمدنی بُند کے لئے محفوظ ہے۔ چونکہ یہ آمدنی بھی بُند کے میزانیہ کے لئے کافی نہیں ہوتی لہٰذا بُند کو ریاستوں کی اُس آمدنی کے ایک تہائی حصہ سے زیادہ (یکم اپریل ۱۹۵۸ء سے یہ شرح ۳۵ فیصدی ہے) پر حق حاصل ہے جو ریاستوں کو آمدنی اور کارپوریشن کے ٹیکسوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ باقی سب ٹیکسوں سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ ریاستوں کے پاس رہتی ہے۔ ریاستیں تعلقوں کے ٹیکسوں کی آمدنی کا نظم ونسق خود تعلقوں کے سپرد کر دیتی ہیں۔

تعلقوں کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جب ۱۹۴۵ء میں اعلیٰ سطح پر نظام درہم برہم ہو چکا تھا۔ یہ مقامی حکومتیں ہی تھیں جنہوں نے سلطنت کو قائم رکھا۔ تعلقے جن پر دونوں بُند اور ریاستوں کے قوانین عملدرآمد کرانے کی ذمہ داری ہے۔ ریاستوں کی نگرانی میں ہیں اور ان ہی کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔ شلیزوِگ ہولشٹائن کے علاوہ تمام ریاستوں میں (Regierungspräsidenten) یعنی وسیع انتظامیہ حلقوں کے صدر ریاستوں کی طرف سے نظم ونسق کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور تعلقوں پر ان کا قانونی زور ہوتا ہے۔ دستور اساسی کی رُو سے تعلقے اپنے معاملات پر پوری قدرت رکھتے ہیں اور ریاستوں کے آئین میں بھی اسی بات کی ضمانت کی گئی ہے۔ دستور اساسی میں یہ واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ ریاستیں تعلقوں کو خود اپنی ذمہ داری پر اور قوانین کی حدود میں رہ کر اپنے معاملات کی دیکھ بھال کرنے دیں۔

؎ دیکھئے باب ۵۳



Marfat.com

۱۴ یہ انتظام انیسویں صدی سے عمل پیرا ہوتا چلا آرہا ہے۔ اس سلسلہ میں فرائہر فوم سٹائن کا نام خاص طور پر لیا جاتا ہے۔ ہر تعلقے کی اپنی ایک کونسل ہوتی ہے جس کا ایک مقامی سربراہ ہوتا ہے جسے برگوماسٹر کہتے ہیں، وہ ایک حد تک شہر کا ڈائرکٹر بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ منتخب شدہ عہدہ دار اور شہریوں کے اعزازی نمائندے بھی ہوتے ہیں۔ یہ نمائندے سرکاری عہدہ داروں کے دوش بدوش شہری کمیٹیوں اور کونسلوں میں اہم فرائض انجام دیتے ہیں۔

ضلعوں کی سرگرمیاں ان چار شعبوں میں خاص طور پر زیادہ ہوتی ہیں: تعمیرات، اسکول، ثقافتی معاملات اور رفاہ عامہ۔ چھوٹے چھوٹے ضلعوں میں بھی لائبریریوں، "عوامی یونیورسٹیوں" (Volkshochschulen) [1]، مقامی عجائب خانوں، نمائشوں، میونسپل تھیٹروں، شوقیہ آرکسٹرا اور تھیئٹر کی کمپنیوں کی تعداد دیکھ کر حیرت ہوتی ہے جبکہ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اسکولوں اور مکانوں کی تعمیر اور دوسری معاشرتی ضروریات پر ہی مقامی آمدنی کا ایک بہت بڑا حصہ صرف ہوجاتا ہے۔ پانی، گیس اور بجلی پہونچانے اور مقامی ذرائع رسل و رسائل کی توسیع پر تعلقوں کا خرچ بڑھتا ہی جاتا ہے کیونکہ ان چیزوں کی ضرورت آبادی کے اضافہ ہی کے سبب نہیں بلکہ معاشرتی ترقی کے ساتھ بھی بڑھتی جارہی ہے۔ ان خدمات کی ضرورت سڑکوں پر روشنی، حمام خانوں، کمرے گرم کرنے کے آلات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے لئے ہوتی ہے۔ جو اب شہریوں کی ملکیت ہوگئی ہیں۔

[1] دیکھئے باب ۵۵

Marfat.com

Marfat.com

# وفاقی جمہوریہ جرمنی کی ساخت

وفاقی دستوری عدالت

صدر
ڈاکٹر ہائن رِشں لُوبکے
انتخاب برائے ۵ سال۔ صدر کے فرائض میں وفاقی جمہوریہ کی نمایندگی، ججوں اور وفاقی عہدہ داروں کا تقرر اور برخاستگی اور قوانین کا نفاذ شامل ہے

وفاقی عدالت حسابات

وفاقی چانسلر کا دفتر

وفاقی چانسلر
ڈاکٹر کانرڈ آڈیناور (CDU)
وفاقی حکومت کی پالیسی کا تعین کرتے ہیں۔ وفاقی صدر کی تجویز سے انکا انتخاب بندیستاغ میں ہوتا ہے۔ بندیستاغ کی مدت کار کے ختم ہونے تک عہدہ وزارت پر فائز ہو سکتے ہیں۔ جانشین مقرر ہو جانے کے بعد ہی اپنے عہدے سے دستبردار ہو سکتے ہیں۔

وفاقی شعبہ اطلاعات و اخبارات

## وفاقی وزارتیں

وزیروں کا تقرر یا برخاستگی وفاقی چانسلر کی تجویز پر صدر کے حکم سے عمل میں آتی ہے

Marfat.com

ریاستوں اور تعلقوں کے درمیان ضلعے آتے ہیں جنہیں *Landkreise* کہتے ہیں۔ ضلع کی حیثیت انگلستان کی کاؤنٹی کی سی ہوتی ہے۔ ان کا انتظام کچھ ان کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے اور کچھ سلطنت کے۔ ضلع کا سربراہ جس کو *Landrat* یا شمال مغربی جرمنی میں *Oberkreisdirek-tor* کہتے ہیں۔ مقامی اور مرکزی دونوں معاملات کے لئے بیک وقت ذمہ دار ہے۔ مقامی معاملات میں یہ ضلع کی کونسل کے ذریعہ نظم ونسق کرتا ہے۔ اس کونسل کا تعلق ایسے معاملات سے ہوتا ہے جو تعلقوں کے حلقۂ عمل سے باہر ہوتے ہیں مثلاً سڑکیں بنانا، چھوٹی لائن کی ریلوے بنانا، نوجوانوں کی دیکھ بھال، ہسپتال اور رفاہ عامہ وغیرہ۔ ضلعوں کو تعلقوں پر احکامات صادر کرنے کا اختیار نہیں ہے اور نہ ہی ان کا درجہ تعلقوں سے اونچا ہے۔ ضلعوں کے سربراہوں کی نگرانی اور شہروں کا نظم ونسق، جو انتظامی نقطۂ نظر سے ضلعوں کی حیثیت رکھتے ہیں، ریاستوں کی ذمہ داری ہے جو اس کو *Regierungspräsidenten* کے ذریعہ پورا کرتی ہیں۔

عملی نقطۂ نظر سے ریاستوں کی تعلقوں پر اثر ڈالنے کی صلاحیت اس سے زیادہ ہے جتنی بُند کو ریاستوں پر حاصل ہے۔ ریاستیں قانوناً اس کی مجاز ہیں کہ وہ تعلقوں کو حکم دے سکیں کہ ان کا نظم ونسق کیسا ہونا چاہیئے، ان کے میزانیہ اور مالیات کی جانچ پڑتال کرسکیں، قانوناً ان کی حدود میں تبدیلیاں کرسکیں اور ضلعوں کے قاعدہ قانون کی منظوری دیں۔ ریاستوں کے لئے تو یہ ممکن ہے کہ وہ بندسیرات کے ذریعہ بُند کے نظم ونسق اور اس کی قانون سازی میں ایک قطعی اور اہم حصہ لے سکتے ہیں لیکن تعلقوں کو ریاستی سطح پر ایسے حقوق نہیں ہیں۔ تاہم چونکہ تعلقوں پر قوانین پر عملدرآمد کرانے کی ذمہ داری عائد ہے اور اس وجہ سے بھی کہ انہیں اپنے بہت سے معاملات میں (مثلاً نئے اسکول کھولنے میں) ریاستوں کی ہدایات پر عمل کرنا ہوتا ہے تعلقے اب ملک کی آمدنی اور قواعد وقوانین بنانے میں زیادہ حصہ لینے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ ریاستوں اور تعلقوں کے درمیان ابھی تک نہ تو فرائض کی تقسیم اور نہ ہی آمدنی کے بٹوارے کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ ہوا ہے۔

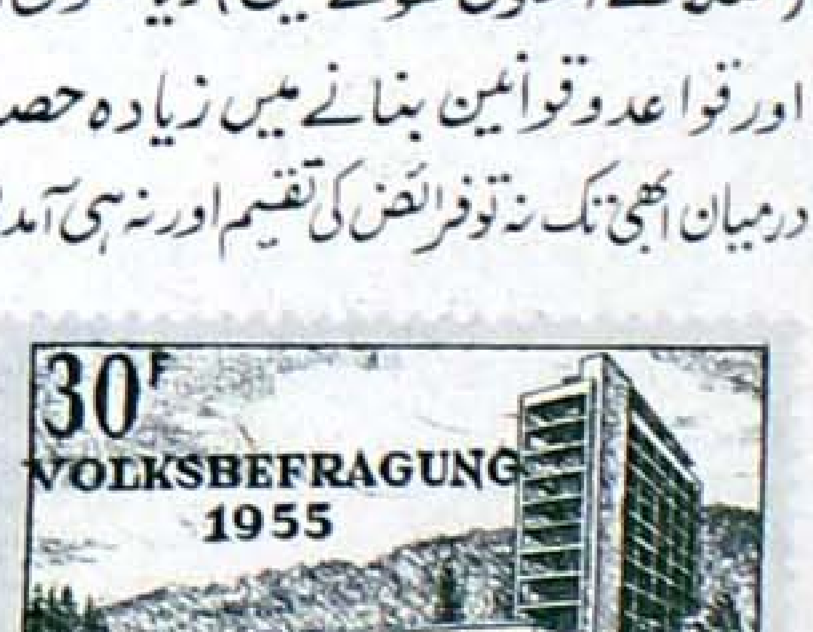




Marfat.com

# خارجہ پالیسی

15 وفاقی جمہوریہ نے ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء کے پیرس کے صلح ناموں پر دستخط کئے اور اس کے ذریعہ وہ مغربی دنیا کی دفاعی تنظیم میں شریک ہوگئی اور اپنے ایک فرمانروا سلطنت کی حیثیت اختیار کرلی اس کے مغربی شرکا جن کی فوجیں جرمن سرزمین پر پہلے بھی تھیں اور اب ایک مشترک دفاعی نظام کے تحت مساواتی اصول پر موجود ہیں، وہی ممالک ہیں جنہوں نے ۱۹۴۵ء میں جرمن رائش کے تمام علاقوں سے متعلق سوویٹ یونین سے معاہدے کئے تھے۔ ان ہی عہدناموں کی رُو سے تینوں مغربی طاقتوں نے جرمنی کے کمیونسٹ مقبوضہ حصے بمع مشرقی برلن اور غیرملکی نظم ونسق کے ماتحت جرمن مشرقی علاقوں کے حالات کی ذمہ داری لی ہوئی ہے اور ان ہی کی رو سے مغربی طاقتیں جرمنی کے تمام حصے امن کے ساتھ ازسرِنو یکجا کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

یہ جرمنی کے مفاد میں ہی ہے کہ اس قسم کی قانونی پابندی قائم رہے جو جرمنی کے تمام حصوں کو منسلک کئے ہوئے ہے۔ جرمنی کے تمام حصوں کا پھر یکجا ہو جانا ایک صلح نامہ ہونے پر منحصر ہے جس کا گذشتہ ۱۵ سال سے انتظار ہے۔ ابتک صرف یہ ہوتا رہا ہے کہ جرمنی کے سابق دشمن جرمن رائش کے خلاف جنگ کے خاتمہ کے اعلانات بھیجتے رہے ہیں۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جنگ کے اختتام اور صلح کے آغاز کا یہ درمیانی دَور کب تک اسی طرح باقی رہے گا۔

ان سیاسی صورت حالات پر ہی جرمنی کی خارجہ پالیسی اور مغربی طاقتوں کی باہمی دفاع کی پالیسی کے مابین گہرا تعلق قائم ہے۔ اس تعلق کی ایک دلیل وفاقی جمہوریہ کی تنظیم معاہدہ شمالی اوقیانوس اور مغربی یورپ کی یونین (WEU) میں شرکت ہے۔ معاہدہ پیرس کی رُو سے جس پر ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو دستخط ہوئے تھے اور جس کی حیثیت فی الحال ایک ابتدائی معاہدے کی ہے، اس جنگ کا خاتمہ ہوا جو جرمنی اور تین مغربی طاقتوں کے درمیان جاری تھی۔ ان معاہدوں کے ذریعہ جرمنی نے اپنی پالیسی کو انجمن اقوام متحدہ کے اصولوں پر ڈھالنے کی اور یورپ کی کونسل کے قوانین کا احترام کرنے کی ذمہ داری قبول کی۔ اس کے جواب میں مغربی طاقتوں نے اس بات کا عہد کیا کہ وہ جرمنی کے تمام حصوں کو یکجا کرنے کی کوششوں میں حتی الامکان مدد دیں گے۔

*



Marfat.com

۱۵ ابتدا سے ہی وفاقی جمہوریہ نے یورپی انجمنوں اور کانفرنس میں نہایت سرگرمی کے ساتھ یورپ کی سالمیت کے سلسلہ میں تعاون کیا ہے۔ جرمنی، یورپ کی اقتصادی باہمی انجمن (OEEC)، یورپ کی کونسل، یورپی معاہدۂ زر، یورپی وزرائے نقل وحمل کی کانفرنس، اور دیگر کئی ایسے اداروں کا ممبر ہے جن کا مقصد یورپ کی اقتصادی اور سیاسی سالمیت ہے۔ وفاقی جمہوریہ یورپ کی کوئلہ اور لوہے کی انجمن کی سرگرمیوں میں بھی اہم حصہ لیتی ہیں۔ یورپ کی اقتصادی انجمن کی مشترک منڈی (EEC) ۱۶ کروڑ لوگوں کو ایک مضبوط اقتصادی رشتہ میں جوڑے ہوئے ہے۔ اس منڈی اور ایٹمی توانائی کی انجمن (EURATOM) کا بھی مقصد یہی ہے کہ ان علاقوں کی خوشحالی کو فروغ حاصل ہو۔

*

ملک کی تقسیم ہوجانے کی وجہ سے جرمنی انجمن اقوام متحدہ کا ممبر نہیں بن سکا ہے۔ تاہم اس کا ایک مستقل نمائندہ مشاہدہ کے لئے اقوام متحدہ نیویارک میں موجود رہتا ہے۔ وفاقی جمہوریہ اقوام متحدہ کے بارہ کے بارہ مخصوص اداروں کی ممبر ہے۔ اس کے علاوہ جرمنی اقوام متحدہ کے دیگر اداروں کی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتا ہے مثلاً اقتصادی کمیشن برائے یورپ، مہاجرین کے لئے اعلیٰ کمشنر کا دفتر، بچوں کی بہبود کے لئے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ، اور فنی امداد کا ادارہ۔ اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی اور ثقافتی انجمن (UNESCO) کے تین ادارے وفاقی جمہوریہ میں ثقافتی علوم، نوجوانوں کی بہبودی اور تعلیم کے لئے کام کر رہے ہیں۔ انجمن اقوام متحدہ نے ایک غیر جانبدار کمیشن کا تقرر کر کے جرمنی کے حصوں کو یکجا کرنے کی کوششوں میں بھی مدد کی ہے جو جرمنی کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم مقصد ہے۔

*

وفاقی جمہوریہ نیشنل سوشلسٹوں کے ڈھائے ہوئے مظالم کی تلافی کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ یہ کام معاوضہ کے توانین کے ذریعہ حتی الامکان حد تک کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۲ء کے عہد نامۂ لکسمبرگ کی رُو سے حکومت اسرائیل نیشنل سوشلسٹوں کے مظالم سہے ہوئے یہودی مہاجروں کی بحالی کے لئے جرمنی سے رقم وصول کرتی ہے۔

*



Marfat.com

۱۵ دستور اساسی کی رُو سے صدرِ وفاقی دوسری طاقتوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے اور دیگر ممالک میں نمائندے بھیجنے کے مجاز ہیں۔ وہی وفاقی جمہوریہ کے نام پر دوسرے ممالک سے عہد نامے کرتے ہیں اور انہی کی خدمت میں سفرا پیش ہوتے۔

وفاقی جمہوریہ کے لئے جنگ کے خاتمہ پر دوسرے ممالک سے سفارتی تعلقات قائم کرنا ۱۹۵۱ء میں ہی ممکن ہوا جب وزارت خارجہ قائم ہوئی۔ یکم جون ۱۹۶۰ء کو اعزازی قونصل خانوں سمیت وفاقی جمہوریہ کی ۳۶۴ سفارتیں قائم تھیں جن میں ۶۶ سفارت خانے، ۹ دوسرے درجہ کے سفارت خانے، ۳۲ قونصل جنرل کے دفاتر، ۵۷ قونصل خانے، ایک تجارتی دفتر، ۶ بین الاقوامی اداروں میں نمائندے (UNO, NATO, OEEC اور یورپ کی کونسل) اور ۱۸۴ اعزازی قونصل خانے، اور ۷ اعزازی نائب قونصل خانے شامل ہیں۔

دوسرے ممالک کے وفاقی جمہوریہ میں یکم جون ۱۹۵۹ء کو ۵۶ سفارت خانے، ۱۱ دوسرے درجہ کے سفارت خانے، ۹۲ قونصل جنرل کے دفاتر، ۱۷۷ قونصل خانے، ۹ نائب قونصل خانے، ۱۰ قونصلوں کی ایجنسیاں، ایک تجارتی دفتر اور ۳ بین الاقوامی اداروں میں نمائندے تھے۔

سوویٹ جمہوریہ سے سفارتی تعلقات ۱۹۵۵ء میں قائم ہوئے۔ مشرقی بلاک کے دوسرے ممالک کے ساتھ کوئی سفارتی تبادلے نہیں ہوئے ہیں۔ اس علاقہ کے ساتھ بھی وفاقی جمہوریہ کے کوئی سفارتی تعلقات نہیں ہیں جس پر سوویٹ یونین نے ۱۹۴۵ء میں قبضہ کر لیا تھا کیونکہ یہ علاقہ کوئی غیر ملک نہیں ہے بلکہ جرمنی کا ہی حصہ ہے اور در اصل وفاقی جمہوریہ کے آئینی اداروں کو ہی اس علاقہ کی طرف سے بھی دوسرے ممالک میں نمائندے بھیجنے کا حق پہونچتا ہے۔ اس کے علاوہ نام نہاد (DDR) کے حکام آزادانہ طور پر منتخب نہیں کئے ہوئے ہیں۔ لہذا ان کو ان لوگوں کی نمائندگی کرنے کا حق نہیں پہونچتا جن پر وہ جابرانہ حکومت کر رہے ہیں۔

*

وفاقی جمہوریہ کے اُن تمام ممالک سے ثقافتی اور تجارتی تعلقات بھی قائم ہیں جن سے اسکے سفارتی تعلقات ہیں۔ تجارتی تعلقات کی اہمیت خصوصاً بہت زیادہ ہے کیونکہ ملک کے وہ مشرقی زرعی علاقے جو دریائے اوڈر اور نیس کے اُس پار واقع ہیں، الگ کر دیئے گئے ہیں اور دوسری طرف ایک کروڑ ۲۸ لاکھ سے زیادہ مہاجر یہاں آکر آباد ہو گئے ہیں۔ لہذا بیشتر سفارت خانوں میں تجارتی اتاشی ہیں جن کا مقصد جرمنی کی بیرونی تجارت کو ترقی دینا ہے۔



Marfat.com

دوسرے ممالک کے ساتھ ثقافتی تعلقات بڑھانے کا کام صرف وفاقی حکومت ہی کر سکتی 15
ہے جو وزارت خارجہ اور وزارت داخلہ کے ثقافتی شعبوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ چند دیگر اداروں کے علاوہ سٹوٹ گارٹ میں واقع تعلقات خارجہ کی علمی مجلس ثقافتی تعلقات قائم رکھنے میں مصروف رہتی ہے۔ ۱۹۵۲ء سے اب تک میونخ کی گوئٹے کے نام پر قائم کی ہوئی علمی مجلس نے تقریباً ۳،۶۰۰ غیر ملکی طلباء کو وفاقی جمہوریہ کے ۱۰ مختلف شہروں میں ۸ ہفتوں کے درسوں کے ذریعہ وفاقی جمہوریہ کے ۱۰ مختلف شہروں میں وقتاً فوقتاً جرمن سیکھنے کی تعلیم دی ہے۔ اسکے علاوہ ۱۰۰ کے قریب استاد دوسرے ملکوں میں جرمن زبان سیکھنے کے خواہشمند لوگوں کو اس زبان کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اس وقت بھی اس مجلس کی طرف سے تقریباً ۳۰ لیکچرار مختلف بیرونی یونیورسٹیوں میں اسی کام پر لگے ہوئے ہیں۔ جرمنی کے درسگاہی تبادلے کا ادارہ (Deutscher Akademischer Austauschdienst—DAAD) استادوں اور طلباء کے بین الاقوامی تبادلوں کو فروغ دیتا ہے۔ وفاقی جمہوریہ اور برطانیہ، امریکہ، فرانس، کینیڈا اور آسٹریلیا کے درمیان استادوں کے تبادلے دن بدن بڑھتے جارہے ہیں اور جنگ سے پیشتر کی انتہائی تعداد سے بھی زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ بین الاقوامی تعلقات کو فروغ دینے کے لئے ۱۹۴۵ء سے اب تک بہت سے نجی ادارے قائم ہوئے ہیں جو مباحثوں، لیکچروں اور دیگر ذرائع سے جرمنی میں دوسرے ممالک کے متعلق اور دوسرے ممالک میں جرمنی کے متعلق معلومات بہم پہونچانے میں مدد دیتے ہیں۔ ریاستوں کے وزرائے ثقافت کی کانفرنس اور وزارت خارجہ کے باہمی انتظام سے بیرونی ممالک کے ایسے تقریباً ۴۰۰ اسکولوں کو مختلف شکلوں میں سامان عطیہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔ جن کا جرمن زبان سے تعلق ہو۔ بیرونی ۱۲ ایسے اسکول ہیں جہاں اعلیٰ امتحانات کا انتظام ہے۔ ان اسکولوں میں مقامی اُستادوں کے علاوہ وہ استاد بھی تعلیم دیتے ہیں جو جرمنی میں پڑھاتے ہیں مگر کچھ عرصہ کے لئے چھٹی لیکر باہر جاتے ہیں۔ جنگ کے خاتمہ سے اب تک وزارت خارجہ نے ۸۰۰ جرمن استادوں کی بیرونی ممالک کے لئے خدمات فراہم کرنے کا انتظام کیا ہے۔ وزارت خارجہ کا ثقافتی شعبہ طلبا کے بین الاقوامی تبادلوں کے امور کا ذمہ دار ہے۔ دوسرے ممالک سے ثقافتی معاہدے کرنا بھی اسی شعبہ کے فرائض میں سے ہے۔

دوسرے ممالک میں ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کا ادارہ سرکاری اور اہم صنعتی اداروں کی معاونت سے غیر ملکی ثقافتی تعلقات بڑھانے میں مصروف رہتا ہے۔ یہ ادارہ دوسرے ممالک



Marfat.com

۱۵ میں واقع جرمن اسکولوں کو بھی امداد پہونچاتا ہے اور اس طرح وزارتِ خارجہ کے کام میں ہاتھ بٹاتا ہے۔

*

## حفاظتِ عامہ

۱۶ پولیس کے فرائض اور امن وامان برقرار رکھنے کی حد تک محدود ہیں۔ ان پر ایسے کوئی فرائض عائد نہیں ہیں جو محض انتظامی نوعیت کے ہوں۔ کچھ ریاستوں میں تعلقوں کی پولیس بھی ہے مگر ریاستی پولیس زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ عام طور پر پولیس کا تعلق ریاستوں ہی سے ہوتا ہے اور وہ ہی پولیس سے متعلقہ قوانین کے نفاذ کی مجاز ہیں۔

بُند کی اپنی پولیس نہیں ہے مگر ہنگامی حالات میں وہ ایک یا ایک سے زیادہ ریاستوں کی پولیس کو وفاقی اختیار میں دے سکتی ہے۔ وفاقی علاقہ کی وسعت کو مدِنظر رکھتے ہوئے کسی انقلابی صورتِ حالات پر قابو پانے کے لئے ایک کافی تعداد میں پولیس کے دستوں اور اسی حد تک ان کی تربیت اور ساز وسامان کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ لہٰذا ریاستوں کے تعاون سے ایک اسی نوعیت کی پولیس کی تشکیل کی گئی جس کو (Bereitschaftspolizei) کہتے ہیں اور جو ۱۰،۰۰۰ آدمیوں پر مشتمل ہے۔ ریاستوں کے ساتھ معاہدہ کی رُو سے ان کی تربیت کی نگرانی اور ہنگامی حالات میں ان کا استعمال بُند کے ہاتھوں میں ہے۔ ان دستوں کو پولیس کے روزمرہ کے فرائض انجام دینے نہیں ہوتے۔

آئین کی مخالفت کرنے والے عناصر کے ملک میں پوشیدہ طور پر داخل ہوتے رہنے، اور "سرد جنگ" کے سلسلہ میں لئے جانے والے اقدامات کا مقامی لوگوں پر پریشان کن اثرات پڑنے کی وجہ سے یہ امر کہ وفاقی علاقہ کی حدود "آہنی دیوار" کے اُس پار کے ممالک سے ملتی ہیں جمہوری انتظام اور داخلی سلامتی کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ لہٰذا بُند نے سرحدوں پر حفاظتی سرکاری ادارے قائم کئے ہیں جن کے سپرد ۲۰،۰۰۰ پولیس کے افراد ہیں۔ ان کی ایک چھوٹی سی تعداد پاسپورٹ کی دیکھ بھال کے فرائض انجام دیتی ہیں وفاقی سرحدی سلامتی کا لشکر بارکوں



Marfat.com

میں رہتا ہے اور یہ بھی ریاستوں کی پولیس کے نمونہ پر مسلح ہیں۔ ان کا حلقۂ عمل تقریباً ۱۹۶۱ میل کا سرحدی علاقہ ہے۔ کسی خطرہ کی صورت میں یہ لشکر تمام وفاقی علاقہ کے بچاؤ کے لئے بھی کام میں لایا جاسکتا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں یہ لشکر ایک بڑی حد تک Bundeswehr (وفاقی فوج) کے حوالہ کردیا گیا تھا لیکن اب اس کی از سرِ نو تشکیل کی جارہی ہے۔

*

وفاقی وزیر داخلہ حفاظتِ عامہ کے ذمہ دار ہیں۔ تحفظِ آئین کا وفاقی دفتر بھی ان کے ہی ماتحت ہے۔ اس کا کام آئین کے خلاف سرگرمیوں کے بارے میں اطلاعات جمع کرنا ہے۔ ریاستوں کے اسی وضع کے دفاتر بند کے احکامات کے پابند نہیں ہیں تاہم وہ ایک دوسرے کو اپنے اپنے حلقہ اثر سے متعلق معاملات سے باخبر رکھتے ہیں۔ جرائم کا وفاقی دفتر جرائم کے مضمون سے متعلق ایسی اطلاعات اور دستاویزات جمع کرتا ہے جو جرائم سے بچاؤ اور مجرموں کے استغاثہ میں مدد دیں۔ اگر کوئی ریاستی حکومت یا وفاقی وزیر داخلہ خاص طور پر درخواست کرے تو یہ ادارہ مجرموں پر مقدمہ چلانے کی ذمہ داری بھی لے سکتا ہے۔

جرمن فوج کی تشکیل نے شہری دفاع کا سوال بھی پیدا کردیا ہے۔ حادثوں اور آفات کا مقابلہ کرنے کے لئے فنی امداد کا ایک ادارہ قائم ہے جس کے ۱۴۰۰۰ اعزازی معاونین ہیں۔ ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے اقدامات لینے اور خاص طور پر پناہ گاہیں بنانے پر غور کیا جارہا ہے۔

اگر حکومت کی کسی کارروائی سے، جس میں پولیس کی کارروائی بھی شامل ہے، کسی فرد کے حقوق پر اثر پڑے تو اس شخص کو ایسی کارروائی کی ضابطگی کی جانچ کرنے کے لئے عدالت میں جانے کا حق ہے۔ انتظامی عدالتوں کو نظم و نسق کی ہر منزل پر پوری پوری نگرانی رکھنے کا حق ہے۔ اس طرح حکومت اور فرد دونوں کی سلامتی کی ہر اس طریقہ سے ضمانت کردی گئی ہے جو قانونیت کی بنیاد پر قائم کسی ملک میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

*



Marfat.com

## جمہوریہ کی دفاعی فوجیں

17 معاہدۂ شمالی اوقیانوس (NATO) کی دفعہ ۶ کی رُو سے قابض حکومتوں نے وفاقی جمہوریہ کو بیرونی حملہ کے خلاف سلامتی کی بالواسطہ ضمانت دی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ سے اس معاہدہ میں شریک قوموں کو یہ خیال ہوا کہ جرمنی کو دفاع میں فوجی حصہ لینا چاہیئے اور اس کے ساتھ ساتھ جرمنی کی فرمانروائی دوبارہ قائم ہو جانی چاہیئے۔ ۱۹۴۹ء میں مذاکرات شروع ہوئے اور کئی رکاوٹوں کو عبور کرنے کے بعد اکتوبر ۱۹۵۴ء میں مغربی یونین کا قیام عمل میں آیا اور وفاقی جمہوریہ NATO میں شریک ہو گئی۔

۱۹۵۵ء کے موسم بہار میں وفاقی جمہوریہ نے جو بین الاقوامی ذمہ داریاں سنبھالیں، ان کی رُو سے حکومت نے ۱۲ فوجی بیڑے تیار کرنے کی ذمہ داری لی۔ وفاقی وزیر دفاع کے تازہ ترین منصوبہ میں پہلے دَور میں ۹ بیڑوں کی تشکیل شامل ہے۔ ۵ پیادہ فوج کے، ۲ مسلح فوج کے، ا ہوائی بیڑہ اور ایک کوہستانی بیڑہ۔ ایک بیڑہ میں ۱۵،۰۰۰ تک آدمی ہوتے ہیں۔

۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء کو ۶،۰۰۰ رضاکاروں کا پہلا جتھا بھرتی ہوا۔ یکم اپریل ۱۹۵۶ء کو "قانونِ سپاہیان" نافذ ہوا اور اس کے بعد ۲۱ جولائی ۱۹۵۶ء کو "لازمی فوجی خدمت" کا قانون اور ۲۴ دسمبر ۱۹۵۶ء کو بنیادی فوجی خدمت کی مدت اور فوجی مشقوں کی کُل میعاد کے بارے میں قوانین بھی نافذ ہوئے۔ اس طرح جرمن فوج *Bundeswehr* کی تشکیل اور اس کے ذریعہ ان فرائض سے سبکدوشی حاصل کرنے کے راستے صاف ہو گئے جو ملک نے اپنے پر عائد کئے ہوئے تھے۔

۱۵ مئی ۱۹۶۰ء تک جرمن فوج کی کل تعداد ۲،۵۶،۰۰۰ تک پہونچ چکی تھی۔ اس وقت ۱،۳۵،۰۰۰ آدمی بری فوج میں، ۵۰،۰۰۰ ہوائی فوج میں، ۲۱،۰۰۰ بحری فوج میں اور ۱۲،۰۰۰ آدمی علاقائی فوجی اداروں میں تھے۔

جولائی ۱۹۵۹ء تک ۳ پیادہ فوج کے بیڑے، ۲ مسلح فوج کے بیڑے، ایک فضائی ڈویژن، ایک کوہستانی ڈویژن، ۵ بحری سکواڈرن، ۲ لڑاکا بمبار گروپ اور ایک ہوائی نقل و حمل کا گروپ NATO کے سپرد کئے جا چکے تھے۔ جرمن ہوائی معلموں کے پہلے گروہ کی تربیت ۱۹۵۶ء کے موسم گرما میں پوری ہو چکی تھی۔ ہوائی جہاز رانوں کی تربیت ۱۹۵۷ء کے وسط میں جرمن نگرانی میں شروع کی گئی اور اس طرح اسی سال کے موسم گرما کے آخر تک تیار ہوائی دستوں کے قیام



Marfat.com

۱۷ کا آغاز ممکن ہوگیا۔ اس وقت
ہر ماہ ۲۵ پوری طرح تربیت یافتہ
ہوائی جہاز راں تربیتی اداروں
سے باہر آتے ہیں۔ جولائی ۱۹۵۹ء
تک ۲ لڑاکا بمبار سکواڈرن، ایک
دن کے وقت حملہ کرنیوالا ہوائی
سکواڈرن، اور ایک دیکھ بھال
کرنے والا سکواڈرن بالکل تیار
ہو چکے تھے۔ یہ سب اس کے علاوہ
تھے جو NATO کے سپرد پہلے ہی
کئے جا چکے تھے۔ اس وقت کے اندازہ
سے ہوائی فوج ۱۹۶۲ء تک اپنی پوری
تعداد تک پہونچ جائیگی۔

ملک میں اسلحہ کی بڑے پیمانہ پر صنعت قائم کرنے کا فی الحال کوئی خیال نہیں ہے۔ ارادہ یہ ہے کہ بھاری سامان (مثلاً ٹینک توپیں وغیرہ) ایسے ملکوں سے دستیاب کیا جائے جہاں یہ پہلے ہی بنتا ہو۔ دوسری طرف چھوٹے چھوٹے اسلحہ جات۔ ۴۰ ملی میٹر کے قطر تک کے۔ کافی تعداد میں وفاقی جمہوریہ ہی میں بنائے جائیں گے۔ چند مستثنیات کے علاوہ بحری جنگی جہاز بھی ملک میں ہی بنائے جائیں گے۔ جرمنی کی ہوائی جہاز بنانے کی صنعت کو وفاقی حکومت سے ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۸۳ لاکھ ڈالر یا ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم قرضہ کے طور پر ملی ہوئی ہے۔ یہ صنعت سب سے پہلے ہوائی جہازوں کے چند غیر ملکی نمونے لائسنس لیکر بنائیگی مثلاً نقل وحمل اور تربیت وغیرہ کے استعمال میں آنے والے جہاز۔ اس کے علاوہ یہ صنعت دوسرے ممالک سے آئے ہوئے مصافیاتی ہوائی جہازوں کی دیکھ بھال کا انتظام بھی کر رہی ہے۔ ذمہ دار پارلیمانی کمیٹیوں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ تمام موسموں میں استعمال ہونیوالے F 104 قسم کے امریکن ہوائی جہاز اور زمین پر اترنے والے ہلکے قسم کے اطالوی Fiat F 91 ہوائی جہاز بھی تیار کئے جائیں۔

## رائے عامّہ

۱۸ جرمن لوگ عموماً اخبار پڑھنے کے بہت شائق ہوتے ہیں۔ صرف وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن میں ہی ۱۴۶۴ روزانہ اخبار ہیں۔ ان میں سے ۶۹۰ عام اشاعت والے ہیں اور ان کی کل اشاعت ۱ کروڑ ۷۳ لاکھ ہے۔ رسالے بھی بہت عام ہیں، ان کی کل تعداد ۵٫۶۳۳ اور کل اشاعت ۱۱ کروڑ ۹۱ لاکھ ہے۔ کل اشاعت میں سے ۱ کروڑ ۶۰ لاکھ کاپیاں مذہبی رسالوں کی ہوتی ہیں۔

مصور رسالہ جات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ۲۰ سے زیادہ ہفتہ واری مصور رسالے ہیں جن کی ۶۰ لاکھ کاپیاں چھپتی ہیں۔ مزدوروں کی انجمنوں سے متعلقہ اخبار، رسالے وغیرہ لاکھوں کی تعداد میں چھپتے ہیں۔ یہ رائے عامّہ کی تشکیل میں ایک اہم حصہ لیتے ہیں۔ نوجوانوں کی انجمنوں کی لاتعداد مطبوعات ہیں۔ ان میں سے بہت سی ایسی ہیں جن کا لوگوں پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا ہے لیکن ان کی سیاسی اہمیت کو نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا۔

جرمن اخباروں میں بہت سے اخبار ایسے ہیں جو دنیا بھر کے واقعات کو پوری حد تک شائع کرتے ہیں پارٹیوں کے اپنے اخبارات نمایاں حد تک بہت کم ہیں تقریباً سب ہی اخبارات نجی ملکیت ہوتے ہیں۔ وفاقی جمہوریہ میں کسی دباؤ سے یعنی حکومت کی طرف سے کوئی رائے عامّہ پیدا کرنے کوشش نہیں جاتی۔

جرمن خبر رساں ایجنسی — (Deutsche



Marfat.com

Presse-Agentur — dpa) ایک مرکزی ایجنسی ہے جو اخباروں کو جرمنی اور دیگر ممالک کی خبریں مہیا کرتی ہے۔ اس ایجنسی کے خصائص جرمن اخباروں، ناشروں اور نشر و اشاعت کی انجمنوں میں ہی محدود ہیں۔ بہت سی چھوٹی چھوٹی ایجنسیاں بھی ہیں جو اپنے آپ کو "نامہ نگاری دفاتر" کہتی ہیں۔ ایسی ایجنسیوں کی تعداد ۵۰۰ ہے۔ ان کے ۸۱۴ دفاتر ہیں جن میں سے ۱۴۵ سیاسی خبریں تقسیم کرتے ہیں۔

وفاقی جمہوریہ میں ایک بڑی تعداد ایسی انجمنوں کی ہے جن کا مقصد لوگوں کو ملک کے آئین اور قوانین کے تحت اپنے حقوق سے آگاہ کرنا ہے۔ مثلاً فرانکفورٹ میں واقع "Bund für Bür-gerrechte" (شہری حقوق کی برادری) اور بون میں واقع Vereinigung für staatsbürgerliche - Freiheiten" (شہری آزادیوں کی انجمن)۔ ایک ادارہ جس کا نام "Bun-deszentrale für Heimat-dienst" (وطن دوست خدمات کا وفاقی مرکز) ہے۔ بندیستاغ کے چند ممبروں کی کمیٹی نگرانی میں متذکرہ بالا انجمنوں کو

---

۱۹۵۷ء کے شروع میں "QUICK" کی اشاعت ۹،۵۵،۰۰۰ تھی "DER STERN" کی ۹،۲۱،۰۰۰ اور "DIE NEUE ILLUSTRIERTE" کی ۶،۸۶،۰۰۰ ؛

✣

آبادی کے فی ایک ہزار لوگوں کے لئے اخباروں کی کاپیوں کی تعداد برطانیہ میں ۶۰۰۔ آسٹریلیا اور لکسمبرگ میں ۴۴۰ اور امریکہ میں ۳۵۰ ہے ؛

✣

۱۹۵۶ء میں امریکہ میں تمام روزانہ اخباروں کی ۵ کروڑ ۷۰ لاکھ کاپیاں چھپیں۔ صبح کو نکلنے والے اخباروں کی تعداد ۳۸۵ ہے (۲ کروڑ ۲۵ لاکھ کاپیاں) اور ۱،۴۳۵ شام کو نکلنے والے اخبار ہیں (۳ کروڑ ۴۶ لاکھ کاپیاں) اتوار کے روز نکلنے والے ۵۴۶ اخبار ہیں جن کی ۴ کروڑ ۷۶ لاکھ کاپیاں چھپتی ہیں ؛

✣

روس میں ۴۰۰ روزانہ اخبارات ہیں انکی ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ کاپیاں چھپتی ہیں ؛ ۱۹۵۵ء میں تمام اخباروں کی کل ۱۰.۳۰ کروڑ کاپیاں چھپی تھیں جبکہ ۱۹۲۷ء میں تعداد ۲۰۰ کروڑ تھی ؛

✣

روس میں ۴۰۰ روزانہ اخبارات ہیں۔ ان کی ۵ کروڑ جن کی تعداد ۳۹۵ ہے (۱ کروڑ ۳۰ لاکھ کاپیاں) شام کو شائع ہونیوالے اخباروں کی تعداد صرف ۸۶ ہے



Marfat.com

۱۸ اطلاعات اور واقعات سے باخبر رکھتا ہے۔ اخبارات اور ریڈیو کے ساتھ ساتھ سیاسی پارٹیوں کو بھی یہ احساس ہے کہ رائے عامہ کی تشکیل میں وہ بھی مدد دیں۔ لوگوں پر ان کے اثر کے کئی معنی لئے جاتے ہیں لیکن ایک بات کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ رائے شماری میں تمام لوگ غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس حد تک کہ تعلقوں کی رائے شماری میں بھی ۸۰ فیصدی تک لوگ ووٹ دینے آتے ہیں۔

رائے عامہ کے سلسلہ میں ریڈیو ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۹۵۲ء سے ٹیلی ویژن کا بھی اضافہ ہو گیا ہے سینما دیکھنے والوں کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر (۱۹۵۷ء میں ان کی تعداد ۸۰ کروڑ تھی) اطلاعاتی اور خبری فلموں کا اثر بھی کچھ کم نہیں سمجھنا چاہیے۔ Neue Deutsche Wochenschau (NDW) اور ہفتہ واری فلمی رسالہ Welt im Bild جو فلمی دنیا کے ۶۰ فیصدی لوگوں تک پہونچتے ہیں سینما کے شائقین کو حالات حاضرہ سے باخبر رکھتے ہیں۔ وہ لوگوں کو جمہوریتی اداروں اور جرمنی کی خود مختاری کے حصول میں کامیابیوں کے بارے میں بھی برابر بتاتے رہتے ہیں۔ آخیر میں رائے شماری کے اداروں کا تذکرہ کرنا بھی ضروری ہے جو ہر مہینے لوگوں کو رائے عامہ کے تغیرات سے باخبر رکھتے ہیں۔ وفاقی حکومت بھی اہم معاملات پر رائے عامہ کے رجحانات معلوم

Marfat.com

کرنے کے لئے ان اداروں کی خدمات حاصل کرتی ہے۔

18 گذشتہ پچاس سالوں میں جرمنی میں مختلف طرز کی حکومتوں کا ایک سلسلہ سا چلتا رہا ہے لہذا یہ سمجھ میں آنیوالی بات ہے کہ حکومت اور مقامی حکّام ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ ملک کی نئی پود کا جمہوریت کے قیام میں تعاون حاصل کیا جائے۔ اس کام میں کمال احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ ماضی کا تجربہ یہ بتا چکا ہے کہ لوگ حکومت کے چلائے ہوئے کسی بھی پروپیگنڈے کو اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ دوسری طرف اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ صرف سبق پڑھا دینے سے ہی جرمنی کے نوجوانوں کو جمہوری طور طریقوں کی طرف راغب نہیں کیا جا سکتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوانوں کو اسکولوں میں، گھرانوں میں اور معاشرتی زندگی میں جمہوری روشوں سے واقفیت حاصل ہوتی رہے اور جمہوری خوبیاں ان کی عادت ثانیہ بنکر رہ جائیں۔ جمہوریت اسی وقت عام ہو سکتی ہے جب اس کو روزمرہ کی زندگی کا ایک طریقۂ کار سمجھا جائے نہ کہ صرف حکومت کی طرف سے رائج کئے ہوئے قواعد کا ایک مجموعہ۔ نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک کے غیر جمہوری نظام کے تحت جرمنوں کی جو آزادانہ تبادلہ خیال کی اجازت سے محروم ہیں، اور وفاقی جمہوریہ میں رہنے والے جرمنوں کی زندگیوں میں اس قدر نمایاں فرق لوگوں کے یہ سمجھ لینے کے سبب سے ہی ہے۔

## سیاسی جماعتیں اور رائے شماری

19 دستور اساسی کی دفعات میں ان سب سیاسی پارٹیوں کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے جو حکومت کی رضا سمجھتی اور اس کا احترام کرتی ہیں۔ اس طرح جرمنی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسے عمرانی عناصر کسی آئین میں شامل کئے گئے ہیں تاکہ ایسی پارٹیوں کی خود مختاری بھی قائم رہے اور وہ جمہوری نظام کے تحفظ کے پیش نظر معینہ حدود میں نشوونما بھی پا سکیں۔ ان کے قیام پر کوئی پابندی عائد نہیں ہے لیکن ان کے اندرونی طور طریقے جمہوری اصولی پر ہونے ضروری ہیں۔

ووٹ دینے والوں کی انجمنیں جو کسی ایک حلقہ سے ۵۰۰ دستخط حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں، امیدوار کھڑے کر سکتی ہیں۔ اس کی تعلقوں کی سطح پر اکثر اہمیت ہوتی ہے۔ بُند اور ریاستوں کے لئے رائے شماری میں سیاسی پارٹیاں ہی امیدواروں کو نامزد کرتی ہیں اور اس طرح وہ لوگوں کے سیاسی رجحانات کی نمائندگی کرتی ہیں۔



Marfat.com

۱۹ آج بھی سب سے اہم وہی سیاسی پارٹیاں ہیں جنہیں جنگ کے بعد قابض قوموں نے جائز قرار دیا تھا۔ وہ پارٹیاں یہ ہیں: کرسچین ڈیموکراٹیک یونین (CDU) اور اس کی باویریائی مشابہ پارٹی یعنی کرسچین سوشل یونین (CSU)، سوشل ڈیموکراٹیک پارٹی (SPD)، آزاد ڈیموکراٹیک پارٹی FDP جو بادن ورٹمبرگ میں Demokratische Volkspartei (DVP) کہلاتی ہے، جرمن پارٹی یا Deutsche Partei (DP) جس کا لوئر سیکسنی میں زیادہ اثر ہے، اور سب سے آخیر میں وہ پارٹی جو ریاستوں سے شروع ہوئی اور جس میں مہاجرین کی تعداد بہت زیادہ ہے یعنی Bund der Heimatvertriebenen und Entrechteten (GB—BHE) یا "جلاوطن اور حق رائے دہی سے محروم لوگوں کی انجمن"۔ اس پارٹی کی اہمیت ۱۹۵۶ء سے کم ہوتی جارہی ہے۔ ۱۹۵۶ء میں (FDP) سے Freie Volkspartei (FVP) نکلی اور تھوڑے ہی عرصہ بعد ہی DP میں مل گئی۔ ۱۹۵۶ء میں CDU/CSU کے تقریباً ۳،۵۰،۰۰۰ اور SPD کے تقریباً ۶،۱۲،۰۰۰ ممبر تھے۔

بندلیستاغ کے انتخابات ۔ ۱۹۵۷ء

| پارٹی | ووٹ | فیصدی |
|---|---|---|
| CDU | ۱،۱۸،۷۵،۳۳۹ | ۳۹٫۷۰ |
| CSU | ۳۱،۳۳،۰۶۰ | ۱۰٫۴۸ |
| CDU/CSU | ۱،۵۰،۰۸،۳۹۹ | ۵۰٫۱۹ |
| SPD | ۹۴،۹۵،۵۷۱ | ۳۱٫۷۵ |
| FDP | ۲۳،۰۷،۱۳۵ | ۷٫۷۱ |
| DP | ۱۰،۰۷،۲۸۲ | ۳٫۳۷ [۱] |
| بندلیستاغ میں نمائندہ ... ... | | ۹۳٫۰۲ |
| دوسری پارٹیاں (جس میں BHE کی ۴٫۵۹ فیصدی شامل ہے) ... ... | | ۶٫۹۸ |
| میزان ............... | | ۱۰۰ |

ووٹ دینے کے اہل : ۳،۵۴،۰۳،۴۱۷

ووٹ ڈالے گئے : ۳،۱۰،۷۲،۸۹۴ = ۸۷٫۷۷ فیصدی

صحیح ووٹ : ۲،۹۹،۰۵،۴۲۸

[۱] کو براہ راست رائے شماری میں تین جگہیں ملیں۔

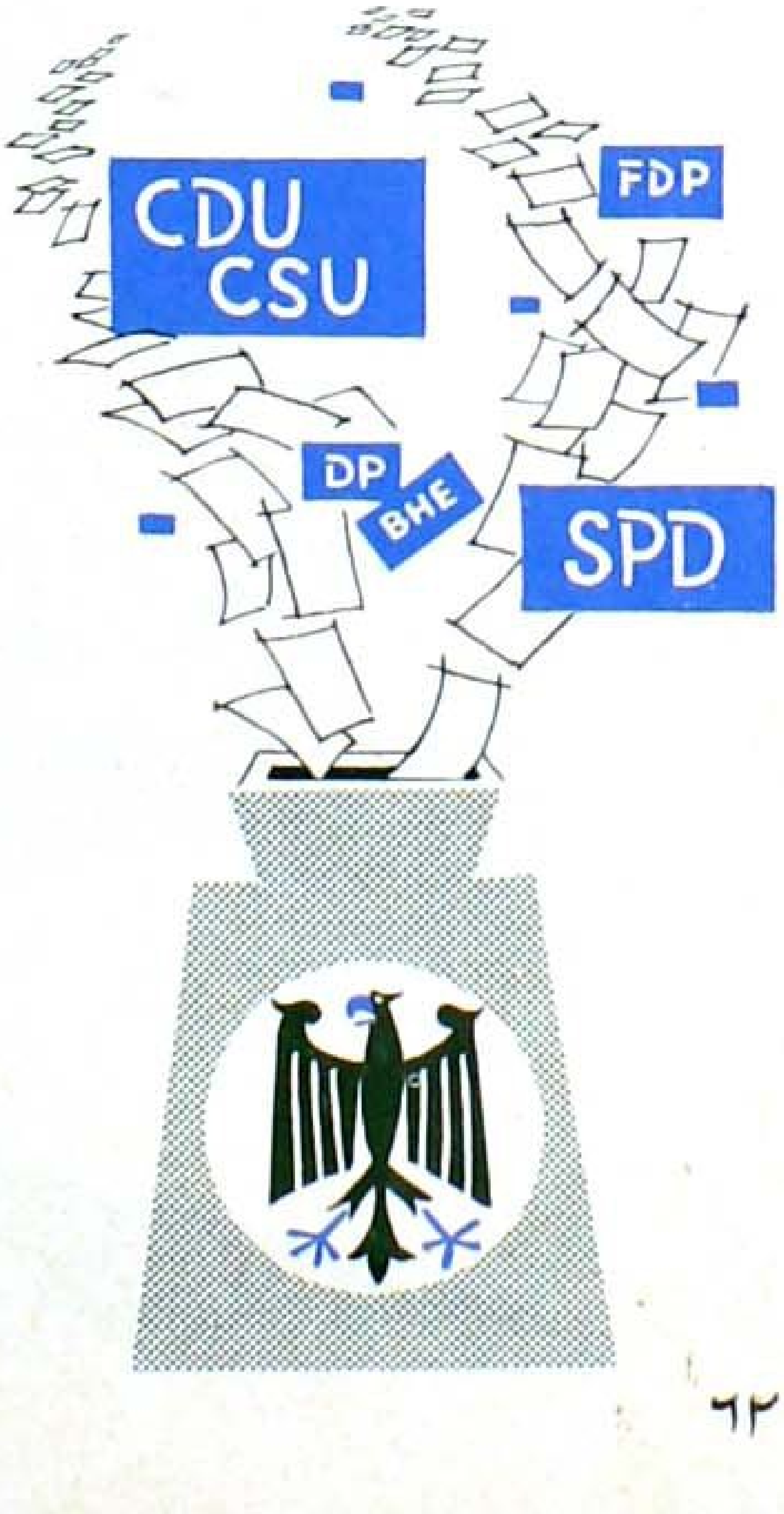




Marfat.com

19 انتہائی رجعت پسند پارٹیوں کا بالکل اثر نہیں ہے۔ نازی پارٹی سے مشابہ (Sozialistische
Reichspartei—SRP) یا "رائش کی سوشلسٹ پارٹی" جو ۱۹۴۸ء میں وجود میں آئی تھی۔ وفاقی
آئینی عدالت کے حکم سے آئین کے خلاف قرار دیدی گئی اور ممنوع کردی گئی۔ ۱۷ اگست ۱۹۵۶ء کو جرمن کمیونسٹ
پارٹی (KPD) کے لئے بھی یہی فیصلہ ہوا۔ اس پارٹی کو ۱۹۵۳ء کے وفاقی انتخابات میں صرف ۲،۲ فیصدی
ووٹ ملے حالانکہ اس پارٹی کے پاس پروپیگنڈہ کیلئے کافی رقم تھی۔

جرمنی میں حالیہ رُجحان تعداد میں کم اور وسعت میں زیادہ پارٹیاں ہونے کی طرف ہے، وائمر ریپبلک
کے دَور میں بےشمار چھوٹی چھوٹی پارٹیاں تھیں بعض اوقات تو یہ خیال ہونے لگتا ہے گویا دو پارٹی نظام
کی تحریک شروع ہونیوالی ہے جس میں صرف جمہوریت اور وفاقی رجحان رکھنے والی CDU پارٹی اور
اشتراکیت پسند اور مرکزیت کی حامی سوشل ڈیموکراٹیک پارٹی ہی ایک دوسرے کے مقابل ہونگیں۔
۱۹۵۷ء کے انتخابات میں CDU/CSU کو کل صحیح ووٹ کے ۵۰،۲ فیصدی ووٹ ملے۔ پچھلے انتخابات
میں "حریت پسند" اور "قدامت پسند" پارٹیوں کو دونوں بڑی پارٹیوں کی نسبت بہت معمولی سے ووٹ
ملے۔ تاہم ان پارٹیوں کو اب بھی "تیسری قوت" بننے کا موقع ہے اور یہ پارٹیاں، ریاستی حکومتوں کے بننے
میں اثرانداز ہوسکتی ہیں۔

تمام انتخابات اُصولی طور پر عام، عالمگیر، آزاد، مساوی اور پوشیدہ ہوتے ہیں۔ ووٹ دینے کے
اہل وہ لوگ ہوتے ہیں جو ۲۱ سال کے ہوچکے ہوں۔ امیدواروں کی عمر کم ازکم ۲۵ سال ہونی چاہیئے۔
کئی قانون ساز اداروں میں، جن میں بندیستاغ بھی شامل ہے، دوسری پارٹیوں سے علیحدہ ہوکر نئی چھوٹی
پارٹیوں کی نمائندگی نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ ادارے صرف انہی پارٹیوں کو مانتے ہیں جو کم ازکم ۵ فیصدی
ووٹ یا براہ راست رائے شماری میں تین جگہیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔ اس کا اثر یہ ہوا
کہ بندیستاغ میں چھوٹی چھوٹی حریت پسند
پارٹیوں اور کمیونسٹ پارٹی کی نمائندگی ممکن نہیں رہی۔

تیسری بندیستاغ میں، جسکے لئے انتخابات ۱۹۵۷ء
میں ہوئے تھے، ۵۱۹ ممبر ہیں۔ ان میں سے ۲۵۳ ممبر حلقوں
سے براہِ راست رائے شماری کے ذریعہ اور باقی بالواسطہ
ریاستوں کے ذریعہ منتخب ہوئے تھے۔ اس طرح ہر
ووٹر کو دو ووٹ دینے کا حق تھا۔ ایک ووٹ تو اپنے

> بندیستاغ کے ۱۹۵۷ء کے انتخابات پر ۵۴،۴ لاکھ جرمن مارک (یا ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر یا ...،۴۶،۴ پاؤنڈ) کی رقم صرف ہوئی تھی۔ وفاقی حکومت نے تعلقوں کو اس کے لئے فی ووٹر ۱۱، جرمن مارک (یا ۰،۳ ڈالر یا ۳ پنس) سے لیکر ۲،۴ جرمن مارک (۰،۶۱ ڈالر یا ۵ پنس) کی رقم تک ادا کی۔



Marfat.com

ریاستوں کی حکومتوں کی ترکیب

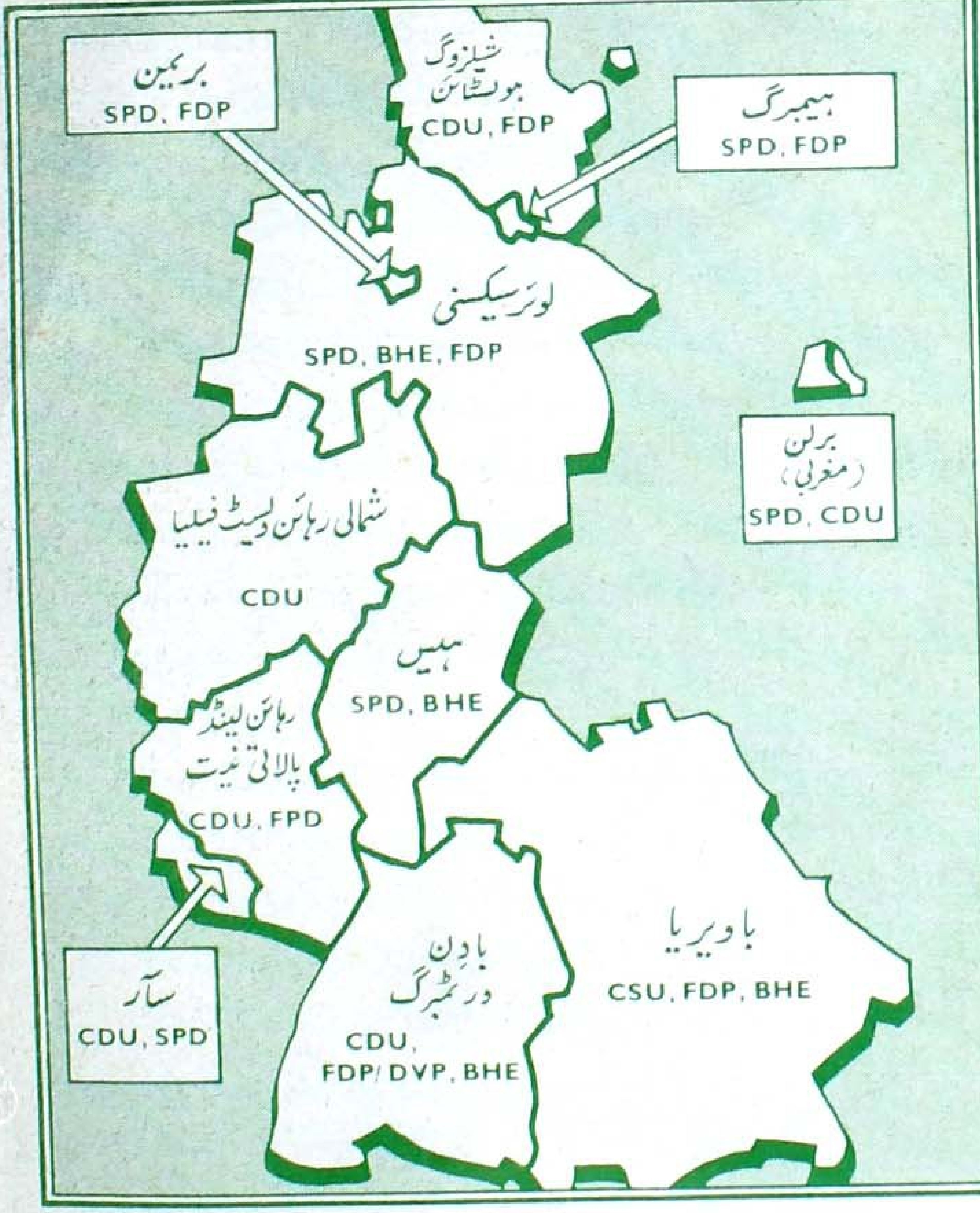


حلقہ کے اُمیدوار کیلئے اور دوسرا ووٹ ریاستوں کی فہرستوں میں آتا تھا۔ ہر ریاست کی فہرست پر ممبروں کی کُل تعداد میں سے اتنی جگہیں مہیا کر دی جاتی تھیں جتنی جگہیں کوئی پارٹی ریاستوں کے حلقوں میں سے حاصل کر چکی ہوتی تھی۔ باقی جگہیں ریاستی فہرستوں سے پُر ہوتی تھیں۔

چونکہ انتخابات کے وقت بھی متحدہ طاقتوں کی عائد کی ہوئی شرائط کا برلن پر اطلاق ہوتا تھا۔



Marfat.com

ڈاکٹر گیبہارڈ مولر
صدر وفاقی آئینی عدالت

ایرک آلن ہاور
پارلیمنٹ میں مخالف پارٹی کے سرگروہ

وزیر اقتصادیات
پروفیسر لڈوگ ایرہارڈ
وفاقی چانسلر کے قائم مقام

Marfat.com

جنرل سپائڈل، وسطی یورپ میں
اتحادی قوموں کی بری افواج کے کمانڈر انچیف،
فونٹین بلو کے صدر مقام میں

یورپ میں اتحادی اعلیٰ کمانڈر
جنرل نورستاد، جرمن دفاعی افواج
کے انسپکٹر جنرل، جنرل ہیوسنگر کے
ساتھ ۸ جولائی، ۱۹۵۷ء کو جب
جرمن دفاعی افواج کا پہلا بیڑہ
SHAPE کے حوالہ کیا گیا۔

پیرس میں پالیس ڈشیلو
۹ مئی ۱۹۵۵ء کو جب
وفاقی جمہوریہ نے
NATO میں شمولیت
حاصل کی۔

Marfat.com

لہٰذا وفاقی علاقہ کے لئے صرف ۴۹۷ ممبروں کا ہی انتخاب ہوا۔ اس تعداد میں ۲۲ نمائندے ریاست برلن کے جمع کئے جانے چاہئیں جن کا انتخاب برلن کے ایوان نمائندگان کے ذریعہ ہوا۔ ۱۹۵۷ء کے انتخابات میں بھی صرف ان ہی پارٹیوں کا لحاظ رکھا گیا جن کو تمام انتخابی علاقوں میں سے ۵ فیصدی ووٹ ملے جو کم از کم تین حلقوں میں ایک ایک جگہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ یہ شرط ان فہرستوں پر عائد نہیں ہوتی تھی جو قومی اقلیتوں نے داخل کی تھیں۔ 19

## وفاقی جمہوریہ میں پارٹیوں کے لحاظ سے
## ریاستی ایوانوں کی ترکیب

| ریاست | CDU | CSU | SPD | FDP[1] | GB/BHE | DP | دوسری پارٹیاں[3] | آزاد |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| بادن ورٹمبرگ ... ... | ۵۱ | - | ۴۴ | ۱۸ | ۷ | - | - | - |
| باویریا ... ... ... | - | ۸۳ | ۶۱ | ۱۳ | ۱۹ | - | ۲۸[2] | - |
| بریمن ... ... ... | ۱۷ | - | ۵۳ | ۸ | - | ۱۸ | - | - |
| ہیمبرگ ... ... ... | ۴۱ | - | ۶۹ | ۱۰ | - | - | - | - |
| ہیس ... ... ... | ۲۴ | - | ۴۴ | ۲۰ | ۷ | - | - | ۱ |
| زیریں سیکسنی ... ... | ۵۱ | - | ۶۵ | ۸ | ۱۳ | ۲۰ | - | - |
| شمالی رہائن ویسٹ فیلیا | ۱۰۴ | - | ۸۱ | ۱۵ | - | - | - | - |
| رہائن لینڈ پالاتی نیت | ۵۲ | - | ۳۷ | ۱۰ | - | - | - | - |
| سارلینڈ ... ... | ۱۶ | ۱۱ | ۸ | ۱۳ | - | - | - | ۲ |
| شلیزوگ ہولسٹائن ... | ۲۵ | - | ۲۵ | ۵ | ۱۰ | - | ۴ | - |
| مغربی برلن ... ... | ۵۵ | - | ۷۸ | - | - | - | - | - |

۱؎ بادن ورٹمبرگ میں DVP اور سارلینڈ میں DPS + ۲؎ باویریائی پارٹی
۳؎ آزاد ڈیموکریٹک یونین، شلیزوگ ہولسٹائن گروہ، DRP۔



Marfat.com

# اِقتصادی حالات

## پیشے، کاروبار اور ملازمتیں

۲۰ ۱۹۵۰ء کی مردم شماری کے حساب سے اُس وقت وفاقی جمہوریہ کی آبادی ۴ کروڑ ۱۷ لاکھ تھی۔ آبادی کے ۴۶،۳ فیصدی لوگ تنخواہ یافتہ ملازمین تھے۔ اس زمرہ میں آنے والے ہر شخص کے مقابلہ میں ۱،۲ لوگ اس کے باہر تھے۔ عورتوں کی کُل آبادی کی ۳۱،۲ فیصدی تعداد اور ۱۵ اور ۶۵ سال کے درمیان کی غیر شادی شدہ عورتوں کی کُل آبادی کی ۸۲،۴ فیصدی تعداد برسرِ روزگار تھی۔ ایک بڑی تعداد میں عورتیں شادی کر لینے کے بعد ملازمتیں چھوڑ دیتی ہیں۔ عورتوں کا حصہ چند خاص خاص دستکاری اور سماجی پیشوں ہی میں نہیں بلکہ ثقافتی زندگی میں بھی بہت زیادہ ہے۔ جرمنی میں بچّوں سے مزدوری نہیں کرائی جاتی۔ ۱۴ سال کی عمر میں ابتدائی تعلیم ختم کرنے کے بعد ہی بچّوں کو کسی کام پر لگایا جاسکتا ہے۔ کُل تنخواہ یافتہ ملازمین میں سے ۳۳ لاکھ اپنے ہی دھندوں میں لگے ہوئے ہیں اور ۳۸ فیصدی زراعت میں۔ یہ تناسب رفتہ رفتہ کم ہوتا جا رہا ہے جو ملک کی صنعتوں کے لئے اچھا ہے۔

۱۹۵۷ء کے آخیر میں آبادی کے ۵۰ فیصدی لوگ ملازمتوں میں لگے ہوئے تھے۔ یہ تناسب

### برسرِ روزگار لوگوں کی تقسیم (۱۹۵۰ء)

| | تعداد لاکھ میں |
|---|---|
| صنعت و دستکاری ... ... ... ... ... | ۸۳ |
| زراعت اور مویشی پالنا ... ... ... ... | ۵۱ |
| تجارت اور نقل و حمل ... ... ... ... | ۳۶ |
| نظم و نسق اور قانون ... ... ... ... | ۱۴ |
| امورِ خانہ داری، صحت اور فلاحِ عامہ ... ... ... | ۱۴ |
| فنی شعبے ... ... ... ... ... | ۶ |
| ذہنی اور فنونِ لطیفہ سے متعلق مشاغل ... ... ... | ۵ |
| متفرقات ... ... ... ... ... | ۱۱ |



Marfat.com

## برسرِ روزگار لوگوں کی تقسیم مشاغل کے لحاظ سے

| ۱۹۵۰ء | فیصدی |
|---|---|
| آزاد پیشہ لوگ ... ... ... | ۱۴/۷ |
| گھرانوں کے برسرِ روزگار لوگ ... | ۱۴/۴ |
| کاریگر ... ... ... ... | ۵۰/۹ |
| ملازمین دفاتر ... ... ... | ۱۶/۰ |
| سرکاری ملازمین ... ... ... | ۴/۰ |
| دوسروں کی ملازمت میں لوگ (اوپر کے گروہ کا میزان) ... ... | ۷۰/۹ |
| میزان ... ... ... ... | ۱۰۰ |

## ذرائع آمدنی

| ۱۹۵۰ء | فیصدی |
|---|---|
| صنعت و دستکاری ... ... ... | ۳۱/۸ |
| عمارتوں کی تعمیر ... ... ... | ۷/۸ |
| بینک، بیمہ، تجارت ... ... ... | ۸/۱ |
| نقل و حمل ... ... ... | ۶/۱ |
| | ۵۳/۸ |
| زراعت و جنگلات ... ... ... | ۱۴/۷ |
| میزان ... ... ... ... | ۶۸/۵[۱] |

[۱] دوسرے تجارتی ذرائع سے ۱۳/۵ فیصدی اور بغیر کسی مستقل مشاغل کے لوگوں (مثلاً پنشن پانیوالوں، طلباء وغیرہ) کو ۱۸ فیصدی آمدنی ہوتی ہے۔

یورپ کے کُل آزاد ملکوں میں سب سے زیادہ ہے۔ جون ۱۹۴۸ء سے دسمبر ۱۹۵۸ء تک ملازم مَردوں کی تعداد میں ۲۶ لاکھ کا اضافہ ہوا (یعنی ۲۷/۳ فیصدی) اور عورتوں کی تعداد میں ۲۷ لاکھ کا (یعنی ۶۹/۷ فیصدی)۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۹ء تک دوسروں کی ملازمت میں لوگوں کی تعداد ۲ کروڑ ۷ لاکھ کے قریب پہونچ چکی تھی، (مَردوں کی تعداد اس میں ایک کروڑ ۳۳ لاکھ تھی)، جس میں ۸۰۳ر۸۳۰... لوگ مغربی برلن میں ملازم تھے۔ مئی ۱۹۶۰ء میں بیروزگاروں کی تعداد ۱۶۱ر۳۲۱ر۵ رہ گئی۔ اُس وقت بیکار لوگوں کی تعداد صرف ۳۰۰ر۳۰... تھی۔ گویا بیروزگاروں کی تعداد برسرِ روزگار لوگوں کی تعداد کی صرف ۰/۸ فیصدی رہ گئی۔ چنانچہ اس وقت وفاقی جمہوریہ کے تمام لوگ برسرِ روزگار

## آبادی کے زمرے

| ۱۹۵۰ء | کُل فیصدی | عورتیں فیصدی |
|---|---|---|
| برسرِ روزگار لوگ ... ... ... | ۴۶/۳ | ۳۱/۲ |
| دوسروں کی آمدنی پر گزارہ کرنیوالے[۱] ... ... | ۴۱/۷ | ۵۵/۳ |
| اپنی آمدنی لیکن بغیر مشاغل کے لوگ[۲] ... ... | ۱۲/۰ | ۱۳/۵ |
| میزان ... ... ... ... | ۱۰۰ | ۱۰۰ |

[۱] بیشتر بیویاں اور بچے۔ [۲] پنشن پانیوالے، طلبا وغیرہ



Marfat.com

ہیں، کیونکہ بیروزگار لوگ اتنے بھی نہیں ہیں کہ مزدوروں کی ضرورت پڑنے پر کافی ہوں۔ لیکن یہ صحیح ہے کہ ہر جاڑے میں موسمی کام ملنے بند ہو جاتے ہیں، اور اس سے بیروزگاری میں عارضی اضافہ ہو جاتا ہے۔

## کچھ اعداد و شمار ۲۰

| ۱۹۵۰ء | تعداد ہزار میں |
|---|---|
| مستری اور قفل ساز | ۷۲۰ |
| معمار اور مزدور | ۴۴۶ |
| لوہار | ۱۲۹ |
| موٹروں کے مستری | ۱۰۵ |
| تجارتی ملازمین | ۴۵۹ |
| موٹر ڈرائیور | ۳۱۹ |
| خانگی ملازم | ۶۷۴ |
| نرسیں، مرد اور عورت | ۱۲۵ |
| ابتدائی اور ثانوی اسکولوں کے اُستاد | ۱۴۸ |
| فن مصوری وغیرہ | ۷۵ |

## کام کرنیوالوں اور آسامیوں کی تعداد

۲۱ آہنی دیوار جو جرمنی کے وسط میں واقع ہے اور چیکوسلوواکیہ کی سرحد کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ ۱،۷۴۰ کلومیٹر یا ۱،۰۸۰ میل لمبی ہے۔ مشرقی جرمن علاقوں سے لوگوں کو جلاوطن کر کے پہلے انہیں اس حد سے ملے ہوئے علاقوں میں آباد کیا گیا تھا۔ یہ صنعتی مرکزوں سے دُور ہیں۔
۳۱۔ دسمبر ۱۹۵۹ء تک ۹ لاکھ ۲۷ ہزار جلاوطن لوگوں کی ایک منصوبہ کے تحت آبادکاری عمل میں آئی اور ایسے لوگوں کے لئے سوویٹ مقبوضہ علاقہ سے متصل علاقوں میں مستقل روزگار مہیا کئے گئے۔ اس طرح ۹۰ فیصدی سے زیادہ جلاوطنوں کو پھر روزگار میسر ہو گئے اور وہ وفاقی جمہوریہ کی اقتصادی بحالی کے کام میں حصہ لے سکے۔

وفاقی حکومت تعمیر مکانات کی سرگرمیاں ان علاقوں میں جاری رکھے گی جہاں مزدوروں کی ضرورت نکلتی رہے گی تاکہ جتنے بھی مزدور مل سکیں، وہ انہی علاقوں میں آباد ہو جائیں۔ ان علاقوں کی مزید اقتصادی بحالی کے ذریعہ ہنگامی حالات والے علاقوں میں وفاقی حکومت مشرق کی طرف سے کسی سیاسی دباؤ ڈالے جانے کے خلاف تحفظ کرے گی۔



Marfat.com

اندازہ ہے کہ ۲۰۰۰ء تک تمام دنیا میں لوگوں کو زراعت کے علاوہ دوسرے روزگار مہیا کرنے کیلئے ۴۰۰،۰۰۰ کروڑ ڈالر (یا ۱۴۳،۷۰۰ کروڑ پاؤنڈ) یعنی ۴۰۰۰ ڈالر (یا ۱۴۳۷ پاؤنڈ) فی روزگار لگانے پڑیں گے۔ اس وقت زراعت میں ۶۰ کروڑ، صنعتوں میں ۷۰ کروڑ اور دوسرے کاموں میں ۷۰ کروڑ لگے ہوئے ہوں گے۔ کم از کم ایک کروڑ ۴۰ لاکھ انجینئروں کی ضرورت ہوگی۔

+

۱۹۵۶ء میں غیر ملکی کاریگر، (اطالوی) پہلی مرتبہ ملازم رکھے گئے گوکہ ان کی تعداد بہت قلیل تھی۔ جولائی ۱۹۵۸ء میں وفاقی جمہوریہ میں تقریباً ۱۲۳،۰۰۰ غیر ملکی ملازم تھے۔ سب سے زیادہ ولندیزی تھے جن کی تعداد ۲۷،۸۰۰ تھی آسٹریا کے ۱۹،۸۰۰ لوگ اور اطالوی ۲۵،۱۰۰ تھے۔ مشرقی ممالک کے ۹،۸۰۰ لوگوں میں سے بیشتر تعداد ہنگری کے مہاجرین کی تھی۔ جنگ کے زمانہ میں پیدائشوں کی تعداد میں کمی واقع ہوگئی اور اس وقت سے اسکول سے فارغ ہونیوالے بچوں کی تعداد جو ۱۹۵۵ء میں ۹،۲۰،۰۰۰ تھی۔ ہر سال کم ہوتی جارہی ہے۔ اب ۱۹۶۰ء میں یہ تعداد قلیل ترین ہوگئی ہے۔ ۵،۳۷،۰۰۰ بچے فارغ التحصیل ہوئے، اس کے برخلاف ۱۹۵۹ء میں ۷،۲۵،۰۰۰ بچوں نے اسکول کی تعلیم ختم کی تھی) چنانچہ مزدوروں کی کافی تعداد میں فراہمی میں ایک اور رکاوٹ پیدا ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔

اس وقت وفاقی جمہوریہ میں امکانی حد تک سب کے لئے روزگار ہیں۔ لہٰذا صرف عقلی اُصول پر تنظیم کے منصوبوں میں ہی سرمایہ لگا کر پیداوار کو بڑھایا جاسکتا ہے لیکن ایسے منصوبوں کیلئے صنعتی معیار اُونچا کئے جانے کی ضرورت ہے جو زیادہ سے زیادہ تربیت کی مدد سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ یہاں یہ بتادینا ضروری ہے کہ صنعتوں کے تیزی کیساتھ میکانکی نہ ہونے کی وجہ سرمایہ کی کمی نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ انجینئروں کی قلیل تعداد ہے۔

وفاقی جمہوریہ کو اب بھی ملک کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے کی کافی ضرورت ہے۔ یہ بات اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ۱۹۵۳ء میں ملک میں توانائی کا خرچ فی کس ۲،۹۴ ٹن کوئلہ ہوتا تھا جس کے مقابلہ میں برطانیہ میں ۴،۵۳ ٹن تھا اور امریکہ میں ۸،۱۰ ٹن تھا۔

صنعتی پیداوار کے طریقوں کو سہل بنانے اور ان میں نظم و ترتیب پیدا کرنے میں کامیابی حاصل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ۱۹۵۷ء میں صنعت ۷۵ کاریگروں کی مدد سے اتنا ہی پیدا کرسکی



Marfat.com

۲۱ تھی جتنا ۱۹۵۰ء میں ۱۰۰ آدمیوں کی مدد سے ۔ موٹر گاڑیاں بنانے کی صنعت اور مصنوعی سامان کے لئے خام اشیاء تیار کرنے کی صنعت میں تو ۱۹۵۰ء کے ۱۰۰ کی جگہ ۱۹۵۷ء میں ۵۳ لوگوں اور کیمیاوی صنعت میں ۵۷ لوگوں ہی سے کام نکل آنے لگا تھا ۔

## قومی پیداوار
### کس طرح حاصل ہوتی ہے .....

۲۲ قومی آمدنی یعنی ملک کے تمام اقتصادی شعبوں کے ذریعہ حاصل کی ہوئی آمدنی، مع ملک اور بیرون ملک کے حسابات کے درمیان مجرائی رقم، ماہران اعداد و شمار کی زبان میں "خالص قومی پیداوار بلحاظ اصل قیمت" کہلائی جاتی ہے ۔ ۱۹۵۹ء میں وفاقی علاقہ میں (سارلینڈ اور مغربی برلن کے علاوہ) یہ قومی آمدنی ۱۸۰٫۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۲٫۵۱ کروڑ ڈالر یا ۱۵٫۵۵ کروڑ پاؤنڈ) تھی یہ رقم ۱۹۵۰ء کی قومی آمدنی سے ۱۵۳ فیصدی زیادہ ہوتی تھی ۔

۱۹۵۷ء میں امریکہ کی کل قومی پیداوار کی مالیت ۴۴۰٫۶۸ کروڑ ڈالر (یا ۱۳۰٫۷۰ کروڑ پاؤنڈ) تھی ۔ ۱۹۵۶ء کے مقابلہ میں یہ رقم ۸۰ فیصدی زیادہ تھی ۔ یہ اضافہ قیمتوں کے بڑھنے سے ہوا ۔

"کُل قومی پیداوار" میں خالص قومی پیداوار بلحاظ اصل قیمت اور ہر شخص کے ٹیکس کی ادائیگیاں (سرکاری امداد منہا کرکے) شامل ہوتی ہیں ۔ ۱۹۵۹ء میں اُس وقت کی رائج قیمتوں کے لحاظ سے کُل قومی پیداوار کی مالیت ۲۴۴٫۴۴ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۸٫۸۶ کروڑ ڈالر یا ۲۰٫۷۰ کروڑ پاؤنڈ) ہوتی تھی ۔ اسکے یہ معنی ہوئے کہ ۱۹۵۹ء میں "کُل قومی پیداوار" کی مالیت نی کس ۱۹۵۰ء کی نسبت ۱۲۸ فیصدی سے زیادہ تھی ۔ اگر کل قومی پیداوار کے مختلف شعبوں میں اضافہ کا دوسرے ممالک سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ چار سال تک وفاقی جمہوریہ دوسرے بڑے مغربی یورپی ممالک سے بازی لے جاتی رہی ہے ۔ ۱۹۵۶ء میں وفاقی جمہوریہ میں اس اضافہ کی شرح ۱۰٫۱ فیصدی رہی جبکہ اسی سال فرانس میں ۸٫۳، برطانیہ میں ۸٫۷ اور اٹلی میں ۲٫۷ تھی ۔

### اس کی تقسیم کس طرح ہوتی ہے .......

صنعتی ترقی، نئے شہر آباد ہونے، حکومتی اداروں کی تعداد اور وسعت میں اضافہ اور دو ہاری ہوئی جنگوں کی پیدا کی ہوئی معاشرتی تبدیلیوں کی وجہ سے اس وقت قومی آمدنی کا تقریباً دو تہائی حصہ



Marfat.com

عام ذرائع کے علاوہ دوسرے ذرائع کی آمدنی سے حاصل ہوتا ہے۔ اس میں صرف اُجرتیں اور مزدوریاں ہی نہیں بلکہ جو رقمیں آجر لوگ سماجی بیمہ کی مد میں دیتے ہیں وہ بھی شامل ہیں۔ ۱۹۵۹ء میں اجرتوں اور مزدوریوں کی کُل رقم ۱۰ کروڑ ۳۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۴۷ء۲ کروڑ ڈالر یا ۸۸۰ کروڑ ڈالر) تھی اور خالص رقم ۸ کروڑ ۸۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۱۱ء۲ کروڑ ڈالر یا ۷۵۰ کروڑ ڈالر) تھی۔

۶۴ ملکوں میں ۱۹۵۰ء اور ۱۹۵۷ء کے درمیان کل قومی پیداوار کی مالیت میں ۳ سے ۵ فیصدی سالانہ کی شرح سے اضافہ ہوا۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۶ء کے درمیان اضافہ ۱۹۵۴ء کی قیمتوں کے حساب سے۔ (۱۹۵۰ء کی مالیت ۱۰۰ فرض کیجئے)

| ملک | میزان | فی کس |
|---|---|---|
| وفاقی جمہوریہ جرمنی | ۷۳ | ۶۰ |
| یونان | ۶۶ | ۵۵ |
| آسٹریا | ۵۶ | ۵۵ |
| اٹلی | ۴۷ | ۴۲ |
| ترکی | ۵۰ | ۲۴ |
| کینیڈا | ۳۵ | ۱۱ |
| ہالینڈ | ۳۹ | ۲۷ |
| فرانس | ۵۲ | ۳۱ |
| امریکہ | ۲۸ | ۱۳ |
| ناروے | ۲۹ | ۲۰ |
| بلجیم | ۲۴ | ۱۹ |

وفاقی جمہوریہ میں اکثر اوقات مزدوروں کی ملازمت کی شرائط اجتماعی طور پر گفت و شنید کے ذریعہ طے ہوتی ہیں۔ اُجرتوں اور تنخواہوں کے ۲۰۰۰ سے زیادہ اقرار نامے (Tarifverträge) تحریر ہو چکے ہیں جن سے ایک کروڑ سے زیادہ مزدور اور دفاتر میں کام کرنیوالوں کا تعلق رہا ہے۔ تجارت اور کاروبار کی بہت سی شاخوں میں تنخواہوں اور اُجرتوں کی شرحیں کام کی نوعیت کے حساب سے مقرر ہوتی ہیں اور ان میں بہت زیادہ تنوع ہے۔ ۱۹۵۹ء میں

## صنعتی مزدوروں کی شرحِ اُجرت

| اوسطاً ، فی گھنٹہ | نومبر ۱۹۵۷ء | | | نومبر ۱۹۵۸ء | | | دونوں تاریخوں کے درمیان فرق فیصدی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | فینگ | سنٹ | پنس شلنگ | فینگ | سنٹ | پنس شلنگ | |
| مرد مزدور | ۲۴۱ء۴ | ۵۷ | ۴/۱ | ۲۵۲ء۷ | ۶۰ | ۴/۴ | + ۴ء۷ |
| عورت مزدور | ۱۴۹ء۶ | ۳۶ | ۲/۷ | ۱۶۱ء۵ | ۳۸ | ۲/۹ | + ۸ء۰ |
| کان کن (سخت کوئلہ) | ۲۸۳ء۸ | ۶۸ | ۴/۱۰ | ۲۸۵ء۲ | ۶۸ | ۴/۱۰ | + ۰ء۵ |
| لوہا گلانے والا | ۲۲۷ء۱ | ۵۴ | ۳/۱۱ | ۲۹۲ء۲ | ۷۰ | ۵/- | + ۲۸ء۷ |
| اشیائے خوردنی اور تعیشات ضائع میں مزدور | ۲۱۶ء۶ | ۵۲ | ۳/۸ | ۲۳۳ء۳ | ۵۶ | ۴/- | + ۷ء۷ |



Marfat.com

تنخواہوں کی اوسطاً شرح ۵۲۲ جرمن مارک (یا ۱۲۵ ڈالر یا ۴۴ پاؤنڈ) ماہانہ تھی۔ یہ شرح ۱۹۵۰ء کی شرح سے ۹۴ فیصدی زیادہ ہوتی ہے۔

ملازمتوں سے حاصل ہونے کے علاوہ آمدنیاں پیداواری سرگرمیوں میں حصّہ لینے سے بھی حاصل ہوتی ہیں۔ ان میں قابلِ ذکر ذرائع سود، کرائے، اُدھار بٹہ کی رقموں کی ادائیگیاں اور سرمایہ پر منافع کی آمدنی ہیں۔ لوگ اور ادارے اس قسم کی آمدنیاں جوڑ سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ ہوسکتا ہے کہ ایک مزدور صرف اُجرت ہی نہیں بلکہ سود بھی حاصل کرتا ہے اور اسی طرح کاروبار کا والی اپنی حیثیت کی وجہ سے آمدنی ہی نہیں بلکہ سرمایہ پر منافع بھی پا سکتا ہے۔ ایسا اکثر ہوتا ہے۔

ایک ایسے زرعی مزدور کی قومی پیداوار جس کے پاس صرف ایک لکڑی کا بنا ہوا ہل ہوتا ہے، تقریباً ۶۰ ڈالر (یا ۲۱ پاؤنڈ ۸ شلنگ ۷ پنس) ہوتی ہے اور ایک صنعتی مزدور کی امریکہ میں تقریباً ۶,۰۰۰ ڈالر (یا ۲,۱۴۳ پاؤنڈ) ہوتی ہے۔ موخرالذکر میں سے ۲,۰۰۰ ڈالر (یا ۷۱۵ پاؤنڈ) کی رقم سرکاری کاموں کی کفالت میں اور سرمایہ لگانے کی مد میں صرف ہوتی ہے۔ اول الذکر مزدور کے پاس، جو اپنی پیدا کی ہوئی قومی پیداوار میں سے غذا کی شکل میں حصہ بھی پاتا ہے، زراعت میں سرمایہ لگانے کیلئے کچھ رقم نہیں بچتی۔

فی کس سالانہ پیداوار کی تخمیناً رقمیں یہ ہیں: امریکہ میں ۹,۲۸۰ جرمن مارک (یا ۲,۲۱۰ ڈالر یا ۷۸۹ ڈالر) O.E.E.C. گروہ کے ممالک میں ۲,۷۲۰ جرمن مارک (یا ۶۴۸ ڈالر یا ۲۳۱ پاؤنڈ) اور روس میں ۲,۱۰۰ جرمن مارک (یا ۵۰۰ ڈالر یا ۱۷۹ پاؤنڈ)

## کُل قومی پیداوار کی تقسیم (۱۹۵۹ء)[۱]

### مروّجہ قیمتوں کے حساب سے

| | (کروڑوں میں) | | | |
|---|---|---|---|---|
| | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | فیصدی |
| نجی صرف ..... ..... ..... | ۱۴,۲۹۰ | ۳,۴۳۰ | ۱,۲۱۰ | ۵۸٫۵ |
| اشیا اور خدمات پر سرکاری اخراجات | ۳,۳۸۰ | ۸۱۰ | ۲۹۰ | ۱۳٫۸ |
| سرمایہ لگانے پر صرف:- | | | | |
| خاص ساز و سامان اور آلات / ذخائر .... .... | ۳,۸۷۰ | ۱,۴۱۰ | ۵۰۰ | ۲۴ |
| بیرونی امداد ..... ..... | ۹۰۰ | ۲۲۰ | ۸۰ | ۳٫۷ |
| مجموعی قومی پیداوار ..... ..... | ۲۴,۴۴۰ | ۵,۸۶۰ | ۲,۰۷۰ | ۱۰۰ |

۱؎ اعداد و شمار کے عارضی نتائج



Marfat.com

## خالص قومی آمدنی بلحاظ اصل قیمت

### مختلف اقتصادی شعبوں کے حصّے

| شعبہ | جرمن مارک (کروڑوں میں) | ڈالر | پاؤنڈ | فیصدی |
|---|---|---|---|---|
| زراعت، جنگلات، ماہی گیری | ۱,۴۳۴.۶ | ۳۴۱.۶ | ۱۲۳ | ۸.۹ |
| کان کنی اور قوت کی پیداوار | ۹۳۴ | ۲۲۲.۴ | ۷۹۴ | ۵.۸ |
| بڑے پیمانہ پر اشیاء کی صنعتیں | ۶,۰۱۱.۸ | ۱,۴۳۱.۴ | ۵۱۱.۲ | ۳۷.۳ |
| تعمیرات | ۱,۰۲۹.۱ | ۲۴۵ | ۸۷.۵ | ۶.۴ |
| کاروبار | ۲,۱۰۷.۴ | ۵۰۱.۸ | ۱۷۹.۲ | ۱۳.۱ |
| حمل ونقل، رسل ورسائل | ۱,۲۰۳.۲ | ۲۸۶.۵ | ۱۰۲.۳ | ۷.۵ |
| بینک اور نجی بیمہ | ۶۰۹.۹ | ۱۴۵.۲ | ۵۱.۹ | ۳.۸ |
| مکانوں کے کرائے | ۲۰۲.۴ | ۴۸.۲ | ۱۷.۲ | ۱.۳ |
| سرکار | ۱,۵۰۰.۸ | ۳۵۷.۳ | ۱۲۷.۶ | ۹.۳ |
| متفرقات | ۱,۱۰۰.۳ | ۲۶۲ | ۹۳.۶ | ۶.۸ |
| دوسرے اقتصادی شعبے | ۱۶,۱۳۳.۵ | ۳,۸۴۱.۳ | ۱,۳۷۱.۹ | ۱۰۰ |
| نمایاں منافع جات | -۵۰ | -۱۱.۹ | -۴.۳ | -۰.۳ |
| کل رقم (۱۹۵۷ء، مروجہ قیمتوں کے حساب سے) | ۱۶,۰۸۳.۵ | ۳,۸۲۹.۴ | ۱,۳۶۷.۶ | ۹۹.۷ |

خالص قومی پیداوار بلحاظ مروجہ قیمت کا ایک بہت بڑا حصّہ اپنے آخری استعمال یا بطور سرمایہ صرف ہونے سے پہلے حکومت کے ذریعہ "ازسرِ نو تقسیم" ہوتا ہے۔ یہ مثلاً اس طرح ہوتا ہے کہ کوئی سرکاری ادارہ اس پیداوار کی کچھ رقم ٹیکسوں، فیسوں وغیرہ کی شکل میں جمع کرے اور پھر اس رقم کو نجی افراد کے حوالہ کردے جس سے قومی اقتصادی کیفیت میں کوئی اضافہ بھی نہ ہو۔ ۱۹۵۷ء میں اس نوعیت کی رقم کی مقدار ۳,۲۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷۶۰ کروڑ ڈالر یا ۲۷۰ کروڑ پاؤنڈ) سے زیادہ ہوتی تھی جس میں سے تقریباً ۱,۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۵۰ کروڑ ڈالر یا ۱۶۰ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم صرف قومی بیموں پر صرف ہوئی۔ ۸۱۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۹۰ کروڑ ڈالر یا ۷۰ کروڑ پاؤنڈ) کی ایک اور رقم جنگ کی پیدا شدہ ادائیگیوں میں گئی اور ۳۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۰ کروڑ ڈالر یا ۳۰ کروڑ پاؤنڈ) سرکاری ملازمین کے پنشن فنڈ کیلئے کام میں آئی۔ (تفصیلات کے لئے اگلے صفحہ پر جدول دیکھئے)

### ...... اور صَرف کس طرح ہوتی ہے

قومی پیداوار یا تو نجی حساب میں خرچ کی جاسکتی ہے یا حکومت اس کو صَرف کرسکتی ہے یا یہ



Marfat.com

## قومی سے نجی حساب میں منتقل شدہ رقوم (۱۹۵۷ء) ۱؎

| | (کروڑوں میں) | | | (کروڑوں میں) | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ |
| قومی بیمہ: | | | | ۱٫۸۸۰ | ۴۵۰ | ۱۶۰ |
| جس میں سے بیماری کا بیمہ .. .. .. | ۵۸۰ | ۱۴۰ | ۵۰ | | | |
| " " پنشن کے لئے .. .. | ۱٫۱۷۰ | ۲۸۰ | ۱۰۰ | | | |
| " " حوادث کے بیموں کے لئے .. | ۱۳۰ | ۳۰ | ۱۰ | | | |
| قانون وظائفِ اطفال سے متعلق ادائیگیاں | | | | ۵۰ | ۱۰ | ۴ |
| جنگ سے تباہ شدہ لوگوں کی دیکھ بھال .. | | | | ۳۵۰ | ۸۰ | ۳۰ |
| سرکاری ملازمین کی پنشنیں ۲؎ .. .. | | | | ۳۵۰ | ۸۰ | ۳۰ |
| باروں کی مساوی تقسیم .. .. .. | | | | ۱۹۰ | ۵۰ | ۲۰ |
| بیروزگاری کے بیمے .. .. .. | | | | ۱۱۰ | ۳۰ | ۱۰ |
| رفاہ عامہ اور امداد .. .. .. | | | | ۱۲۰ | ۳۰ | ۱۰ |
| سابقہ فوجیوں اور خارج شدہ .. .. سرکاری ملازمین کی پنشنیں .. .. .. | | | | ۱۵۰ | ۴۰ | ۱۰ |
| کل رقم .. .. .. .. .. | | | | ۳٫۲۰۰ | ۷۶۰ | ۲۷۰ |

۱؎ وفاقی وزارتِ محنت سے ماخذ۔ ۲؎ وفاقی شعبہ اعداد وشمار سے ماخذ۔

سازوسامان اور ذخائر میں لگائی جاسکتی ہے۔ اس کا کچھ حصہ غیرملکی اقتصادی سرگرمیوں کی طرف منتقل کیا جاسکتا ہے۔ بصورت دیگر غیرملکی اقتصادی نظم ونسق سے پیدا ہونے والے سازوسامان اور خدمات کو ملکی اقتصادی سرگرمیوں کے حوالہ کیا جاسکتا ہے اور اس کو اپنے ملک میں اسی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے اور اس کو اپنے ملک میں اسی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے جس طرح اپنی قومی پیداوار کو۔

قومی پیداوار کے اس حصہ کو "غیرملکی جذبہ" کہا جاتا ہے۔ چنانچہ "اندرونِ ملک استعمال کی جانیوالی اشیاء اور خدمات" کی نام نہاد کل مقدار، کل قومی پیداوار سے زیادہ بھی ہوسکتی ہے اور کم بھی۔

۱۹۵۹ء میں وفاقی جمہوریہ میں کل قومی پیداوار کا ۵۸٫۵ فیصدی حصہ نجی صَرف میں استعمال ہوا۔ اسکے باوجود بھی نجی صَرف اب بھی ماقبل جنگ تناسب تک نہیں پہنچا ہے جو ۱۹۳۶ء میں ۶۰٫۵ تھا۔ مروجہ قیمتوں کے حساب سے ۱۹۵۸ء میں نجی صَرف فی کس فی سال ۲٫۵۴۳ جرمن مارک یا ۶۰۵ ڈالر یا



Marfat.com

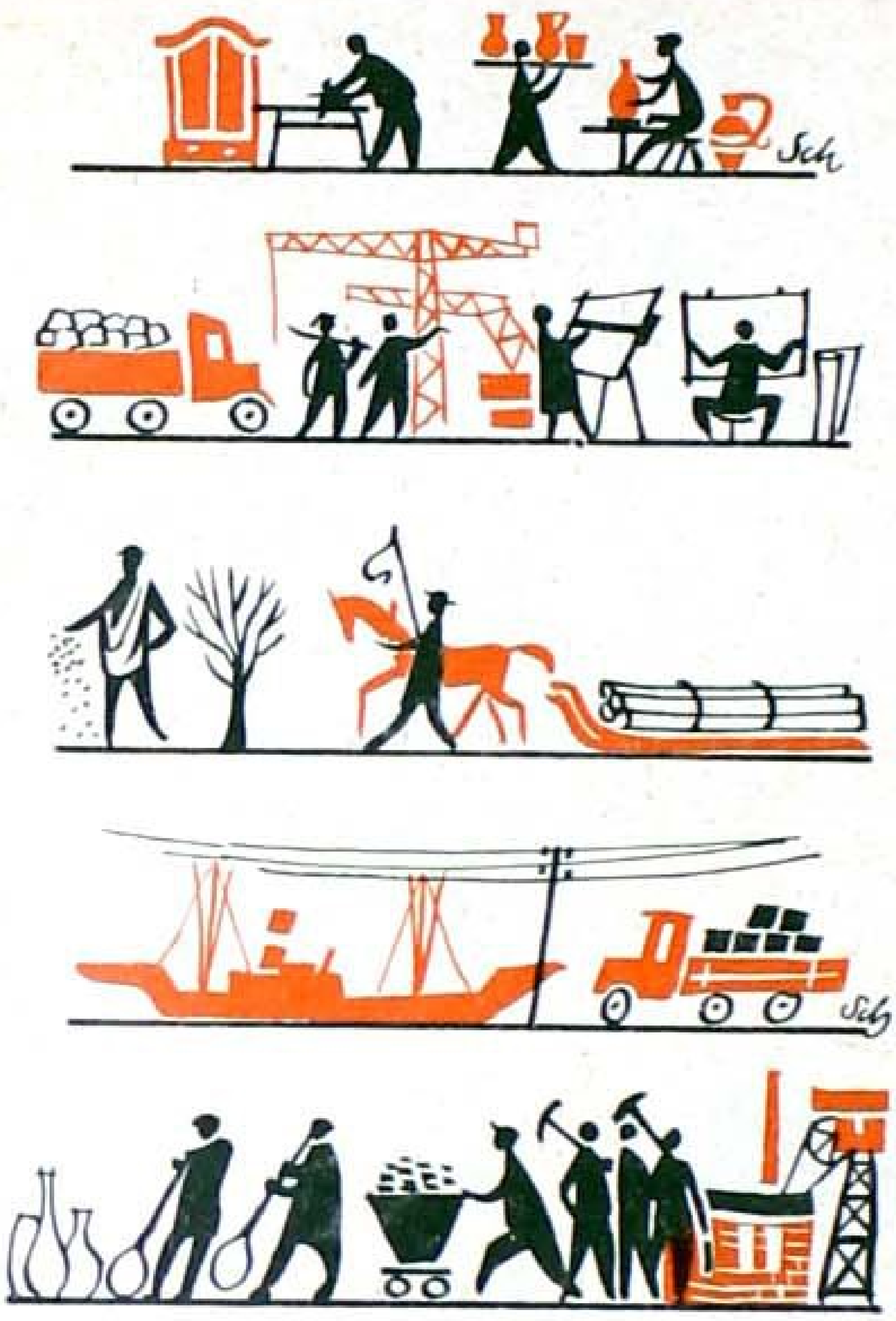

۲۱۶ پاؤنڈ) تھا۔

دوسری طرف اشیاء اور خدمات پر سرکاری خرچ (۱۳٫۸ فیصدی) اور سرمایہ لگانے اور غیر ملکی چندوں پر خرچ میں (دونوں مل کر، ۲۷٫۷ فیصدی ہوتے ہیں) اضافہ ہوگیا ہے۔ اس سرکاری خرچ میں صرف بُند، ریاستوں، تعلقوں اور قومی بیموں کے شعبہ کے اخراجات ہی شامل نہیں ہیں بلکہ دفاعی اخراجات بھی اور ان اخراجات سے متعلقہ سرمایہ لگانے کے بھی مثلاً فوجیوں کیلئے بارکس اور ہوائی اڈے بنانا۔ تاہم سرکاری اخراجات میں وہ پنشنیں اور امداد وغیرہ شامل نہیں ہوتی ہیں جو متعلقہ شعبے ادا کرتے ہیں اور جن کے بارے میں اوپر کہا گیا تھا کہ ان کی کل رقم ۳٫۲۰۰ جرمن مارک ہوتی ہے۔ سڑکیں بنانے اور ایسے دوسرے امور پر صرف کو سرمایہ لگانے کی مد میں شمار کیا جاتا ہے۔

سرمایہ لگانے میں اضافہ جنگ کا ایک ناگزیر نتیجہ ہے کیونکہ جنگ کی وجہ سے تباہ شدہ کارخانوں کو ازسرِنو تعمیر کرنا اور تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کیلئے مکانات اور فیکٹریاں بنانا ضروری ہوگیا۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۹ء تک کارخانوں اور آلات میں لگے ہوئے سرمایہ کی رقم ۳۶٫۰۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸٫۶۴۰ کروڑ ڈالر یا ۳٫۰۶۰ کروڑ پاؤنڈ) تک پہنچ گئی۔ ساتھ ساتھ ملک کے ذخائر میں مجموعی طور پر اضافہ ہوگیا۔ بچتوں کی کُل رقم جس سے ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۸ء تک کے عرصہ میں ملک کے اثاثہ میں اضافہ ہونے میں بہت مدد ملی، اندازاً ۲۳٫۴۲۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵٫۶۲۰ کروڑ ڈالر یا ۱٫۹۹۰ کروڑ پاؤنڈ) ہے۔ اس رقم کا صرف ۲۲٫۵ فیصدی حصہ نجی گھرانوں کی بچتوں پر مشتمل ہے۔ ۴۳ فیصدی حصہ کاروباروں سے حاصل ہوا۔ کل بچتوں کا ۳۵ فیصدی سرکاری اداروں نے اپنے اثاثے بڑھانے کیلئے استعمال کیا۔ ان بچتوں سے مزدوروں کی حالت بہتر ہونے میں مدد ملی اور قومی قرضوں کا بار بھی کم ہوگیا۔

## ۲۲ متفرق ضروریات فی کس آبادی (۱۹۵۸ء)

| | | |
|---|---|---|
| اخباری کاغذ | ۸٫۶ | کلوگرام |
| جوتے | ۲٫۶ | جوڑے |
| سوتی دھاگہ | ۷ | کلوگرام |
| اُونی دھاگہ | ۲٫۸ | کلوگرام |
| | | فی ہزار |
| موٹر گاڑیاں | ۱۰٫۹ | |
| موٹر سائیکلیں | ۰٫۲ | |

۱۹۵۸ء کی کل بچتوں میں سے ۴۰ فیصدی حصّہ سرکار کو دستیاب ہوا، ۲۶ فیصدی کاروباری حلقوں کو اور ۳۴ فیصدی نجی افراد کو۔

دوسری عالمی جنگ کے بعد سرمایہ لگانے میں خود کفیل ہونے کو اہمیت دی جانے لگی، اور صرف جرمنی ہی میں نہیں۔ امریکہ کی صنعتوں میں ۱۹۴۶ء سے ۱۹۵۶ء تک کے عرصہ میں جمع کئے ہوئے منافع وغیرہ سے حاصل کئے ہوئے ذرائع مدت دراز کے ذرائع کے تقریباً ۸۰ فیصدی ہوتے تھے۔ مغربی یورپ کے صنعتی ممالک میں یہ تناسب ۴۰ سے ۵۰ فیصدی تک ہو گیا تھا۔

Marfat.com

## ۲۳ نجی صَرف

گھریلو خریداریاں، کاشتکاروں کی اپنی خورد و نوش، اور ذاتی رہائشی مکانات کے کرایہ کی رقمیں، یہ سب ملکر کل قومی پیداوار کے نصف حصہ سے زیادہ (۵۸٫۵ فیصدی) ہو جاتے ہیں۔ ۱۹۵۶ء میں اس "صَرف" کی مالیت ۱۱،۴۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲،۷۳۰ کروڑ ڈالر یا ۹۷۰ کروڑ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔ یہ مالیت ۱۹۵۹ء میں ۱۴،۲۹۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳،۴۳۰ کروڑ ڈالر یا ۱،۲۲۰ کروڑ پاؤنڈ) تک پہنچ گئی تھی۔ یہ رقم ۱۹۵۸ء کی مالیت سے ۶ فیصدی زیادہ ہوتی تھی۔

جنوری ۱۹۵۹ء سے دسمبر ۱۹۵۹ء تک وفاقی جمہوریہ میں ۶،۵۳۰ کروڑ سگرٹ پیے گئے۔ اس میں ۸۲ فیصدی سگرٹ ۱ جرمن مارک کے ۱۲ سگرٹ کی قیمت کے تھے۔ صرف ۵ فیصدی سگرٹ ایشیائی تمباکو کے بنے ہوئے تھے۔ ۱۹۵۶ء - ۵۷ء میں تقریباً ۲۷،۰۰۰ بھٹیوں میں ۵ لاکھ ہکٹو لیٹر کی مقدار کی الکوحل بنی۔ انگور سے بنی ہوئی برانڈی کی کھپت غلہ کی برانڈی سے زیادہ ہو گئی ہے۔ تقریباً ۳۰،۰۰۰ شراب کے کارخانوں نے ۵ کروڑ ۴ لاکھ ہکٹو لیٹر کی مقدار کی بیئر بنائی۔ انگور کی شراب کی کھپت فی کس آبادی ما قبل جنگ سے دوگنی ہو گئی ہے اور جرمن کی خاص شراب "سکیت" کی ۱۹۵۱ء سے دس گنی۔ ۱۹۵۹ء میں اس قسم کی شراب کی کمپنیوں نے ۵ کروڑ ۹۰ لاکھ بوتلوں پر ٹیکس ادا کیا۔ اس حساب سے انگوری شراب کی پیداوار میں جرمنی

رسالہ "نیوز ویک" کے بیان کے مطابق ۱۹۵۶ء میں امریکہ میں خریداروں نے یہ رقمیں خرچ کیں:-

(کروڑوں میں)

| | ڈالر | پاؤنڈ |
|---|---|---|
| انگور کی شراب .. .. .. .. | ۴٫۵ | ۱٫۶ |
| ماہی گیری .. .. .. .. .. | ٫۸ | ٫۳ |
| پیراکی کے تالاب .. .. .. .. | ۴۰ | ۱۴٫۳ |
| بحری موٹر گاڑی .. .. .. | ۱۷ | ۶٫۱ |
| تعطیلات (امریکہ میں) .. | ۲،۰۰۰ | ۷۱۴ |
| گھوڑ دوڑ .. .. .. .. | ۲،۵۰۰ | ۸۹۳ |

*

اخبار "ہانڈیلز بلاٹ" نے بتایا ہے کہ امریکہ کے ۵ کروڑ ۲۲ لاکھ گھرانوں کے ۸۰ فیصدی کے پاس کپڑا دھونے کی مشین، ۶۱ فیصدی میں صفائی کرنے کی مشین، ۸۶ فیصدی میں بجلی کی استری، اور ۱۷ فیصدی میں توست سینکنے کی مشین ہوتی ہے۔ ۵۰ فیصدی گھروں میں ٹیلیفون ہوتا ہے۔ ہر پانچ میں سے تین خاندانوں کا اپنا مکان ہوتا ہے۔ ہر چار میں سے تین خاندانوں کے پاس کم از کم ایک موٹر گاڑی ہوتی ہے اور تقریباً ۱۰ فیصدی کے پاس دو یا دو سے زیادہ گاڑیاں ہوتی ہیں۔

۱۹۵۷ء میں امریکہ میں ۴۴،۱۰۰ کروڑ سگرٹ پیے گئے۔



Marfat.com

دنیا میں دوسرے درجہ پر ہوجاتا ہے۔

بوتلوں میں جراثیم سے پاک دودھ کی پیداوار ۱۹۵۳ء اور ۱۹۵۶ء کے درمیان دوگنی سے زیادہ ہوگئی۔ (۵ کروڑ ۱۰ لاکھ لٹر سے ۱۰ کروڑ ۷۰ لاکھ لٹر) ۱۹۵۹ء میں غیر منشی مشروبات کی کھپت فی کس ۲۷٫۸ لٹر تھی (امریکہ میں ۴۰ لٹر ہے) ۱۹۵۸ء میں سیب اور دوسرے پھلوں کے رس کی کھپت کی وجہ سے تقریباً ۵۰٬۰۰۰ ٹن پھل اور ترکاریوں کے رس کی درآمد کی ضرورت پڑی۔ ۱۹۵۶ء میں یہ مقدار ۱۳۰٬۰۰۰ ٹن تھی۔

دفاقی جمہوریہ میں ۶۰ فیصدی گھرانوں میں ایک صفائی کی مشین ہوتی ہے، ۲۳ فیصدی میں ایک ریفریجریٹر ۲۹ فیصدی میں ایک کپڑا دھونے کی مشین۔ ریفریجریٹر ۱۹۳۶ء میں ۱۲٫۵۰۰ فروخت ہوئے تھے اور ۱۹۵۵ء میں ۶۰۰٬۰۰۰۔ چار میں سے ایک شخص بجلی کا اُسترا استعمال کرتا ہے۔

۱۹۵۸ء میں ۲۰ کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن پھل جن کی قیمت ۱۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۸ کروڑ ڈالر یا ۱۳ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوتی تھی، دفاقی جمہوریہ میں درآمد کئے گئے۔ اسی سال ۴۳۰ کروڑ انڈے بھی درآمد ہوئے، اتنے انڈے دنیا میں کسی ملک نے نہیں منگائے۔

۱۹۵۶ء میں دفاقی جمہوریہ میں سامان تعیشات کی کھپت سے تقریباً ۴۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۱۱ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۳۸ کروڑ پاؤنڈ) کی آمدنی ہوئی۔

## ایک متوسط درجہ کے جرمن فرد کی اشیاء خورد و نوش کی سالانہ کھپت (۱۹۵۷ء-۵۸ء)

| | پاؤنڈ | کلوگرام |
|---|---|---|
| دودھ (سب قسم) ... ... ... ... ... ... ... ... | | ۱۳۱٫۱ |
| مکھن ... ... ... ... ... ... ... | ۱۶٫۳ | ۷٫۴ |
| پنیر ... ... ... ... ... ... ... | ۹٫۵ | ۴٫۳ |
| چربی، تیل ... ... ... ... ... ... ... | ۴۲٫۱ | ۱۹٫۱ |
| گوشت ... ... ... ... ... ... ... | ۱۱۶٫۰ | ۵۲٫۶ |
| مچھلی ... ... ... ... ... ... ... | ۲۶٫۷ | ۱۲٫۱ |
| مچھلی کے قتلے ... ... ... ... ... ... | ۱۵٫۲ | ۶٫۹ |
| انڈے ... ... ... ... ... ... ... | ۲۵٫۶ | ۱۱٫۶ |
| آٹے کی بنی ہوئی اشیاء ... ... ... ... ... | ۱۹۷٫۳ | ۸۹٫۵ |
| میدہ کی بنی ہوئی اشیاء ... ... ... ... ... ... | ۱۸۹٫۸ | ۸۶٫۱ |



Marfat.com

۲۳ ۱۹۵۹ء میں ایک اوسط درجہ کے گھرانے (والدین اور دو بچے جس میں ایک کی عمر پندرہ سال سے کم) کے گھریلو اخراجات کے ہر ایک ہزار پاؤنڈ میں سے یہ رقمیں اس طرح صرف ہوتی ہیں :-

| | | |
|---|---|---|
| غذا | ۳۸۶ | پاؤنڈ |
| مشروبات، تمباکو | ۶۸ | پاؤنڈ |
| کرایہ | ۱۰۱ | پاؤنڈ |
| گھریلو سامان | ۸۴ | پاؤنڈ |
| بجلی روشنی | ۴۵ | پاؤنڈ |
| کپڑے | ۱۳۴ | پاؤنڈ |
| ذاتی صفائی | ۴۵ | پاؤنڈ |
| تعلیم، تفریح | ۱۰۱ | پاؤنڈ |
| سفر (کرائے) | ۳۶ | پاؤنڈ |

## غذا، زراعت، جنگلات اور ماہی گیری

۲۴ آبادی میں اضافہ اور صنعتی ترقی کے باوجود وفاقی سرزمین کے کل رقبہ کے ۸۷ فیصدی حصہ میں اب بھی زراعت ہوتی ہے یا وہاں جنگلات ہیں اور اس تناسب میں صرف ایک معمولی سی کمی ہورہی ہے۔ ۱۹۴۹ء میں زراعت، جنگلات اور باغبانی سے متعلق ۲۰ لاکھ کاروبار تھے، (۵ کروڑ ۴۰ لاکھ ایکڑ زمین پر) اس وقت سے ان میں ۴۵ لاکھ چھوٹے کاروباروں کا اضافہ ہوگیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ یہ صرف ۷ لاکھ ایکڑ کے رقبہ میں واقع ہیں مگر اس سے کم از کم یہ ضرور واضح ہوجاتا ہے کہ ہر تین گھرانوں میں سے ایک میں ایک چھوٹا سا باغ موجود ہے۔

### وفاقی علاقہ کی سرزمین کا استعمال (۱۹۵۸ء)

| | فیصدی | مربع کلومیٹر | مربع میل |
|---|---|---|---|
| زراعت .. .. .. .. .. .. .. .. .. .. | ۵۸٫۳ | ۱۴۳٫۹۰۰ | ۵۵٫۶۰۰ |
| لکڑی .. .. .. .. .. .. .. .. .. .. | ۲۸٫۷ | ۷۰٫۸۰۰ | ۲۷٫۳۰۰ |
| عمارتیں، کھیت، صنعتی اراضی .. .. .. .. .. | ۳٫۱ | ۷٫۶۰۰ | ۲٫۹۰۰ |
| سڑکیں اور ریلیں .. .. .. .. .. .. .. | ۳٫۸ | ۹٫۴۰۰ | ۳٫۶۰۰ |
| ناقابل کاشت، دلدل | ۳٫۶ | ۸٫۹۰۰ | ۳٫۴۰۰ |
| پانی، ہوائی اڈے وغیرہ .. .. .. .. .. .. | ۲٫۶ | ۶٫۳۰۰ | ۲٫۴۰۰ |
| کل میزان | ۱۰۰ | ۲۴۶٫۹۰۰ | ۹۵٫۳۰۰ |



Marfat.com

## قطعات کا تناسب (۱۹۵۸ء)

| | رقبہ کا تناسب فیصدی | قطعات کا تناسب فیصدی |
|---|---|---|
| بڑے کھیت (۵۰ یا زیادہ ایکڑ) .. .. .. .. | ۳۵/۸ | ۱/۷ |
| درمیانہ درجہ کے کھیت (۵ سے ۴۹ ایکڑ) .. .. .. | ۵۹/۷ | ۵۷/۹ |
| چھوٹے کھیت (۵ ایکڑ سے کم) .. .. .. .. .. | ۴/۵ | ۳۵/۰ |
| کل میزان | ۱۰۰ | ۱۰۰ |

جرمنی میں زراعتی زمینیں چھوٹی چھوٹی ہیں، ۵ سے لیکر تقریباً ۲۵۰ ایکڑ تک، اور اوسط ۱۷ ایکڑ سے بھی کم ہوتی ہے۔ چنانچہ کھیت نسبتاً بہت مختصر ہوتے ہیں اور کچھ علاقوں میں توورا ثتی تقسیم کی وجہ سے ان کے بھی چھوٹے چھوٹے حصے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ کئی زمینوں کو ملا کر ایک کر دینے کو وفاقی حکومت بہت زیادہ اہمیت دے رہی ہے۔ کاشت کے قابل زمین کا رقبہ ساڑھے تین کروڑ ایکڑ ہے، اس کا ۵۷ فیصدی حصہ قابل زراعت ہے اور ۴۰ فیصدی حصہ میں چراگاہیں وغیرہ ہیں۔ پھل دار درختوں کی تعداد ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ سے زیادہ ہے (۱۹۵۸ء، سارلینڈ کے علاوہ) ۱،۴۶،۰۰۰ ایکڑ علاقہ میں انگور لگائے جاتے ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں انگور کی شراب کی پیداوار ۴۸ لاکھ ہکٹو لٹر تھی، اور ۱۹۵۹ء میں ۴۳ لاکھ۔ ۱۹۵۸ء میں ۹،۷۰۰۰ ہکٹو لٹر انگور کی شراب اور ۷،۴۷،۰۰۰ بوتلیں سیکٹ شراب کی برآمد کی گئیں۔ اس کے باوجود بھی وفاقی جمہوریہ دنیا میں سب سے زیادہ انگوری شراب درآمد کرنے والا ملک ہے۔

زراعتی پیداوار میں مویشی پالنے کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ ۱۹۵۷ء/۵۹ء میں کل غذائی پیداوار (۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن) کا تقریباً تین چوتھائی حصہ مویشی پالنے کے ذریعہ حاصل ہوا تھا۔

قطعات کے مالکان کافی حد تک خود زمین کے مالک ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں وفاقی جمہوریہ میں (ہیمبرگ، بریمن اور سارلینڈ کے علاوہ) تقریباً ۱۷ لاکھ ۴۰ ہزار زرعی قطعات پر ۳۷ لاکھ لوگ کام کر رہے تھے۔

### مویشیوں کی تعداد
دسمبر ۱۹۵۸ء

| (ہزاروں میں) | |
|---|---|
| گھوڑے .......... | ۹۰۷ |
| گائے بیل .......... | ۱۲،۰۶۵ |
| دودھ دینے والی گائے ... | ۵،۵۶۱ |
| خنزیر .......... | ۱۴،۶۵۴ |
| مرغیاں، پرندے .... | ۶۱،۴۶۹ |



Marfat.com

## دیوار آہنی ——————

جو نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک کے
جابر حکمرانوں نے اپنے اور وفاقی جمہوریہ کے
درمیان اس جگہ قائم کی .....

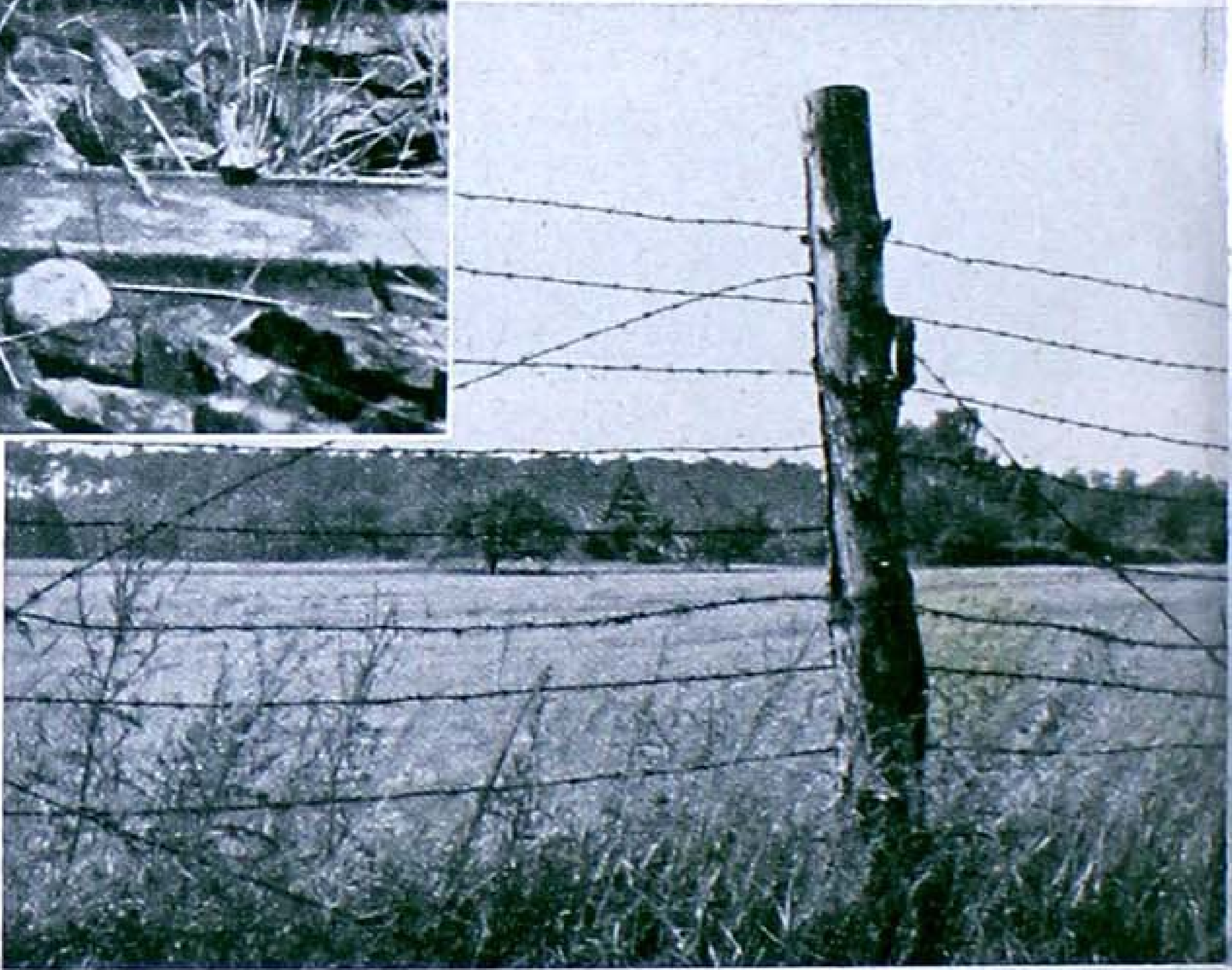

..... اور جس نے جرمنی کو
شمال سے جنوب تک دو حصوں
میں تقسیم کیا ہوا ہے

Marfat.com

پاپستراس، برلن، میں مہاجرین کے عارضی رہائشی مکانات
برلن ماریَن فیلڈ کے ایک ہنگامی کیمپ میں

Marfat.com

## کاشت کی اہم قسمیں (۱۹۵۸ء)

| قِسم | بویا ہوا رقبہ ہیکٹر | ایکڑ | فیصدی |
|---|---|---|---|
| غلّہ (خصوصاً رائی اور گیہوں) ...... | ۴۹٬۱۵٬۰۰۰ | ۱٬۲۱٬۴۵٬۰۰۰ | ۶۱٫۲ |
| زیرزمین ترکاریاں (خصوصاً آلو).... | ۱۸٬۸۰٬۰۰۰ | ۴۶٬۴۶٬۰۰۰ | ۲۳٫۴ |
| چارہ کے پودے ........... | ۹٬۹۵٬۰۰۰ | ۲۴٬۵۹٬۰۰۰ | ۱۲٫۴ |
| دوسرے پودے ........... | ۲٬۴۲٬۰۰۰ | ۵٬۹۸٬۰۰۰ | ۳٫۰ |
| کل میزان | ۸۰٬۳۲٬۰۰۰ | ۱٬۹۸٬۴۷٬۰۰۰ | ۱۰۰ |

اس کے علاوہ ۶ لاکھ ۳۰ ہزار افراد ان قطعات پر جزوی طور پر کام کرتے تھے اور تقریباً ۹ لاکھ وقتاً فوقتاً۔ روزانہ کی اجرت کے حساب سے کام کرنے والوں کی تعداد ۶٬۵۱٬۰۰۰ تھی۔ ۲٬۴۰٬۰۰۰ کھیتوں میں عورتیں کام کرتی تھیں۔

۱۹۴۵ء سے جون ۱۹۵۹ء تک ۱٬۱۰٬۰۰۰ نوآبادکار قطعات جن کا رقبہ ۱۲٬۵۰٬۰۰۰ ایکڑ ہوتا تھا، مہاجر کاشتکاروں کے لئے قائم کئے گئے۔ ان میں بہت سی زمینیں ۵ ایکڑ سے کم کی تھیں۔

دیہات سے شہر اور صنعتوں کی طرف جانے کے رجحان کو روکنے کے لئے زمینوں پر کام کرنیوالوں کی سماجی اور اقتصادی زندگی کو بہتر بنایا جارہا ہے۔ ۱۹۵۰ء/۵۱ء سے ۱۹۵۷ء/۵۸ء تک کے عرصہ میں زمینوں پر کام کرنیوالوں کی تعداد (کل وقت کام کرنے کے حساب سے) تقریباً ۱۰ لاکھ کم ہوگئی (یعنی تقریباً ۲۷ فیصدی)۔ ۱۹۵۹ء میں ۳۹٬۲۰۰ لوگ (۴٫۵ فیصدی) زمینوں کو چھوڑ کر دوسرے کاموں پر لگ گئے۔

اس کمی کو زمینوں پر مشینوں کا استعمال کرکے پورا کیا جائیگا۔ اب ایسے لوگوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوگیا ہے جو کام کرتے تو شہروں میں ہیں مگر رہتے یا تو دیہات میں یا شہر کے قرب وجوار میں ہیں۔ اس وجہ سے اب ایسی تجاویز کو ترقی دینے کی طرف دھیان دیا جارہا ہے جن کے تحت گاؤں کی وضع کے رہائشی علاقے قائم کئے جاسکیں۔

وفاقی جمہوریہ کی زراعت میں مشینوں کا استعمال تیزی سے بڑھتا جارہا ہے اور اس پر روپیہ بھی زیادہ صرف کیا جارہا ہے۔ ۱۹۵۸ء کے اختتام تک ۷ لاکھ سے زیادہ ٹریکٹر استعمال میں تھے۔ ۱۹۵۸ء



Marfat.com

۲۴

کی فصل کٹنے کے وقت ۲۵ ہزار
کاٹنے اور گاہنے کی مشینیں تھیں
(۱۹۴۹ء میں صرف ۱۴۹
تھیں)۔
جرمن زراعت کی سوسائٹی
*(Deutsche Landwirt-
schafts-Gesellschaft*
DLG) — سات سال
سے علم زراعت اور اس پر عمل
کے درمیان رابطہ قائم کئے ہوئے
ہے اور اس سوسائٹی نے
زراعت اور پیداوار غذا کو
بہت ترقی دی ہے۔ زراعت
کے میدان میں زراعتی طریق کار کو بہتر بنانے میں
۴۰۰۰ کروڑ جرمن مارک دیا ۹۵۰ کروڑ ڈالر یا
۳۴۰ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم صرف کی گئی ہے۔ یکم
جولائی ۱۹۵۷ء کو زراعتی پٹوں کی کُل مالیت کا
تخمینہ ۹۳۰ کروڑ جرمن مارک یا ۲۲۰ کروڑ ڈالر
یا ۸۰ کروڑ پاؤنڈ) تھا۔ اگر سکّہ کی قیمت کے گرجانے
کو حساب میں شامل نہ کیا جائے تو یہ رقم ماقبل
جنگ سے ۵۰ فیصدی زیادہ ہوتی ہے۔ ۱۹۵۹ء
میں "منصوبہ گرین" کے تحت زراعت کو امداد اور
قرضوں کی شکل میں ۱۹۰ کروڑ جرمن مارک دیا

دنیا میں ۳۵ کروڑ خاندان زراعت میں لگے
ہوئے ہیں۔ ۲۵ کروڑ کے پاس صرف ایک بیلچہ
یا لکڑی کا ہل ہے۔ ۹ کروڑ کے پاس ایک لوہے
کا ہل اور صرف ایک کروڑ کے پاس ایک ٹریکٹر
یا مشین سے چلنے والا ہل +

دنیا کی ترکاریوں کی کُل پیداوار کا پانچواں حصہ
وبائی آفات کی نذر ہو جاتا ہے +

۱۸۳۰ء میں امریکہ میں ۴ آدمیوں کی غذا
فراہم کرنے کے لئے ایک زراعتی مزدور کی ضرورت
ہوتی تھی، ۱۹۳۰ء میں ۱۰ آدمیوں کے لئے
اور ۱۹۵۶ء میں ۲۰ کے لئے +



Marfat.com

## زراعتی سرگرمیوں پر اخراجات (۱۹۵۶ء/۵۷ء)

| | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ |
|---|---|---|---|
| | (کروڑوں میں) | | |
| خاندان کے لوگوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کی اُجرتیں .. | ۲۳۲٫۳ | ۵۵٫۳ | ۱۹٫۸ |
| سماجی بیمے ... ... ... ... ... | ۳۶٫۷ | ۸٫۷ | ۳٫۱ |
| بازار سے خریدی ہوئی کھاد ... ... ... ... | ۱۰۲٫۴ | ۲۴٫۴ | ۸٫۷ |
| خریدا ہوا چارہ ... ... ... ... | ۲۲۵٫۹ | ۵۳٫۸ | ۱۹٫۲ |
| عمارتوں اور مشینوں کی دیکھ بھال مرمت ... ... | ۱۸۹٫۳ | ۴۵٫۱ | ۱۶٫۱ |
| مشینوں کی خرید ... ... ... ... | ۱۵۱٫۷ | ۳۶٫۱ | ۱۲٫۹ |
| ٹیکس، محصول، قرضوں پر سود کی ادائیگی ... | ۹۳٫۸ | ۲۲٫۳ | ۸٫۰ |
| متفرقات ... ... ... ... ... ... | ۲۰۷٫۷ | ۴۹٫۵ | ۱۷٫۷ |
| کل میزان | ۱,۲۳۹٫۸ | ۲۹۵٫۲ | ۱۰۵٫۵ |

۴۵ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۱۶ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم ملی۔ ۱۹۵۹ء/۶۰ء میں زراعتی پیداوار کی فروخت سے تقریباً ۱,۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۶۰ کروڑ ڈالر یا ۱۶۰ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم وصول ہوئی۔

جنگ سے قبل ہر شخص روزانہ خوراک کے ذریعہ ۳,۰۰۰ حرارہ حاصل کرتا تھا۔ اب پھر تقریباً اتنی ہی مقدار ہونے لگی ہے گو کہ صرف گھریلو پیداوار اس کے لئے ابھی کافی نہیں ہے۔ ۱۹۳۸ء میں بُند کے علاقہ میں ہر سو اشخاص کے لئے ۹۴ ایکڑ کا قابل کاشت رقبہ تھا، ۱۹۵۶ء میں صرف ۶۷ ایکڑ رہ گیا۔ دیوار آہنی نے جو جرمنی کے وسط میں سے گزرتی ہے۔ ۱۹۳۷ء کی جرمن رائش کی زراعتی زمین کا ۴۸ فیصدی حصہ اور قابلِ کاشت زمین کا ۵۵ فیصدی حصہ مغرب سے علیحدہ کر دیا

### کھیتوں کے اوسطاً رقبے

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| جرمنی | ۷٫۶ | ہیکٹر | ۱۸٫۹ | ایکڑ |
| فرانس | ۱۱٫۶ | " | ۲۸٫۷ | " |
| ڈنمارک | ۱۵٫۳ | " | ۳۷٫۸ | " |
| برطانیہ | ۴۵٫۳ | " | ۱۱۱٫۹ | " |
| امریکہ | ۷۸٫۵ | " | ۱۹۴٫۰ | " |

### پیداوار[1]

| سالانہ اوسط | رئی | گیہوں | جَو | جئی | آلو | چقندر |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۹۵۶ء-۵۸ء | ۲۵٫۴ | ۳۰٫۰ | ۲۷٫۸ | ۲۵٫۵ | ۲۸۰٫۱ | ۳۶۰٫۱ |

[1] پیداوار ۱۰۰ کلوگرام فی ہیکٹر

## ۲۴ اشیاء خوردنی کی ضروریات وہ حصّہ جو وفاقی علاقہ میں پیدا ہوتا ہے (۵۸/۱۹۵۷ء)

| اشیاء | فیصدی |
|---|---|
| دودھ ... ... ... ... ... | ۱۰۰ |
| آلو ... ... ... ... ... | ۱۰۰ |
| رئی ... ... ... ... ... | ۹۸ |
| مکھن ... ... ... ... ... | ۹۲ |
| گوشت ... ... ... ... ... | ۹۱ |
| چربی (گوشت سے) ... ... ... | ۸۷ |
| تازہ پھل ... ... ... ... | ۸۱ |
| ترکاریاں ... ... ... ... | ۷۷ |
| گیہوں ... ... ... ... ... | ۵۸ |
| دیگر غلّے ... ... ... ... | ۷۰ |
| انڈے ... ... ... ... ... | ۵۷ |
| کھانے کے تیل ... ... ... | ۴۶ |
| بناسپتی ... ... ... ... | ۶ |

گیا ہے، اور اس دیوار کے اُس پار آبادی صرف ۲۷ فیصدی رہ گئی ہے۔ ملک کا جو حصہ الگ کر دیا گیا ہے وہاں ۵۵ فیصدی غلّہ، ۵۷ فیصدی آلو اور ۶۷ فیصدی چقندر پیدا ہوتا تھا۔ وفاقی جمہوریہ میں بیشتر زراعتی کاروبار چھوٹے یا درمیانہ درجے کے پیمانہ پر ہیں، انکے لئے حالات کے یکلخت بدل جانے پر زراعتی بہتری کے لئے اقدامات لینا بڑے زراعتی کاروباروں کی نسبت زیادہ مشکل ثابت ہوا۔ اس سب کے باوجود بھی وفاقی جمہوریہ اپنے ہی ذرائع سے غلّہ کی ضروریات کا ۷۰ فیصدی حصہ، گوشت کا ۹۰ فیصدی حصہ اور چربی تیل کا ۴۵ فیصدی پیدا کر رہی ہے۔ غذا کی یہ صورت حال نسبتاً اطمینان بخش ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جرمن زراعتی پیداوار میں نہایت معقول اضافہ کیا جا چکا ہے۔ اندازہ ہے کہ غذا کی کل ضروریات کا صرف ۲۵ سے ۳۰ فیصدی حصہ دوسرے ملکوں سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ ۱۹۵۸ء میں غذائی صنعت میں اوسطاً ۴۰۰ر۳۰۰ لوگ لگے ہوئے تھے جس میں تقریباً ۴۰ فیصدی عورتیں تھیں۔ اُس وقت تقریباً ۴۰۰ر۶ غذا سے متعلقہ کاروبار تھے جن کی کُل بکری کی رقم تقریباً ۷۰۰ر۲ کروڑ جرمن مارک (۶۴٫۱ کروڑ ڈالر یا ۲۳٫۰ کروڑ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔

وفاقی علاقہ کے ایک چوتھائی سے زیادہ سے (تقریباً ا کروڑ ۷۰ لاکھ ایکڑ رقبہ) لکڑی حاصل کی جاتی ہے، اس رقبہ میں دو تہائی کے قریب درخت صنوبری قسم کے ہیں۔ سب سے زیادہ جنگلات ہیس، رہائن لینڈ پالاتی نیت، بادن ورٹمبرگ اور باویریا میں واقع ہیں۔ جنگلاتی علاقہ ۰۰۰ر۷ انفرادی کاروباروں کے ہاتھ میں ہے لیکن جنگلوں کی تقریباً نصف تعداد صرف ۱۹۰۰ تجارتیوں کے پاس ہے جن میں سے ہر ایک کے پاس ۲۵۰ر۱ ایکڑ یا اس سے زیادہ کا علاقہ ہے۔ ۳۰ فیصدی جنگلات بُند، ریاستوں اور تعلقوں کے قبضہ میں ہیں اور ۴۲ فیصدی نجی ملکیت میں ہیں۔ ۱۹۵۷ء میں درختوں اور لکڑی کی فروخت سے ۱۶۷ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۰ کروڑ ڈالر یا ۱۴ کروڑ پاؤنڈ)



Marfat.com

۲۴ ۱۹۵۵ء میں دنیا کے تمام سمندروں سے تقریباً ۲ کروڑ ۷۷ لاکھ ٹن مچھلی پکڑی گئی۔ مچھلی پکڑنے والے ممالک میں جاپان سب سے اوّل ہے۔

کی رقم وصول ہوئی۔

۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۷ء تک کے عرصہ میں تقریباً ۱ کروڑ ۵۷ لاکھ ایکڑ زمین پر دوبارہ درخت لگائے گئے جس پر ۱۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۳ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) صرف ہوئے۔

بیچ سمندر اور کنارے پر ماہی گیری کے ۲۴۰۰ کاروبار ہیں جس میں ۱۳۰۰۰ لوگ کام پر لگے ہوئے ہیں۔ ۱۹۵۹ء میں تقریباً ۶،۷۷،۰۰۰ ٹن مچھلی جس کی مالیت ۲۸ کروڑ ۱۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۷ کروڑ ڈالر یا ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوتی تھی، پکڑی گئی۔ سب سے زیادہ مچھلی بحیرۂ شمالی سے حاصل کی جاتی ہے، یہاں جتنی مچھلی پکڑی جاتی ہے اس کی نصف سے زیادہ مقدار ہیرنگ مچھلی کی ہوتی ہے۔ کچھ مچھلی شمالی اوقیانوس سے حاصل کی جاتی ہے، خصوصاً آئس لینڈ کے قریب سے۔ مچھلی کی کل ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ۱۹۵۸ء میں ۷،۰۰،۰۰۰ ٹن مچھلی درآمد کرنی پڑی تھی۔

## صنعت (تعمیرات اور رسد اور قوت کے علاوہ)

۲۵ اقتصادی سرگرمیوں اور قومی آمدنی کے بڑھاؤ میں صنعتوں کو بہت دخل ہے۔ سب سے پہلے تو لوگوں کو دھندے ملتے ہیں اور پھر صنعت ہی کی بدولت اشیائے برآمد پیدا کی جاتی ہیں، جب تک آہنی دیوار کے اس پار واقع زرعی علاقے واپس نہیں مل جاتے ہیں یہ اشیائے برآمد ہی ہیں جن سے جرمن لوگوں کی ضروریاتِ زندگی کا انتظام ممکن ہے۔

اپنے بیشتر مغربی یورپی ہمسایہ ممالک کی طرح جرمنی بھی ایک صنعتی ملک ہے۔ ۱۹۵۸ء میں ۷۲،۷۰،۰۰۰ لوگ، جس میں ۵۹،۸۰،۰۰۰ مزدور شامل ہیں، ایسے صنعتی کاروباروں میں لگے ہوئے تھے، جن میں ۱۰ یا ۱۰ سے زیادہ ملازم ہوں۔ اسکے یہ معنی ہوئے کہ وفاقی جمہوریہ میں برسرِروزگار لوگوں کے ۳۲ فیصدی لوگوں کا تعلق صنعت سے تھا۔ اس میں ۲۰،۹۰،۰۰۰ عورتیں تھیں۔ ۱۹۵۸ء میں صنعتی ملازموں کو ۳۹،۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۹۳۰ کروڑ ڈالر یا ۳۳۰ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم تنخواہوں اور اُجرتوں کی مد میں ادا کی گئی۔

ستمبر ۱۹۵۸ء میں سب ملا کر ۹۰،۸۰۰ صنعتی کاروبار چل رہے تھے، ان میں سے ایک فیصدی



Marfat.com

# وفاقی جمہوریہ کی صنعتیں (۱۹۵۸ء)

## (دس یا دس سے زیادہ اشخاص پر مشتمل کارخانے۔ تعمیرات اور رفاہِ عام سے متعلقہ صنعتوں کے علاوہ)

| قسم صنعت | تعداد کارخانہ جات[1] | تعداد ملازمین[2] | کاروبار کی کل رقم | بیرونی رقم | کاروبار کی کل رقم | بیرونی رقم | کاروبار کی کل رقم | بیرونی رقم |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | (اکائی میں) | (ہزاروں میں) | (کروڑوں میں) جرمن مارک | جرمن مارک | ڈالر | ڈالر | پاؤنڈ | پاؤنڈ |
| کان کنی | ۶۴۰ | ۶۱۳ | ۹۴۰ | ۱,۷۱/۱ | ۲,۲۳/۸ | ۹۰/۷ | ۷۹,۹ | ۱۴/۵ |
| لوہے اور دیگر دھاتوں کی پیداوار | ۱,۵۷۰ | ۵۹۳ | ۲۵,۶۷/۶ | ۴,۰۹/۶ | ۶,۱۱/۳ | ۹۷/۵ | ۲,۱۸/۳ | ۳۴/۸ |
| فولاد مشینیں، بحری جہاز، گاڑیاں | ۵,۹۹۰ | ۱,۵۰۴ | ۴۱,۶۶/۶ | ۱۲,۸۸/۶ | ۹,۹۲/۱ | ۳,۰۶/۸ | ۳,۵۴/۳ | ۱,۰۹/۶ |
| برقی سامان، نفیس آلات اور چشمہ جات، فولاد اور فولاد کی چادریں، دھاتیں | ۷,۵۳۰ | ۱,۲۸۹ | ۳۰,۵۰/۳ | ۵,۶۸/۶ | ۷,۲۶/۲ | ۱,۳۵/۴ | ۲,۵۹/۴ | ۴۸/۴ |
| آلات موسیقی، سامان کھیل، نقلی زیورات | ۹۶۰ | ۵۷ | ۱,۰۱/۳ | ۳۲/۶ | ۲۴/۱ | ۷/۸ | ۸/۶ | ۲/۸ |
| کیمیاوی اشیاء، معدنی تیل، ربڑ اور مرکب اشیاء | ۳,۰۵۰ | ۶۳۳ | ۳۱,۲۶/۴ | ۵,۵۳/۷ | ۷,۴۴/۴ | ۱,۳۱/۸ | ۲,۶۵/۹ | ۴۷/۱ |
| آرہ کشی کے کارخانے، لکڑی اور لکڑی کا سامان، لکھائی اور چھپائی | ۵,۹۲۰ | ۴۱۶ | ۹,۶۱/۴ | ۷۳/۸ | ۲,۲۸/۹ | ۱۷/۶ | ۸۱/۸ | ۶/۳ |
| چینی کے ظروف، مٹی کا سامان، پتھر | ۹,۸۶۰ | ۶۴۷ | ۱۶,۳۳/۶ | ۶۰/۹ | ۳۸۹ | ۱۴/۵ | ۱,۳۸/۹ | ۵/۲ |
| چمڑا اور چمڑے کا سامان | ۱,۶۱۰ | ۱۷۵ | ۴,۱۲/۱ | ۳۲/۲ | ۹۸۱ | ۷/۷ | ۳۵ | ۲/۷ |
| پارچہ بافی، لباس | ۸,۱۴۰ | ۹۰۷ | ۲۰,۸۸/۳ | ۱,۳۰/۵ | ۴۹۷۲ | ۳۱/۱ | ۱,۷۷/۶ | ۱۱/۱ |
| خوراک، کانی، چارہ وغیرہ | ۶,۸۴۰ | ۴۶۷ | ۳۳,۱۸/۲ | ۵۳/۵ | ۷۹۰ | ۱۲/۷ | ۲,۸۲/۲ | ۴/۵ |
| کل میزان | ۵۲,۰۸۰ | ۷,۳۰۰ | ۲۲۳,۶۵/۶ | ۳۳,۷۵/۲ | ۵۳,۲۵/۱ | ۸,۰۳/۶ | ۱۹,۰۱/۸ | ۲۸۷ |

[1] اعداد شمار لگ بھگ ہونے کی وجہ سے مجموعے بھی لگ بھگ ہیں۔ [2] سال بھر کی اوسط

Marfat.com

بڑے پیمانے کے کاروبار تھے جن میں ایک ہزار یا اس سے زیادہ لوگ ملازم تھے۔ ۶ فیصدی درمیانے ۲۵
درجہ کے (۲۰۰ سے ۹۹۹ ملازمین) اور ۴۸ فیصدی چھوٹے درجہ کے (۱۰ سے ۱۹۹ ملازمین)۔ سب سے چھوٹے درجہ کے صنعتی کاروبار جس میں ۱۰ سے کم ملازمین تھے، کل کاروباروں کے ۴۴ فیصدی تھے، گو کہ ملازموں کی تعداد اور بکری کے لحاظ سے صنعتی میدان میں ان کا حصہ صرف ۲ فیصدی ہوتا تھا۔ صنعتوں میں لگے ہوئے کُل لوگوں کے ۸۰ فیصدی لوگ ایسے کارخانوں میں کام کرتے ہیں جن میں ۱۰۰۰ سے زیادہ ملازمین ہیں۔ اِس وقت صنعتوں میں ارتکاز کا عمل جاری ہے گو کہ یہ بنیادی صنعتوں اور اشیاء بنانے کے ابتدائی مرحلوں تک ہی محدود ہے۔ بکری کے اُصولوں اور آمدنی ٹیکس کی اصلاحات اور کارخانوں کی نوعیت مقرر کرنے کے قانون کی مدد سے اس عمل کا تدارک ہو جانا چاہیئے۔

وفاقی جمہوریہ کی صنعتی پیداوار میں زیادہ اہمیت اشیاء بنانے کی صنعتوں کو دی جاتی ہے۔ ۱۹۵۸ء میں صنعت کے اس شعبہ کی پیداوار کُل صنعتی پیداوار کی ۸۰ فیصدی ہوتی تھی جس کی تقسیم یوں تھی: بنیادی سامان ۲۳ فیصدی، سرمایہ کے طور پر لگانے کا سامان ۳۰ فیصدی، فروخت کے لئے اشیاء ۱۹ فیصدی، سامان خورد و نوش اور تعیش ۱۶ فیصدی۔ صنعتی اشیاء کا تقریباً ۶ فیصدی حصہ کان کنی سے حاصل ہوا تھا، ۴ فیصدی قوت پیدا کرنے کی صنعت سے، اور ۲ فیصدی تعمیرات کی صنعت سے۔

اگر ۱۹۵۸ء میں صنعتوں میں لگے ہوئے لوگوں کی تعداد کے حساب سے دیکھا جائے تو وفاقی جمہوریہ کی سب سے اہم صنعتوں میں بھاری صنعتوں میں (یعنی کوئلہ، لوہا اور فولاد) کے بعد مشینیں بنانے کی پارچہ بافی کی اور بجلی کے سامان کی صنعتیں آتی ہیں جن میں علی الترتیب ۱۱٫۶، ۵٫۸ اور لوگ لگے ہوئے ہیں۔ دوسری قابل ذکر صنعتیں یہ ہیں: کیمیاوی صنعت (۷٫۵ فیصدی)، گاڑیاں بنانا (۵٫۴ فیصدی)، لباس کی صنعت (۴٫۳ فیصدی) اور پتھر اور مٹی کے سامان بنانے کی صنعت (۳٫۳ فیصدی)۔

صنعتی سرگرمیوں میں رہائن - رُوہر کا علاقہ

## صنعتی پیداوار میں اضافہ

| سالانہ اوسط (۱۹۳۶ء کے لئے ۱۰۰ تصور کیجئے) | ۱۹۵۰ | ۱۹۵۸ |
|---|---|---|
| کان کنی ... ... | ۱۰۴ | ۱۵۲ |
| بنیادی سامان پیداوار ... | ۱۰۳ | ۲۱۰ |
| سرمایہ کے طور پر لگانے کا سامان .. | ۱۱۳ | ۳۰۶ |
| بکری کا سامان ... ... | ۱۱۳ | ۲۰۹ |
| غذا، کافی چاء وغیرہ ... ... | ۱۰۸ | ۲۱۹ |
| تعمیرات ... ... ... | ۱۱۰ | ۲۰۳ |
| قوت کی پیداوار ... ... | ۱۸۲ | ۳۷۴ |
| تمام صنعتوں کی اوسط ... | ۱۱۱ | ۲۳۲ |

۲۵

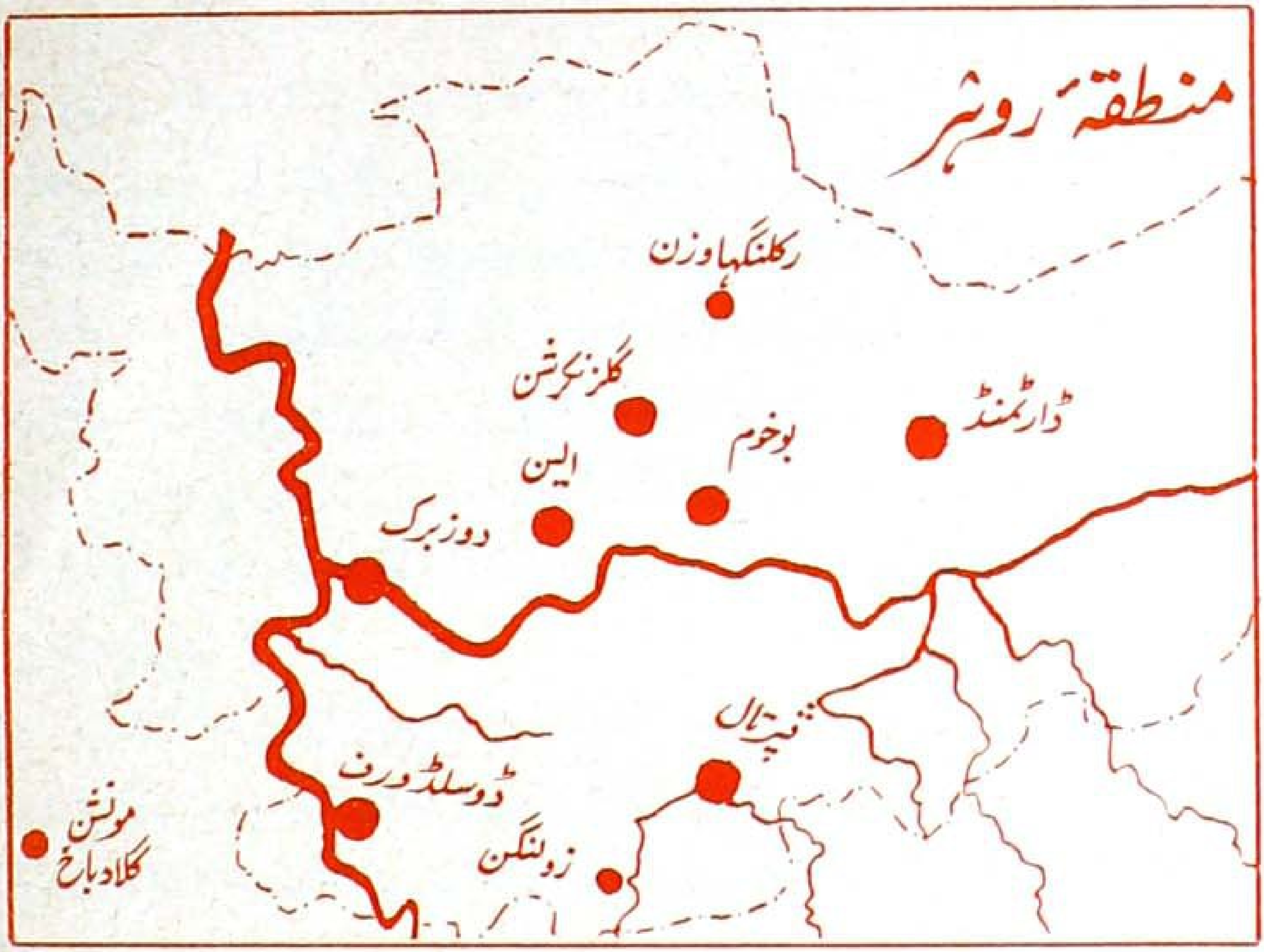


اور جنوب مغربی جرمنی کا کچھ سب سے آگے ہیں۔ شمالی جرمن ساحلی علاقہ میں بھی صنعت رفتہ رفتہ ترقی کرتی جائیگی۔ سخت کوئلہ بیشتر شمالی رہائن ویسٹ فیلیا میں نکالا جاتا ہے، وہاں لوہے اور فولاد کے سب سے زیادہ کارخانے واقع ہیں، ۱۹۵۸ء میں اس ریاست میں ۲۸ لاکھ لوگ ایسے صنعتی کارخانوں میں کام کر رہے ہیں جن میں دس یا دس سے زیادہ لوگ کام کرتے تھے۔ اسی سال میں روہر اور آخن کے علاقوں میں واقع ۱۵۰ کانوں میں سے ۱۳ کروڑ ۲۶ لاکھ ٹن سخت کوئلہ دستیاب ہوا۔

**وفاقی جمہوریہ - پیداوار اور اشیار سازی**
**(۱۹۵۸)**

| | | |
|---|---|---|
| سخت کوئلہ | ۱۳ کروڑ | ۲۶ لاکھ ٹن |
| بھورا کوئلہ | ۹ کروڑ | ۳۵ لاکھ ٹن |
| پوٹاش (بغیر صاف کیا ہوا) | ۱ کروڑ | ۶۷ لاکھ ٹن |
| کچا لوہا | ۱ کروڑ | ۸۰ لاکھ ٹن |
| دوسری کچی دھاتیں | | ۲۲ لاکھ ٹن |
| معدنی تیل | | ۴۴ لاکھ ٹن |

| | |
|---|---|
| موٹر گاڑیاں | ۱۱,۸۱,۰۰۰ |
| ٹرک، لاریاں وغیرہ | ۳,۱۴,۰۰۰ |
| موٹر سائیکل، سکوٹر | ۱,۱۲,۰۰۰ |
| ریڈیو سیٹ | ۳۰,۰۰,۰۰۰ |
| بجلی کے لیمپ | ۸,۵۰,۰۰,۰۰۰ |



Marfat.com

یہ مقدار "یورپ کی کوئلہ اور فولاد کی انجمن" کے چھ ملکوں کی کل کوئلہ کی مقدار کی ۵۴ فیصدی ہوتی ہے۔ روزانہ پیداوار کی رفتار تقریباً ۴،۴۰،۰۰۰ ٹن ہے۔

روہر کی کانوں میں کام کرنے والوں کی تعداد ۴،۸۰،۰۰۰ ہے۔ اس میں سے ۳،۰۰،۰۰۰ لاکھ کانوں کے اندر اور باقی سطح پر کام کرتے ہیں۔ کوئلہ کی درآمد تقریباً بالکل ختم کردی گئی ہے۔

نومبر ۱۹۵۷ء میں رہائن لینڈ کے بھورے کوئلہ کے علاقہ کی مغربی حد پر چوتھی دیو ہیکل کھدائی کی مشین نصب کی گئی۔ اس مشین کے چلنے کے راستہ کی لمبائی ۳۱۲ فٹ ہے۔ یہ مشین ایک دن میں ۱،۳۰،۷۹۰ مکعب گز کوئلہ اٹھا سکتی ہے۔ اس مشین کو چلانے میں صرف ۸ آدمی درکار ہوتے ہیں۔ اس کے ساز و سامان میں ۵ ٹیلیویژن سیٹ بھی شامل ہیں۔ جن کی مدد سے کام پر نگرانی رکھی جاتی ہے۔

اس کی قیمت: تقریباً ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۲۱ لاکھ ۳۰ ہزار پاؤنڈ)

کوئلہ کی قیمت کا جرمنی کی تقریباً کل قسم کی پیداوار کی قیمتوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ کل کوئلہ کی تقریباً نصف مقدار صنعتوں اور ان سے متعلقہ کاروباروں میں صرف ہوتی ہے۔ ایک کافی مقدار کیمیاوی صنعت میں استعمال ہوتی ہے۔ کوئلہ استعمال کرنیوالوں میں غیر ممالک کو برآمد کرنے والے، گھریلو اور نجی خریدار (۱۰ فیصدی) اور ریل اور رسل و رسائل کے محکمے (۹ فیصدی) شامل ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں کوئلہ کی کل مقدار برآمد ا کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن سے زیادہ تھی اور درآمد کی مقدار ا کروڑ ۶۰ لاکھ ٹن جس میں بیشتر مقدار امریکہ سے منگائی گئی تھی۔

بھورے کوئلہ کی کل پیداوار ۱۹۵۸ء میں ۹ کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن تھی۔ کل مقدار کا تقریباً ۵/۴ حصہ رہائن لینڈ سے دستیاب ہوتا ہے۔ صرف ۱۹۵۷ء ہی میں تقریباً ۳۱۰ کروڑ مکعب فٹ کا سطحی رقبہ صاف کیا گیا تھا۔

۱۹۵۷ء میں کوئلہ سے چلنے والے بجلی گھروں اور بجلی پیدا کرنیوالی صنعتی مشینوں نے ۲۰،۰۰۰ کلوواٹ گھنٹوں کے برابر بجلی پیدا کی۔ کولون کے علاقہ میں ایندھن اور صنعت کے مابین اس نوع کا تعاون بہت ترقی کر گیا ہے۔

مغربی جرمنی کی بھٹیوں میں ۱۹۵۸ء میں تقریباً ا کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن درآمدی (بیشتر سویڈن سے) اور ا کروڑ ۲۵ لاکھ ٹن ملک کی کانوں سے نکالا ہوا کچا لوہا صاف کیا گیا اسی سال ۲ کروڑ ۲۸ لاکھ ٹن کچی فولاد

۱۹۵۷ء میں مغربی دنیا نے تقریباً ۲۲ کروڑ ٹن کچا لوہا پیدا کیا۔ امریکہ نے ۱۰ کروڑ ۳۰ لاکھ، "کوئلہ اور لوہے کے گروہ" کے ممالک نے ۵ کروڑ ۹۸ لاکھ، مغربی ممالک کے بلاک نے ۷ کروڑ ۲۰ لاکھ، جس میں سے روس نے ۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن۔



Marfat.com

## کچے فولاد کی پیداوار (۱۹۵۷ء)

یورپ کی کل مقدار ـ ۱۵ کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن جس میں :

| | | |
|---|---|---|
| سوویٹ یونین | ... ... | ۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن |
| وفاقی جمہوریہ[۱] | ... ... | ۲ کروڑ ۴۵ لاکھ ٹن |
| برطانیہ | ... ... ... | ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن |
| فرانس | ... ... ... | ۱ کروڑ ۴۱ لاکھ ٹن |

[۱] ۱۹۵۹ء میں مقدار ۲ کروڑ ۵۸ لاکھ ٹن تھی۔

پیدا کی گئی۔ اس مقدار کی بدولت جو "یوروپی کوئلہ اور فولاد کے ممالک" کی کل پیدا کردہ مقدار کی ۳۹ فیصدی ہوتی ہے۔ وفاقی جمہوریہ سب سے اوّل ہو گئی۔ صنعتی بحری کی کُل مالیت ۱۹۵۹ء میں تقریباً ۲۲٫۴۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵٫۳۵۰ کروڑ ڈالر یا ۱٫۹۴۰ کروڑ ڈالر) ہوتی تھی (اس میں صرف ایسے صنعتی کارخانے شامل ہیں جن میں دس یا دس سے زیادہ کام کرنیوالے ہوں)۔ اس رقم میں دساور کا حصّہ ۳٫۳۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۱۰ کروڑ ڈالر یا ۲۹۰ کروڑ پاؤنڈ) تھا۔ ۱۹۵۸ء میں دساور کی مالیت اس سے پچھلے سال کی نسبت ۹ فیصدی زیادہ تھی۔ "ساختہ جرمنی" کے الفاظ نے دنیا بھر میں دوبارہ اہمیت حاصل کر لی ہے۔

جہاز سازی، قیمتی پتھر، نفیس میکانکی آلات، سامان فوٹوگرافی، چشمے، آلاتِ موسیقی، گاڑیاں اور مشینیں بنانے کی صنعتوں میں دساور سے متعلق بہت سرگرمیاں جاری ہیں۔

ٹریڈ مارک کے حقوق کے تحفظ کے ختم ہو جانے کی وجہ سے صنعت کو کافی دھکا لگا ہے تاہم جرمنی نے ادویات کی تحقیق اور پیداوار میں اپنی پہلی سی



Marfat.com

بین الاقوامی شہرت دوبارہ حاصل کرلی ہے۔ بہت سے جرمن ٹریڈ مارک دنیا بھر میں شہرت کے حامل ہیں۔

تقریباً ۵,۰۰۰ غیر ملکی ڈاکٹر وفاقی جمہوریہ میں تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

۱۹۵۹ء میں وفاقی جمہوریہ جہاز سازی میں دنیا میں تیسرے درجہ پر تھی، برطانیہ اور جاپان پہلے اور دوسرے درجہ پر تھے۔ اس سال وفاقی جمہوریہ نے صرف ملک کے استعمال کے لئے ۱۲۸ جہاز پانی میں اُتارے جن کی باربرداری کی کل گنجائش ۴۸,۶۰۰ ٹن تھی۔ اور دوسرے ممالک کیلئے ۱۰۵ جہاز جن کی کل گنجائش ۶۷,۵۰۰ ٹن تھی[*]۔ ۱۹۵۹ء میں ۱,۲۰۰,۰۰۰ ٹن کی گنجائش کے جہاز تیار ہوئے۔

## صنعت میں دساور کا حصّہ

(۱۹۵۸ء)

(دساوری بکری کا کُل بکری سے تناسب)

| | فیصدی |
|---|---|
| ۱۔ جہاز سازی ... ... ... | ۵۳٫۳ |
| ۲۔ نفیس آلات اور دیکھنے سے متعلق آلات | ۳۶٫۱ |
| چشمے بنانے کی صنعت ... ... | ۴۲٫۳ |
| فوٹوگرافی اور فلم بنانا ... ... | ۴۳٫۴ |
| گھنٹے اور گھڑیاں ... | ۳۷٫۶ |
| ۳۔ آلات موسیقی اور کھلونے وغیرہ ... | ۳۳٫۰ |
| بڑے قسم کے آلات موسیقی ... | ۴۰٫۸ |
| چھوٹے قسم کے آلات موسیقی ... | ۵۰٫۲ |
| قیمتی پتھر ... ... ... | ۶۳٫۸ |
| ۴۔ گاڑیاں ... ... ... ... | ۳۶٫۰ |
| موٹر گاڑیاں ... ... | ۴۴٫۳ |
| ۵۔ مشینری ... ... ... ... | ۳۰٫۷ |

جہاز سازی کی صنعت کو جنگ کے زمانہ میں سخت نقصان پہنچا تھا مگر ۱۹۴۸ء سے اس صنعت نے بہت سرعت کے ساتھ ترقی کی۔ اس ترقی اور دوسرے واقعات کو دیکھ کر غیر ملکی مبصروں نے "جرمن اقتصادی معجزہ" کا ذکر کیا ہے۔ جرمنوں کا اپنا خیال ہے کہ یہ رائے صحیح نہیں ہے۔ جرمنی کے لوگ جانتے ہیں کہ مارشل پلان کے تحت امداد ملنے اور یورپ میں بین الاقوامی تعاون پیدا ہونے سے ہی ۱۹۴۹ء

## اہم جہاز ساز ممالک کے پاس جو فرمائشات موجود ہیں

(۱۹۵۷ء)

| ملک | ہزار ٹن میں | فیصدی | ۱۰۰ ٹن سے زیادہ گنجائش کے جہازوں کی تعداد |
|---|---|---|---|
| برطانیہ | ۵,۷۳۴ | ۱۶٫۶ | ۴۹۵ |
| وفاقی جمہوریہ | ۵,۵۲۴ | ۱۵٫۷ | ۵۱۷ |
| جاپان | ۵,۰۷۹ | ۱۴٫۷ | ۲۹۶ |
| سویڈن | ۳,۷۵۹ | ۱۰٫۹ | ۲۵۰ |
| ہالینڈ | ۲,۳۹۵ | ۶٫۹ | ۱۹۰ |
| فرانس | ۲,۲۱۳ | ۶٫۴ | ۱۴۶ |

[*] لائڈ کے جہاز رانی کے اعداد و شمار کے مطابق۔



Marfat.com

دنیا بھر میں موٹر گاڑیوں کی پیداوار ۱۹۵۶ء میں ۱،۱۶،۰۴،۰۰۰ گاڑیاں - وفاقی جمہوریہ کا دنیا میں دوسرا درجہ تھا۔

موٹر گاڑیاں (۱۹۵۹ء کے پہلے ۶ ماہ میں) :-

| | |
|---|---|
| امریکہ (فروخت ہوئیں) | ۳۳،۰۰،۰۰۰ |
| وفاقی جمہوریہ | ۶،۵۱،۰۰۰ |
| برطانیہ | ۵،۷۰،۴۰۰ |
| فرانس | ۵،۶۵،۸۰۰ |

موٹر ٹرک ، لاریاں وغیرہ (۱۹۵۷) :

| | |
|---|---|
| امریکہ (فروخت ہوئیں) | ۱۰،۹۹،۰۰۰ |
| برطانیہ | ۲،۸۸،۰۰۰ |
| وفاقی جمہوریہ | ۲،۵۳،۰۰۰ |

۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۷ء تک لیورکیوسن میں واقع بایر کے رنگسازی کے کارخانہ نے ۱۴۵ کروڑ ۵۲ لاکھ جرمن مارک (یا ۳۴ کروڑ ۶۵ لاکھ ڈالر یا ۱۲ کروڑ ۳۷ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم آلات اور مشینیں بڑھانے میں لگائی۔ اس رقم میں سے ۸ کروڑ جرمن مارک (یا ۱ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۶۸ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم دارالتجربے بنانے میں صرف ہوئی تھی ۔ سائنسی تحقیقات کے لئے ۱۹۵۷ء میں اس کارخانے نے ۸ کروڑ ۲۳ لاکھ جرمن مارک (یا ۱ کروڑ ۹۶ لاکھ ڈالر یا ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف کی ۔ یہ رقم کل بکری کی ۵ء۴ فیصدی ہوتی تھی جس کی رقم ۱۸۵ کروڑ ۳۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۴۴ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر یا ۱۵ کروڑ ۷۵ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔

میں جنگ سے تباہ شدہ جرمن صنعتوں میں ایک بار پھر زندگی کے آثار پیدا ہونے لگے تب سے زندہ رہنے کی قوت ارادی اور مل جل کر کام کرنے کی کوششوں کی بدولت جرمن صنعتوں کو یورپ میں بطور اہم ذریعۂ رسد اپنی دیرینہ اہمیت دوبارہ حاصل ہوگئی - اور ساتھ ساتھ جرمنی کو اپنی پیداوار کے لئے منڈیاں بھی واپس مل گئیں۔ ۱۹۵۹ء میں اوسط صنعتی پیداوار ۱۹۵۰ء کے مقابلہ میں ۲۲۵ فیصدی ہوگئی یعنی اس عرصہ میں صنعتی پیداوار میں ۱۲۵ فیصدی کی حد تک اضافہ ہوگیا۔ تعمیر نو کے اس عرصہ میں یہ بھی ہوا کہ کسی نہ کسی شعبہ میں خصوصاً قوت کی پیداوار میں، کمی محسوس کی گئی، لیکن اس نوعیت کی مشکلات کا باہمی مساعی سے کامیابی کیساتھ مقابلہ کیا گیا، کئی حالات میں انہیں دُور کرنے کے لئے سرمایہ کے واسطے امداد وغیرہ دی گئیں۔ مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ صنعت میں اتنی لچک موجود تھی کہ وہ اپنی گنجائش کو بڑھتی ہوئی مانگ سے مطابقت میں لاسکتی تھی۔

## دنیا کی کیمیاوی پیداوار

| | کروڑوں میں: ڈالر | کروڑوں میں: پاؤنڈ | جرمنی کا حصہ فیصدی |
|---|---|---|---|
| ۱۹۳۸ء ... ... ... ... | ۱،۰۴۰ | ۳۷۰ | ۲۱٫۹ |
| ۱۹۵۲ء ... ... ... ... | ۴،۳۱۰ | ۱،۵۴۰ | ۵٫۲ |
| ۱۹۵۶ء ... ... ... ... | ۶،۰۹۰ | ۱،۸۸۰ | ۶٫۱ |



Marfat.com

## دنیا کی کیمیاوی دساور

| | کروڑوں میں | | جرمنی کا حصہ |
|---|---|---|---|
| | ڈالر | پاؤنڈ | فیصدی |
| ۱۹۳۸ء ... ... ... ... | ۱۲۳ | ۴۴ | ۲۴/۴ |
| ۱۹۵۲ء ... ... ... ... | ۴۰۲ | ۱۴۴ | ۱۰/۸ |
| ۱۹۵۶ء ... ... ... ... | ۶۴۰ | ۱۸۴ | ۱۴/۲ |

۱۹۵۶ء کے موسم خزاں میں بہت سے لوگوں کو یہ خوف ہوا کہ جرمن اقتصادی زندگی میں ضرورت سے زیادہ "حدت" نہ پیدا ہو جائے۔ اس سے مراد ہوتی ہے صنعتی امکانات پر ضرورت سے زیادہ بار پڑنا، خصوصاً سرمایہ کے طور پر استعمال ہونیوالے سامان کے معاملہ میں۔ تاہم ۱۹۵۰ء سے منڈی کے انفرادی شعبوں میں اضافہ، صرف عارضی طور پر ہی دیکھا گیا۔ ۱۹۵۶ء کے موسم گرما میں ہی تجارت کے سازگار حالات میں تبدیلی ہونی شروع ہو گئی۔ تب سے صنعتوں کو وسیع کرنے کا عمل سست کر دیا گیا ہی حالانکہ جاری ضرور ہے۔ ۱۹۵۷ء کے اختتام پر دنیا کی اقتصادی سرگرمیوں میں انحطاطی عمل کا اثر مغربی جرمنی پر بھی پڑا، خصوصاً امریکہ میں بعد از جنگ اقتصادی پس گردی کے تیسرے حملہ کا اور اس دور میں کچے سامان کی قیمتوں کے گر جانے کا۔ بہرحال دنیا کی آبادی میں اضافہ اور تکنیکی سائنس میں ترقی ہوتے رہنے کی وجہ سے اقتصادی حالات سازگار رہنے کی امید قائم رہی۔ اس کے علاوہ سرکاری اور نجی تعمیرات کے کام میں وسعت کی وجہ سے تجارت کی اندرونی حالت بھی اچھی رہی۔ ۱۹۶۰ء کے بہار کے موسم میں ایک بار پھر ہر شعبہ میں اقتصادی گرم بازاری شروع ہوئی، چنانچہ وفاقی حکومت کو ملک میں زر کی مقدار کے اضافہ کے خطرہ کے خلاف اقدامات لینے پڑے۔

مغربی جرمنی کی اقتصادی ترقی جرمنی کی اجتماعی لین دین کی پالیسی (soziale Marktwirtschaft) کی مرہون منت ہے۔ اس پالیسی کے معنی یہ ہیں کہ نجی شرکت اور اجتماعی ترقی کا خیال رکھتے ہوئے منڈیوں کو کاروبار کے سلسلہ میں پوری پوری آزادی ہونی چاہیئے۔

> فاکس واگن موٹر گاڑیوں کے کارخانہ کی ۱۹۵۷ء میں بکری ۲۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۸ کروڑ ڈالر یا ۱۷ کروڑ پاؤنڈ) سے زیادہ کی مالیت کی تھی۔ اس میں برآمد کی رقم ۱۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۴ کروڑ ڈالر یا ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) سے زیادہ کی تھی۔

قانون اساسی کی رو سے نجی کاروبار کرنے اور



Marfat.com

### جہاز سازی کی صنعت میں برآمد کی گنجائش
(۱۹۵۶ء)

| | | |
|---|---|---|
| جاپان | ۱۲،۴۱،۸۲۰ | ٹن |
| وفاقی جمہوریہ | ۶،۲۰،۶۳۱ | |
| برطانیہ | ۳،۱۴،۶۷۷ | |
| سویڈن | ۲،۴۴،۰۹۰ | |

### بحری جہاز تیار کرنیوالے خاص خاص ممالک

| ۱۹۵۷ء | ٹن |
|---|---|
| جاپان ... ... ... ... ... | ۱۷،۰۰،۰۰۰ |
| برطانیہ ... ... ... ... ... | ۱۳،۰۰،۰۰۰ |
| وفاقی جمہوریہ ... ... ... ... | ۱۲،۰۰،۰۰۰ |

۱۹۵۶ء میں تجارتی جہازوں کی سامان لیجانے کی کل جگہ (کل دنیا، سوویٹ بلاک کے ممالک کے علاوہ): ۶۶،۷۳،۷۰۰ ٹن (۱،۸۳۷ جہاز)

اور ملکیت رکھنے کے حقوق محفوظ ہیں، تاہم ان دونوں انفرادی حقوق کے استعمال میں اجتماعی پابندیوں کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ ذاتی زمین، قدرتی ذخائر اور ذرائع پیداوار قانون کی رُو سے مناسب معاوضہ کی ادائیگی کے بعد نجی ملکیت سے مشترک ملکیت میں منتقل کئے جا سکتے ہیں۔

پروفیسر لڈوگ ارہارڈ
وفاقی وزیر برائے اقتصادیات

اجتماعی لین دین کی پالیسی کی وجہ سے جرمن حکومت کو اقتصادی معاملات میں ضابطہ قائم رکھنا ہوتا ہے۔ اسکے معنی یہ ہوئے کہ حکومت کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ حالات قائم رکھے جن کے تحت لین دین کا عمل ہوتا ہے۔ حکومت صرف ان ہی حالات میں دخل دیتی ہے جب وہ دیکھے کہ کسی مخصوص شعبہ میں اجتماعی لین دین کی پالیسی نہیں چلتی دکھائی دے رہی یا اجتماعی نقطۂ نظر سے اس شعبہ میں اس پالیسی کی ہمت افزائی نہیں ہو رہی ہے لیکن ایسی صورت میں بھی کاروباری آزادی کے اصول پر جہاں تک ممکن ہوتا عمل کیا جاتا ہے۔

۲۵

اس اقتصادی پالیسی کو کامیاب بنانے کی غرض سے اقتصادی معاملات میں منصوبہ بندی جو جنگ کی ایک میراث تھی، وفاقی جمہوریہ میں ختم کردی گئی، یہ اُس وقت کیا گیا جبکہ دُور رس اصلاحاتِ زر عمل میں لائی گئیں۔ شروع شروع میں حکومت کے دخل کی ضرورت صرف ان ہی انفرادی شعبوں میں محسوس ہوئی (مثلاً مکانات

**تحقیق اور ترقی کے کاموں پر اخراجات کے کچھ اعداد و شمار (۱۹۵۴ء)**

| فرم کا نام | خرچ کروڑوں میں | | کُل بکری کروڑوں میں | | فیصدی |
|---|---|---|---|---|---|
| | ڈالر | پاؤنڈ | ڈالر | پاؤنڈ | |
| Farbwerke Hoechst A.G. | ۱٫۴۳ | ٫۵ | ۲۶٫۸ | ۹٫۶ | ۵٫۳ |
| Verein. Glanzstoff-Fabr.A.G. | ٫۲۶ | ٫۱ | ۹٫۲ | ۳٫۳ | ۳٫۳ |
| Badische Anilin- und Soda-Fabriken A.G. | ۱٫۱۹ | ٫۴ | ۲۵ | ۸٫۹ | ۴٫۸ |

بنانے کی صنعت میں) جن میں ایسے دخل کے بغیر مانگ اور رسد میں توازن قائم نہ ہو سکتا تھا۔ اب چونکہ حالات میں استحکام پیدا ہوتا جا رہا ہے تو حکومت کا یہ دخل بھی رفتہ رفتہ کم کیا جا رہا ہے۔ جون ۱۹۶۰ء میں ملک کے قانون ساز اداروں نے کچھ قوانین منظور کیے جن کا مقصد حکومت کی مدد سے بنائے جانیوالے مکانات کی تعمیر کے منصوبوں پر سے پابندیاں ہٹانا اور جائے رہائش اور کرایہ داری سے متعلق شہری حقوق قائم کرنا ہے۔ اجتماعی لین دین کی پالیسی، صنعت میں مشکلات کے رفع کیے جانے (خاص طور پر کوئلہ اور لوہے کی صنعتوں میں) اور نئے نئے لوگوں کے صنعت کی طرف مائل ہونے، ان سب کے باوجود بھی اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وفاقی جمہوریہ کا مغربی دنیا کی صنعت پر تکیہ رہا ہے۔ وہ اقتصادی علاقہ جو جرمن رہائش کے لئے کافی حد تک استحکام کا ضامن تھا، دیوار آہنی نے علیحدہ کر دیا ہے۔ وفاقی جمہوریہ کو جس میں فی مربع کلومیٹر ۲۱۴ (فی مربع میل ۵۴۰) نفوس ہیں ہمیشہ ایک بڑی حد تک دنیا کی تجارت کا سہارا لینا ہوگا۔ یہی وجہ سے وفاقی جمہوریہ کی ہر ممکن کوشش ہے کہ بیرونی تجارت میں آسانیاں فراہم کرے، ایک اجتماعی منڈی قائم کرے، اور کسٹم، تجارت اور سکہ کی اتحادی انجمنیں قائم کرے۔ اندرونی معاملات میں اسکی مساعی یہ ہیں کہ پیداوار کی عقلی اُصول پر تنظیم کرے تاکہ بین الاقوامی لحاظ سے بھی اس کی مقابلہ کی طاقت میں وسعت حاصل ہو۔

Marfat.com

## قوت کی پیداوار اور تقسیم

۲۶ عوام کے استعمال کے لئے قوت ایسے ادارے پیدا کرتے ہیں جن کو سرمایہ یا تو حکومت کی طرف سے ملتا ہے یا نجی کاروباریوں سے صنعتی کارخانے بھی اپنے استعمال کیلئے اپنے کارخانوں ہی میں قوت پیدا کرتے ہیں قوت کسی بھی شکل میں پیدا کی جائے (پانی، بجلی اور گیس) اس پر حکومت کی نگہداشت ہوتی ہے۔ قوت کا سب سے اہم ذریعہ کوئلہ ہے۔ خواہ اس کو سیدھا جلا کر استعمال کیا جائے خواہ گیس کی شکل میں یا اس سے بجلی پیدا کی جائے۔

*

برطانیہ کے بعد یورپ میں وفاقی جمہوریہ ہی میں قوت کا سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ فی کس آبادی کے لحاظ سے وفاقی جمہوریہ میں قوت کا استعمال برطانیہ اور بلجیم کے بعد تیسرا ہے۔

۱۹۵۶ء میں بجلی بنانے میں آبی قوت کا حصہ ۱۵ فیصدی تھا۔ وفاقی علاقہ کے جنوبی حصہ میں جہاں پانی کی طاقت سے چلنے والے بجلی گھر واقع ہیں۔ بہت سی ریل گاڑیاں بجلی سے چلنی شروع ہو گئی ہیں۔

Marfat.com

ساتویں صدی کی عمارت شلوس میرزبرگ جس کو سولہویں صدی میں اصلی حالت پر لایا گیا۔ یہاں سے جھیل کانسٹینس کا نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ آخری اسٹوفینی بادشاہ کانرادِن یہیں سے اٹلی روانہ ہوا تھا

فرائڈنسٹاٹ کی پروٹسٹنٹ گرجا (۱۶۰۱ء - ۱۶۱۴ء) سے بلیک فارسٹ کا نظارہ۔

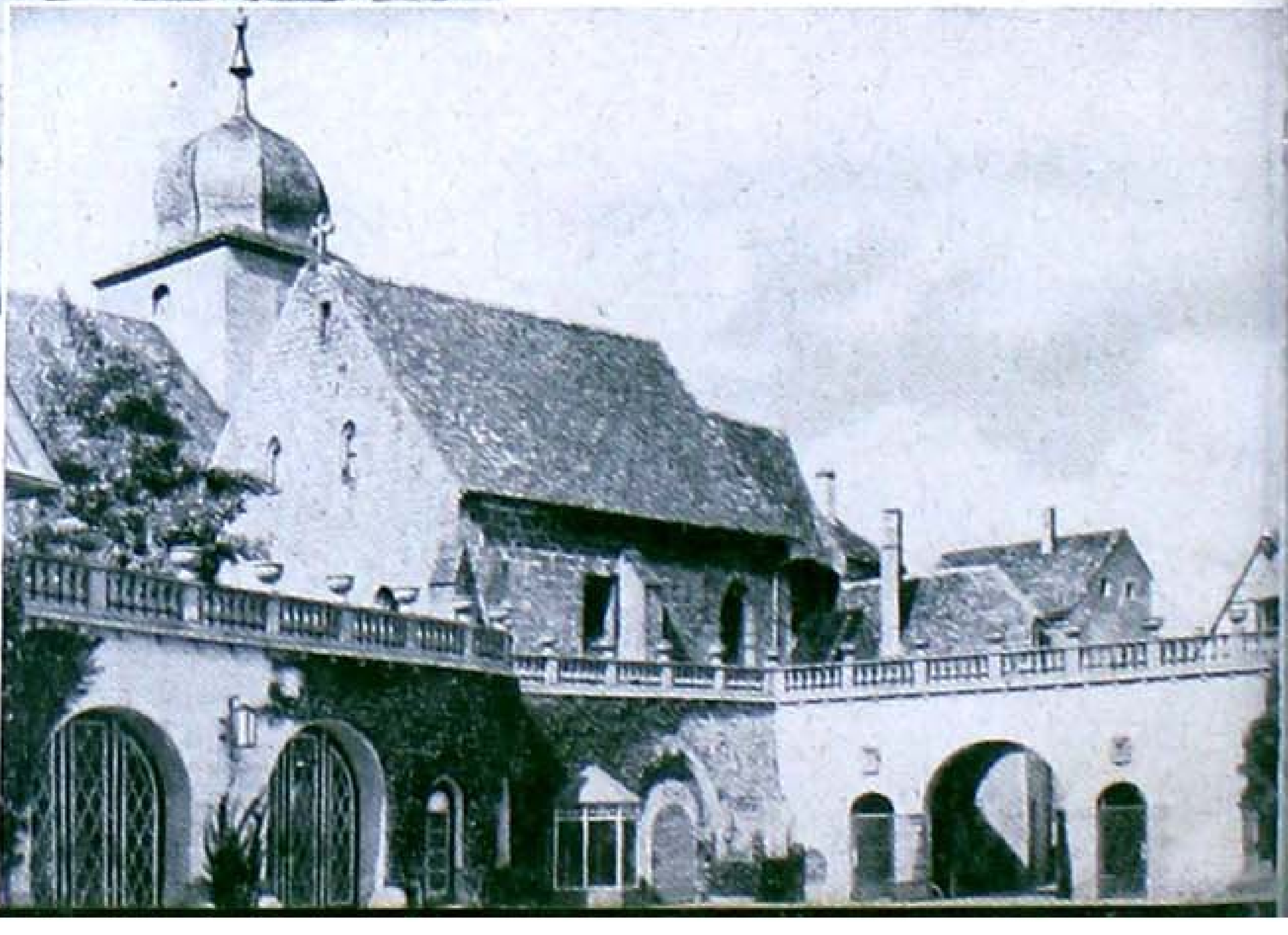

باروک طرز تعمیر کا ایک مکان جو کبھی بالائی تینت کے ایک رئیس کی رہائش تھا اور جس میں اب شلوس داخن ہائم کے سردابے ہیں

Marfat.com

ارالحکومت
برلن

برینڈنبرگ دروازہ جسے لینگ ہنیش نے
۱۷۸۸ء - ۱۷۹۱ء میں
تعمیر کیا

شلوس بیل ویو کی عمارت جو ۱۷۸۵ء میں
فریڈرک اعظم کے زمانہ میں تعمیر ہوئی
اور اب برلن میں صدر وفاقی
کی رہائش گاہ ہے

یصر ولہلم گرجا جو
۱۸۹۱ء - ۱۸۹۵ء میں
نو چیٹر نے تعمیر کی
دراب ویران پڑی ہوئی ہے

Marfat.com

# دارالحکومت
# برلن

دارالحکومت کے مغرب میں واقع
ہاول جھیل پر لوگ گرمیوں کی
تعطیلات گذار رہے ہیں

برلن کے ہنسا علاقہ کا نظارہ
"فتح مینار" سے

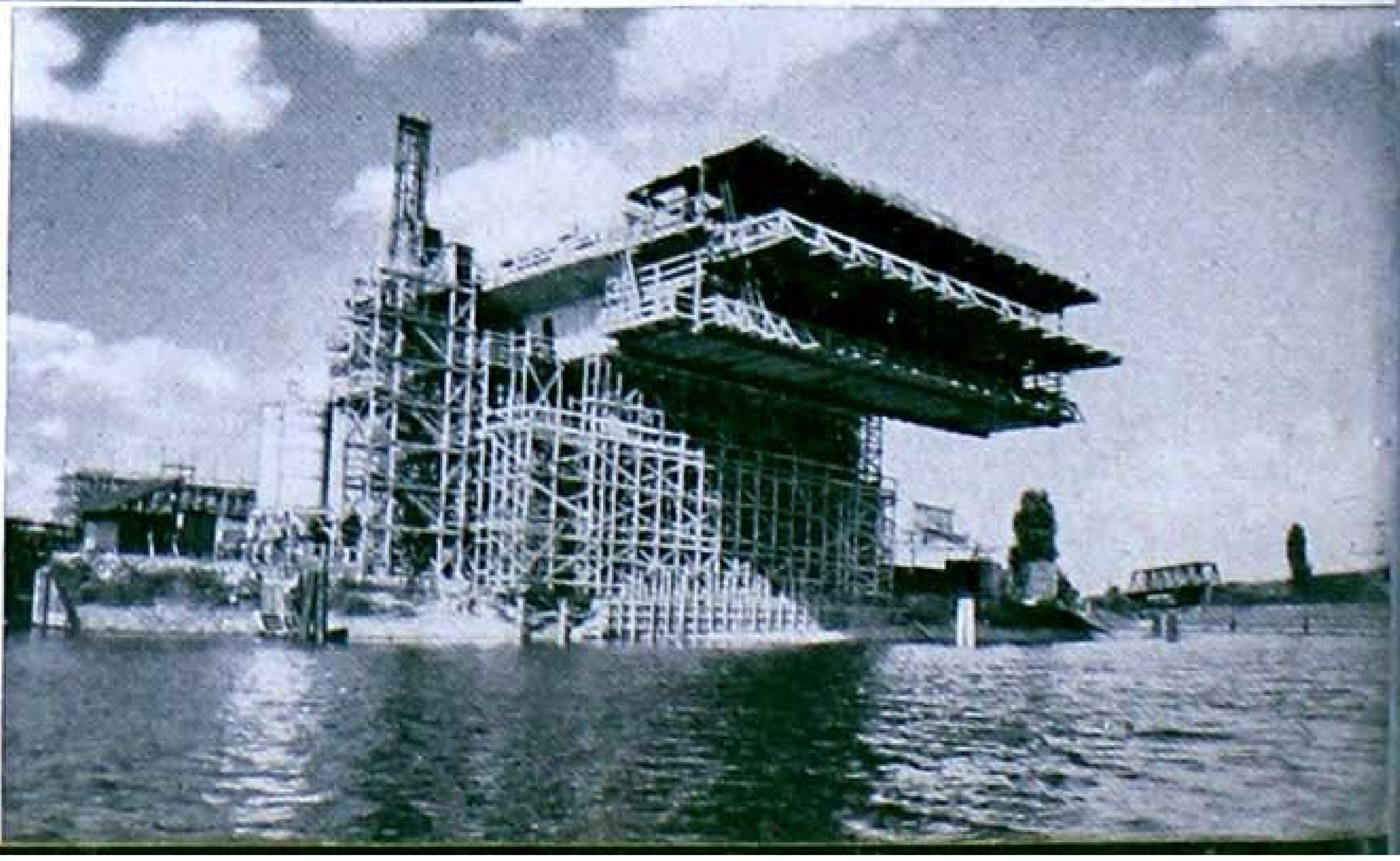

دریائے سپری پر واقع
۸۸۵ فٹ طویل
"نوردبوگن" پل کا ایک حصہ

Marfat.com

بریسلاؤ کا ٹاؤن ہال
(چودھویں سے سولھویں صدی)

دریائے نیکار پر واقع شہر ایسلنگن کا ٹاؤن ہال جو پندرھویں صدی میں تعمیر ہوا۔ ۱۸۵۶ء کے بعد اس میں مزید منزلوں کا اضافہ کیا گیا۔

اوسنابروک کا ٹاؤن ہال (۱۴۸۷ء - ۱۵۱۲ء)

Marfat.com

یہاں کی بنی ہوئی بجلی کو رہائن ویسٹ فیلیا کے صنعتی علاقہ تک میں لیجایا گیا ہے۔ ۱۹۵۹ء میں ۷٫۵۰۰ کروڑ کلوواٹ گھنٹوں کے برابر بجلی صرف کی گئی جس کا دو تہائی حصّہ صرف صنعتوں میں کام آیا۔ یہ مقدار دنیا کی کُل پیداوار کی ۵ فیصدی ہوتی تھی۔ بجلی کی مانگ اوسطاً ۸ فیصدی سالانہ کی شرح سے بڑھتی جارہی ہے۔ گیس کی ۴ سے ۵ فیصدی، اور پانی سے پیداشدہ طاقت کی ۳ فیصدی۔ ۱۹۵۵ء میں بجلی کی پیداوار میں ۲۰ لاکھ کلوواٹ گھنٹوں کا اضافہ کیا گیا۔ بجلی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کی بڑی لائن ۲۰٫۰۰۰ کلومیٹر (یا ۱۲٫۵۰۰ میل سے زیادہ) لمبی ہے۔

روہر کو سار اور برلن سے ملانے والی گیس کے پائپ کی لائن ۳٫۰۰۰ کلومیٹر (یا ۱٫۸۰۰ میل) سے زیادہ لمبی ہے۔ ۱۹۵۶ء میں گیس کی کُل پیداوار ۲٫۲۰۰ کروڑ مکعب میٹر (۷۷٫۸۰۰ کروڑ مکعب فٹ) تھی۔ اس پیداوار کی ۸۵ فیصدی مقدار صنعت اور تجارت میں استعمال ہوئی اور گھریلو استعمال میں محض ۱۵ فیصدی صرف ہوئی حالانکہ گیس کے چولھے بجلی کے چولھوں سے کہیں زیادہ استعمال میں ہیں۔ گیس بیشتر کانوں ہی کے نزدیک آسانی

برطانیہ میں ۱۹۷۵ء سے صرف ایٹمی توانائی تیار کرنے کے امکانات پر غور کیا جائے گا۔

٭

۱۹۵۵ء میں یورپ میں توانائی کا استعمال (کوئلہ کے خرچ کے حساب سے): ۷۳ کروڑ ٹن۔ اس میں وفاقی جمہوریہ کا حصہ: ۱۷ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن۔

٭

مشرقی بلاک کے ممالک میں ۱۹۳۷ء اور ۱۹۵۵ء کے عرصہ میں قوت کے خرچ میں ۱۵۸ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ دنیا کے کل خرچ میں ان کا حصہ ۱۶ فیصدی سے بڑھکر ۲۲٫۵ فیصدی ہوگیا۔ باقی دنیا میں اسی عرصہ میں اضافہ کی شرح ۶۷ فیصدی تھی۔

٭ ٭ ٭

## توانائی کی پیداوار (۱۹۵۹ء)

| | کروڑ کلوواٹ گھنٹوں میں: |
|---|---|
| سخت کوئلہ اور بھورے کوئلہ سے ... ... ... ... ... ... ... ... | ۹٫۱۰۰ |
| پانی کے ذریعہ ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱٫۱۰۰ |
| میزان ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۰٫۲۰۰ |



Marfat.com

## قوت کا سالانہ خرچ (۱۹۵۶ء)

| | اکائی | صنعت | نجی |
|---|---|---|---|
| | | (سو کروڑوں میں) | |
| بجلی ... ... ... ... ... | کلوواٹ گھنٹے | ۵۷ | ۶ |
| گیس ... ... ... ... ... | مکعب گز | ۲۳ | ۲ |
| پانی ... ... ... ... ... | مکعب گز | ۷ | ۲ |

سے بنائی جاتی ہے اور صرف ساتواں حصہ گیس کے کارخانوں کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

"یورپی کوئلہ اور لوہے کی برادری" نے فولاد، اور گیس کے باہمی تعلق کی وجہ سے ان کے معاملات کو بین الاقوامی رقبہ دیا ہوا ہے۔

*

سمندر میں چلے جانے اور زمین میں جذب ہونے والے پانی کی مقدار ہر سال ۹۴۵ لاکھ کروڑ مکعب فٹ ہوتی ہے۔ صرف ۵٫۶ فیصدی حصہ (یعنی ۵۳ لاکھ کروڑ مکعب فٹ) آبپاشی کیلئے استعمال میں آتا ہے۔

وفاقی علاقہ میں وہ بنیادی شے جس کو سب سے زیادہ خطرہ لاحق ہے 'پانی ہے'۔ کچھ علاقوں میں تو آبادی اور صنعت میں اضافہ کی وجہ سے یہ شے بہت ہی نایاب ہوگئی ہے۔ سطحی پانی سے کل ضروریات کا صرف نصف حصّہ پورا ہوتا ہے اور صنعتی علاقوں میں سطح روز بروز نیچی ہوتی جارہی ہے۔ نلوں کے ذریعہ ہر سال ۱۰٫۶۰۰ کروڑ مکعب فٹ پانی لیا جاتا ہے اور ۱۴۱٫۰۰ مکعب فٹ پانی صنعتی کارخانے خود اپنے کھودے ہوئے کنوؤں سے لیتے ہیں۔

Marfat.com

# دستکاریاں

جرمن دستکاریوں کی قدامت کا ثبوت اس کی گرجاؤں، غیر مذہبی عمارات اور صنّاعی کے ۲۷
لاتعداد نمونوں سے ملتا ہے۔ صدیوں تک بازار میں صرف ہاتھ سے بنے ہوئے ظروف بکتے رہے۔ پھر وہ زمانہ آیا جب دستکاریوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں صنعتی پیداوار سے مقابلہ کرنا پڑا۔ اکثر بڑے صنعتی کارخانوں کے سامنے دستکاری کارخانوں کو فراموش کر دیا گیا۔ لیکن جب چھوٹی چھوٹی مشینیں دستیاب ہونے لگیں تو اہم دستکاریاں مقابلہ کرنے کے قابل ہو گئیں۔ ساتھ ساتھ تکنیکی ترقی سے نئی راہیں نکل آئیں اور نئی دستکاریاں پھولنے پھلنے لگیں۔

۱۹۶۰ء میں وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن میں ۷,۵۰,۰۰۰ دستکاریوں کے کارخانے چل رہے تھے جن میں صنعتی کاریگروں کی تعداد کے نصف کے برابر لوگ کام کر رہے تھے۔ ۱۹۵۹ء میں تمام دستکاریوں کی کل تجارتی بِکری کی رقم ۷,۰۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱,۶۸۰ کروڑ ڈالر یا ۶۰۰ کروڑ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔ اس رقم کا تین چوتھائی سے زیادہ حصہ نئی پیداوار، مشینیں نصب کرنے اور مرمت وغیرہ سے متعلق تھا اور صرف پانچواں حصہ دوسری جگہ بنائی

> بادن ورٹمبرگ میں ہر ایک ہزار میں ۸۳ اشخاص دستکاریوں میں لگے ہوئے ہیں یہ ہر ریاست سے زیادہ تعداد ہے۔ تمام وفاقی جمہوریہ میں اوسط ۷۲ فی ایکہزار ہے

## دستکاریوں کے اعداد و شمار سے کچھ اقتباسات[۱]

| | کارخانوں کی تعداد | ملازمین کی تعداد |
|---|---|---|
| درزی (عورتوں اور مردوں کے لباس) ... ... ... | ۱,۰۱,۳۰۰ | ۱,۸۷,۹۰۰ |
| جوتے بنانے والے ... ... ... ... ... | ۵۱,۴۰۰ | ۷۵,۷۰۰ |
| گھڑیاں بنانے والے ... ... ... ... ... | ۹,۸۰۰ | ۲۴,۶۰۰ |
| سنار اور صرّاف ... ... ... ... ... | ۲,۳۰۰ | ۷,۱۰۰ |
| ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے میکینک ... ... ... ... | ۴,۱۰۰ | ۱۳,۰۰۰ |
| قصائی ... ... ... ... ... ... | ۴۲,۶۰۰ | ۱,۹۱,۱۰۰ |
| بڑھئی ... ... ... ... ... ... | ۵۵,۷۰۰ | ۲,۴۳,۳۰۰ |
| حجام (عورتوں اور مردوں کے بال) ... ... ... | ۵۱,۲۰۰ | ۱,۶۸,۷۰۰ |
| فوٹوگرافر ... ... ... ... ... ... | ۶,۳۰۰ | ۱۷,۴۰۰ |
| جلدساز ... ... ... ... ... ... | ۲,۵۰۰ | ۹,۹۰۰ |

[۱] ۳۱ مئی ۱۹۵۶ء کو



Marfat.com

۴۷ ہو دستکاری کے سامان کی فروخت سے۔

غذا کے شعبوں میں (بھٹیارے، قصائی، حلوائی وغیرہ) سب سے زیادہ بکری کی رقم حاصل ہوتی ہے، سب سے زیادہ ملازمین تعمیرات کے کاروبار کے شعبوں میں ہیں۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا دستکاریوں کے کارخانے وسیع تر ہوتے گئے۔ اس صدی کے آغاز پر ملازمین کی اوسط تعداد ۲ تھی، اب یہ ۵ ہو گئی ہے۔ پچھلی اعداد شماری کے وقت ۱۰،۰۰۰ کاروبار ایسے تھے جن میں ۲۵ یا اس سے زیادہ لوگ کام کر رہے تھے۔ ساتھ ساتھ اکیلے شخص کے کاروباروں کی تعداد رفتہ رفتہ کم ہوتی جا رہی ہے۔

## دستکاریاں

| | ۳۱ ۔ مئی ۱۹۵۶ء کو ملازمین کی تعداد (ہزاروں میں) | کل تجارتی بکری کی رقم (۱۹۵۵ء) (کروڑوں میں) | | |
|---|---|---|---|---|
| | | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ |
| تمام دستکاریاں : | ۳۶۲۵ | ۴۷۷۰ | ۱۱۴۰ | ۴۱۰ |
| تعمیرات کے کاروبار | ۱۲۵۶ | ۱۱۶۰ | ۲۸۰ | ۱۰۰ |
| دھاتوں کے کاروبار | ۷۹۸ | ۱۲۸۰ | ۳۰۰ | ۱۱۰ |
| غذا.......... | ۴۹۷ | ۱۳۵۰ | ۳۲۰ | ۱۱۰ |
| لباس، پارچہ بافی، چمڑا | ۴۱۲ | ۳۴۰ | ۸۰ | ۳۰ |
| بڑھئی کا کام | ۳۱۳ | ۳۶۰ | ۹۰ | ۳۰ |

دستکاریوں کی اہمیت بحیثیت ایک ذریعہ تعلیم کے بہت زیادہ ہے۔ وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن میں ماہر کاریگر اپنے کارخانوں میں تقریباً ۶۰۰،۰۰۰ شاگردوں کو بیک وقت تربیت دیتے ہیں یعنی صنعتوں کی نسبت دو گنے لوگوں کو۔ ہر سال تقریباً ۱۸۰،۰۰۰ تربیت یافتہ شاگرد (Gesellen) امتحانوں میں شرکت کرتے ہیں، ان میں سے کچھ تعداد تربیت یافتہ کام کرنیوالوں کی حیثیت سے صنعتوں میں ملازمت حاصل کرتی ہے۔ ۳۰،۰۰۰ سے زیادہ کاریگر ہر سال ماہر فن کی سند حاصل کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ انہیں اپنا دستکاری کاروبار شروع کرنے کا قانونی حق حاصل ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

# عمارت سازی اور تعمیر مکانات

۲۸ جنگ ختم ہونے کے بعد تجارت کے دوسرے شعبوں کی طرح، مثلاً دستکاریوں کی صنعت میں، عمارت سازی میں بھی مشینوں کی مدد سے کام لیا جانے لگا۔ ۱۹۵۸ء کے وسط میں عمارت سازی کی تجارت میں تقریباً ۴۴,۰۰۰ کنکریٹ ملانے کی مشینیں، ۴۵,۰۰۰ سامان اٹھانے کی مشینیں اور ۳۶,۰۰۰ ٹرک اور ٹریکٹر استعمال ہو رہے تھے۔ گھومنے والے دمکلوں، چلنے والی پٹیوں اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کی بڑھتی ہوئی تعداد ان کے علاوہ تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ عمارت سازی کی بڑی فرموں کی اہمیت ان فرموں سے زیادہ ہوتی جا رہی ہے جن میں دستکاری کی مدد سے کام ہوتا ہے۔ ۱۹۵۸ء کے وسط میں عمارت سازی کے تقریباً ۵۹,۲۶۰ کاروبار تھے جن میں سے تقریباً ۲,۶۵۰ کاروباروں میں سو یا سو سے زیادہ لوگ کام کر رہے تھے۔

عمارت سازی میں مشینوں کا استعمال اور اس کی عقلی اصولوں پر تنظیم اس تجارت کی گرم بازاری کیلئے ایک ضروری شرط ہے، اور اس کا نتیجہ بھی ہے، جو گزشتہ چند سالوں سے وفاقی جمہوریہ میں موجود ہے جنگ میں جو نقصانات ہوئے ہیں، اس کو دیکھتے ہوئے عمارت سازی کو فروغ حاصل ہونے سے لوگوں پر ذہنی اعتبار سے بہت اچھا اثر پڑ رہا ہے۔

جنگ ختم ہونے تک ۲۳ لاکھ مسکن، یعنی پچھلے میزان کا تقریباً ۲۲ فیصدی حصہ، ناقابلِ رہائش ہو چکے تھے۔ (EEC نے کچھ تحقیقات کی تھیں جن سے یہ معلوم ہوا تھا کہ فرانس میں یہ تناسب ۳ فیصدی تھا، ہالینڈ اور اٹلی میں ۴ فیصدی، اور بلجیم اور برطانیہ میں ۲ فیصدی)۔ ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۹ء کے درمیان ۵۰ لاکھ سے زیادہ جائے رہائشیں از سرِ نو تعمیر کی گئیں جن میں ۱ کروڑ ۷۰ لاکھ سے ۱ کروڑ ۸۰ لاکھ لوگ آباد ہوئے۔ ۱۹۵۷ء کے اختتام پر وفاقی جمہوریہ کی آبادی کے فی ہزار شخص کیلئے ۹۴ نئے تعمیر شدہ مساکن تھے۔

۱۹۵۰ء سے نئے مکانات بنانے پر ۹,۰۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶۰ ارب ۲ کروڑ

> ۱۹۵۸ء کے اختتام پر عمارت سازی کی تجارت میں ۲۱,۰۰,۰۰۰ لوگ لگے ہوئے تھے۔ ۱۹۵۶ء میں اس تجارت کی کل بکری کی رقم ۲,۳۲۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۵۰ کروڑ ڈالر یا ۲۰۰ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔
>
> ✣
>
> مکانات کی قلت سب سے زیادہ ہیمبرگ اور لوئر سیکسنی میں ہے۔ وہاں ایک مسکن میں ۱.۴ گھرانے رہتے ہیں۔
>
> ✣



Marfat.com

ڈالر یا ۷۶۵ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم صرف ہو چکی ہے۔ اس رقم کا صرف ۳۴ فیصدی حصہ سرکار سے حاصل ہوا، ۴۰ فیصدی سرمایہ کی منڈی سے اور باقی کا حصہ مالکان نے خود لگایا۔ سرمایہ کی منڈی سے حاصل کی ہوئی رقم میں ہر سال اضافہ ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ ۱۹۵۹ء میں اس ذریعہ سے حاصل کی ہوئی رقم کل لاگت کی نصف ہو گئی تھی۔

مکانات کی تعمیر زیادہ تر حکومت سے امداد پانے والے منصوبوں سے متعلقہ ہوتی ہے۔

ان منصوبوں میں ایسے مکانات آتے ہیں جن کے لئے حکومت آسان قسطوں پر اور کم شرح سود پر قرضے دیتی ہے، اور اس طرح ان کے کرائے بھی کم رہنے کی وجہ سے

## مکانات کی تعمیر اور اس کے لئے سرمایہ

| تیار شدہ مکانات | ۱۹۵۰ء | | | ۱۹۵۱ء | | | ۱۹۵۲ء | | | ۱۹۵۳ء | | | ۱۹۵۴ء | | | ۱۹۵۵ء | | | ۱۹۵۶ء | | | ۱۹۵۷ء | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | ۳,۶۰,۰۰۰ | | | ۴,۱۰,۰۰۰ | | | ۴,۴۳,۰۰۰ | | | ۵,۳۴,۰۰۰ | | | ۵,۶۱,۰۰۰ | | | ۵,۶۳,۰۰۰ | | | ۵,۵۷,۰۰۰ | | | ۵,۲۹,۰۰۰ | | |
| | کروڑوں میں | | | کروڑوں میں | | | کروڑوں میں | | | کروڑوں میں | | | کروڑوں میں | | | کروڑوں میں | | | کروڑوں میں | | | کروڑوں میں | | |
| | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ |
| کل لاگت۔ | ۳۸۰ | ۹۰ | ۳۲ | ۴۷۰ | ۱۱۲ | ۴۰ | ۶۳۰ | ۱۵۰ | ۵۴ | ۷۸۰ | ۱۸۶ | ۶۶ | ۹۰۰ | ۲۱۴ | ۷۷ | ۱,۰۱۰ | ۲۴۰ | ۸۶ | ۱,۱۰۰ | ۲۶۲ | ۹۴ | ۱,۱۵۰ | ۲۷۴ | ۹۸ |
| کل لاگت میں سرمایہ کی منڈی سے حاصل کی ہوئی رقم۔ | ۱۶۰ | ۳۸ | ۱۴ | ۱۴۰ | ۳۳ | ۱۲ | ۱۶۰ | ۳۸ | ۱۴ | ۲۵۰ | ۶۰ | ۲۱ | ۳۹۰ | ۹۳ | ۳۳ | ۴۹۰ | ۱۱۷ | ۴۲ | ۵۰۰ | ۱۱۹ | ۴۳ | ۵۰۰ | ۱۱۹ | ۴۳ |
| سرکاری رقم | ۱۷۰ | ۴۰ | ۱۴ | ۲۲۳ | ۵۲ | ۱۹ | ۲۷۱ | ۶۴ | ۲۳ | ۲۸۰ | ۶۷ | ۲۴ | ۳۰۰ | ۷۱ | ۲۸ | ۲۸۰ | ۶۷ | ۲۴ | ۳۰۰ | ۷۱ | ۲۶ | ۳۵۰ | ۸۳ | ۳۰ |
| دوسرے ذرائع سے مثلاً نجی رقم | ۵۴ | ۱۲ | ۴ | ۱۱۰ | ۲۶ | ۹ | ۲۰۰ | ۴۸ | ۱۷ | ۲۵۲ | ۶۰ | ۲۱ | ۲۱۴ | ۵۰ | ۱۸ | ۲۴۰ | ۵۷ | ۲۰ | ۳۰۰ | ۷۱ | ۲۶ | ۳۰۰ | ۷۱ | ۲۶ |



Marfat.com

۲۸ ایسے مکانات عام لوگوں کی دسترس میں ہوتے ہیں۔ مکانات بنانے سے متعلّقہ پہلے قانون کی رُو سے ۱۹۵۱ء ۱۹۵۶ء تک کے عرصہ میں اس طرح کے ۲۰ لاکھ مکانات بنائے جانے تھے لیکن درحصل مکانات بنے اس سے بھی زیادہ۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۱ء تک کے عرصہ میں ۱۸ لاکھ مزید مکانات بنانے کا منصوبہ ہے۔

سکّہ کی اصلاحات کے زمانہ (۱۹۵۸ء) سے ۳۰ ستمبر ۱۹۵۷ء تک تعمیرات کے نجی بچتی بینکوں نے ۵۱۴ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۲۲ کروڑ ڈالر یا ۴۴ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم لوگوں کو اپنے مکانات بنانے کے واسطے فراہم کی۔

* * *

یورپ میں ۱۹۵۸ء میں تقریبًا ۳۸ لاکھ مکانات بنائے گئے۔ ہر سال ۷ لاکھ مکانات نئی ضروریات کے لئے اور ۱۰ لاکھ پرانے مکانات کی جگہ بنائے جاتے ہیں۔

شروع کے چند سالوں میں بیشتر تیار شدہ مکانات میں کمرے بہت کم تھے۔ اب جو مکانات بن رہے ہیں وہ زیادہ کشادہ ہیں۔ ۵۹ء میں کل نئے مکانات کے ۶۷ فیصدی میں چار یا چار کمروں سے زیادہ (باورچی خانہ سمیت) ہیں۔

Marfat.com

# گھر اور گھرانے

۱۹۵۰ء کی مکانات شماری کے اعداد سے معلوم ہوا تھا کہ وفاقی جمہوریہ میں اُس وقت ۱۹۴ لاکھ ۲۹
۴۰ ہزار معیاری گھر تھے جن میں ۳ کروڑ ۸۹ لاکھ ۷۰ ہزار کمرے تھے (مع باورچی خانوں کے) ان میں ایک کروڑ ۴۶ لاکھ ۳۰ ہزار گھرانے رہتے تھے جن کے کل افراد کی مجموعی تعداد ۴ کروڑ ۵۰ لاکھ ۷۰ ہزار ہوتی تھی۔ گویا وفاقی علاقہ میں ہر دو گھروں میں سے ایک گھر میں دو خاندان رہتے تھے۔

۱۹۵۶ء میں دوبارہ مکانات شماری ہوئی جس سے ۱۹۵۰ء میں شروع کی ہوئی مکانات بنانے کی تجاویز کی کامیابی کا ثبوت ملا۔ ۲۔ستمبر ۱۹۵۶ء کو وفاقی جمہوریہ میں ۱ کروڑ ۲۷ لاکھ ۳۰ ہزار معیاری گھر تھے جن میں ۱ کروڑ ۵۶ لاکھ ۶۰ ہزار گھرانے رہتے تھے۔ اب بھی گھرانوں کی تعداد گھروں سے زیادہ تھی لیکن اب چار میں سے ایک گھر میں دو گھرانے تھے۔ رہنے کے کمروں کی تعداد (مع باورچی خانوں کے) بڑھ کر ۴ کروڑ ۸۵ لاکھ ۷۰ ہزار ہو گئی تھی اور رہنے والوں کی تعداد ۴ کروڑ ۷۹ لاکھ ۹۰ ہزار۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ اوسطاً ہر فرد کے لئے ایک کمرہ موجود تھا۔ ۱ کروڑ ۵۹ لاکھ ۶۰ ہزار گھرانوں کے ۲۹ فیصدی اپنے ذاتی گھروں میں رہتے تھے۔ ۵۰.۳ فیصدی کرایہ دار تھے اور ۲۰.۷ فیصدی نے دوسرے کرایہ داروں سے جگہ کرایہ پر لی ہوئی تھی۔

ستمبر ۱۹۵۶ء میں مذکورہ بالا "معیاری" مکانات کے علاوہ تقریباً ۴,۸۴,۰۰۰ گھر ایسے بھی تھے جو "ہنگامی"



Marfat.com

۲۹ قسم کے تھے اور جن میں ۵۳۱,۰۰۰ گھرانے بسے ہوئے تھے۔ ۷۵,۰۰۰ کے قریب گھرانے خیموں، اقامت گاہوں اور ہوٹلوں وغیرہ میں رہ رہے تھے۔

۱۹۵۷ء کے اختتام پر وفاقی جمہوریہ میں تقریباً ۱ کروڑ ۳۵ لاکھ گھر تھے۔ اس تعداد کے باوجود مکانوں کی کمی پوری نہیں ہو پائی تھی اور اس وقت بھی تقریباً ۲۰ لاکھ مزید گھروں کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔

وفاقی حکومت کا ارادہ ہے کہ آئندہ سالوں میں بھی تعمیر مکانات کی موجودہ شرح (سالانہ ۵ لاکھ گھروں سے زیادہ) کو برقرار رکھے تاہم چونکہ ہر سال نئے گھرانے آباد ہونے اور نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک سے مہاجرین کے آنے کی وجہ سے مزید مکانوں کی ضرورت پیدا ہوتی رہتی ہے، اور اس طرح نئے مکانات کی تعمیر سے کُل کمی کا صرف ایک حصّہ ہی پورا ہو سکتا ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ تعمیر مکانات کی تجارت کی سرگرمیاں کئی سال تک جاری رہیں گی، گو کہ امید کی جاتی ہے کہ چار سال کے عرصہ میں مکانات کی کمی پوری ہو سکیں گی۔

## تجارت

۳۰ اس باب میں "تجارت" سے مراد صرف اشیاء اور سامان کی خرید و فروخت ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں اس قسم کی تجارت کا ذکر نہیں آتا جیسی صنعت و حرفت میں لگے ہوئے لوگ کر رہے ہوں۔ ۱۹۵۸ء میں ملک کی تمام اقتصادی سرگرمیوں کی پیداواری مالیت ("خالص قومی پیداوار بلحاظ اصل قیمت") میں تجارت کا حصہ ۱۳٫۷ فیصدی سے زیادہ تھا۔

بِکری کے ٹیکس کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۵۷ء میں اشیاء کی تھوک اور خوردہ بِکری کی کل تجارتی رقم ۲۱,۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵,۰۲۳ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۱,۷۹۴ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔ گذشتہ چند سالوں میں اس رقم میں اضافہ ہونے کی ایک وجہ قیمتوں میں اضافہ ہے۔

چھوٹے پیمانہ پر کاروبار خوردہ تجارت کا خاصّہ ہیں۔ ۱۹۵۷ء میں کل ۵ لاکھ کاروباروں کے ۸٫۴۷ فیصدی کی تجارتی بِکری کی رقم صرف ۱ لاکھ جرمن مارک (۲۳,۸۱۰ ڈالر یا ۸,۵۰۰ پاؤنڈ) ہوتی تھی اور ۳۴٫۳ فیصدی کی ۱ لاکھ سے ۱۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲,۳۸,۰۰۰ ڈالر یا ۸۵,۰۰۰ پاؤنڈ) تک۔ خوردہ فروشوں میں صرف ۱ فیصدی بِکری کی رقم کے لحاظ سے "لکھپتی" تھے۔ تاہم خوردہ تجارت میں کُل بِکری کی رقم کا ۳۷٫۱ فیصدی حصہ ان کے ذریعہ حاصل ہوتا تھا، یہ کُل رقم



Marfat.com

۳۰

۵۰۰،۷ کروڑ جرمن مارک (یا ۱،۸۰۰ کروڑ ڈالر یا ۶۴۰ کروڑ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔ تھوک تجارتیوں میں بکری کی رقم کے لحاظ سے ۱۳ فیصدی "کھپتی" تھے اور کل رقم ۸۲،۳ فیصدی ان کے ہاتھوں میں تھا۔ خوردہ اور تھوک تجارت میں کاروبار کو وسعت دینے کی طرف رجحان نمایاں طور پر بڑھتا جا رہا ہے۔

۱۹۵۰ء میں کل تجارتی ملازمین کے تقریباً ۴۵ فیصدی وہ لوگ تھے جو کاروباروں کے مالک تھے یا ان کے خاندان کے افراد تھے جو کاروبار میں ان کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ ملک کی اندرونی تجارت میں خاندان کے افراد پر مشتمل کاروبار عموماً دیکھنے میں آتے ہیں۔ چنانچہ خوردہ تاجر، مثلاً دستکاریوں سے متعلقہ کاروباری متوسط طبقہ کی سیاسیات میں پیش پیش رہتے ہیں۔

اسکے برخلاف نئی وضع کی تجارتیں رفتہ رفتہ اہمیت حاصل کرتی جا رہی ہیں، مثلاً خوردہ کی دکانیں اور گودام، امداد باہمی کے اصولوں پر چلنے والے کاروبار، اور ایسی دکانیں جن میں سب قسم کی چیزیں خوردہ دستیاب ہو سکتی ہوں۔ تجارتی ملازمین میں ۴۳ فیصدی تعداد عورتوں کی ہے، خوردہ کی تجارت میں تو ان کی تعداد نصف سے بھی زیادہ ہے۔

۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۴ء کے درمیان اشیائے خورد و نوش کی ایسی دکانوں سے جن کی شاخیں نہیں تھیں کل بکری کی رقم میں ۳۹ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ اس کے مقابلہ میں شاخوں والی دکانوں کی کل بکری کی رقم میں ۲۵۲ فیصدی کا اضافہ ہوا، امداد باہمی کی دکانوں میں ۱۸۰ فیصدی کا، اور گوداموں کے غذائی شعبوں میں اضافہ ۳۹۴ فیصدی کی حد تک پہنچ گیا تھا۔ دکانداری میں نئی نئی اختراعات تیزی سے پیدا ہوتی جا رہی ہیں مثلاً ایسی دکانیں قائم ہو رہی ہیں جہاں گاہک خود اشیاء چھانٹ کر قیمت مشین میں ڈال دیں۔ ایک سال کے اندر اندر اس قسم کی دوکانوں کی تعداد دوگنی ہو گئی ہے۔ ڈاک



Marfat.com

## تجارت

تجارت میں کل پیداوار کی مالیت ۱۹۵۸ء میں ۲,۷۱۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۴۵٫۰ کروڑ ڈالر یا ۲۳۰٫۴ کروڑ پاؤنڈ)

| | |
|---|---|
| کاروباروں کی تعداد (۱۹۵۰ء) | ۶,۸۰,۰۰۰ |
| ملازمین کی تعداد (۱۹۵۰ء) | ۳۲,۰۰,۰۰۰ |
| ان ملازمین میں سے وہ جو خوردہ تجارت سے تعلق رکھتے تھے | ۱۳,۰۰,۰۰۰ |

کے ذریعہ اشیاء کی فروخت اور قسطوں میں قیمت کی ادائیگی کے طریقے بھی عام ہوتے جارہے ہیں۔ روزمرہ کی ضروریات کے کاروبار کے ۵۰۰ مالکوں نے اپنے تھوک فروشوں سے ملکر خوردہ کی ایسی دکانیں قائم کرلی ہیں جہاں ہر چیز دستیاب ہوسکتی ہے۔ خرید و فروخت کے طریقوں میں آسانیاں پیدا ہوجانے کی وجہ سے ۱۹۵۶ء اور ۱۹۵۷ء کے درمیان خوردہ تجارت کی کل بکری کی رقم ۱۱۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۶۱ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۹۳ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) سے بڑھکر ۶,۸۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱,۶۱۹ کروڑ ڈالر یا ۵۷۸ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوگئی۔

۱۹۵۵ء کے آخر میں وفاقی جمہوریہ کی خوردہ تجارت کی کُل رقم میں ہر چھ جرمن مارک میں سے ایک جرمن مارک (امریکہ میں ہر تین ڈالر میں سے ایک ڈالر) کی خرید قسطوں میں ادائیگی کے طریقہ پر کی ہوئی تھی۔ ستمبر ۱۹۵۶ء کے اختتام پر قرض پر خوردہ فروخت کئے ہوئے سامان کی کل مالیت ۲۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۲۳ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔ قرض اور قسطوں پر خرید کرنیوالوں کی پیشوں کے لحاظ سے تقسیم یوں ہے: ۵۵ سے ۶۰ فیصدی مزدور لوگ، ۱۱ سے ۱۳ فیصدی پنشن پانیوالے، اور ۱۱ فیصدی دفاتر میں کام کرنے والے (Angestellte)۔ جو سامان سب سے زیادہ قسطوں پر خریدا گیا اُن میں موٹر گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں (۲۱ فیصدی)، موٹر ٹرک اور لاریاں (۱۹ فیصدی)، کپڑا اور بنے ہوئے لباس (۱۷ فیصدی) اور فرنیچر (۱۴ فیصدی) شامل ہیں۔ ۱۹۵۷ء میں قرض پر خریدی ہوئی اشیاء کی کل مالیت کل تجارتی بکری کی رقم کی صرف ۱۳٫۷ فیصدی تھی۔

۱۹۵۰ء میں خوردہ فروخت کی کل ۴,۷۰,۰۰۰ دکانوں کی نصف تعداد اشیائے خورد و نوش کی دکانوں کی تھی۔ اس تعداد میں صرف خورد و نوش کی چیزوں کی ۲,۰۳,۰۰۰ دکانیں ہی نہیں بلکہ ایسی بھی دکانیں شامل ہیں جہاں اور متعلقہ چیزیں بھی فروخت ہوتی تھیں۔ غذا کی خوردہ فروخت کی کل تجارتی رقم ۱۹۵۷ء میں ۲,۲۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۱۸۷ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔

کپڑے اور جوتوں کی ۱,۰۱,۰۰۰ دکانیں ہیں، ۶۰,۰۰۰ جوتے بنانے والے اور تقریباً ۱,۴۰,۰۰۰ عورتوں اور مردوں کے لباس تیار کرنے والے ہیں۔ تھوک اور غیر ملکی تجارت کی کل تجارتی بکری کی رقم ۱۹۵۸ء میں ۱۴,۰۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳,۳۳۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۱,۱۹۰ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ اقتصادی شعبہ میں



Marfat.com

۳۰ اس تجارت کی اہمیت دوسرے درجہ پر ہے۔

تھوک دساوری بیوپار کل دساور کا تقریباً ۳۰ فیصدی ہے۔ غیر ملکی تجارت کی کل تجارتی بِکری کی رقم (یعنی تجارت اور صنعت کی کل برآمد اور درآمد) ۱۹۵۸ء میں ۶،۸۱۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶۲۱ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۵۷۹ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔

## خارجی تجارت

۳۱ جنگ کے خاتمہ پر جرمنی کی فوجی طاقت بالکل ختم ہوگئی اور ملک کے حالات ابتر ہوگئے۔ اس کا وفاقی جمہوریہ کے سامان اور اشیاء کی آمد و رفت پر بہت گہرا اثر پڑا۔ ملک کے اندر ہی جرمنی کی تقسیم اور مغربی برلن کی علیحدگی کی وجہ سے اس قسم کی آمد و رفت پر کڑی پابندیاں عائد ہیں۔

حالانکہ DM-*Ost* کے زر کے علاقہ (یعنی نام نہاد DDR اور برلن کے سوویٹ مقبوضہ علاقہ) کیساتھ اقتصادی تعلقات "خانگی" زمرہ میں آتے ہیں، تب بھی ان پر غیر ممالک سے تعلقات کی نسبت زیادہ ہی پابندیاں ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان تعلقات کی نوعیت ایک دو پہلو نظم و نسق کے ساتھ اشیائے تبادلے کی سی ہے۔ اس علاقہ کیساتھ تجارت کے بارے میں اگلے باب میں ذکر کیا گیا ہے۔

برلن کیساتھ تجارت کا ذکر اس کتاب کے اس حصہ میں ہے جہاں مغربی برلن کے بارے میں دوسری معلومات درج ہیں۔ تاہم اس موقع پر مغربی برلن کی خارجی تجارت کو وفاقی جمہوریہ کی خارجی تجارت کا حصہ تصور کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح جب تک سارلینڈ صرف سیاسی طور پر ملحق کیا گیا تھا سارلینڈ کیساتھ تجارت مغربی جرمنی کی خارجہ تجارت کا حصہ سمجھی جاتی تھی۔ جرمنی میں دوسرے ممالک کی مقیم افواج کی طرف سے خدمات اور سامان وغیرہ کا نقل و حمل اقتصادی زندگی کا ایک الگ پہلو ہے۔ ۱۹۵۷ء میں اس مد سے خارجہ زر کی آمدنی ۲۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۲۳ کروڑ پاؤنڈ) ہوئی تھی۔ اسکے برخلاف ۱۹۵۶ء میں جہازرانی میں خسارہ کی مالیت تقریباً ۵۰۷ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۷ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۶ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد سے زائد پیداوار کے زراعتی علاقوں کے ہاتھ سے نکل جانے کے باعث مغربی جرمنی کا انحصار خاص طور پر درآمد پر ہے۔ شروع شروع درآمد کی ادائیگی کچھ آسان کام نہ تھا۔ ۱۹۵۰ء میں بھی درآمد برآمد میں خسارہ ۳۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷۱ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۲۵ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) تھا جیسے جنگ کے بعد سے چند سالوں میں امریکی امداد کے ذریعہ پورا کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ امداد عطیوں اور طویل مدت کے قرضوں کی شکل میں دی گئی۔ ۱۹۴۸ء سے جو امداد دی گئی وہ زیادہ تر مارشل پلان



Marfat.com

ماتحت دی گئی۔ اس امداد کے ذریعہ ہی جرمنی اپنی اقتصادی حالت کو سدھار سکا۔

۱۹۵۹ء میں وفاقی جمہوریہ کا دنیا کی درآمدی تجارت میں امریکہ اور برطانیہ کے بعد تیسرا درجہ تھا اسکا حصّہ ۸٫۲ فیصدی تھا۔ دنیا کی برآمدی تجارت میں وفاقی جمہوریہ کا حصہ ۹٫۶ فیصدی تھا اور امریکہ کے بعد اس کا دوسرا درجہ تھا۔ وفاقی جمہوریہ اب جرمن رائش کے ۱۹۲۹ء کے امن کے زمانہ کی سطح پر آگئی ہے۔

خارجی تجارت میں وفاقی جمہوریہ کے رفقاء میں سب سے اہم گروہ ان ممالک کا ہے جو وفاقی جمہوریہ کی طرح یورپی ادائیگیوں کی یونین (EPU) کے رکن ہیں۔ ان میں یہ ممالک شامل ہیں: ہسپانیہ، فن لینڈ، یوگوسلاویہ اور مشرقی بلاک کے ممالک کے علاوہ تمام یورپی ممالک (معہ اپنے سمندر پار کے علاقوں کے)، اسٹرلنگ علاقہ کے غیر یورپی ممبر، اور انڈونیشیا، کمبوڈیا، لاؤس اور ویٹ نام۔ ۱۹۵۸ء میں وفاقی جمہوریہ میں کُل خریداریوں کا ۶۳ فیصدی حصہ اور بکری کا ۷۰ فیصدی حصہ ان ہی ممالک کے ساتھ ہوا۔ اس کے علاوہ وفاقی جمہوریہ ہی .E.P.U میں سب سے زیادہ زری ساکھ کا ملک تھا۔

۱۹۵۸ء سے وفاقی جمہوریہ کی خارجی تجارت میں یورپی معاہدۂ زر (ECA) نے EPU

امریکی امداد یکم جولائی ۱۹۴۵ء سے ۳۱۔ دسمبر ۱۹۵۶ء تک:
۷٫۶۶۵ کروڑ ڈالر (یا ۲۰۰۵۹ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) اس میں سے اقتصادی امداد کی رقم ۳٫۹۱۰ کروڑ ڈالر (یا ۱٫۳۹۶ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی اور فوجی امداد کی رقم ۱٫۸۵۶ کروڑ ڈالر (یا ۶۶۲ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ یورپ کا حصّہ:
۳٫۵۸۷ کروڑ ڈالر (یا ۱٫۲۸۱ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) اس میں اقتصادی مقاصد کے لئے ۲٫۴۵۹ کروڑ ڈالر (یا ۸۷۸ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم تھی۔

برطانیہ:
۶۸۰ کروڑ ڈالر (یا ۲۴۲ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ)

فرانس:
۵۵۰ کروڑ ڈالر (یا ۱۹۶ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ)

وفاقی جمہوریہ:
۳۹۰ کروڑ ڈالر (یا ۱۳۹ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ)

کل دنیا کی تجارت (۱۹۵۸ء):
۱۹٫۷۰۰ کروڑ ڈالر (یا ۷٫۰۳۵ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ)

دنیا کی تجارت میں حصہ (۱۹۵۸ء):

| | فیصدی |
| --- | --- |
| برطانیہ | ۱۰٫۲ |
| وفاقی جمہوریہ | ۸٫۲ |
| فرانس | ۵٫۵ |

دنیا کی درآمد میں حصہ (۱۹۱۳ء):

| | |
| --- | --- |
| برطانیہ | ۱۶٫۱ |
| جرمن رائش | ۱۲٫۹ |

دنیا کی برآمد میں حصہ (۱۹۱۳ء):

| | |
| --- | --- |
| برطانیہ | ۱۴٫۰ |
| امریکہ | ۱۳٫۴ |
| جرمن رائش | ۱۳٫۱ |

۱۹۵۵ء میں مالیت کے حساب سے دنیا کی تجارت ۱۹۳۷ء کی نسبت ساڑھے تین گنی تھی۔ مقدار کے حساب سے اس میں صرف تقریباً نصف کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ۱۹۳۷ء سے ۱۹۵۵ء تک بیشتر اشیاء کی قیمتیں دوگنی ہوگئی تھیں۔



Marfat.com

## درآمد کی مالیت — وفاقی جمہوریہ معہ مغربی برلن ۱۹۵۸ء

| | کروڑوں میں | | | کروڑوں میں | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | جرمن مارک | ڈالر | پاونڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاونڈ |
| اشیائے خورد و نوش کی تجارت ... ... | | | | ۹۴۰ | ۲۲۰ | ۸۰ |
| صنعتی تجارت ... ... ... ... | | | | ۲,۱۳۰ | ۵۱۰ | ۱۸۰ |
| اس میں یہ شامل ہیں : | | | | | | |
| پارچہ بافی کا خام مال ... ... ... | ۱۸۰ | ۴۲٫۴ | ۱۵٫۳ | | | |
| غیر آہنی دھاتیں اور ان سے تیار کردہ معمولی اشیاء ... ... | ۱۵۰ | ۳۷٫۵ | ۱۲٫۸ | | | |
| لوہا اور اس سے تیار کردہ معمولی اشیاء | ۱۸۰ | ۴۲٫۹ | ۱۵٫۳ | | | |
| خام سامان اور کیمیاوی صنعت سے متعلق اشیاء ... ... ... | ۱۶۰ | ۳۷٫۶ | ۱۳٫۶ | | | |

کی جگہ لے لی ہے۔ وفاقی جمہوریہ کے علاوہ یہ ممالک ECA کے ممبر ہیں : برطانیہ، فرانس، تینوں بنلو ممالک، اٹلی، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، آسٹریا اور پرتگال۔ اس حصہ میں ECA کا کوئی ذکر نہیں ہے کیونکہ یہ معاملات ۱۹۵۸ء کی تجارت سے متعلق ہیں۔

"محدود تبادلۂ زر کے علاقہ" میں EPU کے ذریعہ حسابات چکانے والے ممالک کے علاوہ یہ بھی شامل ہیں : ایسے ممالک جو جرمن مارک کے تبادلہ کی انجمن کے ممبر ہیں اور ایسے ممالک بھی جن کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ ادائیگی نہیں ہے۔ اول الذکر ممالک میں خاص خاص یہ ہیں : ارجنٹائن، ہسپانیہ، برازیل، فن لینڈ، یوگوسلاویہ، مصر، جاپان اور ایران۔ ان ممالک سے وفاقی جمہوریہ نے ۱۹۵۸ء میں اپنی کل درآمد کا ۱۱ فیصدی حصہ حاصل کیا اور برآمد کا ۱۲ فیصدی حصہ انہی ممالک کو گیا۔

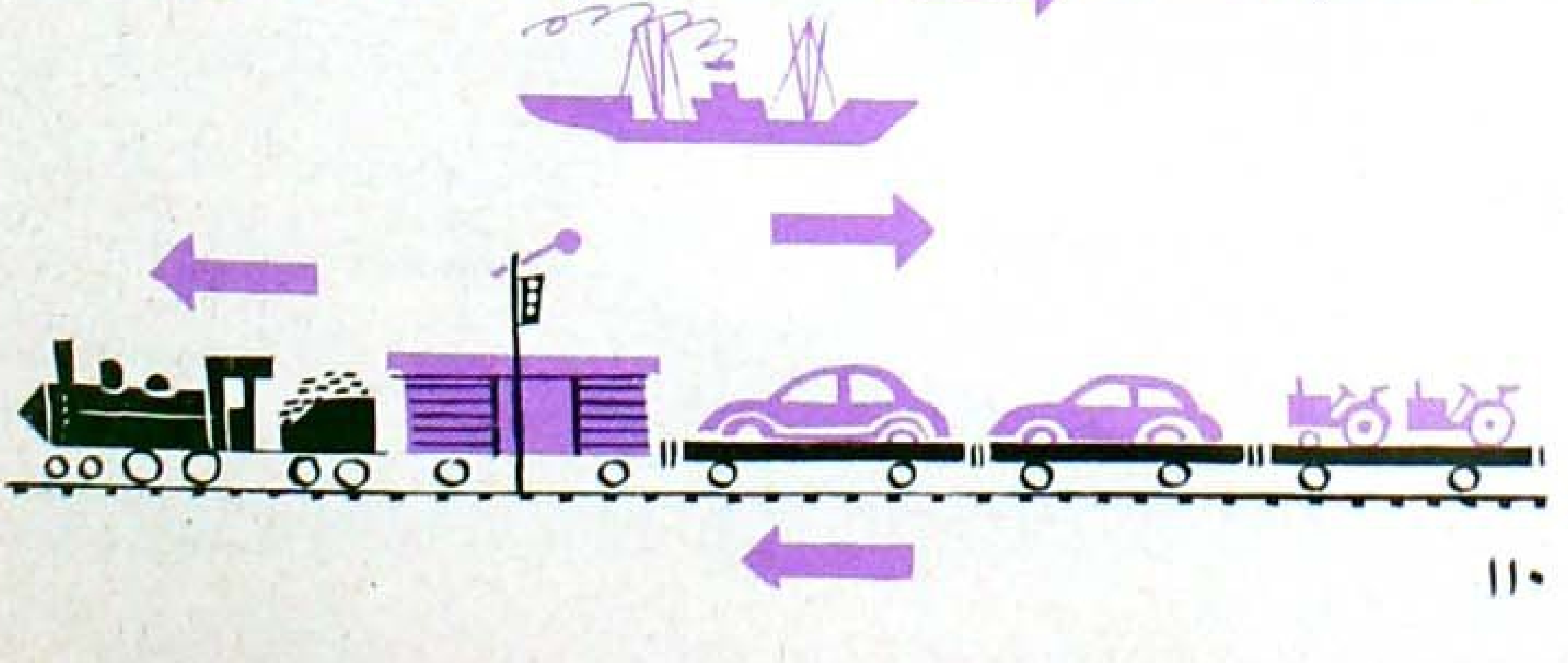



Marfat.com

## دساور (۱۹۵۸ء)

## وفاقی جمہوریہ مع مغربی برلن

| | کروڑوں میں<br>جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ |
|---|---|---|---|
| مشینری --- --- --- --- --- --- --- --- | ۷۶۰ | ۱۸۰/۲ | ۶۴/۶ |
| موٹر گاڑیاں، جہاز وغیرہ --- --- --- --- --- --- | ۵۹۰ | ۱۴۱ | ۵۰/۲ |
| کیمیاوی صنعت کا خام مال اور اشیاء --- --- --- --- | ۴۲۰ | ۱۰۰/۱ | ۳۵/۷ |
| بجلی سے چلنے والے آلے --- --- --- --- --- --- | ۳۲۰ | ۷۵/۸ | ۲۷/۲ |
| کوئلہ سب قسم --- --- --- --- --- --- --- | ۲۰۰ | ۴۷/۵ | ۱۷ |
| لوہا اور اس سے بنی ہوئی معمولی اشیاء --- --- --- --- | ۳۲۰ | ۷۷ | ۲۷/۲ |
| لوہے کے ظروف، ٹن کی چادریں اور معمولی دھاتوں کا سامان --- --- | ۲۴۰ | ۵۸/۱ | ۲۰/۴ |
| پارچہ بافی کا خام مال اور اشیاء --- --- --- --- --- | ۱۸۰ | ۴۳/۱ | ۱۵/۳ |
| نفیس اور عینی آلات، گھنٹے اور گھڑیاں --- --- --- --- | ۱۰۰ | ۲۴/۱ | ۸/۵ |
| غیر آہنی دھاتیں اور اشیاء --- --- --- --- --- | ۷۰ | ۱۶/۸ | ۶۰ |
| دیگر سامان --- --- --- --- --- --- --- | ۵۰۰ | ۱۱۷/۶ | ۴۲/۵ |
| میزان ... ... ... ... ... ... ... ... | ۳,۷۰۰ | ۸۸۱/۳ | ۳۱۴/۶ |

"محدود تبادلۂ زر" کے ممالک کے دوسرے گروہ کے ساتھ، یعنی ایسے ممالک کے ساتھ جن سے ادائیگیوں کے کوئی معاہدے نہ تھے، تجارت اور بھی کم رہی۔ اس گروہ کے خاص خاص ملک روس، اسرائیل، چین، تھائی لینڈ، لبنان اور شام ہیں۔

۱۹۵۸ء میں ان "محدود تبادلہ زر" کے ممالک کے ساتھ تجارت میں برآمد کی مالیت درآمد سے ۸۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۰۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۷۲ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) زیادہ تھی۔ اسی سال غیر محدود تبادلہ زر کے ممالک کے ساتھ تجارت میں برآمد کی مالیت درآمد سے ۲۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۶ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۲۳ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) کم تھی۔

ایسے ممالک میں جن کے مابین تبادلہ زر غیر محدود ہے براعظم امریکہ کے بیشتر ممالک ماسوا ارجنٹائن، برازیل، یوراگوئے اور پیراگوئے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر ممالک لائبیریا اور فلپائن ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں وفاقی جمہوریہ نے اپنی کل درآمد کا ۲۵ فیصدی حصہ ان ممالک سے حاصل کیا اور ان کو اپنی برآمد کا صرف ۱۴ فیصدی حصہ دساور کیا۔ جرمنی کی بیرونی اقتصادیات کا سب سے اہم مسئلہ امریکہ اور کینیڈا کے ساتھ تجارت میں برآمد اور درآمد کے فرق میں جمود کا ہے۔



Marfat.com

وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن کی خارجی تجارت کا ڈھانچہ اب تقریباً وہی ہوگیا ہے جو جنگ سے پہلے جرمن رائش کا تھا۔ جرمنی کی درآمدی تجارت میں اشیائے خورد و نوش کافی اہمیت رکھتی ہیں۔ ۱۹۴۵ء کے بعد کے چند سالوں میں تو خاص طور پر یہ کیفیت تھی مشرق میں واقع زائد خوراک کے علاقوں کے دوسری طاقتوں کی محکومیت میں چلے جانے کی وجہ سے جرمنی کا زرعی علاقہ کم ہوگیا اور دوسری طرف وفاقی علاقہ میں ایک کروڑ دس لاکھ زائد نفوس آجانے کی وجہ سے خوراک کی مانگ بڑھ گئی۔ اس کے باوجود کل درآمد میں خوراک کا حصہ جو ۱۹۵۰ء میں ۴۴ فیصدی تھا، ۱۹۵۷ء میں صرف ۳۰ فیصدی رہ گیا۔ ۱۹۵۸ء میں غلہ بلحاظ قیمت درآمد کا ۳٫۵ فیصدی تھا۔

صنعتی سامان ۱۹۵۸ء میں ۲۱٫۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۱٫۰ کروڑ ڈالر یا ۱۸۲ کروڑ پاؤنڈ) کی مالیت کا درآمد کیا گیا۔ خام مال کی درآمد کا حصہ سب سے زیادہ یعنی ۲۴٫۷ فیصدی ہے۔ خام مال میں سب سے زیادہ مالیت پارچہ بافی سے متعلقہ سامان کی ہے جن میں سوت اور اُون سب سے زیادہ ہیں

## خارجی تجارت کی تقسیم (۱۹۵۸ء)

| | درآمد فیصدی | | برآمد فیصدی | |
|---|---|---|---|---|
| خوراک ... ... ... ... ... | | ۳۰٫۲ | | ۲٫۴ |
| تجارت اور صنعت : | | ۶۸٫۹ | | ۹۷٫۳ |
| خام مال ... ... ... ... ... | ۲۴٫۷ | | ۴٫۶ | |
| نصف تیار اشیاء ... ... ... ... | ۱۶٫۹ | | ۱۰٫۵ | |
| تیار اشیاء ... ... ... ... ... | ۲۷٫۳ | | ۸۲٫۲ | |



Marfat.com

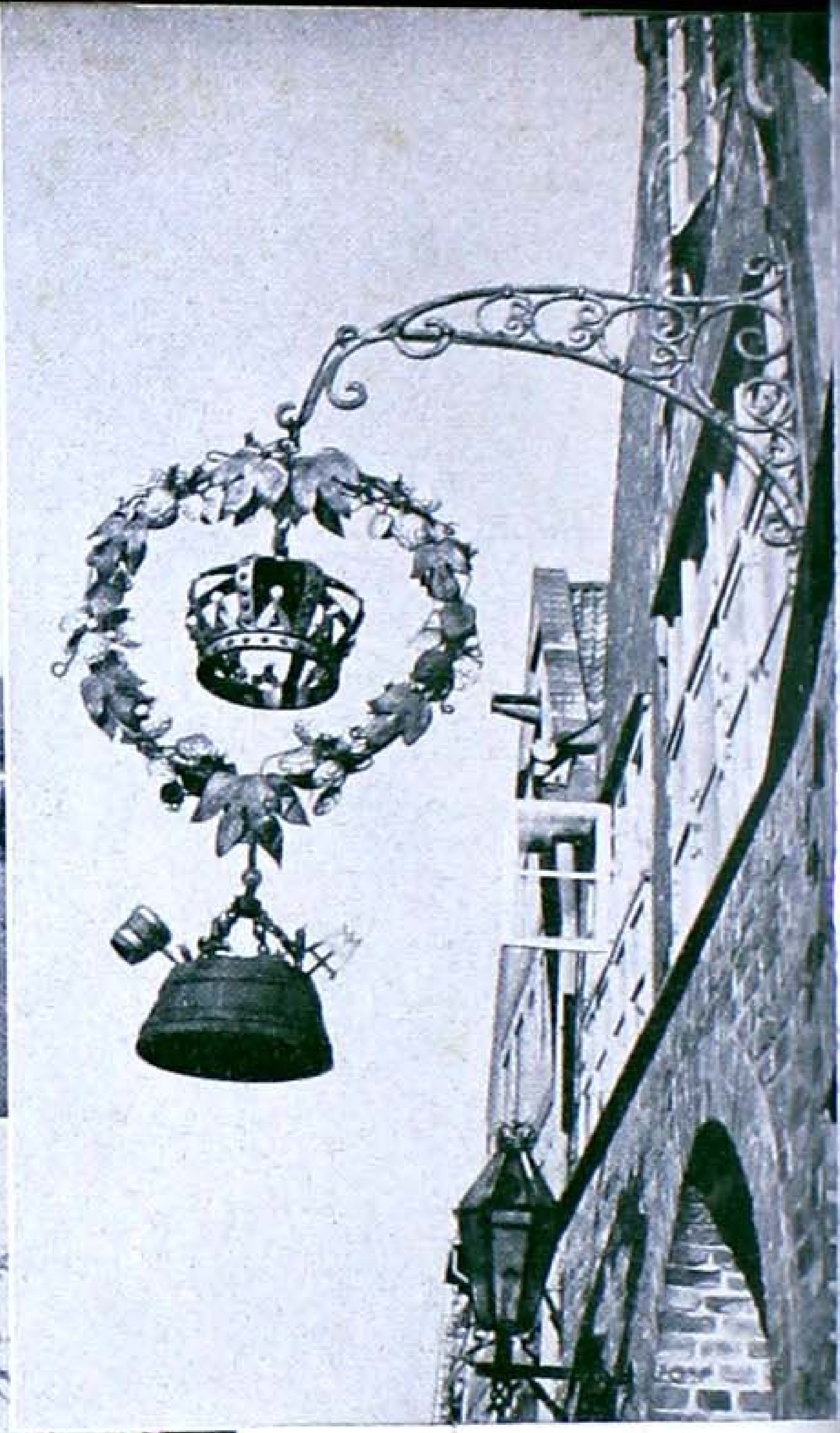

لیونبرگ میں کرون نامی
کارخانہ مشروبات جو ۱۴۸۶ء
میں تعمیر ہوا

(اوپر، بائیں)
بادپارمونٹ میں واقع
کرڈ پارک

رائیسرسی جو برف گاڑیوں کی
دوڑ کے مقابلوں کے لئے
مشہور ہے

Marfat.com

# جرمن مشرقی علاقے
## پولستانی نظم ونسق کے تحت

(دائیں) لوئر سلیسیا میں آئسر پہاڑوں پر موسم سرما کا آخری دور۔

(درمیان میں) ہنڈنبرگ 'اپر سلیسیا' میں واقع ڈونرزمارک نامی صفار خانے جو ۱۳۰۰ء میں تعمیر ہوئے۔

(نیچے) سٹیٹن میں "ہاکن چبوترہ" جو ۱۹۱۱ء میں دریائے اوڈر کے پشتہ پر تعمیر ہوا۔ (پشتہ ۱۵۵۰ء۔۱۵۷۰ء میں تعمیر ہوا تھا) تصویر میں سرکاری عمارات اور عجائب خانہ ہیں۔

Marfat.com

# وسطی جرمنی

ڈریسڈن میں واقع زوِنگر کی شہ نشین جسے
۱۷۱۴ء - ۱۷۲۲ء میں
ڈینیل پاپل مَین نے تعمیر کیا تھا۔

لیپزگ کا قدیمی ٹاؤن ہال
جسے ۱۵۵۶ء میں ہاترونیمس لَوٹر نامی
برگوماسٹر نے تعمیر کیا تھا

پوٹسڈام کے باہر سنیس سُوکا قلعہ۔
۱۷۴۵ء - ۱۷۴۷ء میں فریڈرک اعظم کے
دَور میں نوبلسڈورف نے تعمیر کیا

Marfat.com

دریائے نیکار پر واقع شہر
ایسلنگن میں سینٹ
ڈایونیسی اس کی گرجا۔
دونوں میناروں کو ملانے
والا پُل پندرھویں صدی
میں بنا تھا۔

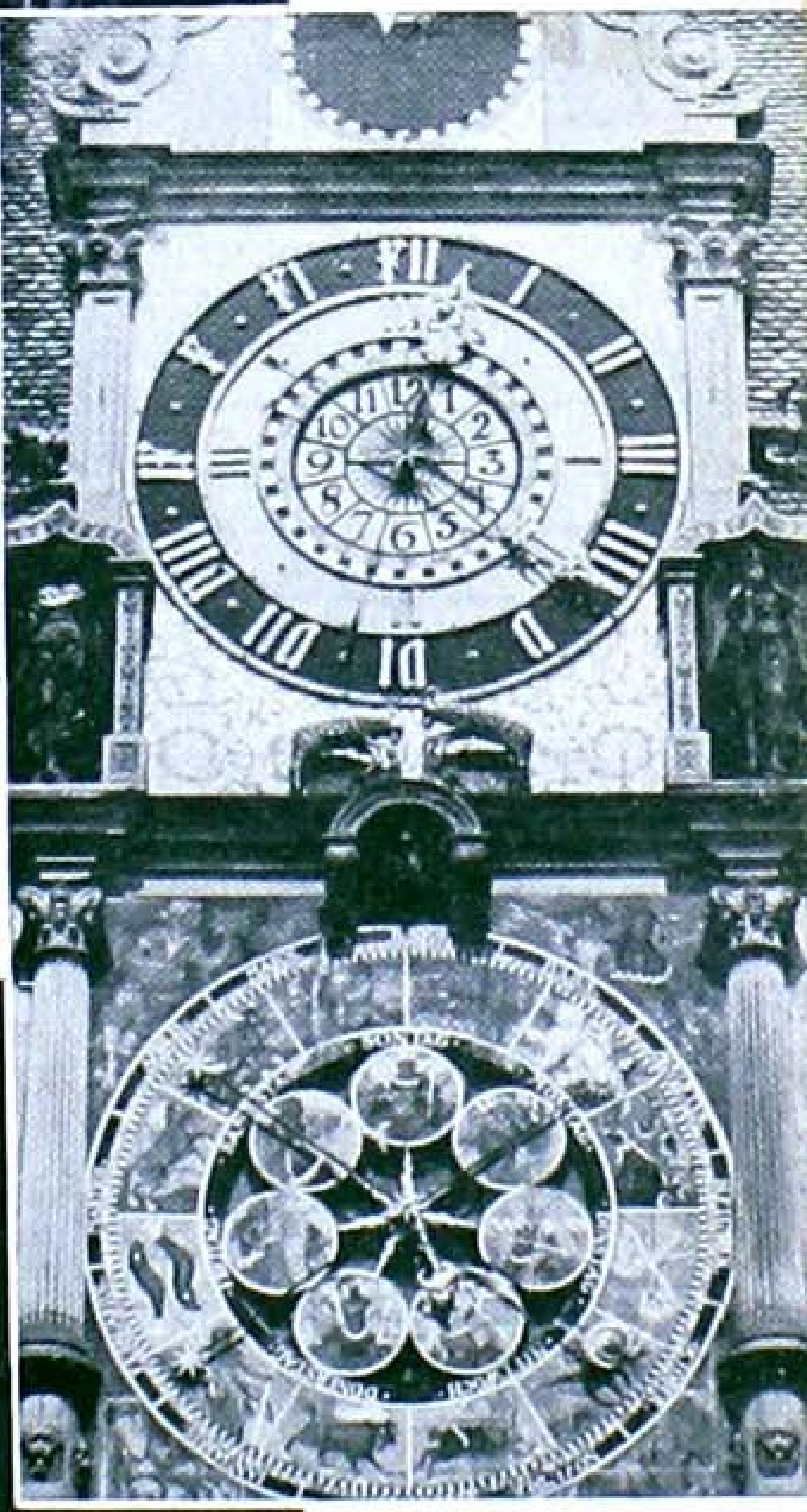

ہائل برون کے ٹاؤن ہال کے چھجے پر بنا ہوا گھڑیال جو
۱۵۸۰ء - ۱۵۸۲ء میں تعمیر ہوا تھا۔

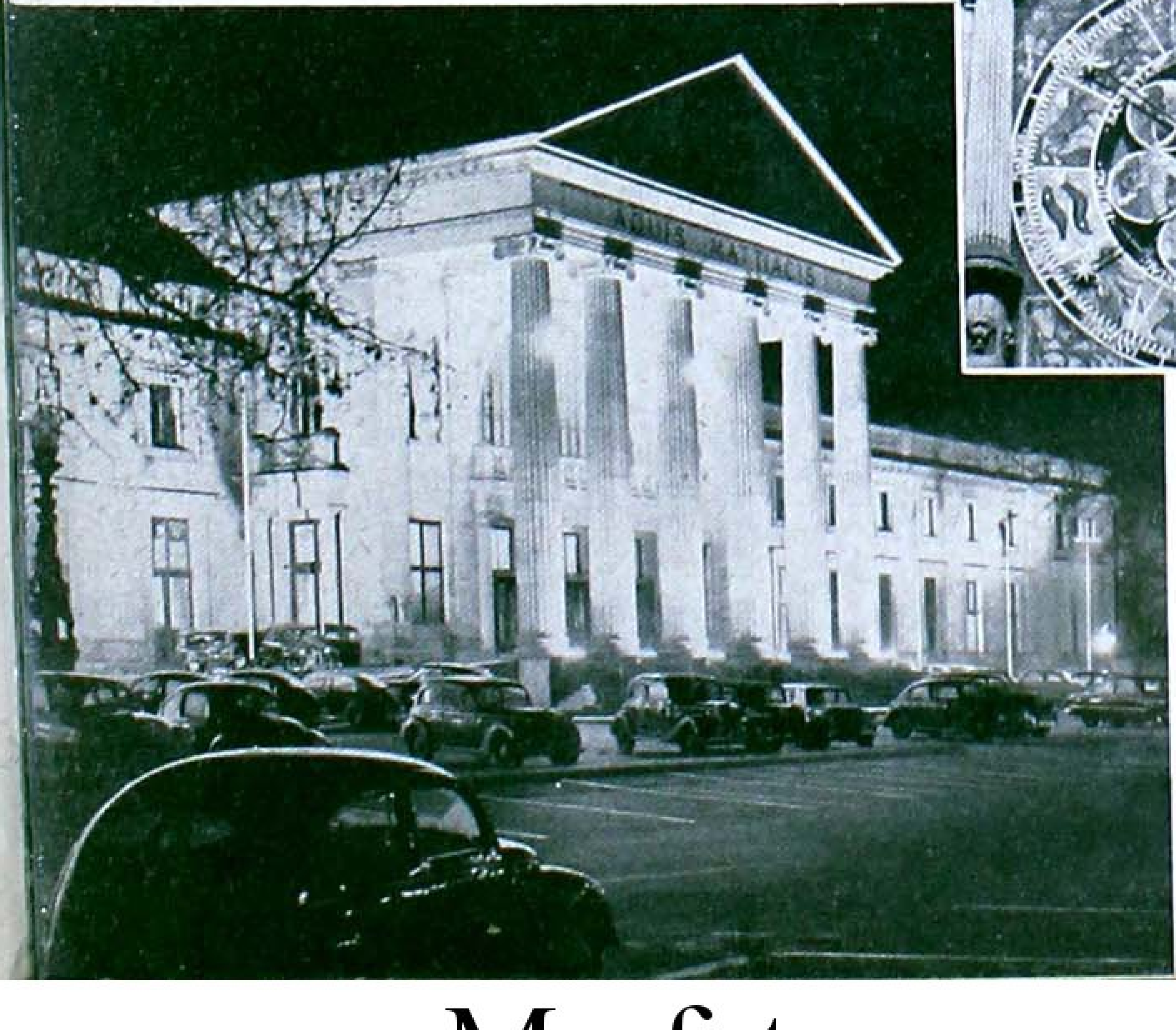

وائزباڈن میں واقع
"اِکوس میٹیاس" نامی
عمارت رات کے وقت
(۱۹۰۴ء میں تعمیر ہوئی)

Marfat.com

سخت کوئلہ کی در آمد کی مقدار ۱۹۵۸ء میں ۱ کروڑ ۶۲ لاکھ ٹن تھی، اس میں ۱ کروڑ ۱۳ لاکھ ٹن امریکہ سے در آمد کیا گیا۔ معدنی تیل کی در آمد میں بھی بہت اضافہ ہوا۔ دیگر اہم خام مال دھاتیں، ربڑ اور لکڑی ہیں۔ نصف تیار اور تیار شدہ اشیا کی مقدار بھی بڑھ گئی ہے۔ ۱۹۵۹ء میں کل در آمد میں انکا حصہ ۴۷٫۵ فیصدی تھا۔ کوئلہ اور لوہے کی مشترکہ منڈی کے کھل جانے اور در آمد میں آسانیاں فراہم کرنے کی پالیسی سے ایسی اشیاء کی در آمد کو فروغ ہوا ہے۔ اس وقت ان کی در آمد میں ۹۱٫۵ فیصدی "آزاد" ہے جو تناسب یورپ میں سب سے زیادہ ہے۔ سرکاری تجارت سمیت، جس کا تعلق بیشتر طور پر زرعی سامان اور اشیاء سے ہے، در آمد ۸۰ فیصدی کی حد تک "آزاد" کر دی گئی ہے۔

۱۹۵۹ء میں در آمد کی کل مالیت ۳۵۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۵۰ کروڑ ڈالر یا ۳۰۴ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی اور بر آمد کی کل مالیت ۴۱۲۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۹۹۰ کروڑ ڈالر یا ۳۵۰ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔ گویا اس سال در آمد بر آمد سے ۵۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۳۰ کروڑ ڈالر یا ۴۵ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) زیادہ تھی۔ ادائیگیوں کے فرق کے لئے وفاقی جمہوریہ کو فاضل بر آمد پر تکیہ کرنا ہوتا ہے۔ ملک کو لندن کے معاہدۂ قرض اور اسرائیل کے ساتھ عہد نامہ کے عائد کردہ فرائض سے بھی سبکدوشی حاصل کرنی ہوتی ہے اور ساتھ ساتھ سامان اسلحہ بھی در آمد کرنا ہوتا ہے۔

وفاقی جمہوریہ کے دساوری مال میں بیشتر حصہ صنعتی پیداوار کا ہے۔ وفاقی جمہوریہ کی صنعت کا ڈھانچہ اس قسم کا ہے کہ یہ مال تیار شدہ اشیاء سے متعلق ہوتا ہے۔ ایسی اشیا کل بر آمدی مال کی تقریباً نصف ہوتی ہیں۔ عموماً زور ایسی اشیاء پر دیا جاتا ہے جو خاص صنعتی قسم کی ہوتی ہیں اور جنہیں ہنرمند کاریگر بناتے ہیں۔ ۱۹۵۸ء کی نسبت در آمد میں جو اضافہ ۱۹۵۹ء میں ہوا۔ اس میں بیشتر مال لوہے کا سامان، جہاز، پارچہ بافی مشینیں، موٹر گاڑیاں اور کیمیاوی پیداوار کا تھا۔

۱۹۵۹ء میں وفاقی جمہوریہ کے سب سے بڑے خریدار اور سب سے بڑے ذریعۂ رسد یورپی ممالک تھے۔ بر آمد میں ان کا حصہ ۶۰٫۸ فیصدی اور در آمد میں ۵۸ فیصدی تھا۔ سب سے زیادہ در آمد امریکہ سے ہوئی جو تقریباً ۱۳ فیصدی تھی اور اس کے بعد ہالینڈ آتا تھا۔ جرمنی کے خریداروں میں سب سے بڑا امریکہ تھا جہاں کل بر آمد کا ۱۹ فیصدی حصہ گیا اور اس کے بعد ہالینڈ (۸ فیصدی)، فرانس (۷ فیصدی)، بلجیم اور لکسمبرگ، اٹلی، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، برطانیہ، آسٹریا، ڈنمارک، در آمد اور بر آمد دونوں میں کثیر حصہ لیتے رہے ہیں۔

٭



Marfat.com

# خارجی تجارت (۱۹۵۹ء)

## وفاقی جمہوریہ مع مغربی برلن

| نام ملک (سمندر پار مقبوضات کے علاوہ) | وفاقی جمہوریہ میں درآمد | | | | وفاقی جمہوریہ سے برآمد | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | کروڑوں میں | | | | کروڑوں میں | | | |
| | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | فیصدی | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | فیصدی |
| امریکہ ... ... ... | ۴۵۷/۶ | ۱۰۸/۹ | ۳۸/۹ | ۱۲/۸ | ۳۷۷/۶ | ۸۹/۹ | ۳۲/۱ | ۹/۲ |
| ہالینڈ ... ... ... | ۳۱۲/۴ | ۷۴/۴ | ۲۶/۶ | ۸/۷ | ۳۴۶/۵ | ۸۲/۵ | ۲۹/۵ | ۸/۳ |
| فرانس ... ... ... | ۲۱۸/۲ | ۵۱/۹ | ۱۸/۵ | ۶/۱ | ۲۲۰/۲ | ۵۲/۴ | ۱۸/۷ | ۵/۴ |
| اٹلی ... ... ... | ۲۷۶/۱ | ۶۵/۷ | ۲۳/۵ | ۷/۸ | ۲۹۷/۰ | ۷۰/۷ | ۲۵/۲ | ۷/۲ |
| بلجیم اور لکسمبرگ ... | ۱۶۳/۰ | ۳۸/۸ | ۱۳/۹ | ۴/۶ | ۱۶۶/۱ | ۳۹/۶ | ۱۴/۱ | ۴/۰ |
| برطانیہ ... ... ... | ۱۵۳/۳ | ۳۶/۵ | ۱۳/۰ | ۴/۳ | ۲۲۸/۵ | ۵۴/۴ | ۱۹/۴ | ۵/۶ |
| سویڈن ... ... ... | ۱۷۷/۶ | ۴۲/۳ | ۱۵/۱ | ۵/۰ | ۲۴۸/۹ | ۵۹/۳ | ۲۱/۳ | ۶/۰ |
| سوئٹزرلینڈ ... ... | ۱۴۳/۲ | ۳۴/۱ | ۱۲/۲ | ۴/۰ | ۲۴۰/۸ | ۵۷/۳ | ۲۰/۵ | ۵/۹ |

Ashiq Hussain

Marfat.com

## علاقوں کے مابین تجارت

علاقوں کے مابین تجارت سے مراد ہے مغربی جرمن مارک اور مشرقی جرمن مارک کے زری علاقوں کے درمیان سامان اور اشیاء کی آمدورفت گویا مغربی جرمنی اور وسطی جرمنی کے درمیان تجارت۔ جنگ سے پہلے یہ اندرونی تجارت کافی کثیر تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ ان دونوں علاقوں کے درمیان اقتصادی رشتہ بہت گہرا تھا۔ اندازہ ہے کہ اس وقت یہ تجارت ۴۰۰ کروڑ سے لیکر ۵۰۰ کروڑ رائش مارک کی مالیّت تک پہونچ چکی تھی۔ ۱۹۴۵ء میں سیاسی صورت حالات کی بنا پر یہ تجارت ختم ہوگئی۔

۱۹۴۸ء میں رائش مارک کا کل زری علاقہ دو حصوں میں منقسم ہوگیا یعنی وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن کا علاقہ مغربی Deutsche Mark (DM-West) کا زری علاقہ ہوگیا اور نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک اور مشرقی برلن کا علاقہ مشرقی Deutsche Mark (DM-Ost) کا علاقہ ہوگیا۔ ۱۹۵۰ء سے دونوں علاقوں کے درمیان تجارتی معاہدوں میں سامان اور اشیاء کی فہرستیں بنائی جانے لگیں۔ گذشتہ چند سالوں میں بھی ان تمام فہرستوں سے کلی فائدہ نہیں اٹھایا گیا ہے لیکن ۱۹۵۳ء سے تجارت کی اشیاء کی مقدار میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ موجودہ معاہدہ ۵۸ء اور ۱۹۵۹ء کیلئے ضابطہ تھا۔ اس کی رو سے ایک علاقہ کو دوسرے علاقہ میں ۱۱۰۰٫۲ کروڑ جرمن مارک (مشرقی یا مغربی) کی مالیت کا سامان بھیجنا تھا۔ وفاقی جمہوریہ میں جو سامان درآمد ہوتا ہے اس میں بیشتر حصہ بھورے رنگ کا کچا کوئلہ، معدنی تیل کیمیاوی پیداوار اور پارچہ بافی کے سامان کا ہوتا ہے دوسرے علاقہ میں جو سامان برآمد ہوتا ہے اسمیں خاص خاص چیزیں لوہے اور فولاد کا سامان، مشینری، کیمیاوی پیداوار، دیگر دھاتوں کا سامان اور اشیائے خورد و نوش ہوتی ہیں۔

### علاقوں کے مابین تجارت (خدمات کے علاوہ)

| سال | خریداری (کروڑوں میں) | | | | | | | | | بکری (کروڑوں میں) | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | وفاقی جمہوریہ | | | مغربی برلن | | | میزان | | | وفاقی جمہوریہ | | | مغربی برلن | | | میزان | | |
| | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ |
| ۱۹۵۵ء | ۴۶٫۱۴ | ۱۱٫۰ | ۳٫۹ | ۱۲٫۶۵ | ۳٫۰ | ۱٫۱ | ۵۸٫۷۹ | ۱۴٫۰ | ۵٫۰ | ۵۱٫۸۳ | ۱۳٫۲ | ۴٫۴ | ۴٫۴۳ | ۱٫۱ | ٫۴ | ۵۶٫۲۶ | ۱۳٫۴ | ۴٫۸ |
| ۱۹۵۶ء | ۵۲٫۱۱ | ۱۲٫۴ | ۴٫۴ | ۱۳٫۲۳ | ۳٫۲ | ۱٫۱ | ۶۵٫۳۴ | ۱۵٫۶ | ۵٫۶ | ۶۳٫۹۸ | ۱۵٫۲ | ۵٫۴ | ۵٫۹۴ | ۱٫۴ | ٫۵ | ۶۹٫۹۲ | ۱۶٫۶ | ۵٫۹ |
| ۱۹۵۷ء | ۶۷٫۱۴ | ۱۶٫۰ | ۵٫۷ | ۱۴٫۵۹ | ۳٫۵ | ۱٫۲ | ۸۱٫۷۳ | ۱۹٫۵ | ۶٫۹ | ۷۸٫۴۷ | ۱۸٫۷ | ۶٫۷ | ۶٫۱۲ | ۱٫۵ | ٫۵ | ۸۴٫۵۹ | ۲۰٫۱ | ۷٫۲ |
| ۱۹۵۸ء | ۶۶٫۰۱ | ۱۵٫۷ | ۵٫۶ | ۱۹٫۸۱ | ۴٫۷ | ۱٫۷ | ۸۵٫۸۲ | ۲۰٫۴ | ۷٫۳ | ۷۳٫۲۰ | ۱۷٫۴ | ۶٫۲ | ۶٫۸۴ | ۱٫۶ | ٫۶ | ۸۰٫۰۴ | ۱۹٫۱ | ۶٫۸ |
| ۱۹۵۹ء | ۷۱٫۱۰ | ۱۷٫۱ | ۶٫۰ | ۱۸٫۰۷ | ۴٫۳ | ۱٫۵ | ۸۹٫۱۷ | ۲۱٫۸ | ۷٫۶ | ۱۰۰٫۷۷ | ۲۴٫۲ | ۸٫۶ | ۷٫۰۸ | ۱٫۷ | ٫۷ | ۱۰۷٫۸۵ | ۲۵٫۸ | ۹٫۲ |



Marfat.com

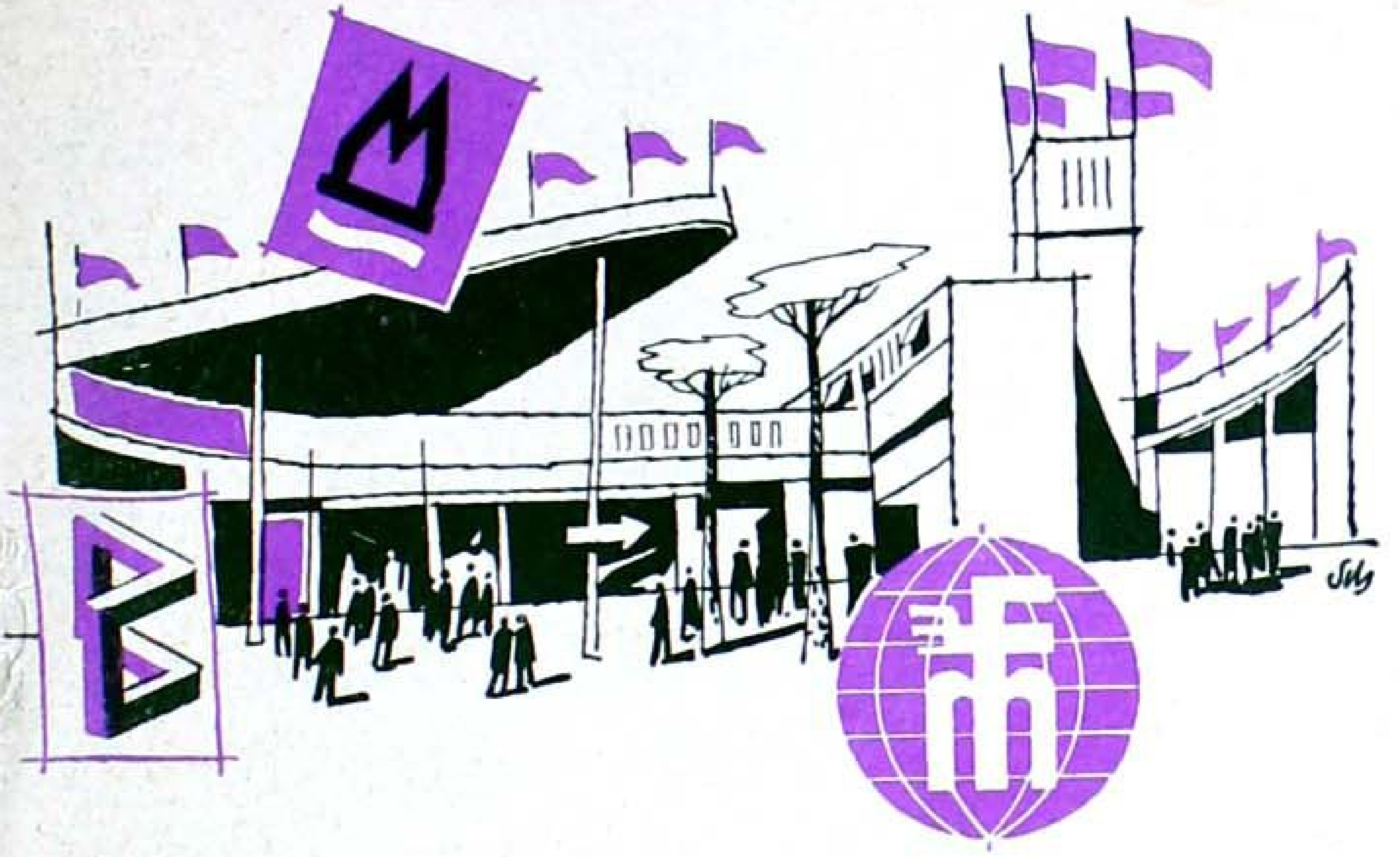

## میلے اور نمائشیں

۳۳ جرمنی کو روایاتی میلوں کا ملک کہنا بے جا نہ ہوگا۔ صدیوں سے لپزگ کا میلہ بین الاقوامی میلوں میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا رہا ہے۔ چند مثالوں کے علاوہ، صرف پہلی عالمگیر جنگ کے بعد ہی چند دوسرے ممالک نے بین الاقوامی میلوں میں دلچسپی کا اظہار کیا اور ان ملکوں کے میلوں نے جلد ہی ہمہ گیر اہمیت حاصل کرلی۔

جرمنی کی تقسیم ہوجانے کی وجہ سے لپزگ کو مغربی جرمنی کے سامان کی مارکیٹ کی حیثیت سے بہت نقصان پہنچا۔ تاہم نمائشیں اور میلے چونکہ تجارت کی فروغ میں ایک اہم حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے بند کردینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے، دوسری عالمی جنگ کے بعد سے وفاقی جمہوریہ میں انفرادی میلوں اور ایسے میلوں کو بہت فروغ ہوا جو پہلے لپزگ کے میلے کے سامنے حقیر سمجھے جاتے تھے مگر بعد میں اہمیت حاصل کرگئے۔

ہانوفر کا میلہ جو پہلے محض برآمد کو فروغ دینے کے لئے منعقد ہوتا تھا، ترقی کرکے جرمن صنعت کے میلے کی حیثیت حاصل کرگیا اور اپنی وسعت کی وجہ سے بین الاقوامی طور پر مشہور ہوگیا۔ اس میلہ کو جتنی ترقی حاصل ہوئی ہے کسی اور میلہ کو نہیں ہوئی۔ اس میلہ میں زیادہ زور ایسی صنعتوں پر دیا جاتا ہے، جن کا تعلق پیداواری اشیاء سے ہو حالانکہ چینی اور شیشہ اور زیورات کی صنعتیں بھی اس میلہ میں



Marfat.com

اپنی اشیاء کی نمائش کرتی ہیں - دوسری طرف فرانکفورٹ کے میلے نے اپنی روایات قائم رکھتے ہوئے بھی خاصی ترقی کرلی ہے۔ اس میلہ میں زیادہ زور خرچ کی جانے والی اشیاء پر دیا جاتا ہے۔ کولون کے میلہ میں تو ان اشیاء پر اور بھی زیادہ زور دیا جاتا ہے، یہاں جن چیزوں کی نمائش ہوتی ہے ان میں گھرداری کا سامان، لوہے کے برتن، فرنیچر اور پوشاک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مخصوص نوعیت کی نمائشوں اور میلوں کی حیرت انگیز ترقی کی وجہ یہ ہے کہ تقریباً ہر قسم کے سامان کی خوبی میں مستقل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ چنانچہ عام میلوں اور نمائشوں کے ساتھ ساتھ ایسی نمائشیں بھی منعقد ہوتی ہیں جن میں صرف ایک ہی قسم کا سامان ہوتا ہے مثلاً ہانوفر میں ہونیوالی یورپی مشینری اور اوزاروں کی نمائش، فرانکفورٹ کی بین الاقوامی موٹر کی نمائش اور سمور کے لباس کی نمائش اور کولون کی PHO-TOKINA اور ANUGA نمائشیں جن میں اشیائے خورد و نوش اور سامان تعیش کی نمائش کی جاتی ہے۔ جرمن زرعی انجمن کے زیر اہتمام منعقد ہونیوالی نمائشوں میں زراعت کے بہترین طریقوں اور مویشیوں کے بہترین نمونوں کو پیش کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جرمنی کے صنعتی علاقوں میں بھی خصوصی قسم کی نمائشیں کی جانے لگی ہیں جو صرف ایک قسم کی چیز سے متعلق ہوتی ہیں جیسے نورمبرگ میں کھلونوں کی نمائش اور آفن باخ میں چمڑے کے سامان کی نمائش۔ ان شہروں میں بھی جہاں نمائشیں روایاتی طور پر منعقد ہوتی چلی آرہی ہیں اب خصوصی نمائشیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہونے لگی ہیں۔ صرف ایک مثال یہ ہے کہ ڈوسلڈورف کے DRUPA نامی بین الاقوامی خصوصی میلہ میں طباعت اور کاغذ کی صنعت کی نمائش ہوتی ہے، اس کے مصنوعی سامان کے میلہ میں مصنوعی سامان کی صنعت کی اشیاء دکھائی جاتی ہیں، فیشن کے میلہ میں عورتوں کے لباس کی نمائش ہوتی ہے اور جوتے کی نمائش میں اسی صنعت کی اشیاء دیکھنے میں آتی ہیں۔ میلوں اور نمائشوں کے ذریعہ ان اشیاء کی مانگ تمام دنیا میں پیدا ہوگئی ہے۔

۱۹۵۸ء میں تقریباً ۵۰ نمائشیں اور میلے منعقد ہوئے جن میں ۲۷ میں دوسرے ملکوں نے بھی حصہ لیا۔ جس طرح ان میلوں میں جو دوسرے ملکوں میں ہوتے ہیں اور جن میں وفاقی جمہوریہ حصہ لیتی ہے، ان میلوں میں اور نمائشوں میں بھی جرمنی کی ان تجارتی سرگرمیوں کی ایک رنگارنگ تصویر سامنے آجاتی ہے جن میں جرمنی دوسری قوموں کے دوش بدوش مصروف ہے۔



Marfat.com

۳۴ جرمنی میں جو مسافروں کی آمدورفت، باربرداری اور ترسیل پیغامات کے ذرائع کا جال پھیلا ہوا ہے وہ یورپ میں سب سے زیادہ وسیع ہے۔ ۱۹۵۰ء میں ۱۲ لاکھ لوگ تجارتی آمدورفت کے سلسلہ میں لگے ہوئے تھے، ان میں سے ۴۵ فیصدی وفاقی ریلوے میں کام کر رہے تھے جو جرمنی کا سب سے بڑا ذریعہ آمدورفت ہے، اور ۲۴ فیصدی اشخاص وفاقی محکمۂ ڈاک میں ملازم تھے۔ یہ دونوں محکمے ٹراموں اور بسوں کے محکموں کی طرح تجارتی طریقوں پر چلائے جاتے ہیں۔ وفاقی محکمۂ ڈاک کے فرائض گوناگوں ہیں۔ کل ترسیل پیغامات کی ذمہ داری کے علاوہ اس کے فرائض میں زری معاملات، بینکوں اور بچتوں سے متعلق کچھ کام بھی شامل ہے۔ اسے مسافروں کی آمدورفت کا انتظام بھی کرنا ہوتا ہے وائرلیس کا تمام کام اسی کے ہاتھوں میں ہے۔ اس محکمہ کے پاس ۲۵۰۰۰ موٹر گاڑیاں وغیرہ ہیں اور اسطرح یورپ میں اس کی شہری ذریعہ آمدورفت کی سب سے بڑی ملکیت ہے۔

۱۹۵۸ء میں وفاقی جمہوریہ میں ۶۸۰۰ کروڑ لوگوں نے ریلوں، ٹراموں اور بسوں کے ذریعہ سفر کیا۔ ان میں ٹرام سے سفر کرنے والوں کی تعداد ۳۲۰ کروڑ تھی۔ ۳۸ لاکھ لوگ روز تقریباً ۲۲ ہزار مسافری ریلوں میں سفر کرتے تھے جہاں تک وفاقی جمہوریہ میں باربرداری کا تعلق ہے ۱۹۵۹ء میں محکمۂ ریل کے ذریعہ تقریباً ۵۳ فیصدی، اندرونی بحری شاہراہوں کے ذریعہ ۲۹ فیصدی اور طویل مسافت

وفاقی ریلوے کے ذریعہ سفر کرنیوالوں کی تعداد کے صرف ایک تہائی پورا کرایہ ادا کرتے ہیں۔ ۶۲ کروڑ ۷۰ لاکھ لوگ (تقریباً ۵۰ فیصدی) مزدوروں کے رعایتی ٹکٹوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ۱۵ فیصدی ٹکٹ اسکول کے بچوں کے لئے جاری ہوتے ہیں۔

### ریلوے (سارلینڈ کے علاوہ)

| | |
|---|---|
| وفاقی ریلوے کی لائنوں کی کل لمبائی ... ... ... ... | ۱۸٫۹۵۲ میل |
| نجی لائنوں کی کل لمبائی ... ... ... ... | ۴٫۰۶۰ میل |
| مکانات و اراضیات اور کارخانوں کی مالیت ... ... ... | ۱٫۳۰۰ کروڑ جرمن مارک |
| ... ... ... | (یا ۳۰۹٫۵ کروڑ ڈالر یا ۱۱۰٫۵ کروڑ پاؤنڈ) |
| ریلوے کی آمدنی (۱۹۵۸ء) ... ... ... ... ... | ۶۷۰ کروڑ جرمن مارک |
| ... ... ... | (یا ۱۵۹٫۵ کروڑ ڈالر یا ۵۷ کروڑ پاؤنڈ) |
| وفاقی ریلوے کے ذریعہ سفر کرنیوالوں کی تعداد سالانہ ... ... | ۱۴۰ کروڑ |
| تعداد ملازمین (۱۹۵۸ء) ... ... ... ... ... | ۴٫۹۱٫۸۰۰ |



Marfat.com

## دریائے رہائن میں بین الاقوامی جہازرانی

(یکم جنوری ۱۹۵۷ء)

لدائی کی گنجائش : ۷٫۱۰ کروڑ ٹن (۷٫۸۰ کروڑ چھوٹے ٹن)[۱]

| کل جہازرانی کی تقسیم : | فیصدی | کروڑوں میں ٹن | کروڑوں میں چھوٹے ٹن |
|---|---|---|---|
| ہالینڈ ... ... ... ... ... | ۴۵٫۲ | ۳٫۲ | ۳٫۵ |
| وفاقی جمہوریہ ... ... ... ... | ۳۱٫۱ | ۲٫۲ | ۲٫۴ |
| بلجیم ... ... ... ... ... ... | ۱۳٫۲ | ۰٫۹ | ۱٫۰ |
| فرانس ... ... ... ... ... ... | ۶٫۸ | ۰٫۵ | ۰٫۶ |
| سوئٹزرلینڈ ... ... ... ... ... | ۳٫۷ | ۰٫۳ | ۰٫۳ |

۱ موٹر سے چلنے والے جہازوں کا حصہ ۳۰٫۴ ہے۔

طے کرنیوالی موٹر لاریوں کے ذریعہ ۱۸ فیصدی (ٹن میل) سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا گیا۔ جو سامان ریل اور اندرونی آبی شاہراہوں کے ذریعہ لایا، لے جایا جاتا ہے اس کا بیشتر حصہ روہر اور بالائی رہائن کے علاقوں میں ہوتا ہے جہاں کان کنی اور دھاتوں کو پگھلانے کی صنعت واقع ہے۔ وفاقی جمہوریہ کی سب سے زیادہ اہم آبی شاہراہیں، روہر اور ایمڈن کے درمیان نہروں کا جال اور دریائے رہائن اور اسکے معاونین ہیں جو جہازرانی میں یورپ کے سب سے زیادہ مصروف علاقے ہیں رہائن۔ مین۔ ڈینیوب کی نہر کے مکمل ہوجانے کے بعد بحیرۂ شمالی سے بحیرۂ اسود تک ضخیم جہازرانی کیلئے راستہ کھل جائیگا۔ وفاقی جرمنی کی حدود میں اس کی ۴۲۱ میل کی لمبائی ہوگی اور اس پر ۱۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۵ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۱۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) کی لاگت آئے گی۔ دریائے رہائن میں جہازرانی کی وسعت اپنی ماقبل جنگ کی حد تک پہونچ چکی ہے لیکن اس جہازرانی میں مصروف جہازوں میں سے صرف ۳٫۷ فیصدی موٹر سے چلنے والے ہیں۔ حالانکہ سوئٹزرلینڈ کی رہائن کے جہازوں میں ۲٫۷ فیصدی موٹر سے چلتے ہیں۔ یورپ میں اندرونی بندرگاہوں پر سب سے بڑی تعمیرات دریائے رہائن پر واقع ددسبرگ میں ہیں۔

جرمن جہازراں کمپنیاں ایکبار پھر دنیا کے ان علاقوں میں کام کرنے لگی ہیں جہاں پہلے مصروف عمل تھیں۔ ۱۹۵۷ء میں ان کمپنیوں کے ملاحوں کی تعداد ۳۷،۰۰۰ تھی۔ ۱۹۵۷ء میں جرمن بندرگاہوں میں آنیوالے جہازوں کی کل تعداد کے ایک تہائی جہاز وفاقی علاقہ میں رجسٹر کئے ہوئے تھے۔ اس کے بعد برطانوی جہازوں کی تعداد (۹ فیصدی) تھی۔ خاص خاص بندرگاہیں ہیمبرگ اور بریمن کی ہیں



Marfat.com

# جہازوں کی آمد و رفت

| | |
|---|---|
| سمندر میں چلنے والے باربرداری کے جہاز (یکم جنوری ۱۹۶۰ء کو) ... ... ... ... | ۲،۰۱۲ |
| کل گنجائش ٹن میں ... ... ... ... | ۴۹،۲۸،۰۰۰ ٹن |
| اس میں سے: ۱۰۰ ٹن سے کم کی گنجائش والے ... | ۳۹۸ |
| اندرون ملک میں چلنے والے جہاز ... ... ... | ۷،۲۸۷ |
| کل گنجائش ٹن میں ... ... ... ... | ۴۳،۰۰،۰۰۰ ٹن |
| مسافری جہاز جو اُوپر شامل نہیں کیے گئے ... ... | ۵۹۲ |
| تمام اندرونی بندرگاہوں میں جو سامان آیا گیا .. ... | ۱۹.۴ کروڑ ٹن (۲۱.۴ کروڑ چھوٹے ٹن) |
| اندرونی جہازرانی کی شاہراہوں کی لمبائی ... ... | ۲،۷۰۳ میل |
| اس میں نہروں کی لمبائی ... ... ... ... | ۷۲۸ میل |
| جرمنی میں رہائن میں جس فاصلہ پر جہازرانی ہو سکتی ہے... | ۴۴۳ میل |

جرمن بندرگاہوں پر کل آنے جانیوالے سامان کا ۴۳ فیصدی حصہ ہیمبرگ اور ۲۴ فیصدی حصہ بریمن سے گزرتا ہے۔ اسکے بعد ایمڈن اور لیوبک کا شمار آتا ہے۔ ان بندرگاہوں پر سامان اتارنے چڑھانے کی جدید ترین مشینیں نصب ہیں اور اب یہ بندرگاہیں ایک بار پھر روٹرڈیم، ایمسٹرڈیم اور اینٹورپ کا مقابلہ کرسکتی ہیں۔ تجارتی بیڑہ کی ازسرِنو تعمیر کے کام میں کافی ترقی حاصل ہو چکی ہے۔ جنگ کے خاتمہ تک یہ بیڑہ کچھ تو ضائع ہو چکا تھا اور باقی فاتح قوموں کے قبضہ میں آگیا تھا۔ تجارتی بیڑہ کی ترقی کا ثبوت یہ ہے کہ اس کی آمدنی جو ۱۹۵۰ء میں ۷ اکروڑ ۶۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا اکروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی، ۱۹۵۵ء میں بڑھ کر ۱۵ اکروڑ ۵۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۳۶ کروڑ ڈالر یا ۱۲ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوگئی۔

جرمنی میں رجسٹر شدہ اور جرمنی میں سے گذرنے والی موٹر گاڑیوں کی تعداد میں اضافہ کا جرمنی کی سڑکوں پر براہِ راست اثر پڑا۔ سڑکوں کی سطح پر گنجائش سے زیادہ بار پڑ رہا ہے، خصوصاً بھاری لاریوں اور سڑکوں کی وجہ سے۔ چنانچہ حکومت نے سڑکوں کی تعمیر کا ایک دس سالہ منصو

یکم ستمبر ۱۹۵۷ء کو تمام دنیا کے تجارتی بیڑہ میں ۲۰،۵۰۰ جہاز تھے۔ ان کی کل گنجائش ۱۰ کروڑ ۳۶ لاکھ ٹن تھی۔ ان جہازوں میں ۱۴ کروڑ ۸۲ لاکھ ٹن (۱۶ کروڑ ۳۴ لاکھ چھوٹے ٹن) کا وزن لادا جا سکتا تھا۔ دنیا کے تجارتی بیڑوں میں وفاقی جمہوریہ کا شمار دسواں تھا۔



Marfat.com

تیار کیا ہے۔ ۱۹۶۷ء کے آخر تک ۶,۹۵۹ میل کی سڑکوں کی مرمت اور توسیع کی جاتی ہے اور ۱,۶۲ میل کی نئی سڑکیں تعمیر ہوتی ہیں۔ ساتھ ساتھ موٹروں کی چلنے والی مخصوص شاہراہوں کی مجموعی لمبائی تقریباً دوگنی ہوجائیگی۔ ۳۱۔مارچ ۱۹۵۹ء کو ان شاہراہوں کی مجموعی لمبائی ۱,۴۹۶ میل تھی۔ منصوبہ کے مطابق ان شاہراہوں کو ایمیرِچ، لختن لُش، آخن، بال وغیرہ کے ذریعہ دیگر ہمسایہ ممالک کی شاہراہوں کے جال کے ساتھ ملادیا جائیگا۔ اندازہ ہے کہ ۱۹۶۷ء تک وفاقی جمہوریہ میں ۱ کروڑ موٹر گاڑیاں لاریاں وغیرہ ہوں گی۔ Autobahn شاہراہ کے فرانکفورٹ مانہائم حصہ پر چوبیس گھنٹوں میں ۳۵,۰۰۰ گاڑیاں تک رجسٹر ہوچکی ہیں۔ وفاقی وزارتِ مالیات کا تخمینہ ہے کہ سڑکوں کی تعمیر کے لئے اگلے دس سال میں ۵,۵۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱,۳۰۹ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۴۶۷ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم درکار ہوگی

## سڑکوں پر گاڑیوں وغیرہ کی آمد و رفت

| | | |
|---|---|---|
| قسم وار سڑکوں کی مجموعی لمبائی (۳۱۔مارچ ۱۹۵۹ء کو)[۱] ... ... ... | ۸۳,۶۳۶ | میل |
| اس میں آٹوبان سڑکوں کی لمبائی ... ... ... ... ... | ۱,۴۹۶ | میل |
| موٹر گاڑیوں وغیرہ کی تعداد (یکم جنوری ۱۹۶۰ء کو): | | |
| موٹر گاڑیاں ... ... ... ... ... ... | ۳۵,۰۰,۰۰۰ | |
| موٹر سائیکلیں ... ... ... ... ... | ۱۹,۰۰,۰۰۰ | |
| بسیں سب قسم کی ... ... ... ... ... | ۲۹,۹۰۰ | |
| لاریاں اور ٹرک ... ... ... ... ... | ۵,۸۹,۰۰۰ | |
| ٹریکٹر ... ... ... ... ... ... | ۷,۸۴,۰۰۰ | |
| مخصوص موٹر گاڑیاں وغیرہ ... ... ... ... | ۴۲,۱۰۰ | |
| مشین سے چلنے والی سائیکلیں ... ... ... ... | ۲۳,۷۰,۰۰۰ | (اندازاً)[۲] |
| سائیکلیں (۳۰۔جون ۱۹۵۸ء) ... ... ... | ۱,۶۰,۰۰,۰۰۰ | (اندازاً)[۲] |
| لاریوں اور ٹرکوں کی باربرداری کی کل گنجائش ... ... ... | ۲۴,۰۰,۰۰۰ | ٹن |

۱؎ مع سارلینڈ  ۲؎ سارلینڈ کے علاوہ



Marfat.com

آٹوبان سڑک کے ایک کلومیٹر کے ٹکڑے کے بنانے پر ۲۵ لاکھ جرمن مارک (یا ۵,۹۵,۲۴۰ ڈالر یا ۲,۱۲,۵۹۰ پاؤنڈ) کی رقم کی لاگت آتی ہے۔ اس کو اچھی حالت میں رکھنے پر ۱۲,۰۰۰ جرمن مارک (یا ۲,۸۵۷ ڈالر یا ۱,۰۲۰ پاؤنڈ) سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔

۞

امریکہ ۴۱,۰۱۰ میل کی سڑکوں کے ایک جال کی تعمیر شروع کر رہا ہے۔ اس پر ۱۳ سال کے عرصہ میں ۳,۸۰۰ کروڑ ڈالر یا ۱,۳۵۷ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ کے خرچ کا تخمینہ ہے۔

۞

امریکہ میں ۱۹۴۰ء میں ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ موٹر گاڑیوں وغیرہ کو لائسنس جاری کئے گئے تھے، ۱۹۵۰ء میں تعداد ۴ کروڑ تھی اور ۱۹۵۹ء کے آخر میں ۵ کروڑ ۷۰ لاکھ۔ اندازہ ہے کہ لائسنسوں کی تعداد ۱۹۶۷ء تک ۸ کروڑ ہو جائے گی۔ ۱۹۵۹ء کے آخر میں امریکہ میں لائسنس یافتہ موٹر گاڑیوں وغیرہ کی تعداد تمام دنیا کی تعداد کی نصف تھی۔

۞

وفاقی جمہوریہ میں ہر روز ایک ہزار نئی موٹر گاڑیاں سڑک پر آتی ہیں۔ یکم جنوری ۱۹۶۰ء کو موٹر گاڑیوں وغیرہ کی تعداد ۳۲ لاکھ تھی۔ اسکے برخلاف ۱۹۳۶ء میں انکی تعداد ۵ لاکھ ۳۰ ہزار تھی۔ دوسری طرف نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک میں موٹر گاڑیوں کی تعداد ۱۹۵۵ء میں ۹۰ ہزار تک ہی پہونچی تھی۔ نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک میں ۱۹۵۶ء میں آبادی کے فی ایکہزار اشخاص کے پاس صرف ۵ گاڑیاں تھیں اور وفاقی جمہوریہ میں ۶۵ (۱۹۵۹ء میں)۔ فرانکفورٹ۔ برمین اور میونخ میں تعداد سب سے زیادہ تھی یعنی ۱۰۷ اور ۱۰۱ علی الترتیب گاڑیاں۔

اس میں سے طویل شاہراہوں کی تعمیر پر ۲,۲۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۳۵ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۱۹۱ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف ہوگی، اور اول اور دوسرے درجہ کی سڑکوں کے لئے ۱,۲۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۹۷ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۱۰۶ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) تعلقوں کے ذریعہ سڑکیں بنائے جانے پر ۲,۰۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۷۶ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ یا ۱۷۰ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) سے زیادہ صرف کا تخمینہ ہے۔ ۱۱۴۰ چھوٹی سڑکوں پر جن کی کل لمبائی ۱,۹۷۵ میل ہوگی ۳۴۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۲ کروڑ ۱ لاکھ ڈالر یا ۲۹ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم خرچ ہوگی۔

سڑکوں کی طرح وفاقی ریلوے نے بھی ایک دس سالہ منصوبہ تیار کیا ہے جس کے مطابق ریلوے میں ۲,۶۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۱۹ کروڑ ڈالر یا ۲۲۱ کروڑ ۱ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم لگائی جائیگی۔ اس رقم میں سے ۷۸۴ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۸۶ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۶۶ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) جنگ سے پہونچے ہوئے نقصانات اور موجودہ کمی کو پورا کرنے پر صرف ہوں گے۔ ایک اندازہ کے مطابق ۱۹۳۰ء میں سڑکوں سمیت ذرائع آمد و رفت اور حمل و نقل کی کل مالیت ۵,۲۰۰ کروڑ رائش مارک تھی۔ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۹ء تک



Marfat.com

تقریباً ۵۱۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱،۲۲۴ کروڑ ڈالر یا ۴۳۳ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم ان ذرائع پر لگائی گئی۔ اس رقم میں سے ۱،۴۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۵۰ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر جرمن مارک (یا ۳۸۴ کروڑ ڈالر یا ۱۳۶ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم وفاقی ریلوے پر لگائی گئی، ۴۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۰۴ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۳۷ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) تجارتی ذرائع حمل و نقل پر صرف ہوئے، ۲۱۰ کروڑ جرمن مارک

## ڈاک اور تار وغیرہ

| | |
|---|---|
| وفاقی محکمۂ ڈاک کے ملازمین کی تعداد (یکم جنوری ۱۹۵۸ء کو) ... ... ... ... | ۳،۷۲،۰۰۰ |
| ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کی لائنوں کی مجموعی لمبائی (۳۱- دسمبر ۱۹۵۷ء کو) ... ... | ۸۱،۰۰،۰۰۰ |
| ٹیلیفون فی سو اشخاص (۳۱- دسمبر ۱۹۵۹ء) ... ... ... ... ... | ۱۰ |
| خطوط کی تعداد ۱۹۵۹ء میں ... ... ... ... ... ... | ۷۰۰ کروڑ |
| پارسلوں کی تعداد ۱۹۵۹ء میں ... ... ... ... ... ... | ۲۷ کروڑ دس لاکھ |
| اخبارات پہنچائے گئے ۱۹۵۹ء میں ... ... ... ... ... ... | ۷۹ کروڑ ۴۰ لاکھ |
| مقامی اور ٹرنک ٹیلیفون پر گفتگو ۱۹۵۹ء میں ... ... ... ... | ۳۱۹ کروڑ |
| وائرلیس کے لائسنس (یکم فروری ۱۹۶۰ء کو) ... ... ... ... | ۱ کروڑ ۵۷ لاکھ |
| ٹیلی ویژن کے لائسنس (یکم فروری ۱۹۶۰ء کو) ... ... ... ... | ۳۹ لاکھ |

(یا ۵۰ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۱۷ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم وفاقی آبی شاہراہوں پر، اور ۶۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶۶ کروڑ ڈالر یا ۵۵ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم جہاز رانی پر صرف کی گئی۔

Lufthansa ہوائی کمپنی کے قیام سے وفاقی جمہوریہ نے دوبارہ بین الاقوامی ہوائی سفر میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ دس سال تک برلن، برمین، ڈوسلڈورف، فرانکفورٹ۔ بر۔ مین، کولون۔ بون، ہیمبرگ، ہانوفر، میونخ، نورمبرگ اور سٹوٹ گارٹ کے ہوائی اڈے بیرونی ممالک



Marfat.com

۳۴

روشنی کے دس گھنٹوں کے دوران ہر دو منٹ پر ایک ہوائی جہاز وفاقی جمہوریہ کے دس ہوائی اڈوں میں سے ایک سے پرواز کرتا ہے۔

❖

دنیا کی ہوائی آمدورفت ۱۹۵۷ء میں : ۸ کروڑ ۷۰ لاکھ مسافر۔ ۱۷۵ کروڑ ۳۰ لاکھ میل کی ہوائی مسافرت۔

❖

۱۹۵۶ء کے آخر میں تمام دنیا کی ہوائی کمپنیوں کے ۲۷۵۰ طیارے استعمال میں تھے۔ اس تعداد کے ۱،۵۷۱ طیارے کینیڈا اور امریکہ کی کمپنیوں کی ملکیت تھے اور ۷۷۲ یورپی کمپنیوں کے تھے۔

❖

کی ہوائی کمپنیاں استعمال کرتی رہیں۔ ۱۹۵۹ء میں وفاقی جمہوریہ کے ہوائی اڈے (مغربی برلن سمیت) ۵۲،۶۲،۰۰۰ مسافروں کو لے جانے اور لانے میں استعمال ہوئے جن کے لئے جہازوں نے ۳،۰۶،۴۰۰ اُڑانیں کیں۔ ۶۵،۵۰۰ ٹن وزن کا سامان اور ۱۷،۰۰۰ ٹن وزن کی ڈاک لائی اور لے جائی گئی[۱]۔ ۴۰ ہوائی کمپنیاں ایسی ہیں جنکے جہاز اپنی باقاعدہ پروازوں میں فرانکفورٹ پر ضرور ٹھہرتے ہیں ۱۹۵۸ء کے آخر تک *Lufthansa* ہوائی کمپنی کے جہاز ۵۴،۳۰۸ میل کے راستوں پر پرواز کرتے تھے۔ اس کمپنی کے بارہ (۱۲) "Super-Constellation" جہاز شمالی اور جنوبی امریکہ تک اور مشرق کے کچھ ممالک تک پرواز کرتے ہیں۔ نو "Convair" اور دو "Vickers Viscount" جہاز یورپ میں پرواز کرتے ہیں اور دوسری جگہوں کے علاوہ لندن، پیرس، میڈرڈ، لسبن، زورچ، وی آنا اور کوپن ہیگن جاتے ہیں۔ مارچ ۱۹۶۰ء میں اس ہوائی کمپنی نے فرانکفورٹ۔ بر۔ین سے امریکہ تک جیٹ طیاروں کی پرواز بھی شروع کر دی۔

## ۳۵ جرمنی بحیثیت سیاحوں کے ملک کے

جرمنی میں سیاحوں کے لئے دلچسپی کے بہت سامان ہیں، اور ساتھ ہی یہاں کی اقتصادی زندگی اور ذرائع آمدورفت بہت ترقی حاصل کر چکے ہیں۔ چنانچہ جہاں تک سفر کا تعلق ہے صدیوں سے جرمنی کو یورپ میں ایک خاص حیثیت حاصل رہی ہے۔ دوسرے ممالک سے سیاحوں کو جرمنی آنے کی دعوت دینے کے لئے "جرمنی چلو خواہ کوئی موسم ہو" کا نعرہ یوں صحیح ہے کہ جرمنی کی آب و ہوا نہایت خوشگوار ہے۔ موسم بہار مارچ سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اُس وقت بادِن کی زیریں علاقوں میں، کانسٹنس جھیل کے چاروں طرف، برگستراس اور تونس کے پہاڑوں کے جنوبی حصوں میں درختوں پر کونپلیں پھوٹنی شروع ہو جاتی ہیں اور چند ہی ہفتوں کے اندر اندر ملک کا وہ حصہ جو آلپس کے پہاڑوں کے شمال میں واقع ہے ایک بہت وسیع

[۱] اس میں جرمنی سے باہر جانے یا ملک میں آنے اور جرمنی سے گذرنے والی ڈاک شامل ہے۔



Marfat.com

## سیّاحی

| | |
|---|---|
| ۱۹۵۹ء میں سیاحوں نے جتنی راتیں بسر کیں ... ... ... ... ... ... | ۱۲ کروڑ ۲ لاکھ |
| اس میں غیر ملکیوں کی تعداد ... ... ... ... ... ... | ۱ کروڑ ۳ لاکھ |
| جن غیر ملکیوں نے راتیں بسر کیں : | |
| شمالی امریکی ... ... ... ... ... ... ... | ۱۴٫۶ فیصدی |
| بلجیم، ہالینڈ اور لکسمبرگ سے آئے ہوئے ... ... ... ... | ۲۳٫۷ فیصدی |
| سویڈن اور ڈنمارک سے آئے ہوئے ... ... ... ... | ۱۳٫۹ فیصدی |
| برطانوی ... ... ... ... ... ... ... | ۱۰٫۶ فیصدی |

۱۹۵۸ء کے موسم گرما میں جو راتیں بسر کیں :

| | کل تعداد | غیر ملکی |
|---|---|---|
| معدنی چشموں پر ... ... ... ... ... ... | ۲ کروڑ ۵۱ لاکھ | ۱۱ لاکھ |
| سمندر کے نزدیک ... ... ... ... ... ... | ۸۲ لاکھ | ۲ لاکھ |
| دوسرے تفریحی مقامات (Luftkurorte) پر ... ... | ۱ کروڑ ۴۹ لاکھ | ۷ لاکھ |
| بڑے شہروں میں ... ... ... ... ... ... | ۱ کروڑ ۵ لاکھ | ۳۳ لاکھ |
| متفرق سیّاحی مقامات پر ... ... ... ... ... | ۲ کروڑ ۹ لاکھ | ۱۹ لاکھ |

| | |
|---|---|
| دوسرے ممالک کے سکہ میں آمدنی ۱۹۵۹ء میں | ۱۸۹ کروڑ ۶۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۴۵ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۱۶ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) |
| سرائیں اور طعام کی دوسری جگہیں ... ... ... ... ... | ۱٫۳۰٫۰۰۰ |
| ان میں قیام کے انتظام سمیت ... ... ... ... ... | ۲۲٫۰۰۰ |
| بستر، کاروباری جگہوں میں (۱۹۵۹ء) ... ... ... ... | ۶٫۵۲٫۲۰۰ |
| بستر نجی گھرانوں میں (۱۹۵۸ء) ... ... ... ... | ۲٫۵۵٫۹۰۰ |

چمن بن جاتا ہے۔ موسم گرما میں گرمی شدت کی نہیں ہوتی اور اس کے بعد موسم خزاں جب آتا ہے تو موسم میں تبدیلی کا احساس نہیں ہوتا۔ موسم خزاں میں انگور اتارے جاتے ہیں اور عیش و نشاط سے پُر جشن منائے جاتے ہیں۔ اِسوقت سرزمین جرمنی کے جنگلات کی کل رنگا رنگینی نظروں کے سامنے آجاتی ہے اور اور آلپس کے پہاڑوں میں برف کے کھیلوں کے لئے اکتوبر یا نومبر کے مہینہ سے نہایت موزوں موسم شروع ہوجاتا ہے، مثلاً Zugspitzplatt کے کوہستانی علاقہ میں جہاں جرمنی کا سب سے بڑا کوہستانی ہوٹل Schneefernerhaus ۶٫۵۶۲ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔

معدنی چشموں اور دیگر صحت افزا مقامات، موسمِ گرما کی تعطیلات گذارنے کے مقامات اور موسمِ سرما کے کھیلوں کے مرکزوں میں ہر سال لاکھوں جرمنوں کے علاوہ دُنیا بھر سے دوسرے لوگ بھی آتے ہیں۔ ۲۴۰ معدنی چشموں میں سے خاص خاص وائز بادِن، نوہائم، بادِن بادِن، دُرخائم، وِلڈنگن کِسنگن، رائخن ہال، اوَن ہاسن، برٹرِخ، پرمونٹ، شوالباخ اور ننڈورف میں واقع ہیں۔ ہیلی گولینڈ، سِلٹ اور نارڈرنی کے بحیرۂ شمالی میں واقع جزیرے، روگن اور یوزڈُم کے بحیرۂ بالٹک میں واقع



Marfat.com

۳۵

جزیرے (جو نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک میں واقع ہیں)، جھیل کانسٹنس جو جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے درمیان واقع ہے، ہیگرلنی شیم سی، اور کونگسی، یہ سب علاقے دوسرے ممالک میں مشہور ہیں۔ پہاڑوں میں دراشین فلز کا پہاڑ جو --Sie bengebirge ("سات پہاڑیاں") کے سلسلہ میں واقع ہے اور بون کے سامنے ہے، صرف ۱۰۶۶ فٹ بلند ہے مگر یورپ بھر میں سب سے زیادہ اسی پہاڑ پر لوگ چڑھتے ہیں۔ ہر سال یہاں تقریباً ۳۰ لاکھ لوگ سیر کرنے آتے ہیں۔ دیگر مشہور پہاڑوں میں ہارز کے سلسلہ میں بروکن ہے جو اب نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک میں ہے، بلیک فارسٹ میں واقع فیلڈبرگ اور آلپس میں واقع زگش پٹز اور واٹزمین بھی مشہور پہاڑوں میں سے ہیں۔

۱۹۵۹ء کے موسم گرما میں وفاقی جمہوریہ میں باہر سے آنیوالے لوگوں سے جو غیر ملکی سکہ میں کل آمدنی ہوئی اس کی رقم ذرائع آمدورفت کی آمدنی کے علاوہ ۱۸۹ کروڑ ۶۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۴۵ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۱۶ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ اندرون ملک کی سیاحی کی کل رقم ۱۹۵۷ء میں اندازاً ۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۱۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۷۶ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ جرمنی سے باہر جانے والوں کی تعداد بھی جرمنی میں آنیوالے لوگوں سے کم نہیں ہے۔ جرمنی اور دوسرے ملکوں کے درمیان لوگوں کی آمدورفت



Marfat.com

سے جو فوائد ہوتے ہیں انکا اندازہ کسی اعداد و شمار کے ذریعہ نہیں کیا جاسکتا۔

۱۹۵۹ء میں موسم گرما میں جو راتیں جرمنی میں بسر کی گئیں ان کی کل تعداد تقریبًا ۸ کروڑ ۶۷ لاکھ ہے۔ چھوٹے چھوٹے شہروں اور ایسے صحت افزا مقامات پر بھی جن کے ناموں سے سیاح واقف ہیں ۵ لاکھ راتیں سالانہ بسر کرنے کے انتظامات موجود ہیں۔ مثلاً ولیسٹرلینڈ جو جزیرہ سلٹ میں واقع ہے اور باویریا میں اوبرسٹڈورف۔ ۱۹۵۸ء میں برلن میں سیاحوں کی بسر کی ہوئی راتوں کی تعداد ۱۰ لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی، کل تعداد ۱۱ لاکھ ۹۰ ہزار تھی۔ اس تعداد میں غیر ملکی سیاحوں کا حصہ ۵ء۸ فیصدی تھا۔ ۱۹۵۹ء میں کل راتوں میں ۱۵ لاکھ راتیں شمالی امریکہ سے آئے ہوئے لوگوں نے بسر کیں، ۱۱ لاکھ برطانوی لوگوں نے اور ۱۵ لاکھ بلجیم اور لکسمبرگ کے لوگوں نے صحت افزا مقامات میں جس مقام پر غیر ملکی سیاحوں نے سب سے زیادہ راتیں بسر کیں وہ بادن بادن تھا۔ ان سیاحوں کی تعداد ۱۱ لاکھ ۷۵ ہزار تھی اور آنے کا مقصد خاص طور پر گٹھیا کا علاج تھا۔ اس کے بعد باد نوہائم کا شمار آتا ہے جو قلب اور دورانِ خون سے متعلقہ امراض کے معالجہ کے لئے مشہور ہے۔

جون ۱۹۵۷ء میں ہالینڈ، بلجیم اور جرمنی کے آرپار جانے کے مقام کے ذریعہ جو آخن کے باہر واقع ہے ۲۰ لاکھ سے زیادہ لوگ وفاقی جمہوریہ میں داخل ہوئے۔

❖

۱۹۵۷ء کے پہلے ۶ ماہ میں ۱۷,۹۳,۰۰۰ موٹر گاڑیوں، ۱۲,۸۳,۰۰۰ موٹر سائیکلوں نے وفاقی جمہوریہ کے سیر کے مقامات میں داخل ہونے کے لئے سرحد پار کی۔

❖

وفاقی جرمن ریلوے کے کولون سے ہانوفر کے راستہ پر تیز رفتار ریل کے ڈبے چلتے ہیں جن کی رفتار ۱۴۰ کلومیٹر (۸۸ میل) فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

❖

وفاقی جمہوریہ میں سیر و سیاحت کے سلسلہ میں سفر کرنے پر ۱۹۵۶ء میں ۱۳۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۰۹ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۱۱۰ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف کی گئی۔ یہ رقم قومی آمدنی کا ۸ء۷ فیصدی حصہ ہوتی تھی، ۱۹۲۸ء میں اس کا حصہ ۹ء۸ فیصدی تھا۔

❖

۱۹۵۷ء میں تقریبًا ۱ کروڑ ۴۰ لاکھ غیر ملکی سیاحوں نے اٹلی کا سفر کیا ان کی وجہ سے اٹلی کو جو غیر ملکی زر حاصل ہوا اسکی رقم کا اندازہ ۳۳۰۰۰ کروڑ لیرا، یا ۲۲۰ کروڑ جرمن مارک یا ۵۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۱۸ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ ہے۔ ان سیاحوں میں جرمنوں کی تعداد نمایاں تھی۔

❖

جرمن سیاحی کے سب سے بڑے ادارہ (Deutsche Zentrale für Fremden-verkehr) کی دوسرے گیارہ ممالک میں سترہ شاخیں واقع ہیں جنہیں سیاحی کے اطلاعاتی دفاتر



Marfat.com

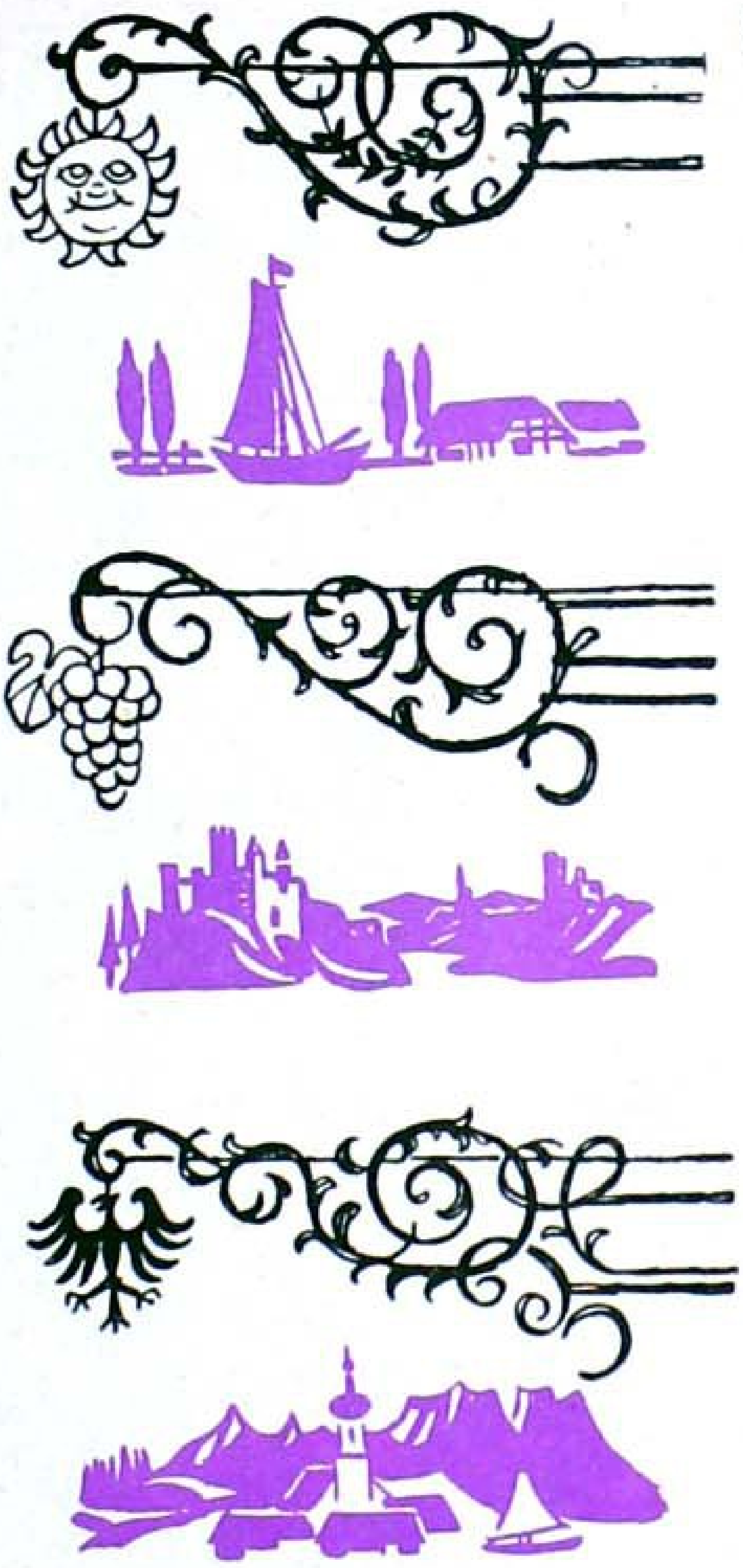

کہتے ہیں ۔ آمد و رفت میں سہولتیں مہیا کرنے کی غرض سے ۱۹۵۳ء سے اب تک کئی ملکوں کے ساتھ ویزا کی پابندی ہٹالی گئی ہے ، ان میں سے کئی ممالک نے تو اس سلسلہ میں پیش قدمی بھی نہیں کی تھی. آسٹریا ، سوئٹزرلینڈ ، فرانس ، بلجیم ، ہالینڈ اور لکسمبرگ کیلئے تو پاسپورٹ تک کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

جرمنی کی مہمان نوازی کا چرچا مسافروں میں گذشتہ چند سالوں سے اب پھر ہونے لگا ہے. تقریباً ہر گاؤں میں صاف کمرے مل سکتے ہیں جن میں ایک رات رہنے کے لئے صرف ۴ جرمن مارک (یا ۹۵ امریکن سینٹ یا ۶ شلنگ ۸ پنس) یا اس سے زیادہ دینے ہوتے ہیں، بڑے ہوٹلوں میں حسب منشاء ۸ سے ۲۰ جرمن مارک (یا ۱ ڈالر ۹۰ سینٹ سے ۴ ڈالر ۷۶ سینٹ یا ۱۳ شلنگ ۷ پنس سے ۱ پاونڈ ۱۴ شلنگ) تک دینے ہوتے ہیں. گاؤں اور شہر میں ایک وقت کے اچھے کھانے کی قیمت عموماً ۳ جرمن مارک (یا ۷۲ امریکی سینٹ یا ۵ شلنگ) ہوتی ہے۔

ریل کے سفر میں جدید اور آرام دہ ذرائع استعمال کئے جا رہے ہیں. تیز رفتار ریل کے ڈبے ، ڈیزل سے چلنے والی گاڑیاں ، نئی وضع کے ایک بستر والے سونے کے کمرے ، نئی اور انتہائی تیز رفتار ایکسپریس گاڑیاں ، ایسی گاڑیاں جس میں سے باہر کے نظاروں سے بآسانی لطف اندوز ہوا جاسکتا ہے ، کھانے کی گاڑیوں میں انواع اقسام کے کھانے ، ہر اسٹیشن پر کھانے کا انتظام ، یہ سب سہولتیں ایسی ہیں جو دوسرے ممالک کا بآسانی مقابلہ کرسکتی ہیں ۔ تعطیلات گذارنے والے ایسے لوگوں کے لئے جن کے پاس دام زیادہ نہ ہوں تعطیلاتی ایکسپریس گاڑیاں ہیں جن میں درجہ دوئم کی سستی مگر آرام دہ گدیلی جگہیں ہیں جن کو دراز ہونے کے لئے ایک چھوٹی سی کوچ میں بآسانی تبدیل کیا جاسکتا ہے. سفر کی مقرر کی ہوئی قیمت میں سفر ، رہائش اور تمام دوسرے معمولی اخراجات شامل ہوتے



Marfat.com

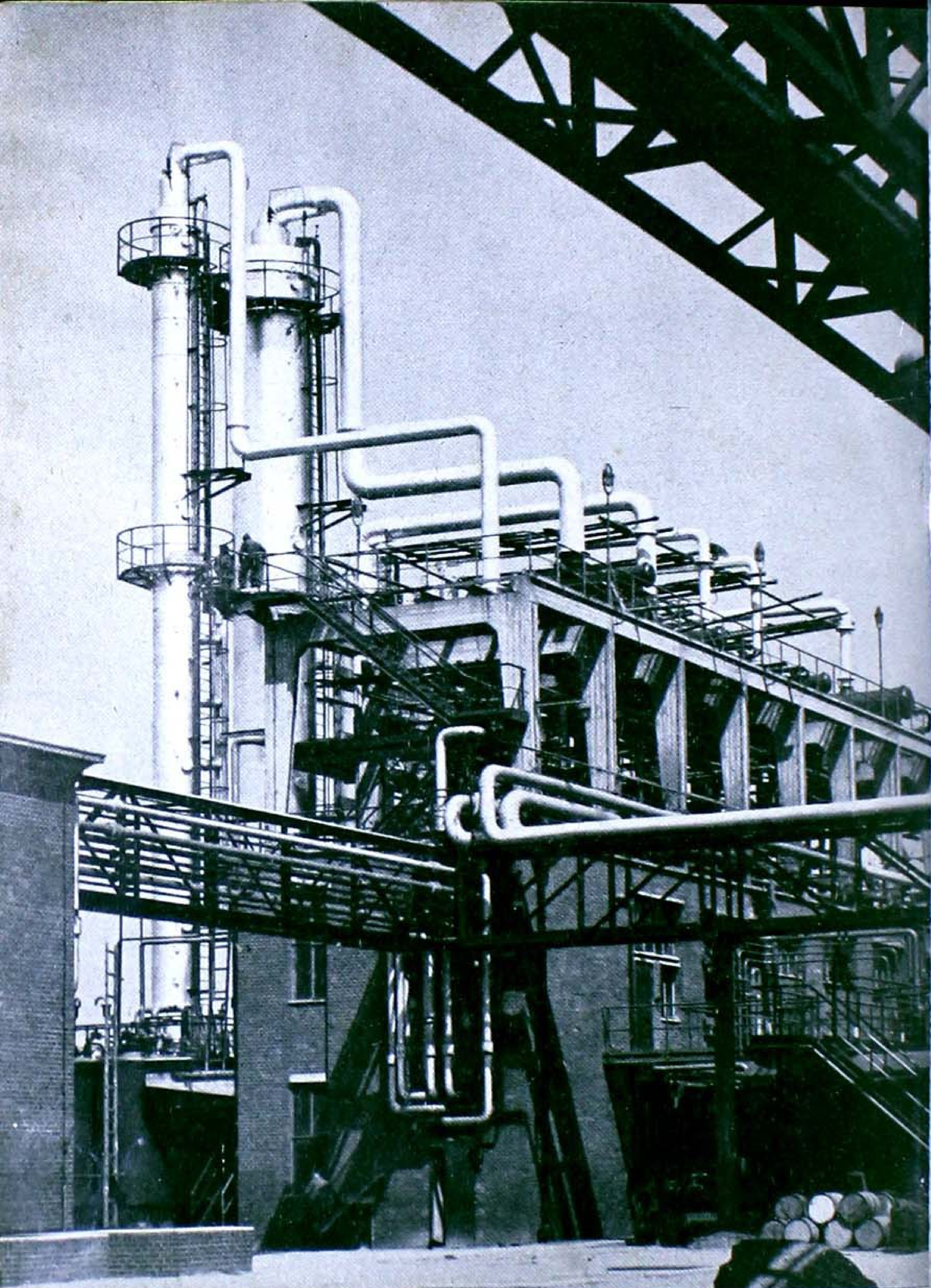

اردِنگن میں واقع بائیر کے کارخانہ جات کا ایک حصہ

Marfat.com

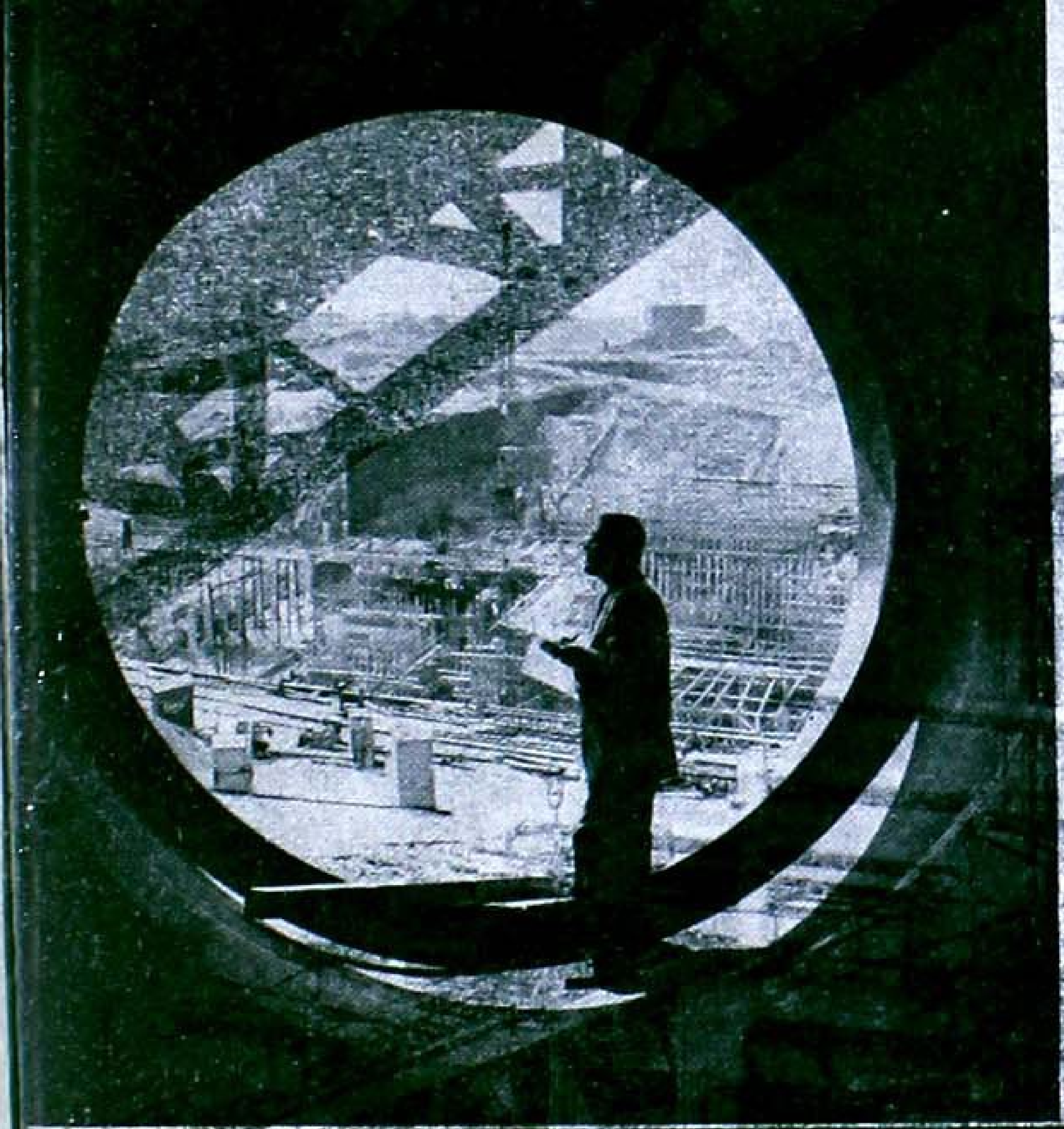

گبتاخت میں ایک بڑے
پائپ کے اندر سے بجلی گھر
کا نظارہ

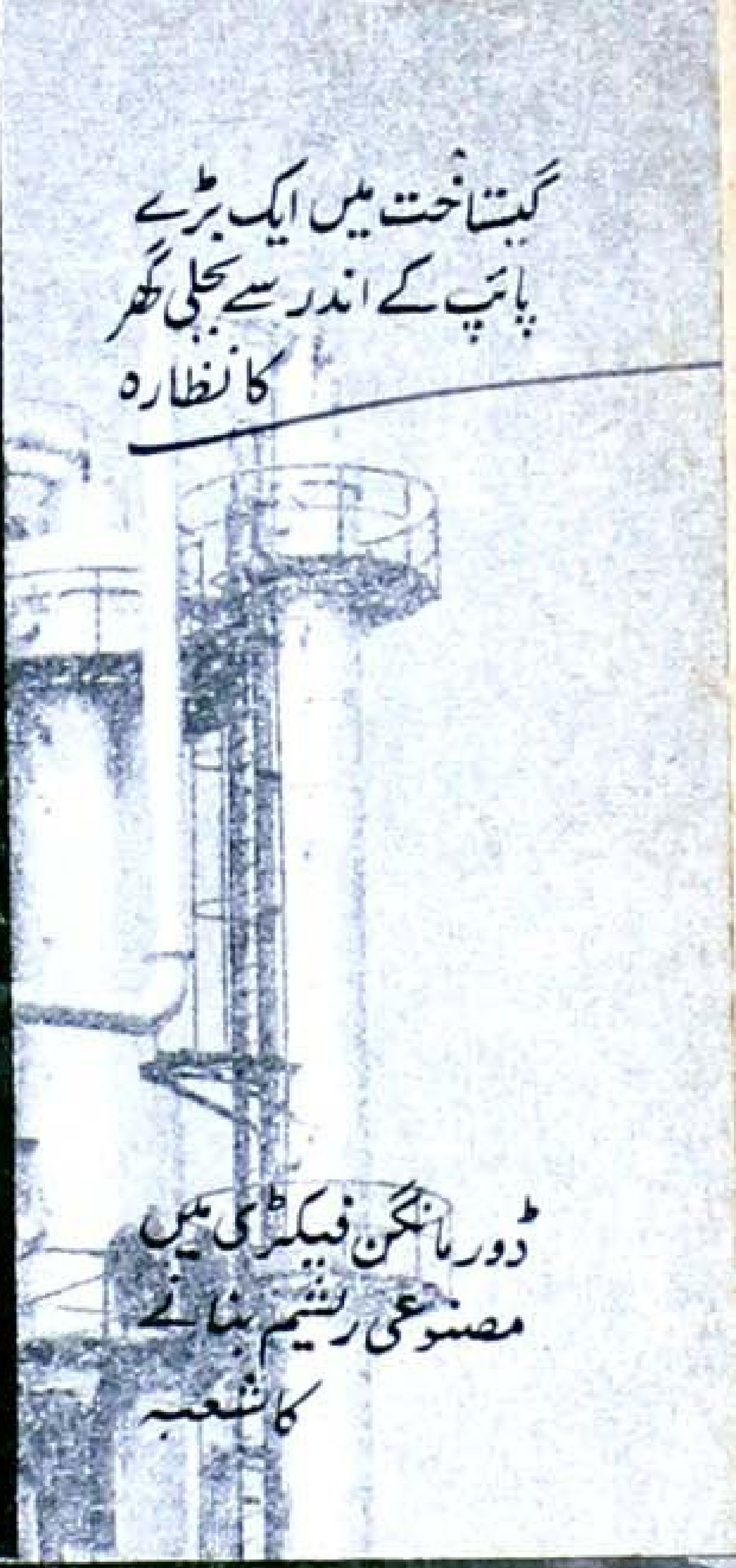

ڈورماگن فیکٹری میں
مصنوعی ریشم بنانے
کا شعبہ

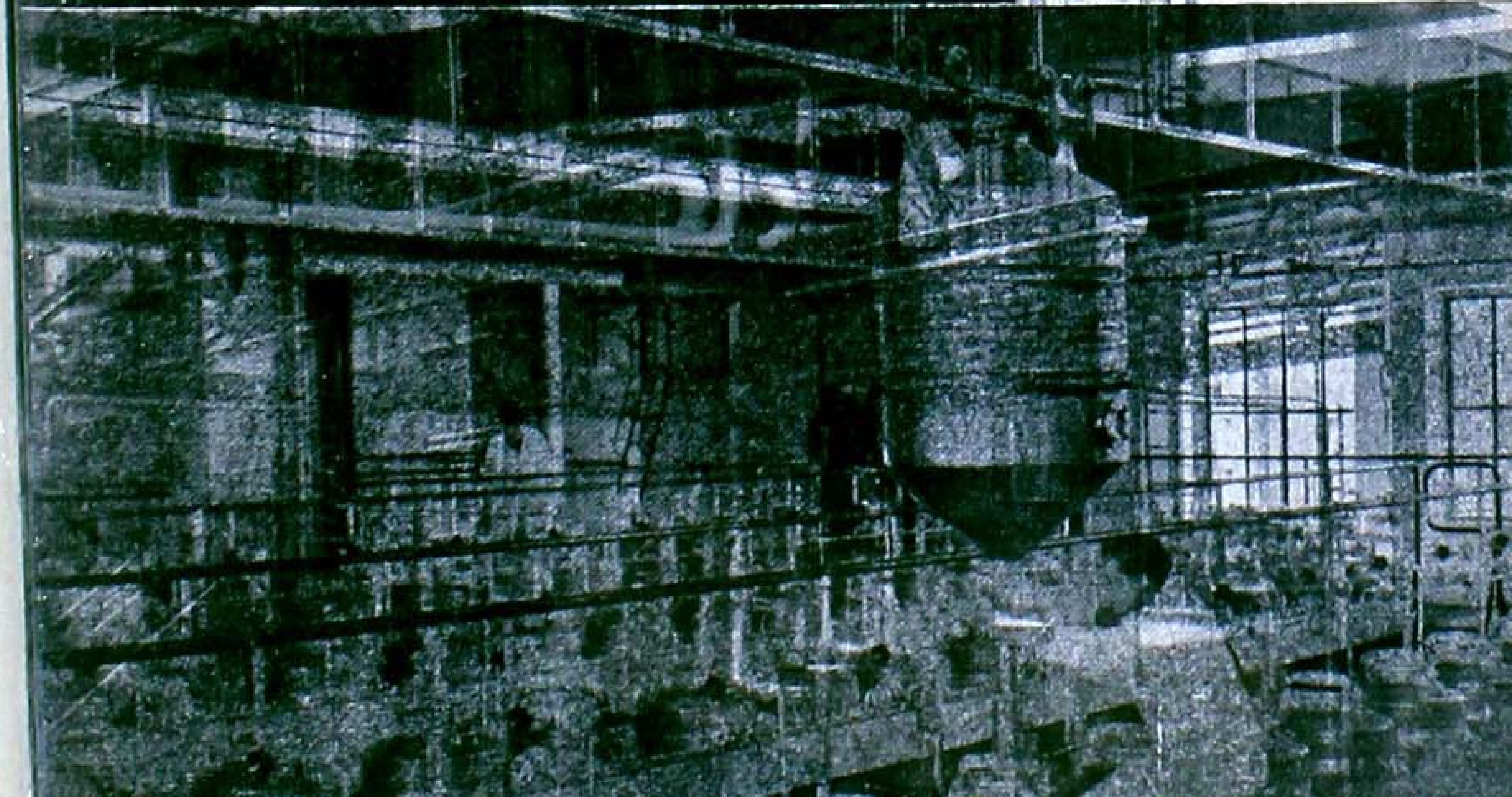

Marfat.com

۳۵ ہیں۔ وفاقی جمہوریہ میں ۱۰۰۰۰ ایسی جگہیں ہیں جہاں ریل جاتی ہے، اس کے علاوہ ۴۰۰۰ ایسی ہیں جہاں کرایہ کی موٹریں اور لبسیں۔ ریل کے ذریعہ سفر کے علاوہ سفر کی باقی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جدید قسم کی تیز رفتار موٹر گاڑیاں اور وفاقی ریلوے اور وفاقی محکمۂ ڈاک کی اپنی باقاعدہ بسیں بھی ہیں جو آٹوبان اور دوسری طویل سڑکوں پر چلتی ہیں۔ یہ سڑکیں ملک میں ایک جال کی طرح پھیلی ہوئی ہیں اور ان کی دیکھ بھال نہایت خوش اسلوبی سے کی جاتی ہے۔ جرمن سیاحی کمپنی اور یورپی بس کمپنی ایک دوسرے کیساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔ آٹوبان سڑکوں پر مسافروں کی سہولت کے لئے ٹیلیفون، پٹرول اسٹیشن اور آرام گاہیں ہیں۔

اسٹیمر اور دخانی کشتیاں ایک بار پھر رہائن، موسل، مین، نیکار اور ویسر کے دریاؤں میں چلنی شروع ہوگئی ہیں۔ رہائن میں چلنے والے تیز رفتار اسٹیمروں میں وائرلیس ٹیلیفون لگے ہوئے ہیں۔ باویریائی جھیلوں اور جھیل کانسٹنس میں بھی اسٹیمر، دخانی کشتیاں اور ایسی کشتیاں چلتی ہیں جن میں سوئٹزرلینڈ جانے والی موٹر گاڑیاں لے جائی جاتی ہیں۔ تعطیلات گذارنے کے کئی مقامات پر پڑاؤ ڈالنے کے لئے جگہیں بنی ہوئی ہیں جہاں موٹریں کھڑی کرنے کے لئے بھی انتظام ہے۔ نوجوان سیاحوں کے لئے ۷۰۰ سے زیادہ اقامت گاہیں ہیں۔ جرمن ہوائی کمپنی *Lufthansa* کے قیام کے بعد سے وفاقی جمہوریہ دنیا کی ہوائی مسافرت میں بھی حصہ لے رہی ہے۔

قلیل ذرائع کے لوگوں کے لئے تفریح کا سامان مہیا کرنے کی کوششوں میں کافی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اسکولوں کی تعطیلات اس طرح رکھی جانے لگی ہیں کہ بہار اور خزاں کے موسم میں سستے کرایوں پر سفر کیا جاسکے اور اس مدّ میں پہلے سے کہیں زیادہ آسانیاں فراہم کی جارہی ہیں۔ اس سے یہ بھی فائدہ ہے کہ گرمیوں کے موسم میں سیاحوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پر ایک حد تک قابو پایا جاسکتا ہے گزشتہ چند سالوں سے یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ موسم سرما میں دوسرے ممالک سے آنے والے سیاح صحت افزا مقامات پر معالجہ کی خاطر زیادہ آرہے ہیں۔

۳۶ ملک کے مصارف کی تقسیم (۱۹۵۹ء میں)

| | فیصدی |
|---|---|
| وفاق (بند) ... ... ... ... | ۴۷٫۷ |
| باروں کی مساوی تقسیم ... ... ... ... | ۴٫۳ |
| ریاستیں (مع ہیمبرگ، بریمن اور مغربی برلن) ... | ۴۷٫۲ |
| تعلقے ... ... ... ... ... | ۲۰٫۸ |
| میزان ... ... ... ... ... | ۱۰۰ |

Address:
Deutsche Zentrale für Fremdenverkehr, Frankfurt-on-Main, Beethovenstrasse 69

(”ملکی نظم ونسق اور محاصل“: دیکھئے صفحہ ۱۳۰)



Marfat.com

## ملکی نظم ونسق کے مصارف (۱۹۵۹)

| | جرمن مارک | کروڑوں میں ڈالر | پاؤنڈ |
|---|---|---|---|
| دفاع ... ... ... ... ... ... | ۹۴۰ | ۲۲۵/۶ | ۷۹/۹ |
| سماجی خدمات ... ... ... ... ... | ۱,۶۴۰ | ۳۹۳/۶ | ۱۳۹/۴ |
| بحالی ... ... ... ... ... ... | ۲۳۰ | ۵۵/۲ | ۱۹/۶ |
| قرضہ جات ... ... ... ... ... | ۴۴۰ | ۱۰۵/۶ | ۳۷/۴ |
| نظم ونسق کے اخراجات ... ... ... ... | ۱,۵۴۰ | ۳۶۹/۶ | ۱۳۱ |
| پنشن کی رقمیں ... ... ... ... ... | ۲۶۰ | ۶۲/۴ | ۲۲/۱ |
| امدادی رقمیں ... ... ... ... ... | ۱۳۰ | ۳۱/۲ | ۱۱/۱ |
| راس المال ... ... ... ... ... | ۱,۷۶۰ | ۴۲۲/۴ | ۱۴۹/۶ |
| دیگر عام مصارف ... ... ... ... ... | ۸۲۰ | ۱۹۶/۸ | ۶۹/۷ |
| میزان ... ... ... ... ... ... | ۷,۷۶۰ | ۱۸۶۲/۴ | ۵۵۹/۶ |

## ملکی نظم ونسق اور محاصل

گزشتہ چند قرنوں میں تمام مہذّب ممالک میں ملکی نظم ونسق سے متعلّقہ حکام کے فرائض بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ملک پر شہریوں کی ذمہ داری اور ملک پر شہریوں کے حقوق کے مفہوم میں تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ جرمنی میں یہ رجحان دو عالمی جنگوں کی وجہ سے خاص طور پر نمایاں ہے کیونکہ ان جنگوں سے ایسے نتائج پیدا ہوئے جن کی وجہ سے ملک کے خزانہ پر بہت بار پڑا۔

عوامی امور کے سرانجام دینے میں ایک اُصول کا خیال رکھا جاتا ہے وہ یہ کہ کوشش کی جاتی ہے کہ جس حد تک ممکن ہو تمام امور نظامت کی سب سے نچلی سطح پر طے پائیں، یعنی تعلقوں تک محدود رہیں۔ ان امور کی ایک بڑی تعداد ریاستوں کے حوالہ کر دی جاتی ہے۔ ہنسیائی شہروں کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے، جہاں قومی اور تعلقوں کے میزانیے اس حد تک ایک دوسرے میں ضم کر دیئے گئے ہیں کہ وہ تقریباً ایک ہو کر رہ گئے ہیں۔

Marfat.com

یہی مغربی برلن پر صادق آتا ہے جس کو ۴۔ جنوری ۱۹۵۲ء کے قانون کی رُو سے وفاقی جمہوریہ کے مالیاتی ۳۶
نظام میں شامل کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ مغربی برلن کے مصارف ان حسابات میں شامل ہیں اور بھی ایسے معاملات ہیں جو دونوں یعنی قومی اور تعلقوں کی سرگرمیوں سے متعلقہ ہیں مثلاً فلاح وبہبود اور صحت، سڑکوں کی تعمیر اور ثقافتی امور، چنانچہ ایسے معاملات پر مصارف ملکی نظم ونسق کی مختلف سطحوں پر دیکھنے میں آتے ہیں۔ ایسے معاملات تعداد میں بہت قلیل ہیں۔ گو کہ یہ مالی اعتبار سے بہت اہم ہوتے ہیں۔ جو سب سے اعلیٰ سطح پر طے ہوتے ہیں یعنی جن کا تعلق بُند سے ہوتا ہے۔ بُند کی ذمہ داریوں میں دفاع اور وفاقی جمہوریہ میں مقیم NATO کی افواج کے اخراجات کی ذمہ داری بھی شامل ہے اسکے علاوہ بُند کے ذمہ جنگ کے نتائج سے پیدا شدہ صورت حالات اور چند دیگر سماجی معاملات کی دیکھ بھال بھی ہے۔

یہ ضروری ہے کہ کسی ایک بھی سطح پر طے ہونے والے امور کے لئے آمدنی کا ذریعہ ہو۔ یہ ذریعہ ٹیکسوں سے حاصل ہوتا ہے۔ پہلی جنگ عظیم سے قبل تعلقوں، ریاستوں اور جرمن رائش میں ہر ایک کو ملک کے مالی بار کا ایک ایک تہائی حصہ برداشت کرنا ہوتا تھا۔ اس کے بعد جرمن رائش کے حصہ میں اضافہ ہو گیا اور ۱۹۴۹ء سے بُند کی ذمہ داریاں اور بھی بڑھ گئیں کیونکہ جنگ سے پیدا ہونیوالے حالات کا بوجھ بڑھ گیا۔ ۱۹۵۸ء تک بُند کی کل ذرائع آمدنی کا ۵۴٫۱ فیصدی حصہ ٹیکسوں سے حاصل ہونے لگا اور اسکے علاوہ ۱۴ فیصدی حصہ باروں کی مساوی تقسیم کے سلسلہ میں جانے لگا جس کا مقصد مہاجرین کی بحالی تھا، یہ کام بند کی سطح پر ہوتا تھا۔

بُند کی آمدنی کے اہم براہ راست ذرائع بکری ٹیکس کسٹم، اور روزمرہ کے استعمال کی اشیاء پر ٹیکس ہیں یکم اپریل ۱۹۵۸ء سے بُند کو آمدنی اور کارپوریشن ٹیکسوں کی کل رقم کا ۳۵ فیصدی حصّہ



Marfat.com

## ملکی نظم ونسق میں عملوں کی تعداد

| ۲۔ اکتوبر ۱۹۵۵ء | ہزاروں میں |
|---|---|
| وفاقی علاقہ میں (مع مغربی برلن) ... ... ... ... | ۱،۳۷۰ |
| اس تعداد میں مندرجہ ذیل کی ملازمت میں: | |
| بند ... ... ... ... ... ... | ۱۱۰ |
| ریاستیں ... ... ... ... ... ... | ۵۸۰ |
| تعلقے ... ... ... ... ... ... | ۴۷۰ |
| ہنسیاتی شہر ... ... ... ... ... | ۹۰ |
| مغربی برلن ... ... ... ... ... | ۱۲۰ |

حاصل ہونے لگا ہے۔ ان ٹیکسوں پر دونوں بُند اور ریاستوں کا حق ہے۔

۱۹۵۸ء میں ریاستوں کو (مع ہنسیاتی شہروں اور مغربی برلن کے) ٹیکسوں سے کُل آمدنی کے ۴،۲۹ فیصدی حصہ پر حق حاصل تھا۔ آمدنی اور کارپوریشن ٹیکسوں میں حصّہ دار ہونے کے علاوہ ریاستوں کے املاکی ٹیکس، آمدورفت پر ٹیکس اور بیئر پر ٹیکس سے بھی آمدنی ہوتی ہے۔ اپنی کُل آمدنی میں سے ریاستوں کو خود اپنی ضروریات بھی پوری کرنی ہوتی ہیں اور تعلقوں کے ان اخراجات کی ذمہ داری بھی لینی ہوتی ہے جس کے وہ خود کفیل نہیں ہو سکتے ہیں۔ تعلقوں کی آمدنی کے اہم ذرائع تجارتی منافعوں اور زمین کی خرید وفروخت پر ٹیکس ہیں۔ ۱۹۵۲ء میں اول الذکر ٹیکس کا حصہ ملک کے کل ٹیکسوں کی رقم کا ۸ فیصدی ہوتا تھا' ۱۹۵۸ء میں اس کا تناسب ۱۰ فیصدی ہوگیا۔

جب مغربی جرمنی میں ریاستوں کا قیام عمل میں آیا اس وقت اس بات کا خیال رکھنا پڑا کہ ہر ریاست کی برابر کی نسبت سے آمدنی ممکن نہیں ہوسکتی تھی۔ زیادہ مالدار ریاستوں مثلاً شمالی رہائن ویسٹ فیلیا اور بادِن ورٹمبرگ کی ریاستوں کے ساتھ ساتھ ایسی ریاستیں بھی تھیں جن کی ٹیکسوں سے آمدنی قلیل ہوتی تھی مثلاً شلیزوِگ ہولسٹائن، لوئر سیکسنی اور رہائن لینڈ پالاتی نیت۔ چنانچہ اب مالی مقاصد کیلئے "افقی مساوات" کے اصول پر عمل کیا جاتا ہے۔

چونکہ تعلقوں کی اپنی آمدنی ان کی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو ریاستوں سے باقاعدہ امداد اور قرضے ملتے رہتے ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں تعلقوں کو کل ٹیکسوں کا صرف ۱۲،۴ فیصدی حصہ مل رہا تھا۔ ریاستوں کی طرف سے امدادی رقمیں تعلقوں کو یا تو عام مالی نظام کے تحت ملتی ہیں یا خاص انتظام کے ذریعہ۔ ۱۹۴۹ء میں تعلقوں کے کل اخراجات کا ۲۹ فیصدی حصہ ان امدادی رقوم سے پورا ہوتا تھا لیکن جب سے مالی حالت بہتر ہوگئی ہے اور تعلقوں کے میزانیے یکجا کر دیئے گئے ہیں تب سے یہ تناسب



Marfat.com

## ٹیکسوں کے حسابات (۱۹۵۸ء)

| | لاکھوں میں | | | |
|---|---|---|---|---|
| | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | فیصدی |
| آمدنی اس طرح تقسیم ہوئی: | | | | |
| بُند ... ... ... ... ... ... | ۲۹۲ | ۷۰ | ۲۵ | ۵۴٫۱ |
| ریاستیں ¹ ... ... ... ... ... ... | ۱۵۹ | ۳۸ | ۱۴ | ۲۹٫۴ |
| تعلقے ... ... ... ... ... ... | ۶۷ | ۱۶ | ۶ | ۱۲٫۴ |
| باروں کی مساوی تقسیم کی رقم ... ... ... ... | ۲۲ | ۵ | ۲ | ۴٫۱ |
| میزان ... ... ... ... ... ... | ۵۴۰ | ۱۲۹ | ۴۶ | ۱۰۰ |

¹ ہنسیائی شہروں اور مغربی برلن سمیت۔

کم ہوگیا ہے، ۱۹۵۸ء میں یہ تناسب ۱۹ فیصدی رہ گیا تھا۔

ملکی نظم ونسق کی ایک اہم شاخ باروں کی مساوی تقسیم ہے۔ اس اُصول پر مہاجرین کی موجودگی اور جنگ سے پیدا شدہ تباہ حالیوں کی وجہ سے عمل کیا جاتا ہے۔ اس مد میں کل رقم بُند کے کل میزانیہ میں شامل کی جاتی ہے۔ ۱۹۵۹ء میں بُند، باروں کی مساوی تقسیم، ریاستوں اور تعلقوں (مع مغربی برلن) کے براہِ راست اخراجات کی کل رقم اندازاً ۷،۸۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱،۷۷۲ کروڑ ڈالر یا ۶۶۳ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔ قومی اخراجات کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ سماجی معاملات پر ہوا جن میں جنگ کے پیدا شدہ حالات کا دفعیہ بھی شامل ہے۔ درحقیقت کل میزانیہ کی نصف رقم دفاع، جنگ کے پیدا شدہ باروں اور دوسری

## ریاستوں کی آمدنیوں میں توازن (۱۹۵۹ء)

| | کروڑوں میں | | |
|---|---|---|---|
| | جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ |
| یہ ریاستیں رقم نکالتی ہیں: | | | |
| شمالی رہائن ویسٹ فیلیا ... ... ... | ۴۹٫۷۳ | ۱۱٫۹۳ | ۴٫۲۷ |
| بادن ورٹمبرگ ... ... ... ... | ۱۴٫۸۸ | ۳٫۵۷ | ۱٫۲۶ |
| ہیس ... ... ... ... ... | ۵٫۵۷ | ۱٫۳۳ | ٫۴۷ |
| ہیمبرگ ... ... ... ... ... | ۳۱٫۵۸ | ۷٫۵۷ | ۲٫۶۸ |
| بریمن ... ... ... ... ... | ٫۷۷ | ٫۱۸ | ٫۰۶ |
| ان ریاستوں کو رقمیں ملتی ہیں: | | | |
| شیلزوگ ہولشٹائن ... ... ... ... | ۲۵٫۴۵ | ۶٫۱۰ | ۲٫۱۶ |
| لوئر سیکسنی ... ... ... ... ... | ۲۵٫۸۳ | ۶٫۱۹ | ۲٫۱۹ |
| رہائن لینڈ پالاٹی نیت ... ... ... ... | ۲۷٫۹۷ | ۶٫۷۱ | ۲٫۴۳ |
| باویریا ... ... ... ... ... | ۲۳٫۲۹ | ۵٫۵۸ | ۱٫۹۷ |



Marfat.com

## وفاقی مصارف

| مالی سال: یکم اپریل ۱۹۵۹ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۶۰ء تک | کروڑوں میں — جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | فیصدی |
|---|---|---|---|---|
| دفاع ... ... ... ... ... ... ... | ۱٬۲۰۱٫۴ | ۲۸۶ | ۱۰۲٫۲ | ۳۰٫۲ |
| قومی بیمہ ... ... ... ... ... ... ... | ۵۲۳٫۹ | ۱۳۴٫۸ | ۴۴٫۵ | ۱۳٫۲ |
| جنگ سے تباہ شدہ لوگوں کے لئے ... ... ... | ۳۳۲٫۷ | ۷۹٫۲ | ۲۸٫۳ | ۸٫۴ |
| باروں کی مساوی تقسیم کے اخراجات ... ... | ۲۴۸٫۹ | ۵۹٫۳ | ۲۱٫۳ | ۶٫۲ |
| متفرق سماجی سلامتی ... ... ... ... | ۲۸۷٫۹ | ۶۸٫۵ | ۲۴٫۵ | ۷٫۲ |
| دفاع اور سماجی سلامتی ... ... ... ... | ۲٬۵۹۴٫۸ | ۶۱۷٫۸ | ۲۲۰٫۶ | ۶۵٫۲ |
| بحالیات ... ... ... ... ... ... | ۱۹۸٫۳ | ۴۷٫۲ | ۱۶٫۹ | ۵٫۰ |
| تعمیر مکانات اور دیگر تعمیرات ... ... ... | ۳۲۰٫۵ | ۷۶٫۳ | ۲۷٫۳ | ۸٫۱ |
| برلن کو مالی امداد ... ... ... ... | ۱۱۳ | ۲۶٫۹ | ۹٫۶ | ۲٫۸ |
| سارلینڈ کی دوبارہ شمولیت ... ... ... | ۱۰۱٫۱ | ۲۴٫۱ | ۸٫۶ | ۲٫۵ |
| قرضے ... ... ... ... ... ... ... | ۲۴۲٫۴ | ۵۷٫۷ | ۲۰٫۶ | ۶٫۱ |
| اقتصادی ترقی: | | | | |
| ۱) خوراک، زراعت، جنگلات، ماہی گیری، | | | | |
| آبپاشی، کاشتکاری ... ... ... ... | ۲۳۴٫۱ | ۵۵٫۷ | ۱۹٫۹ | ۵٫۹ |
| ۲) سواری اور باربرداری ... ... ... | ۱۱۰٫۸ | ۲۶٫۴ | ۹٫۴ | ۲٫۸ |
| ۳) اقتصادی سرگرمیاں ... ... ... | ۱۳۱٫۴ | ۳۱٫۳ | ۱۱٫۲ | ۳٫۳ |
| قانون سازی اور نظم و نسق ... ... ... | ۲۱۷٫۱ | ۵۱٫۷ | ۱۸٫۵ | ۵٫۵ |
| متوقع اخراجات (منہا) ... ... ... | -۲۸۴٫۶ | -۶۷٫۸ | -۲۴٫۲ | -۷٫۲ |
| میزان ... ... ... ... | ۳٬۹۷۸٫۹ | ۹۴۷٫۳ | ۳۳۸٫۳ | ۱۰۰ |

سماجی سرگرمیوں پر صرف ہوئی۔

ٹیکسوں کی شرح میں تبدیلیاں ہونے کی بعد بھی ٹیکسوں کا بار اور دو جنگوں کی وجہ سے پیدا شدہ ذمہ داریوں کا بوجھ دوسرے ممالک کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ ۱۹۵۱ء سے یہ بار قومی پیداوار میں اضافہ کی نسبت زیادہ ہی ہوگیا ہے۔ ۱۹۵۸ء میں یہ بار فی کس تقریباً ۱٫۴۰۰ جرمن مارک (یا ۳۳۲ ڈالر یا ۱۱۹ پاؤنڈ) تھا اور اس طرح جرمنی کے لوگ مغربی دنیا میں سب سے زیادہ شرح سے ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ ۱۹۱۳ء میں کل قومی آمدنی کا ۱۱٫۸ فیصدی حصہ ٹیکسوں اور سماجی اخراجات میں جاتا تھا ۱۹۵۹ء میں یہ نسبت ۴۲ فیصدی تک پہونچ گئی تھی۔

۱۹۴۹ء میں وفاقی علاقہ میں ٹیکسوں سے آمدنی کی کل رقم تقریباً ۲۱٫۰۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا



Marfat.com

## وفاقی آمدنی (۱۹۵۹ء)

| مالی سال :<br>یکم اپریل ۱۹۵۹ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۶۰ء تک | کروڑوں میں<br>جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ | فیصدی |
|---|---|---|---|---|
| بحری کی کل رقم پر ٹیکس سے .......... | ۱٫۳۸۴ | ۳۲۹٫۵ | ۱۱۷٫۷ | ۳۴٫۸ |
| کسٹم اور روزمرہ کی اشیاء پر ٹیکس ........ | ۹۲۸٫۵ | ۲۲۱٫۱ | ۷۹ | ۲۳٫۳ |
| آمدنی ٹیکس اور کارپوریشن ٹیکس میں وفاقی حصہ ... | ۶۴۷٫۵ | ۱۵۴٫۱ | ۵۵٫۱ | ۱۶٫۳ |
| متفرق ٹیکس .............. | ۹۲٫۲ | ۲۲ | ۷٫۸ | ۲٫۳ |
| باروں کی مساوی تقسیم کے ذریعہ ......... | ۱۹۱ | ۴۵٫۵ | ۱۶٫۲ | ۴٫۸ |
| انتظامی ذرائع سے .............. | ۱۹۹٫۵ | ۴۷٫۵ | ۱۷ | ۵٫۰ |
| گذشتہ سے بقایا رقم ............ | ۱۲۰ | ۲۸٫۶ | ۱۰٫۲ | ۳٫۰ |
| قرضہ جات ............ | ۴۱۶٫۲ | ۹۹٫۱ | ۳۵٫۴ | ۱۰٫۵ |
| میزان ................ | ۳۹۷۸٫۹ | ۹۴۷٫۴ | ۳۳۸٫۳ | ۱۰۰ |

۴۷۶ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۱۷۰ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ ۱۹۵۹ء میں کل رقم ۶٫۰۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱٫۴۴۵ کروڑ ڈالر یا ۵۱۵ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوگئی۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ فی کس سالانہ رقم ۴۰۷ جرمن مارک سے بڑھ کر ۱٫۲۳۱ جرمن مارک (یا ۹۷ ڈالر سے ۲۹۵ ڈالر یا ۳۵ پاؤنڈ سے ۱۰۵ پاؤنڈ) ہوگئی۔ ۱۹۵۹ء کے مالی سال میں ٹیکسوں سے بند اور ریاستوں کی آمدنی ۴٫۹۲۵ کروڑ

## تعلقوں کی آمدنی ٹیکسوں سے (۱۹۵۹ء)

(رہنسیاتی شہروں اور مغربی برلن کے علاوہ)

| | کروڑوں میں<br>جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ |
|---|---|---|---|
| تجارتی ٹیکس .............. | ۵۷۵ | ۱۳۸ | ۴۸٫۹ |
| زمینوں اور جائداد پر ٹیکس ............ | ۱۶۱٫۵ | ۳۸٫۷ | ۱۳٫۷ |
| متفرق ٹیکس .............. | ۱۵۲٫۵ | ۳۶٫۶ | ۱۳ |
| میزان .............. | ۸۸۹ | ۲۱۳٫۳ | ۷۵٫۶ |



Marfat.com

### خاص خاص ٹیکسوں کی کُل آمدنی سے نسبت
(۱۹۵۸ء)

| | فیصدی |
|---|---|
| آمدنی پر ٹیکس: کُل رقم ... ... ... | ۳۲٫۳ |
| مندرجہ بالا میں شامل: | |
| قابلِ محصول آمدنی اور کارپوریشن ٹیکس، ۱۹٫۸ | |
| اُجرتوں پر ٹیکس ........... ۱۱٫۶ | |
| کُل بِکری پر ٹیکس ... ... ... ... | ۲۴٫۴ |
| کسٹم اور اشیائے خرچ پر ٹیکس ... ... | ۱۷٫۶ |
| تجارتی منافعوں پر ٹیکس ... ... ... | ۱۰٫۳ |
| کُل آمدنی میں حصّہ ... ... ... ... | ۸۴٫۶ |

۴۱۸ کروڑ ڈالر یا ۱۸۲ ارب کروڑ جرمن مارک ۷۰ لاکھ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی، یعنی ۱۹۵۸ء کی نسبت ۷ فیصدی زیادہ۔ اس کے علاوہ ۲۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۵۳ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۱۹ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم جو باروں کی مساوی تقسیم کی مَد میں بقایا چلی آرہی تھی، وصول ہوئی۔

ٹیکسوں سے آمدنی میں سب سے زیادہ رقم آمدنی ٹیکس اور کارپوریشن ٹیکسوں سے حاصل ہوتی ہے یعنی تقریباً ۳۱ فیصدی، مالی سال ۱۹۵۹ء میں یہ رقم تقریباً ۱,۹۹۶ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۷۹ کروڑ ڈالر یا ۱۶۹ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔

آمدنی پر ٹیکس کی شرح آمدنی کے کل رقم کے حساب سے بڑھتی ہے اور کارپوریشن ٹیکس کی شرح ایک ہی رہتی ہے۔ آمدنی ٹیکس کی سب سے زیادہ شرح ۶۰٫۵ فیصدی ہے (اس میں کلیسائی ٹیکس بھی شامل ہے)

### ٹیکسوں اور سماجی بیمہ کے چندوں کی کُل رقم کی قومی پیداوار سے نسبت

| مالی سال | کُل قومی پیداوار[۱] | | سرکاری شعبوں کی آمدنی ٹیکسوں سے | | ٹیکسوں اور سماجی بیمہ کے چندوں سے آمدنی | | تیسرے کالم کی نسبت پہلے کالم سے |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | ۱ | | ۲ | | ۳ | | ۴ |
| | کروڑوں میں | | کروڑوں میں | | کروڑوں میں | | |
| | ڈالر | پاؤنڈ | ڈالر | پاؤنڈ | ڈالر | پاؤنڈ | |
| ۱۹۵۲ء | ۳,۳۱۷٫۱ | ۱,۱۸۴٫۷ | ۸۰۹٫۵ | ۲۸۹٫۱ | ۱,۰۵۶٫۹ | ۳۷۷٫۵ | ۳۱٫۹ |
| ۱۹۵۳ء | ۳,۵۵۸٫۵ | ۱,۲۷۰٫۹ | ۸۷۴٫۲ | ۳۱۲٫۲ | ۱,۱۴۶٫۳ | ۴۰۹٫۴ | ۳۲٫۲ |
| ۱۹۵۴ء | ۳,۸۱۷٫۵ | ۱,۳۶۳٫۴ | ۹۳۷٫۶ | ۳۳۴٫۹ | ۱,۲۳۵٫۵ | ۴۴۱٫۲ | ۳۲٫۴ |
| ۱۹۵۵ء | ۴,۳۵۶٫۶ | ۱,۵۵۶ | ۱,۰۳۹٫۴ | ۳۷۱٫۳ | ۱,۳۷۵٫۳ | ۴۹۱٫۲ | ۳۱٫۶ |
| ۱۹۵۶ء | ۴,۸۰۱٫۱ | ۱,۷۱۴٫۷ | ۱,۱۴۰٫۳ | ۴۰۷٫۲ | ۱,۵۱۹٫۴ | ۵۴۲٫۷ | ۳۱٫۶ |
| ۱۹۵۷ء | ۵,۲۰۶٫۳ | ۱,۸۵۹٫۴ | ۱,۲۰۱ | ۴۲۸٫۹ | ۱,۶۶۲٫۶ | ۵۹۳٫۸ | ۳۱٫۹ |
| ۱۹۵۸ء[۲] | ۵,۵۲۲٫۸ | ۱,۹۷۲٫۴ | ۱,۲۸۵٫۵ | ۴۵۹٫۱ | ۱,۷۷۳٫۲ | ۶۳۳٫۲ | ۳۲٫۱ |
| ۱۹۵۹ء[۲] | ۵,۸۲۶٫۲ | ۲,۰۸۰٫۸ | ۱,۲۹۱٫۲ | ۴۵۷٫۳ | ۱,۸۵۷٫۵ | ۶۶۳٫۴ | ۳۰٫۵ |

[۱] مع مغربی برلن [۲] تخمیناً



Marfat.com

کمپنیوں کے منافعوں پر ٹیکس منافع حاصل کرنیوالوں کی کل آمدنی پر ٹیکس کے علاوہ ہوتا ہے۔

یکم جنوری ۱۹۵۸ء سے شادی شدہ لوگوں کی آمدنیوں پر ٹیکس مساواتی اصول پر لیا جانے لگا ہے۔ خاوند اور بیوی دونوں کی آمدنیاں جوڑ کر ٹیکس دونوں برابر کے حصوں پر الگ الگ لگایا جاتا ہے۔ اس طرح ٹیکس کی تدریجی شرح میں جو ۵۳ فیصدی تک پہونچ جاتی ہے، شادی شدہ لوگوں کے لئے کافی تخفیف ہو جاتی ہے، ٹیکسوں کے نظم و نسق میں آسانی کی خاطر قواعد میں یہ شامل ہے کہ غیر شادی شدہ لوگوں پر جن کی سالانہ آمدنی ۸٫۰۰۰ جرمن مارک (یا ۱٫۹۰۵ ڈالر یا ۶۸۰ پاؤنڈ) تک ہو، ۲۰ فیصدی کی سیدھی سادھی شرح سے ٹیکس لگایا جائے۔ اس طرح آئندہ ٹیکس ادا کرنے والے لوگوں کی ۹۰ فیصدی تعداد اپنی کل آمدنی پر ۲۰ فیصدی کی شرح سے ٹیکس ادا کرینگے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۹۵۲ء سے ٹیکسوں کی ضخامت میں ۱٫۰۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۵۰ کروڑ ڈالر یا ۸۹ کروڑ پاؤنڈ) کی کمی واقع ہو گئی ہے۔

۱۹۵۸ء میں بِکری کی کل رقم ۵٫۰۰،۵۷ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۳٫۷۰۰ کروڑ ڈالر یا ۴٫۸۹۰ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے: صنعتوں میں ۲۵٫۳۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶٫۰۰۰ کروڑ ڈالر یا ۲٫۱۵۰ کروڑ پاؤنڈ)؛ تھوک تجارت میں ۱۳٫۴۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳٫۲۰۰ کروڑ ڈالر یا ۱٫۱۴۰ کروڑ پاؤنڈ)؛ خردہ تجارت میں ۷٫۱۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱٫۷۰۰ کروڑ ڈالر یا ۶۰۰ کروڑ پاؤنڈ)؛ اور صنعت وحرفت میں ۴٫۴۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱٫۰۵۰ کروڑ ڈالر یا ۳۷۰ کروڑ پاؤنڈ)

آمدنی پر ٹیکسوں کے بعد کل بِکری پر ٹیکس کا شمار آتا ہے، کل آمدنی سے اس کی نسبت ۲۴٫۴ فیصدی ہے۔ اس کی رقم مالی سال ۱۹۵۹ء میں ۱٫۴۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۵۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۱۲۵ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ بِکری پر ٹیکس کا یہ گراں بار سامان کی بہم رسانی اور کاروبار کے دوسرے شعبوں پر اثر انداز ہوتا ہے ٹیکسوں کی شرح کی بنیاد "کل پہلو" اُصول پر ہے۔

## قومی پیداوار سے ٹیکسوں کے باروں کی نسبت[1]

| (۱۹۵۶ء) | فیصدی |
|---|---|
| بلجیم ........ | ۱۷٫۰ |
| اٹلی ........ | ۲۱٫۶ |
| لکسمبرگ ........ | ۲۲٫۴ |
| فرانس ........ | ۲۲٫۷ |
| وفاقی جمہوریہ ........ | ۲۳٫۹ |
| ہالینڈ ........ | ۲۴٫۱ |

[1] کل قومی پیداوار بلحاظ مروجہ قیمتوں کے۔ ممالک وہ ہیں جن کا تعلق یورپی کوئلہ اور فولاد کی انجمن سے ہے۔

*

۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۹ء تک ٹیکسوں سے آمدنی ۲٫۹۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷۰۵ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر



Marfat.com

۳۶ یا ۲۴۹ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) سے بڑھ کر ۶،۰۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱،۴۵۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۵۱۵ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوگئی، یہ اضافہ ۱۰۰ فیصدی سے زیادہ ہوا۔ اس لحاظ سے وفاقی جمہوریہ کا شمار آزاد دنیا میں سب سے اوّل ہے، دوسرے درجہ پر فرانس ہے جہاں اضافہ ۴۰٫۱ فیصدی ہوا۔

دوسرے ممالک کے برخلاف جرمنی میں تعلیم، سائنسی اور تحقیقاتی سرگرمیوں اور تعلیم بالغان کی ذمّہ داری تقریباً کلیۃً طور پر سرکاری ہے، چنانچہ ان پر اخراجات ٹیکسوں سے حاصل شدہ آمدنی میں سے پورے کئے جاتے ہیں۔ لیکن کل میزانیہ میں سے ان پر خرچ نسبتاً قلیل ہوتا ہے اور اسکولوں اور یونیورسٹیوں کو رقموں کی ضرورت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صرف ناگزیر اخراجات ہی کئے گئے مثلاً تربیتی اور سائنسی سامان خریدنے پر، دیگر ضروریات پر اگلے چند سالوں میں رقم خرچ کرنا ضروری ہوگیا ہے۔

۱۹۵۷ء میں تعلیم پر کل خرچ ۷۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۸۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۶۵ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) تھا۔ اس میں سے ۵۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۳۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۴۷ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف اسکولوں پر ہی صرف ہوئی۔ سائنسی اداروں، خصوصاً یونیورسٹی کے درجہ کے اداروں، پر صرف ۹۸ کروڑ ۴۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲۳ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۸ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف ہوئی۔ کل ذمّہ دار حلقوں کا خیال یہی ہے کہ اس رقم میں اضافہ کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ ایسا کرنے سے ہی یہ ممکن ہوگا کہ جرمنی اپنی ذہنی قیادت اور سائنسی مہارتِ خصوصی کے معیار کو قائم رکھے تاکہ وہ یورپی اداروں میں اپنی عملی سرگرمیوں کو جاری رکھ سکے، اپنے موجودہ معیارِ زندگی کو برقرار رکھ سکے اور دوسرے ممالک کو زیادہ سے زیادہ سامان برآمد کرسکے۔

Marfat.com

## مقامی حکومتوں کے قرضے اور اثاثے

۳۷ اس دور میں حکومتیں قرضے عام طور پر لیا کرتی ہیں۔ لیکن وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن کی مقامی حکومتوں کے اندرونی قرضوں کی ایک خاص حیثیت ہے۔ ۳۱۔ مارچ ۱۹۵۹ء کو ان کے قرضوں کی کل رقم ۶۰٫۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۹۷،۴۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۳۴۵ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی[1]۔ اس رقم میں بُند کے قرضے، باروں کی مساوی تقسیم کا فنڈ اور ریاستوں اور تعلقوں کے آپس کے لین دین کی رقمیں شامل نہیں ہیں۔ ان اندرونی قرضوں کی ایک بیشتر رقم خارجی قرضوں کی رقم کی طرح رائش کی حکومت سے ورثہ میں ملی ہے جس کو پہلی جنگ کے تاوان اور دوسری جنگ کے اخراجات پورے کرنے کے لئے اتنی رقم قرضوں پر حاصل کرنی پڑی تھی جتنی ٹیکسوں کے بعد بھی درکار تھی۔

۱۹۴۸ء کی اصلاحاتِ زر کا یہ اثر ہوا کہ کچھ عرصہ کے لئے رائش اور ریاست پرُشا کے قرضے تحلیل ہو گئے۔ عارضی بجٹ کی رقوم کو مساوی تقسیم کی رقوم مانا گیا۔ مرکزی بینکی نظام اور ایسے دوسرے اداروں اور بیمہ کمپنیوں اور تعمیراتی انجمنوں کے اثاثے بڑھ کر اتنے ہو گئے کہ اصلاحات کے دوران میں از سرِ نو قیمت لگائے ہوئے دعوؤں وغیرہ کو پورا کر سکے۔ رائش کے قرضوں کو مبادلوں کے حسابات میں شامل نہیں کیا گیا۔ چنانچہ حکومت کے اندرونی قرضوں کی ۶۰٫۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۹۷،۴۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۳۴۵ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) کی کل رقم میں سے ۲،۳۳۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۵۹ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۱۹۸ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم ان اداروں کے بُند اور ریاستوں کے اوپر مساوی تقسیم کے دعوؤں کی ہے۔ اگر اس رقم میں باروں کی مساوی تقسیم کے فنڈ کے لئے محافظ سرمایہ کی رقم بھی شامل کر دی جائے تو ان اداروں کے کل دعوؤں کی قیمت ۲،۵۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۱۶ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۲۱۸ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) یعنی اندرونی قرضوں کی کُل رقم کا دو تہائی ہو جاتی ہے۔ باروں کی مساوی تقسیم کے فنڈ کی کل رقم ۲۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۷ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر یا ۲۰ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔

> بادن ورٹمبرگ کے تعلقوں میں قرضوں کی رقم اوسطاً فی کس ۱۸۵ جرمن مارک (یا ۴۴٫۰۵ ڈالر یا ۱۵ پاؤنڈ ۱۴ شلنگ ۸ پنس) ہے۔ اُلم شہر میں اوسط ۵۵۹ جرمن مارک (یا ۱۳۳٫۱۰ ڈالر یا ۴۷ پاؤنڈ ۱۰ شلنگ ۸ پنس) ہے۔

[1] اُس وقت خارجی قرضوں کی کل رقم ۹۳۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۲۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۷۹ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ ان قرضوں کا ذکر اگلے باب میں کیا گیا ہے۔



Marfat.com

اگر جرمن رائش کے خلاف کل دعوؤں کی ادائیگی کی جائے، تو ۰۰۰٫۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۰۰۰٫۱۹ کروڑ ڈالر یا ۸۰۰٫۶ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم درکار ہوگی۔

۱۹۵۷ء کے آغاز میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے قومی قرضوں کی کل رقم ۲۷۰٫۴۰۰ کروڑ ڈالر (یا ۰۰۰٫۱۰۱ کروڑ جرمن مارک یا ۹۰٫۳۰۰ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔

حکومتوں کے قرضوں کی باقی رقم ۵۱۰ ارب کروڑ جرمن مارک (یا ۳۶۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۱۲۸ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) ہے۔ تقریباً یہ کل رقم ان قرضوں کی ہے جو ۱۹۴۸ء کی اصلاحاتِ زر کے بعد سے روپیہ لگانے کے مقصد کے لئے وجود میں آئے۔

اس کے علاوہ حکومتوں کے تعمیرِ مکانات کی سرگرمیوں میں حصہ لینے اور ایسے دوسرے کاموں کے لئے جن کا تعلق جنگ کے پیدا شدہ نقصانات کی تلافی سے تھا، قرضوں کی رقم ۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء کو تقریباً ۱۴۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۵۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۱۲۵ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔

وفاقی جمہوریہ کو جرمن رائش سے ورثہ میں ۵۰۰٫۴۰ کروڑ جرمن رائش مارک کی رقم کے قرضوں کا بار ملا۔ اس میں رائش حکومت کے سڑکوں اور ڈاک کے محکموں کے قرضے بھی شامل تھے۔ ان قرضوں کی ادائیگی کا بندوبست ایک ایسے قانون کے تحت کیا گیا ہے جس کا مقصد جنگ سے پیدا ہونے والے کل معاملات کا کلی فیصلہ کرنا ہے۔ کئی قرضوں کی منسوخی اور باقی قرضوں کی ازسرِنو مالیت لگانے کے بعد کل رقم ۸۰۰٫ ۱ ارب کروڑ جرمن مارک (یا ۴۲۸ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۱۵۳ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) بچتی ہے۔ یہ رقم ۲۵ سال کے عرصہ میں ادا کر دی جائے گی۔

اندرونی قرضوں کی وسعت اور نوعیت کا جائزہ لینے سے یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ ان قرضوں سے اندرونی استحکام کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا۔ تاہم ان حسابات میں رائش کے خلاف اُن دعوؤں کی کل رقوم شامل نہیں ہیں جن کے وثیقے نہیں تھے۔ ان تمام دعوؤں کی کل مالیت ۰۰۰٫۴۰ کروڑ رائش مارک ہوتی تھی۔ ۶½ فیصدی شرح کی نئی مالیت کی رُو سے یہ رقم ۶۰۰٫ ۲ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۱۹ کروڑ ڈالر یا ۲۲۱ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوتی ہے۔

ملک کے قرضہ کے صحیح اعداد و شمار لگائے جا چکے ہیں گو کہ بُند، ریاستوں اور تعلقوں کی املاک کے اعداد و شمار مکمل نہیں ہیں۔ بُند کے ۱۹۵۹ء کے میزانیہ سے منسلک بُند کی املاک کی فہرست کی رُو سے اس کے کل اثاثہ کی مالیت ۳٫۶۹۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۷۸ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۳۱۳ کروڑ



Marfat.com

۳۷ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) ہے۔ خصوصی اثاثوں (یعنی ERP کے خصوصی اثاثے ٹ، باروں کی مساوی تقسیم کا فنڈ اور وفاقی ریلوے اور ڈاک کے محکموں کے اثاثے) کی مالیت ۲،۷۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۵۹ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۲۳۵ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) ہے۔ تاہم اس فہرست میں جائداد منقولہ اور غیر منقولہ مثلاً وفاقی آٹوبان اور دوسری سڑکوں، آبی شاہراہوں وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان املاک کی مالیت کا تخمینہ کبھی لگایا ہی نہیں گیا۔ موٹروں کے لئے شاہراہوں کی مالیت تقریباً ۵۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۳۵ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۴۸ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) ہے، اور دیگر اہم وفاقی سڑکوں کی ۷۳۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۷۳ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۶۲ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ)۔ آبی شاہراہوں اور ان سے متعلقہ منصوبات کی مالیت کا تخمینہ از سرِ نو لگایا جا رہا ہے۔ کل وفاقی اثاثہ کی مالیت کا تخمینہ ۶،۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱،۶۴۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۵۸۶ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) ہے۔

ٹ ۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء کو ERP کے کل اثاثہ کی مالیت ۶۶۶ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۵۸ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۵۶ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ ہنڈیوں پر سود حاصل ہونے سے ہر سال اس میں تقریباً ۲۲ کروڑ جرمن مارک (یا ۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۱ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

Marfat.com

۳۸ پہلی جنگِ عظیم کے بعد جب زر کی قیمت گر گئی تو ۱۹۲۴ء میں جرمن رائش میں Reichsmark کا سکّہ رائج کیا گیا۔ دوسری جنگ کے خاتمہ تک اس کی تقریباً تمام قیمت ضائع ہو چکی تھی۔ دس سال کے عرصہ میں صرف نوٹوں کی گردش ہی ۶۴۰ کروڑ رائش مارک سے بڑھ کر ۷،۲۵۰ کروڑ رائش مارک ہو گئی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۴۸ء میں Deutsche Mark (جرمن مارک) رائج کرنا پڑا۔ جو بچتیں رائش مارک کی شکل میں تھیں اُن کی قیمت میں ۹۳٫۵ فیصدی سے لیکر ۹۰ فیصدی تک کی کمی واقع ہو گئی۔ بین الاقوامی زر کے فنڈ نے ڈالر کے ساتھ شرح مبادلہ ۰٫۳۰ مقرر کی۔ ۱۹۴۹ء میں جب یورپ کے سکّوں کی قیمت گر گئی تو یہ شرح ۰٫۲۳۸ ہو گئی۔

یکم اگست ۱۹۵۷ء تک Bank deutscher Länder نوٹ جاری کیا کرتا تھا۔ یہ بیک وقت بُند کا بینک بھی تھا۔ بعد ازاں یہ کام وفاقی بینک Bundesbank نے اپنے ذمّہ لے لیا اور ریاستوں کے مرکزی بینکوں کی حیثیت اس بینک کی شاخوں کی ہو گئی ہے۔ جون ۱۹۶۰ء میں Bundesbank کا سرمایۂ محفوظ سونے اور سکّوں کی شکل میں تقریباً ۲،۸۰۷ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۶۷ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۲۳۶ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) تھا۔ اس میں سونا ۱،۰۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۷۶ کروڑ ڈالر یا ۹۷ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) کی مالیت کا تھا۔

وفاقی بینک کے علاوہ کئی دوسرے بینکی ادارے ہیں جو مخصوص فرائض انجام دے رہے ہیں مثلاً تعمیرِ نو کے لئے قرضہ دینے والا ادارہ (Kreditanstalt für Wiederaufbau) جس کی حیثیت E.C.A. سے رسد کے سلسلہ میں ایک زری مرکز کی سی ہے، باروں کی مساوی تقسیم کا بینک (جلاوطنوں اور جنگ سے نقصانات اٹھائے ہوئے لوگوں کے لئے)، جرمن منتقلی بینک، جرمن قریہ واری بینک، صنعتی قرضوں کا بینک، اور زرعی سالیانی

**دنیا کے سکّوں کی قوتِ خرید میں کمی (۱۹۴۹ء سے وسط ۱۹۵۶ء تک)**

| | فیصدی |
|---|---|
| ناروے | ۳۳٫۱ |
| فرانس (پیرس) | ۳۱٫۸ |
| برطانیہ | ۲۹٫۲ |
| سویڈن | ۲۸٫۳ |
| ڈنمارک | ۲۶٫۶ |
| اٹلی | ۲۲٫۳ |
| کینیڈا | ۱۵٫۷ |
| ہالینڈ | ۱۵٫۰ |
| امریکہ | ۱۳٫۲ |
| بلجیم | ۱۱٫۴ |
| سوئٹزرلینڈ | ۷٫۳ |
| وفاقی جمہوریہ | ۵٫۳ |



Marfat.com

## زر بصورتِ گردش اور بصورتِ جمع

دھات کے سکے: ۱، ۲، ۵، ۱۰ اور ۵۰ فینگ کے (ایک مارک میں ۱۰۰ فینگ ہوتے ہیں)
اس کے ساتھ ساتھ ۱، ۲ اور ۵ جرمن مارک کے سکے۔
بینک نوٹ: ۵، ۱۰، ۲۰، ۵۰ اور ۱۰۰ جرمن مارک کے۔
گردش ۱۹۵۹ء کے اختتام پر: ۲۰٫۳۰ کرور جرمن مارک (یا ۴۸۷ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۱۷۲ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ)
جس میں ۱۹٫۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۶۱ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم نوٹوں کی شکل میں تھی۔
وصولیٔ رقم مختلف شکلوں میں (۱۹۵۹ء کے اختتام پر: حامل رقعہ چیک، ڈاکخانہ کے چیک، ہنڈیاں وغیرہ)
۳۰٫۱۰ کروڑ ۲۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۷۲۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۲۵۵ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ)۔
نقد گردش میں اور جمع کی شکل میں ۱۹۵۹ء کے اختتام پر ۱۱٫۶۳۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲٫۷۹۱ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۹۸۸ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) سے زیادہ ½ اس میں سے ۴٫۴۹۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱٫۰۷۷ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۳۸۱ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم بچتوں کی شکل میں تھی۔ ۱۹۵۸ء کے اختتام پر ملک میں دولت کی مقدار بشکل زر ۷٫۷۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱٫۸۴۸ کروڑ ڈالر یا ۶۵۴ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ اس میں سے ۱۲٫۶۲۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳٫۰۰۴ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۱٫۰۷۳ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم طویل مدت کے لئے سرمایہ میں لگی ہوئی تھی۔
دولتِ زر میں اضافہ: جیسا کہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے یہ اضافہ صرف ۱۹۵۸ء کے مالی سال ہی میں ۱٫۹۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۶۶ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۱۶۶ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) تھا۔

✣ ✣ ✣

---

۱ سرکاری اداروں (یعنی بشمول مغربی برلن)، ریاستوں، تعلقوں، بلدیوں کی مساوی تقسیم اور قومی بیموں کی جمع زر جو ۱۹۵۰ء کے آخر میں ۴۲۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر یا ۳۵ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی، ۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء تک بڑھ کر ۱٫۲۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۰۴ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۱۰۸ کروڑ پاؤنڈ) ہو گئی۔

✣ ✣ ✣

کا دفتر۔ مدت تک جرمنی کے گزشتہ بینکی نظام کے ماہرین رائش کے تین بڑے بینکوں کی کمی محسوس کرتے رہے یعنی the *Deutsche Bank*, the *Dresdner Bank* اور the *Commerzbank* کی۔ یہ بینک ۱۹۴۵ء میں بند ہو گئے تھے لیکن کئی مختلف شکلیں اختیار کرنے کے بعد یہ دوبارہ قائم ہو گئے ہیں *Deutsche Mark* کو ملک میں اور ملک کے باہر اعتماد حاصل ہونے کی وجہ سے چند ہی سال کے عرصہ میں یہ سکّہ ساکھ دار ہو گیا ہے اور اسکی بین الاقوامی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔ جہاں بھی بین الاقوامی مالیات کا تعلق ہوتا ہے، جرمن مارک کی قیمت اس کی مقررہ قیمت کے تقریبًا برابر لگائی جاتی ہے۔ یورپی عہدنامۂ زر کے ملکوں میں اس کو سب سے ساکھ دار سکّہ ہونے کا دعویٰ ہے۔ ۱۹۴۹ء سے وسط ۱۹۵۶ء تک جرمن مارک کی قوتِ خرید میں صرف ۵٫۳ فیصدی کی کمی واقع ہوئی۔ ۱۹۵۷ء کے آغاز پر وفاقی حکومت نے جرمنی میں سونے کی کھلی تجارت کی اجازت دیدی تھی۔ یہ ۴۳ سال کے عرصہ میں پہلی مرتبہ کیا گیا تھا۔ اس کے باوجود ابھی تک کسی بڑے پیمانہ پر سرمایہ کی سونے میں تبدیلی کا واقعہ ظہور میں نہیں



Marfat.com

آیا ہے۔

خود وفاقی جمہوریہ میں پس انداز کی ہوئی رقموں پر لوگ اعتماد رکھتے ہیں ۳۰۔ اپریل ۱۹۶۰ء کو بچت کی ہوئی جمع رقموں کی کل مقدار ۴،۷۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱،۱۴۴ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۴۰۸ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ ستمبر ۵۷ء کے آخر میں شمار کیا گیا تو معلوم ہوا کہ آبادی کے ۴۲ فیصدی لوگ رقمیں پس انداز کرکے جمع کرتے تھے۔ لوئر سیکسنی میں ۱۹۵۷ء کے اختتام پر ہر ایک سیونگ بینک میں اوسطاً رقم فی کس ۶۵۰ جرمن مارک (یا ۱۵۵ ڈالر یا ۵۵ پاؤنڈ) ہوتی تھی حالانکہ ۱۹۵۵ء کے اختتام پر سیونگ بینک کے حسابوں کے صرف ۳۰ فیصدی سے بھی کم ایسے تھے جن میں ۳۰۰ جرمن مارک (یا ۷۱ ڈالر یا ۲۶ پاؤنڈ) سے زیادہ رقم تھی۔

*

وفاقی جمہوریہ میں سرمایہ کی کمی ہے۔ صرف وہی سرمائے ۶ فیصدی شرح سود سے کم پر حاصل ہوسکتے ہیں جو سرکاری اداروں کے خصوصی فنڈ سے مل سکتے ہوں مثلاً مکانات بنانے کے لئے یا کان کنی کی صنعت میں لگانے کے لئے۔ وفاقی بینک نے شرح کٹوتی کے بارے میں ایک لچک دار حکمتِ عملی اختیار کی ہوئی ہے۔ جون ۱۹۶۰ء میں اس کی شرح ۵ فیصدی تھی۔ ۱۹۵۷ء کے اختتام پر وہ رقم جو تعمیر نو کے منصوبوں کو پورا کرنے کے استعمال میں آ رہی تھی تقریباً ۱۳،۰۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳،۱۱۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۱،۱۱۲ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ یہ رقم صنعت، تجارت، زراعت، بنکوں اور بیمہ کمپنیوں میں لگی ہوئی تھی۔ عہد نامۂ قرضہ جات لندن کی رو سے ۱۹۵۷ء کے آغاز پر جرمن قرضہ کی کل مقدار تقریباً ۱،۲۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۹۷ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۱۰۶ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ اس میں وہ رقم بھی شامل کرنا ضروری ہے جو اسرائیلی عہد نامہ کی رُو سے اور انفرادی ادائیگیوں کی وجہ سے واجب الادا ہوتی ہے، یہ رقم ۷۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶۶ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۵۹ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔



Marfat.com

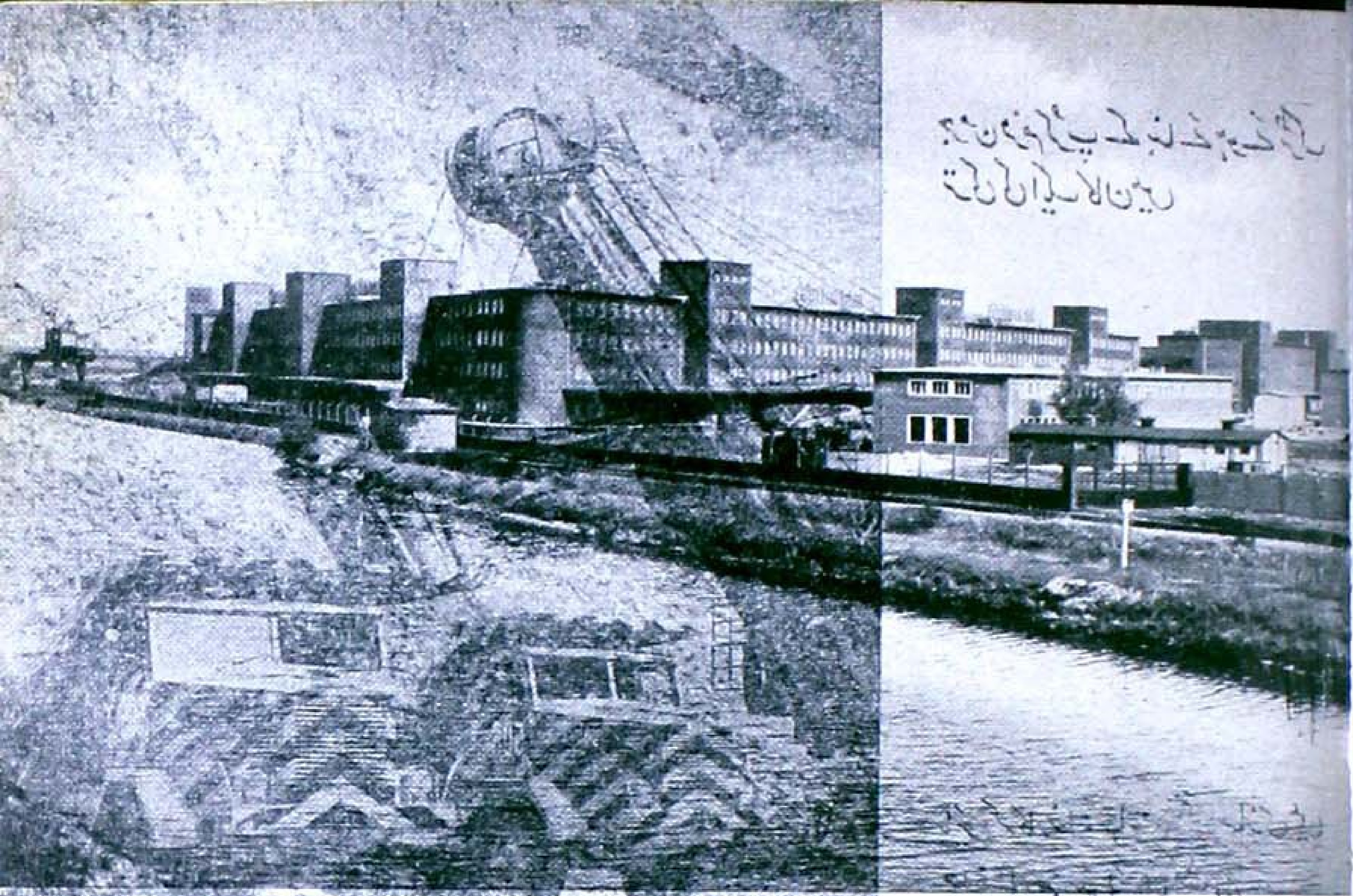

ہانوفر میں کانٹی نینٹل نامی ربڑ کا کارخانہ

ڈورٹمنڈ میں ویسٹ فالن کا ڈھلائی کا کارخانہ

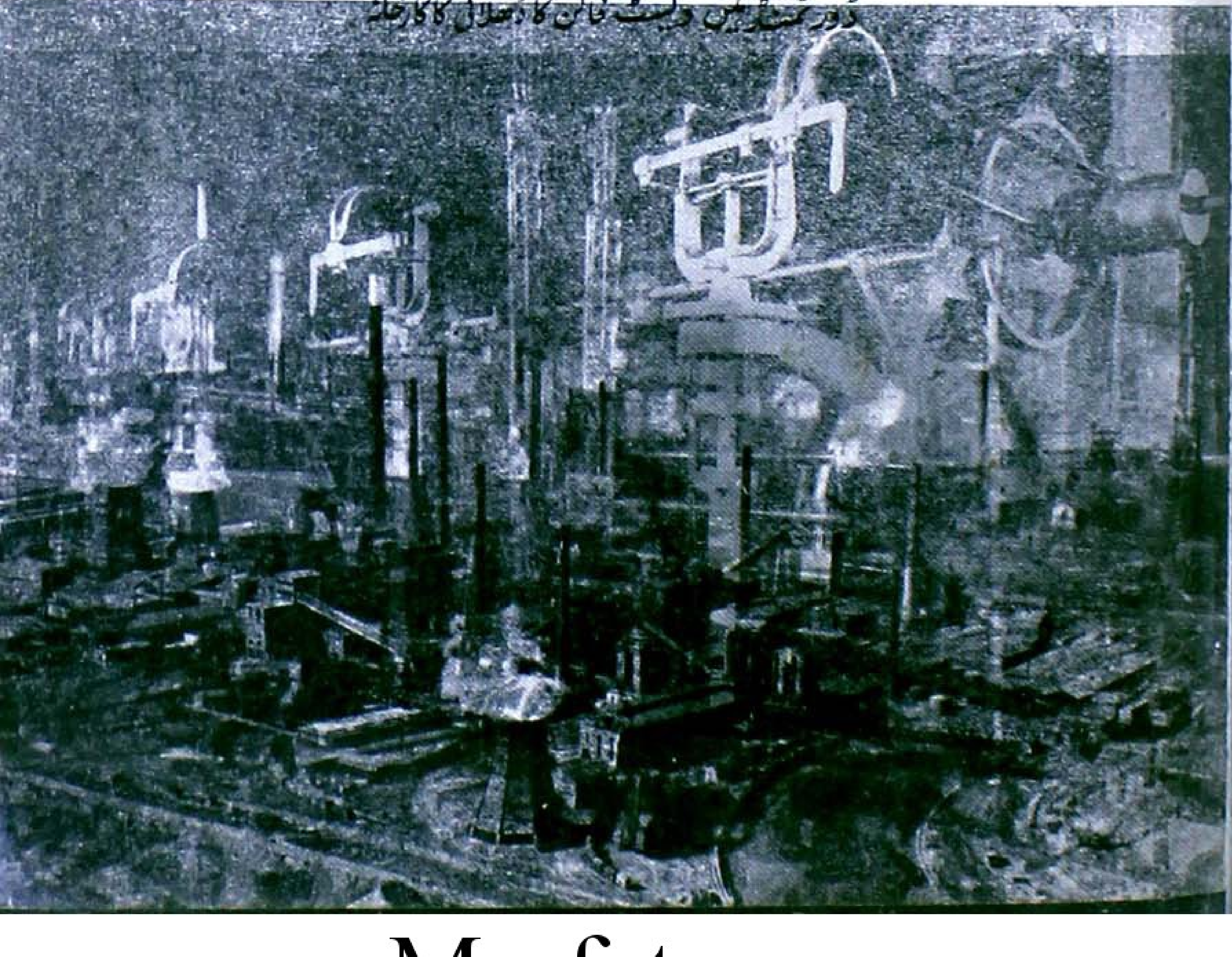

Marfat.com

جرمن فرم کرُپ کے بنائے ہوئے ٹرک
ترکی کی ایک کان میں

بائیر کے کارخانہ جات رنگ سازی میں
چینی کی بنی ہوئی باتلر مشین

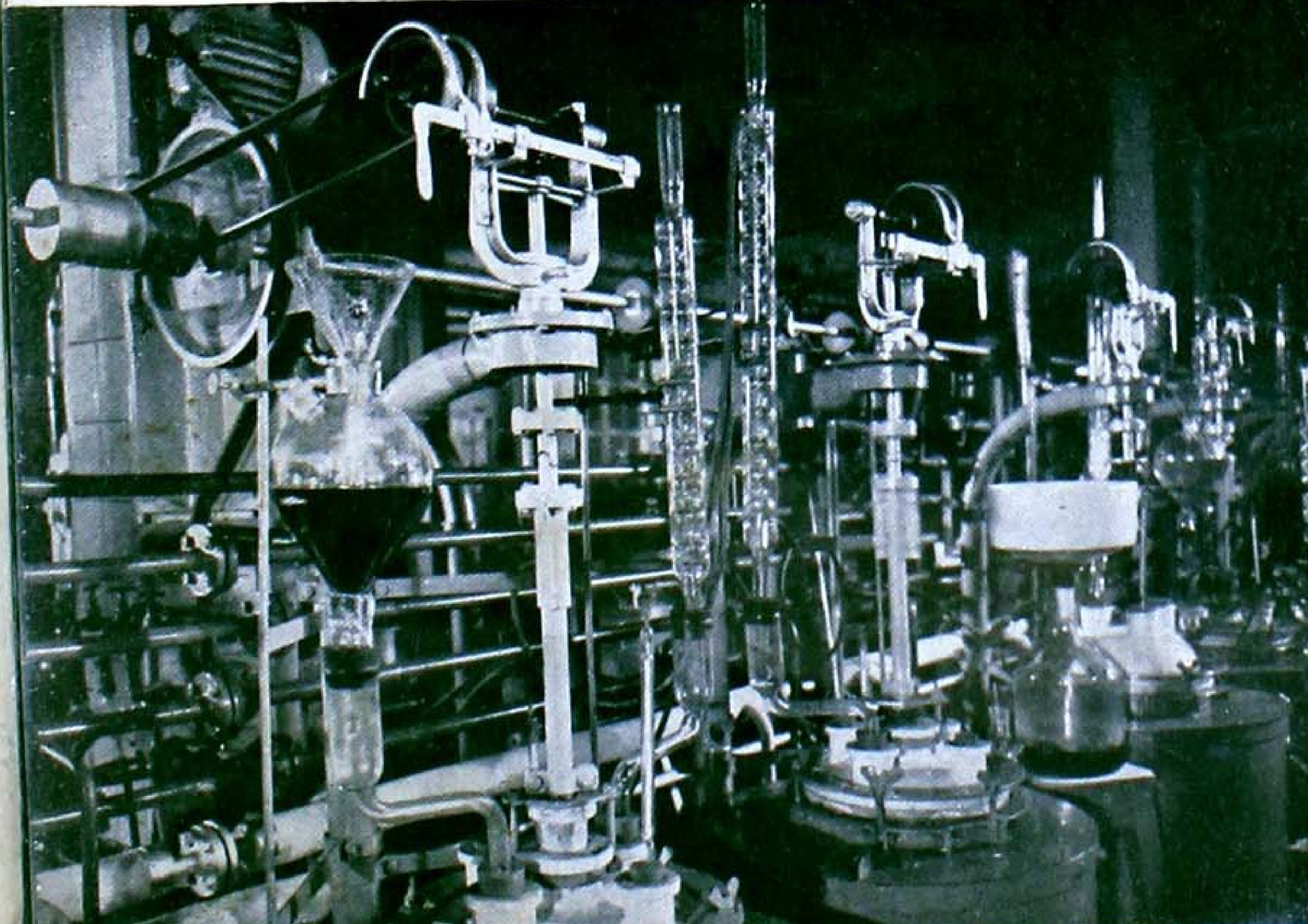

Marfat.com

اس کے علاوہ "سوئٹزرلینڈی ہنڈی بٹالی" کی رقم ہے جو ۱۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۳ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۳۸
۸ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) ہے۔ بیرونی قرضوں کی کل رقم میں بُنڈ کا حصہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء کو ۹۰۰ کروڑ جرمن مارک
(یا ۲۱۶ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۷۶ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) تھا۔

وفاقی جمہوریہ پر دوسرے ممالک کا قرضہ موجودہ حکومت کے طریقہ کار کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اسکا سبب بڑی حد تک رائش کا دَور اور جنگ کا لازمی نتیجہ ہے۔ وفاقی جمہوریہ بین الاقوامی اعتبار سے جرمن رائش کے ان حصّوں کی قانونی نمائندگی کرتی ہے جو فی الوقت وفاقی حکومت کے زیر تحت نہیں ہیں۔ وفاقی حکومت اس امر سے پیدا ہونیوالی ذمہ داریوں کو بھی قبول کرتی ہے اور ۱۹۹۴ء تک۔ رائش کے تمام قرضوں کو چکا دیگی۔ چنانچہ وفاقی جمہوریہ اشیائے برآمد کی دساور کو ترقی دینے کی ازلبس کوشش کر رہی ہے اسکی یہ کوشش صرف ذاتی مفاد ہی کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس میں بیرونی قرضخواہوں کا مفاد بھی مضمر ہے۔

جرمنی میں بیرونی املاک کی مالیت اس وقت تقریبًا ۹۰۰ کروڑ سے ۱۲۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۱۴٫۳ کروڑ سے ۲۸۵٫۷ کروڑ ڈالر یا ۷۶٫۵ کروڑ پاؤنڈ سے ۱۰۲ کروڑ پاؤنڈ) تک ہے۔ اس میں ۴۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۹۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۳۴ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم نجی سرمایہ کے طور پر لگی ہوئی ہے۔ جرمنوں کی نجی ملکیت کے اثاثوں کی مالیت جو دوسرے ممالک میں ہیں، خواہ وہ ضبط کر لئے گئے ہوں اور کسی طریقہ سے حاصل کر لئے گئے ہوں، تقریبًا ۱۰۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۳۸ کروڑ ۱۰ لاکھ

Marfat.com

امریکہ کی مشترک سرمایہ کی کمپنیوں (علاوہ بینکوں اور بیمہ کمپنیوں کے) کاروباری سرمایہ کی کل رقم ۱۹۵۷ء کے آغاز میں ۱۰,۸۲۰ کروڑ ڈالر (یا ۳,۸۶۴ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ ۱۹۵۶ء میں ان کمپنیوں نے ۲,۹۸۰ کروڑ ڈالر (یا ۱,۰۶۴ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم پیداوار کے نئے سامان نصب کرنے پر لگائی تھی۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ کاروبار کو وسعت دینے کی سرگرمیوں پر جو ۳,۰۵۱ کروڑ ڈالر (یا ۱,۲۵۳ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم لگائی گئی تھی۔ اس میں سے ۲,۴۵۰ کروڑ ڈالر (یا ۸۷۵ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم کاروباری اداروں نے اپنے ہی ذرائع سے حاصل کی تھی مثلاً سرمایۂ محفوظ سے یا غیر منقسم شدہ منافعوں سے۔

ڈالر یا ۸۵ کروڑ پاؤنڈ) ہے۔

وفاقی جمہوریہ میں اس وقت تقریباً ۱۳,۰۰۰ بینک، سیونگ بینک اور دوسرے ایسے ادارے کام کر رہے ہیں۔ برمین، ڈوسلڈورف، فرانکفورٹ مین، ہیمبرگ، ہانوفر، میونخ اور سٹوٹ گارٹ میں صرافے ہیں۔ ۱۹۵۷ء کے اختتام پر تمسکات کی کل مالیت ۲,۶۱۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۲۱ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۲۲۱ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ ۱۹۵۶ء میں تقریباً ۱۰۵ کروڑ ۸۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۹ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم حصائص پر منافعوں میں تقسیم ہوئی۔ مئی ۱۹۶۰ء صرافوں میں حصائص پر منافعوں کی اوسطاً شرح ۱۱.۳۷ تھی۔ مبادلہ کی شرحوں میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے خالص منافع کچھ کم ہو گیا ہے۔

Marfat.com

# قیمتیں

۳۹ دنیا کے تقریباً سب ہی ممالک میں موجودہ قیمتیں جنگ سے پہلے کے زمانہ کی نسبت اب کہیں زیادہ ہیں۔ وفاقی جمہوریہ میں، اگر ۱۹۳۸ء کو ۱۰۰ فرض کرلیا جائے تو مارچ ۱۹۶۰ء میں روزمرہ کی اشیاء کی قیمتوں کی اوسط ۱۹۲ تھی یعنی جنگ سے قبل کی قیمتوں سے ۹/۱۰ زیادہ۔ گزشتہ سات سال کے عرصہ میں اضافہ ۱۲ فیصدی ہوا ہے۔

قیمتوں میں اضافے یکساں نہیں ہوئے ہیں۔ ۱۹۵۰ء سے جو اضافے ہوئے ہیں، وہ روشنی، بجلی، سفر اور کھانے پینے کی چیزوں اور خدمات میں زیادہ ہوئے ہیں اور تعلیم، تفریح، مکانوں کے کرائے، صفائی اور گھریلو سامان کی قیمتوں میں کم۔ جہاں تک مشروبات، تمباکو اور پوشاک کا تعلق ہے ان میں سے چند چیزوں کی قیمتیں ۱۹۵۰ء کی نسبت کچھ کم ہی ہیں۔

تاہم ۱۹۵۵ء کے اواخر سے قیمتوں کا رجحان اضافہ کی طرف ہے۔ اسلحہ بندی اور روزگاروں کی بہتات کی وجہ سے اُجرتیں بڑھ ہی جاتی ہیں چنانچہ قیمتوں میں مزید اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ اقتصادی پالیسی سے متعلق جو اقدامات وفاقی حکومت اور وفاقی بینک نے لئے ہیں اُنکا مقصد یہی ہے کہ اُجرتوں سے قیمتیں اور اور قیمتوں سے اُجرتیں بڑھنے کا سلسلہ قائم نہ ہو جائے۔ چند شعبوں میں قیمتوں کے اضافہ کے باوجود

گزشتہ ۵۰ سال کے عرصہ میں رہن سہن کے اخراجات میں تقریباً ۳۰۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ مارک جو سونے کے مارک سے رائش مارک بنا اور پھر ڈوئچ مارک ہوا، اپنی دو تہائی قیمت کھو چکا ہے



Marfat.com

| | ۱۹۵۹ء کا مقابلہ: ۱۹۳۸ء (= ۱۰۰) | ۱۹۵۰ء (= ۱۰۰) |
|---|---|---|
| اشیائے خورد و نوش | ۲۰۷ | ۱۳۸ |
| مشروبات اور تمباکو | ۲۲۸ | ۸۵ |
| کرائے | ۱۲۹ | ۱۲۲ |
| بجلی، روشنی | ۱۹۴ | ۱۴۴ |
| گھریلو سامان | ۱۸۸ | ۱۱۲ |
| لباس | ۱۹۱ | ۱۰۵ |
| صفائی | ۱۸۴ | ۱۱۵ |
| تعلیم و تفریح | ۱۶۵ | ۱۲۳ |
| سواری کے کرائے | ۱۹۹ | ۱۳۶ |
| معیاری زندگی مجموعی طور پر | ۱۸۸ | ۱۲۱ |

¹ چار ملازمت پیشہ افراد پر مشتمل اوسط درجہ کے گھرانے کے معیار زندگی کا اشاریہ قیمت۔

وفاقی جمہوریہ میں ۱۹۵۰ء سے مجموعی طور پر اضافہ بیشتر یورپی اور غیر یورپی ممالک کی نسبت کم ہی ہوا ہے۔ قیمتوں میں اضافوں کی بڑی حد تک آمدنی میں اضافوں سے تلافی ہوتی رہی ہے۔ ایک معمولی قسم کے سوٹ کے لئے ایک جرمن صنعتی کاریگر کو ۱۹۳۸ء میں اپنی ۶۲٫۵ گھنٹوں کی اُجرت کے برابر قیمت دینی ہوتی تھی اور کوریا کے بحران کے دور میں (۱۹۵۱ء) ۸۳٫۵ گھنٹوں کے برابر ۱۹۵۶ء میں اسے ۶۰ گھنٹوں کی اُجرت سے زیادہ رقم نہیں دینی ہوتی تھی۔ کام پر پہن کر جانے کے جوتوں کے ایک جوڑے کیلئے ۱۹۳۸ء میں ۱۴٫۵ گھنٹوں کی اُجرت، ۱۹۵۱ء میں ۱۹ گھنٹوں اور ۱۹۵۶ء میں صرف ۱۱ گھنٹوں کی اُجرت کی قیمت درکار ہوتی تھی۔

**خوراک کی قیمتیں (۱۹۵۰ء کو ۱۰۰ فرض کیجئے) ۱۹۵۸ء میں:**

| | |
|---|---|
| ناروے | ۱۷۰ |
| برطانیہ | ۱۶۶ |
| سویڈن | ۱۶۲ |
| آسٹریا | ۱۶۱ |
| فرانس | ۱۵۵ |
| ہالینڈ | ۱۳۳ |
| وفاقی جمہوریہ | ۱۲۸ |
| اٹلی | ۱۲۷ |
| بلجیم | ۱۲۲ |
| امریکہ | ۱۱۷ |
| سوئٹزرلینڈ | ۱۱۰ |

امریکہ میں خوراک کی موجودہ قیمتیں ۱۹۳۹ء کی نسبت ڈھائی گنی ہیں اور کپڑے کی تقریباً دوگنی۔ اس لحاظ سے ۱۹۳۹ء کے مقابلہ میں ڈالر کی قیمت، جہاں تک خوراک کا تعلق ہے، صرف ۴۱ سینٹ (یا ۲ شلنگ ۱۱ پنس) رہ گئی ہے اور کپڑوں کے لئے ۴۹ سینٹ (یا ۳ شلنگ ۶ پنس)۔



Marfat.com

۳۹

## روزمرّہ کے اخراجات میں اضافہ

۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۹ء

| | فیصدی |
|---|---|
| سوئٹزرلینڈ | ۵٫۶ |
| آسٹریا | ۸٫۷ |
| وفاقی جمہوریہ | ۱۰٫۰ |
| امریکہ | ۱۰٫۰ |
| اٹلی | ۲۰٫۳ |
| سویڈن | ۲۰٫۸ |
| برطانیہ | ۲۳٫۵ |
| فرانس | ۲۷٫۵ |

| ایک گرہستی کے اخراجات | ۱۹۳۸ء (رائش مارک) | ۱۹۵۹ء (ڈوئچ مارک) |
|---|---|---|
| ایک کلوگرام گوشت | ۱٫۷۰ | ۵٫۱۲ |
| ایک کلوگرام سایچ | ۲٫۶۸ | ۵٫۹۳ |
| ایک کلوگرام گاجر | ۰٫۳۲ | ۰٫۷۴ |
| ایک کلوگرام آلو | ۰٫۰۹۲ | ۰٫۳۱ |
| ایک کلوگرام مکھن | ۳٫۱۹ | ۷٫۰۷ |

وفاقی جمہوریہ کی ۱ کروڑ ۱۰ لاکھ گرہستیاں روزانہ ۱۸ کروڑ جرمن مارک (یا ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۱ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم خرچ کرتی ہیں۔

آبادی کے فی کس حساب سے انفرادی ماہانہ آمدنی میں کافی اضافہ ہوگیا ہے۔ یہ آمدنی ۱۹۵۰ء میں ۲۱۲ جرمن مارک یا ۵۰ ڈالر یا ۱۸ پاؤنڈ تھی اور ۱۹۵۹ء میں بڑھ کر ۳۹۴ جرمن مارک (یا ۹۵ ڈالر یا ۳۳ پاؤنڈ) ہوگئی۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ جس عرصہ میں آمدنی میں اضافہ ۸۶ فیصدی ہوا اُس عرصہ میں گرانی صرف ۲۱ (فیصدی) بڑھی۔

Marfat.com

# سماجی زندگی

## سماجی نظام

۴۰ جرمنی کے سماجی نظام میں، انیسویں صدی کے صنعتی انقلاب آنے پر تیزی کے ساتھ تبدیلیاں ہونی شروع ہوئیں۔ آزاد پیشہ افراد کی تعداد رفتہ رفتہ کم ہوتی گئی اور دوسری طرف سرکاری نوکروں، دفتری ملازموں اور سب سے زیادہ مزدوروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ ۱۸۸۲ء سے ۱۹۳۹ء تک کے دوران میں علاقہ رائش میں آزاد پیشہ لوگوں کا کل آبادی سے تناسب ۳۶٫۹ فیصدی سے گر کر ۱۳٫۸ فیصدی رہ گیا۔ ۱۹۵۰ء میں وفاقی علاقہ میں یہ تناسب ۱۴٫۵ فیصدی تھا (۱۹۵۸ء میں: ۱۰٫۹ فیصدی)۔ زراعت، جو ۷۰ سال پہلے کان کنی اور دستکاری کی طرح ایک اہم ذریعہ ملازمت تھی، ۱۹۳۹ء میں رائش کے کل علاقہ میں برسر روزگار لوگوں کے صرف ۲۵ فیصدی کو ملازمت مہیا کر سکتی تھی اور ۱۹۵۰ء میں صرف ۲۳٫۲ فیصدی کو۔ ۱۸۸۲ء میں یہ تناسب ۴۲٫۲ فیصدی تھا۔ ۱۸۸۲ء میں آبادی کا ۴۰ فیصدی حصہ زراعت پیشہ تھا۔ ۱۹۳۹ء میں یہ صرف ۱۷٫۷ فیصدی آبادی کا ذریعۂ معاش رہ گیا اور ۱۹۵۸ء میں یہ وفاقی علاقہ میں صرف ۱۱٫۴ فیصدی کا۔ دوسری طرف تجارت، مالیات، بیمہ اور نقل و حمل کا کام کرنے والوں کا تناسب مع ان کے خاندان کے ۱۸۸۲ء کے ۹٫۶ فیصدی سے بڑھ کر ۱۹۳۹ء میں ۱۵٫۶ فیصدی ہو گیا۔ (۱۹۵۰ء میں وفاقی علاقہ میں یہ ۱۴٫۲ فیصدی تھا) اور خدمات عامہ کا ۸٫۰ فیصدی سے ترقی کر کے ۱۳٫۶ فیصدی ہو گیا (وفاقی علاقہ میں ۱۹۵۰ء میں یہ ۱۳٫۵ فیصدی تھا) صنعت، دستکاری اور تعمیرات میں مصروف لوگوں کا کل آبادی سے تناسب جو ۱۸۸۲ء میں ۳۷ فیصدی تھا، ۱۹۳۹ء میں ۴۰ فیصدی سے زیادہ ہو گیا (۱۹۵۰ء میں وفاقی علاقہ میں بھی یہ تقریباً ۴۰ فیصدی تھا) سرکاری ملازمین (مع ان کے خاندانوں کے) کا تناسب ۱۸۸۲ء سے ۱۹۳۹ء تک کے ۵۷ سالوں کے عرصہ میں ۶٫۸ فیصدی سے بڑھ کر ۱۹٫۲ فیصدی ہو گیا۔ ۱۹۵۰ء میں یہ تناسب وفاقی علاقہ میں ۱۷٫۸ فیصدی تھا۔



Marfat.com

۱۸۷۱ء میں رائش کے علاقہ کی کل آبادی کا ۶۴ فیصدی حصہ دیہاتی علاقوں میں تھا۔ اسکے ۴۰
برخلاف ۱۹۵۹ء میں وفاقی علاقہ کی کل آبادی کا ۷۶ فیصدی حصہ شہروں[1] میں رہتا تھا۔ دیہاتی آبادی کے شہروں میں منتقل ہوجانے سے آسودگی میں فرق آجاتا ہے اور ایک حد تک پابندیاں بھی بڑھ جاتی ہیں حالانکہ دوسری طرف اس سے محنت کی تقسیم کی وجہ سے تمام افراد کے معیار زندگی میں اضافہ ہونے میں مدد ملتی ہے۔

آبادی کی اس از سرِ نو تقسیم کے ساتھ ساتھ، جو ایک طرح سے قدرتی طور پر ہو رہی تھی، تیس سال کے عرصہ کے اندر دو عالمی جنگیں بھی ہوگئیں۔ دونوں طرح ملک دیوالیہ کے خطرے سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک میں حقِ ملکیت کے قانون میں بنیادی تبدیلی ناگزیر ہوگئی۔ لہٰذا کافی عرصہ تک معیارِ زندگی کو مصنوعی ذرائع کی مدد سے پست رکھنا پڑا۔ وفاقی جمہوریہ میں معیارِ زندگی صرف اب ہی مغربی یورپ کے دوسرے بڑے ممالک کے برابر ہونا شروع ہوا ہے۔ کل قومی پیداوار جو ۱۹۵۰ء میں صرف ۹۷٫۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۳۱٫۰ کروڑ ڈالر یا ۸۲۵ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔ ۱۹۵۹ء تک بڑھ کر ۲۴۲٫۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۷۶٫۵ کروڑ ڈالر یا ۲۰۷٫۰۳ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوگئی اس کے یہ معنی ہوئے کہ موجودہ قیمتوں کے حساب سے فی کس رقم ۲۰۷۰٫۲ جرمن مارک (یا ۴۹۳ ڈالر یا ۱۷۶ پاؤنڈ) سے بڑھ کر ۴۳۷۰٫۲ جرمن مارک (۱۰۴۵ ڈالر یا ۳۷۰ پاؤنڈ) ہوگئی یا ۱۹۵۴ء کی قوتِ خرید کے حساب سے یہ رقم ۲۱۴۱٫۲ جرمن مارک (یا ۵۰۷ ڈالر یا ۱۸۰٫۵ پاؤنڈ) سے بڑھ کر ۴۱۲۸٫۲ جرمن مارک (یا ۹۹۱ ڈالر یا ۳۵۱ پاؤنڈ) ہوگئی۔

*

پہلی عالمی جنگ کے اختتام پر سرکاری ملازمین، جن میں ریلوے اور ڈاک کے ملازمین، استاد اور مجسٹریٹ شامل تھے، اور جو کسی وقت سوسائٹی کے اعلیٰ رکن گنے جاتے تھے، حکومت کے ساتھ اپنی روایتی وفاداری کے بل پر کافی عرصہ تک اپنا تحفظ کرنے میں کامیاب رہے۔ لیکن اب سیاسی نظام میں تیزی کے ساتھ تبدیلی ہو چکی تھی اور ان کی وفاداری اب ان کے لئے ذریعۂ ملامت بن کر رہ گئی۔ زندگی کے صحیح معیار اور اطمینان و سکون کی ضمانت ختم ہوجانے کی وجہ سے چاروں طرف سماجی زوال ظہور میں آنے لگا۔

دفتری ملازمین کا طبقہ ۱۹۲۰ء کے بعد ایک "نیا درمیانی طبقہ" گنا جانے لگا تھا۔ اِس وقت اس

[1] یہاں شہر سے مراد ۲٫۰۰۰ سے زیادہ آبادی کا علاقہ ہے۔



Marfat.com

۴۰ طبقہ کو جرمن سوسائٹی کے ایک روایتی طبقہ کی حیثیت نہیں ہے بلکہ اس کو صرف ملازم پیشہ لوگوں کے ایک مرکزہ طبقہ کی حیثیت حاصل ہے۔ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ چالیس لاکھ کے لگ بھگ دفتری ملازمین میں سب ہی قسم کے سیاسی، سماجی اور اقتصادی خیالات کے حامل لوگ شامل ہیں۔ تمام دفتری ملازمین میں جو چیز مشترک ہے وہ ان کی دست نگری ہے۔ سماجی امتیاز اب ملکیت کے حساب سے نہیں بلکہ ملازمت کی نوعیت اور تنخواہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ معیار زندگی اور شہرت کا حصول اب کام کرنے کی صلاحیت اور آسامی کی نوعیت پر ہی مبنی ہے۔

اس "ملازم پیشہ" طبقہ کی تعداد (جس میں افسران، کلرک اور مزدور شامل ہیں) آبادی کا ۸۰ فیصدی ہے۔ دفتری ملازمین اور اعلیٰ معیار زندگی والے مزدوروں میں امتیاز محض برائے نام ہے۔ مزدوروں اور دفتری ملازموں میں اگر کوئی فرق ہے تو صرف اس وجہ سے کہ مزدوروں میں ہم آہنگی نہیں ہے۔ جہاں تک اقتصادی اور سماجی پالیسی کا تعلق ہے اس کا مقصد یہی ہے کہ تمام لوگوں کی ضروریات زندگی پوری ہوسکیں۔ ۱۹۵۹ء میں کل رقم جو بطور تنخواہوں کے تقسیم کی گئی وہ ۱۰۳۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۴۸۱ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۸۷۸ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی صرف یہی اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ اس طبقہ نے جس کی بقا مزدوری پر منحصر ہے، ملک کی اقتصادی زندگی میں کتنی اہمیت حاصل کی ہوئی ہے۔ اس رقم مذکورہ کے مقابلہ میں ان لوگوں کی آمدنی جنہوں نے خود اپنے کاروبار کھولے ہوئے تھے صرف ۵،۵۶۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۳۳۵ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۴۷۳ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔

*

دفتری ملازمین کے ایک طبقہ نے سوسائٹی میں ایک باعزت جگہ حاصل کی ہوئی ہے۔ وہ طبقہ منیجروں کا ہے۔ یہ عہدہ دار اعلیٰ تنخواہیں پاتے ہیں اور اقتصادی لحاظ سے ان کا رتبہ اچھا ہوتا ہے۔ اس طبقہ کے لوگ صنعتی میدان میں راہ نمائی کرتے ہیں۔

لوگوں کے ذہن میں اس احساس نے، جو خود بخود پیدا ہوگیا ہے کہ کسی شخص کی جائداد سے ہی اس کی سماجی اہمیت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، ایک نئے طرز زندگی کی بنیاد ڈالی۔ بچت کی رقم کے علاوہ لوگ کھانے پینے، کپڑوں، موٹر کاروں اور ہر قسم کے گھریلو سامان کی مد میں ہر سال زیادہ سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں۔

*



Marfat.com

۱۹۵۰ء سے کاروباری رقم کے اعداد وشمار میں کافی مقدار ایسے سامان کی شامل ہے جو اس سے پہلے دستیاب نہیں ہوتا تھا بہرصورت یہ بلا خوفِ تردید کہا جاسکتا ہے کہ اب سماجی زندگی میں طرزِ زندگی کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔

*

اس طرح چار افراد پر مشتمل ایک ملازم کے گھرانے کے اخراجات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۹ء تک کے عرصہ میں اخراجات میں اضافہ (۲۸۵ جرمن مارک یا ۶۸ ڈالر یا ۲۴ پاؤنڈ سے ۵۸۴ جرمن مارک یا ۱۴۰ ڈالر یا ۵۰ پاؤنڈ) اتنا قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے نہیں ہوا ہے جتنا چیزوں کی مانگ کی وجہ سے ہوا ہے۔

اعداد وشمار کے اعتبار سے ایسے گھرانے کی ماہوار آمدنی ۱۹۵۹ء میں اوسطاً ۶۳۰٫۸۰ جرمن مارک (یا ۱۵۱٫۳۹ ڈالر یا ۵۳ پاؤنڈ ۱۲ شلنگ ۴ پنس) ہوتی تھی اور اخراجات ۵۸۳٫۵۳ جرمن مارک (یا ۱۴۰٫۰۵ ڈالر یا ۴۹ پاؤنڈ ۱۲ شلنگ) ہوتے تھے۔ اس میں کھانے پینے صرف ۲۲۸٫۱۲ جرمن مارک (یا ۵۴٫۷۹ ڈالر یا ۱۹ پاؤنڈ ۸ شلنگ ۱ پنس) کا خرچ شامل ہے۔

"آزاد پیشہ" لوگ درمیانہ درجہ کی حیثیت کے لوگوں کی طرح آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں اور اس طبقہ کے کچھ افراد مثلاً ڈاکٹر، وکلاء وغیرہ نے ماقبل جنگ معیار زندگی حاصل کرلیا ہے۔

ایک اوسط درجہ کے صنعتی مزدور کو اپنی روزمرہ کی خانگی ضروریات کے حصول کے لئے

| | | |
|---|---|---|
| ۱۹۳۸ء میں | ــــ | ۸ گھنٹے ۲۳ منٹ |
| ۱۹۵۰ء میں | ــــ | ۸ گھنٹے ۶ منٹ |
| ۱۹۵۶ء میں | ــــ | ۵ گھنٹے ۵۶ منٹ |

کام کرنا پڑتا تھا۔

اس طرح ۱۹۵۶ء کے اختتام پر قوت خرید میں، کام کے وقت کے حساب سے، ۱۹۳۸ء کے مقابلہ میں ۴۵ فیصدی اور ۱۹۵۰ء کے مقابلہ میں ۳۷ فیصدی کا اضافہ ہوا۔

*

وسط ۱۹۵۶ء میں تنخواہوں کی شرح وسط ۱۹۵۰ء کے مقابلہ میں مندرجہ ذیل مختلف ملکوں میں بڑھ کر ۱۰۰ سے یہ ہوگئی:

| | | |
|---|---|---|
| وفاقی جمہوریہ | ... ... | ۱۳۲ |
| فرانس | ... ... ... | ۱۳۰ |
| سویڈن | ... ... ... | ۱۲۵ |
| امریکہ | ... ... ... | ۱۱۸ |
| ہالینڈ | ... ... ... | ۱۰۹ |
| برطانیہ | ... ... ... | ۱۰۷ |
| بلجیم | ... ... ... | ۱۰۶ |
| اٹلی | ... ... ... | ۱۰۴ |

جرمن صنعتی انسٹی ٹیوٹ کے جمع کردہ اعداد وشمار کے مطابق تنخواہوں میں اضافہ پیداوار کے اضافہ سے نسبتاً زیادہ ہوا ہے۔ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۷ء کے آغاز تک تنخواہوں میں ۶۲٫۴ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ حالانکہ اسی عرصہ میں پیداوار میں اضافہ صرف ۵۷٫۷ فیصدی ہوا۔



Marfat.com

۴۰ مزدور طبقہ نے بھی اپنی جگہ اپنے معیار زندگی اور اپنی سماجی حالت کو بہتر بنا لیا ہے۔ ان کے تقریباً ایک تہائی اپنے مکان ہوتے ہیں۔ ۱۹۰۰ء تک کی بات ہے کہ ایک اعلےٰ عہدہ کا افسر ایک غیر تربیت یافتہ مزدور سے دس گُنا زیادہ کماتا تھا۔ اب وہ صرف تین گُنا ہی زیادہ کماتا ہے۔ آج ایک تربیت یافتہ مزدور کی کمائی ایک ایسے شخص کی کمائی سے کہیں زیادہ ہے جس نے تیرہ سال تک تو اسکول میں پڑھا ہو اور چار سال یونیورسٹی کی تعلیم میں بھی صَرف کیے ہوں۔

یہاں یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ مزدوروں میں، جیسا کہ نچلے متوسط طبقہ میں بھی کہنا صحیح ہوگا، ایک خاندان کی آمدنی ایک سے زیادہ ذرائع سے حاصل ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے ایسے خاندان کا سماجی نظریہ اس خاندان کی نسبت زیادہ وسیع ہوتا ہے جس میں صرف ایک ہی کمانے والا ہو۔ ۱۹۵۰ء میں تمام انفرادی آمدنیوں کی ۸۰ فیصدی آمدنیاں صرف ۴۰۰ جرمن مارک (یا ۹۵ ڈالر یا ۳۴ پاؤنڈ) ماہوار ہونے سے ہم اس وقت کے معیار زندگی کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ اسکے لئے ہمیں اس وقت کی اجرتوں میں اور رقمیں جمع کرنی چاہئیں جو مزدور لوگ جانوروں کو پالنے، باغبانی، چھوٹے موٹے کام کاج یا پنشن جیسے ذرائع کی مدد سے پیدا کرلئے کرتے تھے۔

دیہاتی آبادی میں از سرِ نو سماجی گروہ بندی کے اثرات غیر نمایاں رہے۔ متوسط یا زیریں طبقہ میں زمین کا پٹہ اتنا مختصر ہے کہ اس میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ اس کی مزید تقسیم ہو سکے۔ تاکہ نئے آباد کار بسائے جا سکیں۔ نتیجہ کے طور پر کچھ مغربی جرمن ریاستوں میں جو زرعی اصلاحات کی گئیں ان سے دیہاتی زندگی کی سماجی ترکیب میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

۱۹۵۹ء میں اس سے پچھلے سال کی نسبت صنعت[1] میں ۴.۲ فیصدی زیادہ لوگ لگے ہوئے تھے، کل اُجرتیں ۴.۶ فیصدی زیادہ رہیں، اور کل تنخواہوں میں ۹.۳ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ دوسری طرف کام کے گھنٹوں کی تعداد میں ۱.۲ فیصدی کی کمی ہوئی۔

گزشتہ چند سالوں کے دوران میں اُجرتوں کی شرح میں جو خوشگوار ترقی ہوئی ہے اس سے صنعتوں میں کام کرنیوالے مرد مزدوروں کی کل اوسط اُجرت پہلی دفعہ نومبر ۱۹۵۵ء میں ۱۰۰ جرمن مارک (یا ۲۳.۸۰ ڈالر یا ۸ پاؤنڈ ۱۰ شلنگ ۱ پنس) فی ہفتہ سے تجاوز کر گئی۔ یہ اوسط ۱۹۵۹ء میں ۱۲۲ جرمن مارک (یا ۲۹.۲۸ ڈالر یا ۱۰ پاؤنڈ ۷ شلنگ ۴ پنس) تک پہونچ گئی تھی۔ اسکے یہ معنی ہوئے کہ وفاقی جمہوریہ میں ایک مزدور کو اوسطاً ۴۵۰ جرمن مارک (یا ۱۰۷ ڈالر یا ۳۸ پاؤنڈ)

[1] وفاقی علاقہ میں، ایسے کاروبار جن میں دس یا دس سے زیادہ لوگ ملازم تھے۔



Marfat.com

سے زیادہ ماہوار اُجرت ملتی ہے۔

ملک کی عام اقتصادی خوش حالی پیشِ نظر ان لوگوں کی حالت جنہیں سماجی بیمہ کی اسکیم کے تحت پنشن یا سرکاری امداد ملتی تھی، ناقابلِ اطمینان رہی۔ لہٰذا ۱۹۵۷ء کے موسم بہار میں پنشن کے قاعدوں میں جامع اصلاحات کی گئیں۔ ان اصلاحات کا مقصد یہ تھا کہ معذور لوگ عام معیارِ زندگی کی تبدیلیوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکیں اور زیادہ پیداوار کے اثرات سے زیادہ فوائد حاصل کر سکیں۔ یہ مقصد پنشنوں کو پیداوار کی سطح کی مطابقت پر لاتے رہنے سے پُورا ہو سکتا ہے۔

وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن میں کچھ تحقیقات کی گئیں جن سے یہ معلوم ہوا کہ ستمبر ۱۹۵۳ء میں ایسے لوگوں کی تعداد جنہیں ضعیفی کی پنشنیں یا سرکاری امدادی رقوم ملتی تھیں ——— ۳۰،۰۰۰،۰۰۰ تھی۔ ان میں سے ۳۴۲،۰۰۰ دو یا دو سے زیادہ پنشنیں پاتے تھے۔ لیکن اگر پنشن صرف ایک ہی مل رہی ہو تب بھی اس سے کسی شخص کی مالی حالت کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اکثر لوگوں کی پنشن باقاعدہ آمدنی کے علاوہ ہوتی ہے۔ یہ خاص طور پر ان لوگوں پر صادق آتا ہے جنہیں جنگ کی وجہ سے جسمانی نقصانات پہونچنے پر پنشن مل رہی ہو۔

*

نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک سے آئے ہوئے مہاجرین اور تارکان وطن اب ایک الگ سماجی گروہ کی حیثیت نہیں رکھتے کیونکہ ان کا آبادی میں جذب کئے جانے کا عمل اب تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ گو کہ اس بات سے انکار نہیں کہ بہت سے مہاجرین کو سماج میں پہلے جیسا درجہ ابھی تک حاصل نہیں ہو سکا ہے۔

ملک میں دوست قوموں کی فوجوں اور ان کے دفاتر کے عملہ کی موجودگی نے سماجی زندگی پر کوئی دُور رس اثر نہیں ڈالا ہے گو کہ آپس میں شادیاں کافی ہوئی ہیں۔ دوسری طرف برلن کی مغرب سے علیحدگی کے اثرات بہت گہرے ہوئے ہیں۔ پہلے کے بااثر طبقے جنہیں سفارتی حلقوں کا قرب حاصل تھا اور جو سماجی زندگی میں اور سیاسیات میں پیش رہتے تھے، اب منتخب طبقے نہیں رہے۔ بون جو ایک یونیورسٹی کا خوشنما شہر ہے اور سرکاری عہدہ داروں کا منظورِ نظر ہے، باوجود انتہائی کوششوں کے برلن کا نعم البدل ثابت نہیں ہو سکا ہے۔ ریاستوں کے دارالخلافوں کی



Marfat.com

۴۰ سیاسی اہمیت بھی وہ نہیں رہی ہے۔ ہیمبرگ اور بریمن ہرچند ماقبل جنگ حالات پھر تازہ کرنے میں کامیاب ہوگئے ہوں مگر وہاں بھی قدیم روایات کے پرستاروں کے بیچ میں کچھ نئے نئے کاروباروں نے اہم جگہیں سنبھال لی ہیں۔ اس سب کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ان "اعلیٰ طبقہ" کے لوگوں کے ہاتھوں سے اب ان کی پرانی قیادت نکل گئی ہے۔ جو اپنی معاشرتی زندگی کے استحکام، اپنے مروجہ اخلاق اور اپنی چال ڈھال کے بارے میں بہت محتاط رہا کرتے تھے۔ یعنی وہ لوگ جو مہذب طبقہ سے تعلق رکھتے تھے یا عہدہ دار تھے جن پر حکومت کو اعتماد ہوا کرتا تھا۔

دو عالمی جنگوں کا اتنا فائدہ ضرور ہوا ہے کہ جرمن لوگ یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ نسل انسانی پر اتنے مصائب ٹوٹنے کے بعد یہ ضروری ہے کہ اقوام آپس میں ہم آہنگی پیدا کریں۔ اس احساس کا پیدا ہونا سماجی زندگی کی ازسرنو تنظیم کے عمل کو بغیر کسی حادثات کے جاری رہنے کی ضمانت ثابت ہونا چاہیئے۔

Marfat.com

## اہم تجارتی انجمنیں

۴۱ سماجی پالیسی کے نقطۂ نظر سے وفاقی جمہوریہ میں آجروں کا سب سے اہم نمائندہ ادارہ (Bundesvereinigung der deutschen Arbeitgeberverbände - BDA) یعنی "جرمن آجروں کی انجمن کا وفاقی ادارہ" ہے۔ اس ادارہ کے ممبران متعلقہ مزدوروں کی انجمنوں سے اُجرتوں کی شرح طے کرنے کے لئے گفت و شنید کرتے ہیں۔ یہ ادارہ اپنے ممبروں کے ایسے مفاد پر نگاہ رکھتا ہو جس کا تعلق ایک سے زیادہ ریاست سے ہو یا ایک سے زیادہ صنعت سے متعلق ہو اور اہم بھی ہو۔ اس کے کل ۴۹ ممبر ادارے ہیں جن میں ۱۶ / ۷ آجروں کی انجمنیں بھی شامل ہیں۔ اس کے صدر ڈاکٹر ہانس کانسٹانٹین پاؤسن ہیں۔

صنعت و تجارت کے ایوان آجروں کی صنعتی خود تنظیمی کا فرض انجام دیتے ہیں۔ ان کی تمام شاخوں میں ضلعوں کے کاروباری حلقوں کی نمائندگی ہوتی ہے، سوائے ان لوگوں کے جو خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں، اور یہ ایوان کاروباریوں کے مفادات کا خیال رکھتے ہیں۔ وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن میں ایسے ایوانوں کی تعداد ۸۱ ہے۔ ریاستی سطح پر یہ گروہوں کی شکل میں ایک دوسرے سے میل جول قائم کئے ہوئے ہیں اور وفاقی سطح پر "جرمن صنعتی اور تجارتی نمائندہ مجلس" (Deutscher Industrie- und Handelstag - DIHT) کی حیثیت سے۔ اس نمائندہ مجلس کے فرائض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ان ۲۶ جرمن اور بین الاقوامی ایوانہائے تجارت کی نگرانی کرے جو بیرونی ممالک کیساتھ تجارت کو فروغ دینے کے لئے قائم کئے گئے ہیں (Auslandshandelskammern)۔ ان ایوانوں کی حیثیت آزاد انجمنوں کی سی ہے اور ان کے ماتحت وفاقی جمہوریہ اور دوسرے ممالک کے کاروباری حلقے آپس میں رابطہ قائم رکھتے ہیں۔

صنعتی آجروں کے صنعتی مفاد کی نمائندگی "جرمن صنعت کی وفاقی انجمن" (Bundes-verband der deutschen Industrie e. V. - BDI) کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس انجمن میں ایسے بڑے بڑے صنعتی اداروں کی نمائندگی ہے جن کی تقریباً ۵۰ شاخیں ہیں اور جن سے ۹۰,۰۰۰ سے زیادہ آجر متعلق ہیں۔ اس انجمن کی کمیٹیوں میں تجارتی پالیسی کے ہر اہم پہلو پر غور کیا جاتا ہے۔

"جرمن تھوک اور خارجی تجارت کی عام انجمن" (Gesamtverband des Gross- und Aussenhandels e. V.) تھوک بیوپاریوں اور دوسرے ممالک سے تجارت



Marfat.com

جن آجروں کے گروہوں کا ذکر اس باب میں آیا ہے ان سب کو یکجا کر کے "جرمن تجارتی کاروبار کی کلی کمیٹی" (Gemeinschaftsausschuss der Deutschen gewerblichen Wirtschaft) قیام میں آئی۔ اس کمیٹی میں مندرجہ ذیل انکے علاوہ بھی شامل ہیں:-

جرمن تجارتی نمائندوں اور تجارتی دلالوں کی یونین کی مرکزی انجمن۔
سڑکوں اور ذرائع آمد و رفت سے متعلق کاروباروں کی مرکزی انجمن۔
جرمن مالکان جہاز کی انجمن
جرمنی کی اندرونی جہازرانی کی مرکزی کمیٹی
مالکان ہوٹل اور ریسٹوران کی جرمن انجمن
مالکان نجی بینک کی وفاقی یونین
بیمہ کے دلالوں کی جرمن انجمن

کرنیوالوں کے عام اقتصادی مفاد کی نمائندگی کرتی ہے۔ خوردہ فروشوں نے علاقائی سطح پر مل کر "جرمن خوردہ تجارتیوں کی اعلیٰ انجمن" (Hauptgemeinschaft des deutschen Einzelhandels) بنائی ہوئی ہے۔ خوردہ تجارت کرنیوالوں کے مفاد کی نگرانی کرنے کے علاوہ اس انجمن کا ایک خاص فرض یہ بھی ہے کہ خوردہ کاروباروں میں اصلاحات اور عقلی اُصول پر تنظیم پیدا کرے۔ وفاقی علاقہ اور مغربی برلن کے دستکاریوں میں لگے ہوئے کاریگروں نے "جرمن دستکاریوں کی مرکزی انجمن" (Zentralverband des deutschen Handwerks) قائم کی ہوئی ہے جس کا صدر مقام بون ہے۔ اس کے ممبروں میں دستکاریوں کے ایوان ہیں جو علاقائی سطح پر تمام دستکاریوں کی نمائندگی کرتے ہیں، اور مختلف شاخوں کی مرکزی انجمنیں ہیں۔ اس طرح تمام ایوان اور مخصوص انجمنوں کے لئے یہ ادارہ چوٹی کے ادارہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

دستکاریوں کی تقریباً ۱۲۰ قسمیں ۵ خصوصی اداروں میں تقسیم کی ہوئی ہیں۔ زمانہ دراز سے سب سے چھوٹی مخصوص اکائی "ہم پیشہ لوگوں کی برادری" چلی آ رہی ہے۔ دستکاری کی ہر شاخ کے لئے ایک ایسی برادری ہر تحصیل میں قائم ہے۔ دستکاریوں میں سائنسی مطالعات اور تحقیقات کیلئے میونخ میں "جرمن دستکاریوں کی درسگاہ" ہے۔ میونخ میں ہی جرمن دستکاریوں کا میلہ ہر موسم بہار میں منعقد ہوتا ہے۔

انجمنوں کے پتے (کچھ اور پتے صفحہ ۱۶۹ پر دیکھئے):-

Bundesvereinigung der deutschen Arbeitgeberverbände, Köln, Hansaring 40–46;
Bundesverband der Deutschen Industrie e.V., Köln, Habsburger Ring 2–12;
Deutscher Industrie- und Handelstag, Bonn, Markt 26–32;
Gesamtverband des deutschen Groß- und Außenhandels, Bonn, Kaiser-Friedrich-Straße 13;
Hauptgemeinschaft des deutschen Einzelhandels e.V., Köln, Neumarkt 18 a;
Zentralverband des deutschen Handwerks, Bonn, Koblenzer Straße 133;
Verband öffentlicher Verkehrsbetriebe, Essen, Zweigertstraße 18;



Marfat.com

۱۹۴۹ء میں ۱۶ مزدور انجمنوں اور صنعتی جماعتوں کے ۴۰۰ مندوبین کے فیصلہ کی رُو ۴۲
سے "مزدور انجمنوں کی جرمن وفاق" (Deutscher Gewerkschaftsbund – DGB) کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے صدر ولی ریخر ہیں۔ افتتاحی جلسہ میں جو قراردادیں منظور ہوئیں انکا مقصد یہ تھا کہ مزدور انجمنوں کا ایک متحدہ ادارہ قائم کیا جائے اور سیاسی اور دیگر عقائد سے قطع نظر ہر مزدور کو اس ادارہ میں اپنے پیشہ سے متعلق سماجی اور صنعتی مفاد کی نمائندگی حاصل ہو سکے۔

باوجود کوششوں کے ایک مشکل کا حل سمجھ میں نہ آسکا۔ یعنی دفاتر میں کام کرنیوالے سفید پوش لوگوں کی اس ادارہ میں شمولیت کا۔ چنانچہ بہت سے ایسے کام کرنیوالے "جرمن دفاتر میں کام کرنے والوں کی انجمن" (Deutsche Angestellten-Gewerkschaft – DAG) کے ہی ممبر رہے۔

سرکاری ملازموں کی سب سے بڑی انجمن (Deutscher Beamtenbund – DBB) ہے۔ اس انجمن کا سب سے اہم مقصد سرکاری ملازمین کے ان حقوق کا تحفظ ہے جو ان کو اہم آسامیاں حاصل کرنے پر حاصل ہیں۔ عیسائیوں کی مزدور انجمن (CGB) جو ۱۹۳۳ء کے بعد ختم کر دی گئی تھی ۱۹۵۵ء سے پھر وجود میں آگئی ہے۔ اس کے تقریباً دو لاکھ ممبر ہیں۔

DGB کا اہم ترین ترجمان مزدور انجمنوں کی کانگریس ہے۔ جس کا ہر تیسرے سال اجلاس ہوتا ہے۔ اس کانگریس کی سرگرمیوں کی ذمہ داری ایک وفاقی بورڈ پر ہے جس میں ۹ انتظامی ممبر اور اُن ۱۶ انجمنوں کے صدر شامل ہیں جن پر (DGB) مشتمل ہے۔ DGB کے تقریباً ۶۳ لاکھ ممبر ہیں جن میں ۸۱٫۲ فیصدی مزدور، ۱۱ فیصدی دفاتر میں کام کرنیوالے اور ۷٫۸ فیصدی سرکاری ملازمین ہیں۔ ممبروں میں سب سے زیادہ تعداد دھات کے مزدوروں کی انجمن (I.G. Metall) کے ممبروں کی ہے یعنی ۱۷ لاکھ ۵۰ ہزار۔ اسکے بعد شمار خدمات عامہ، حمل ونقل اور آمد و رفت کی انجمن (Gewerkschaft Öffentliche Dienste, Transport und Verkehr) کا ہے جس کے ۹ لاکھ پندرہ ہزار سات سو ممبر ہیں' اور اس کے بعد کانوں میں کام کرنیوالوں کی انجمن (I.G. Bergbau) کے ۵ لاکھ ۴۷ ہزار ممبر ہیں۔

DAG کے تقریباً ۴،۳۸،۰۰۰ ممبر ہیں اور DBB کے لگ بھگ ۶،۳۴،۰۰۰۔ DGB میں سرکاری ملازمین کی تعداد تقریباً ۴،۶۹،۰۰۰ ہونے کے یہ معنی ہوئے کہ سرکاری ملازمین کی کل تعداد



Marfat.com

کے تین چوتھائی مزدور انجمنی اداروں کے ممبر ہیں۔ دیگر دفاتر میں کام کرنیوالوں کی کل تعداد کے ۲۵ فیصدی اور مزدوروں کی ۴۰ فیصدی تعداد اس طرح منظم ہے۔

انجمنیں اپنے ممبروں کی سماجی بہبودی کو فروغ دینا اپنا فرض اولین سمجھتی ہیں۔ چنانچہ ان کی کوشش یہی رہتی ہے کہ وہ مزدوروں، پنشن پانیوالے اور ان کے خاندانوں کا معیار زندگی بڑھانے میں مدد دے سکیں اور قومی پیداوار کی تقسیم سماجی اُصولوں پر ہو سکے۔ انکی سعی یہ بھی ہوتی ہے کہ مزدور کو انتظامی معاملات میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لینے کا موقع ملے۔ مزدور انجمنوں کے فرائض میں پبلک اسکولوں اور دیگر ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ دینا بھی شامل ہے۔ اس سلسلہ میں جشن روہر کا ذکر بیجا نہ ہوگا جس میں ہر سال لاکھوں اشخاص ریکلنگ ہوسن شرکت کرنے آتے ہیں۔ DGB کے جدید وفاقی اسکولوں میں دی جانیوالی تربیت اور تعمیراتی سرگرمیوں میں مزدور انجمنوں کی شرکت بھی قابل ذکر ہیں۔

آئین میں جلسہ کی آزادی کی ضمانت کی ہوئی ہے اور اس آزادی سے مزدوروں کو یہ حق حاصل ہے

## سولہ مزدور انجمنیں (T.U.) اور صنعتی مزدور انجمنیں (I.T.U.) جن پر مزدور انجمنوں کی جرمن وفاق (DGB) مشتمل ہے:-

تعمیراتی اور پتھر اور مٹی کے ظروف کی صنعتیں (I.T.U.)
کان کنی (I.T.U.)
دواسازی اور کوزہ گری (I.T.U.)
کاغذ، طباعت (I.T.U.)
ریلوے میں کام کرنیوالے (T.U.)
معلمی اور سائنس (T.U.)
باغبانی، زراعت اور جنگلات (T.U.)
تجارت، بینک اور بیمہ (T.U.)

لکڑی (T.U.)
فنون (T.U.)
چمڑا (T.U.)
دھات (I.T.U.)
خوردہ نوش، ریسٹوران اور ہوٹل (T.U.)
خدمات عامہ، حمل ونقل اور آمد و رفت (T.U.)
ڈاک (T.U.)
پارچہ بافی اور سوزن کاری (T.U.)



Marfat.com

آلٹس لینڈ، لوئر سیکسنی
(ہیمبرگ کے نزدیک)
کھیت سے ملحق مکان

دودھ دوہنے کا وقت

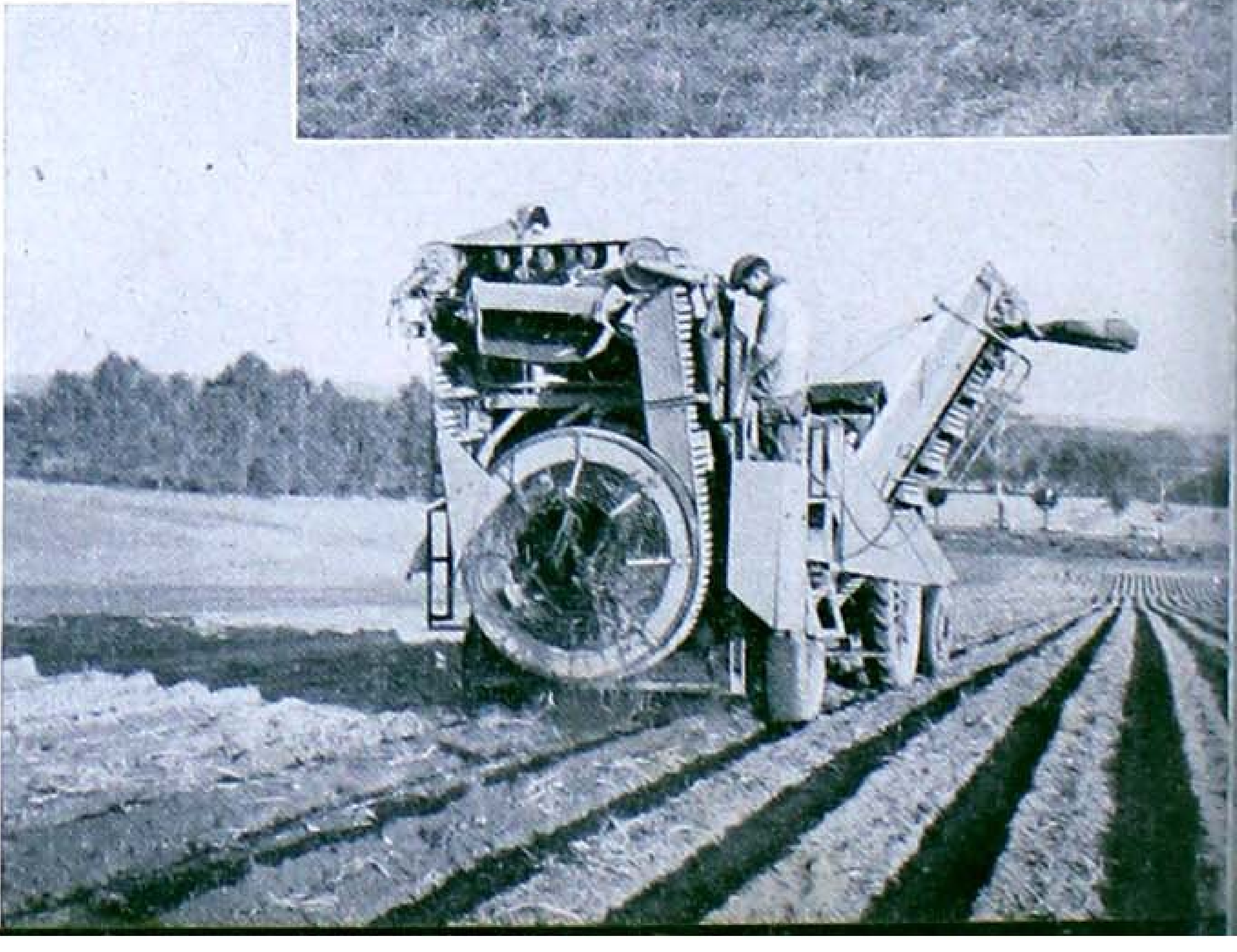

آلو کی کاشت کی
مشین

Marfat.com

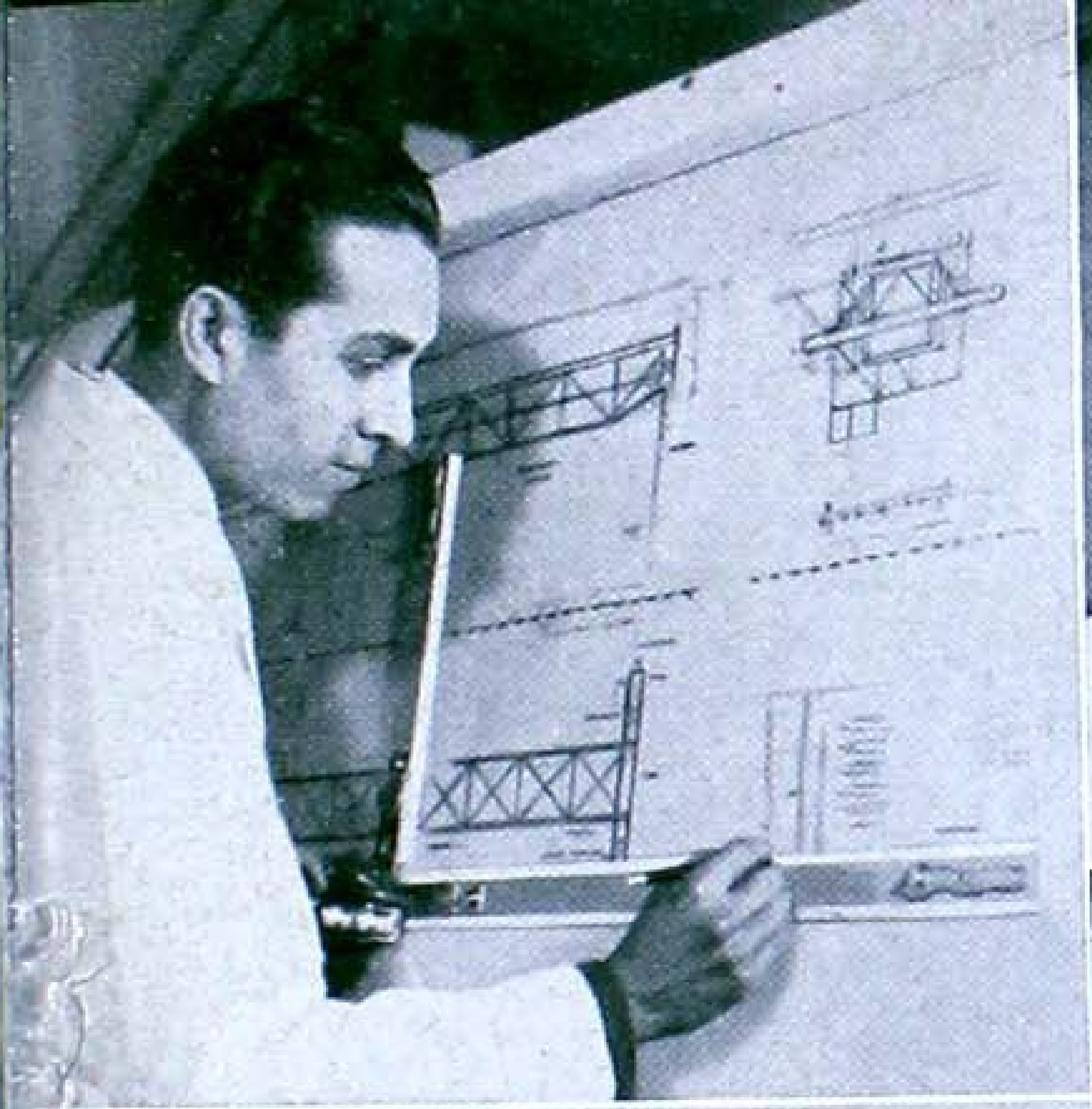

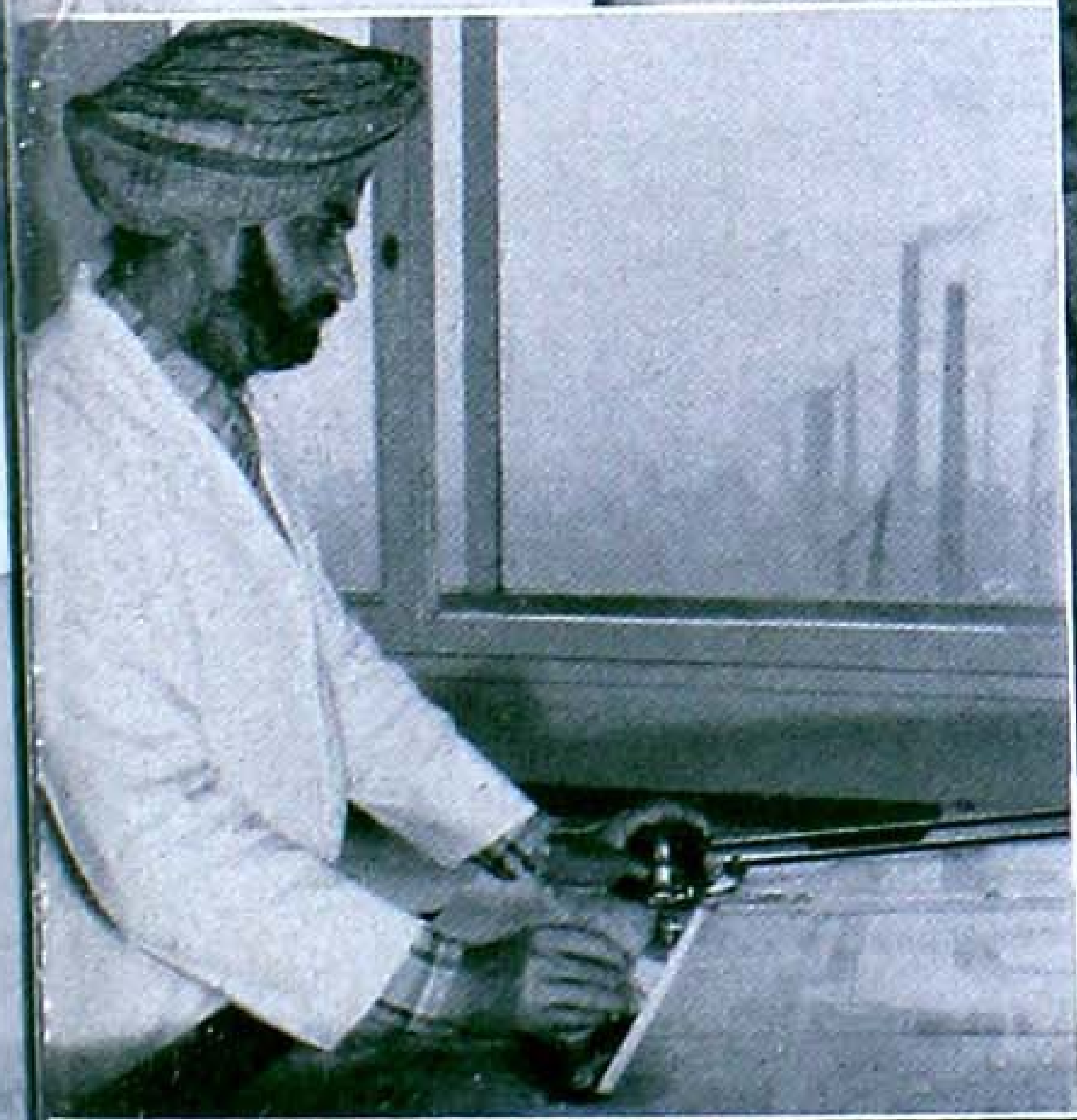
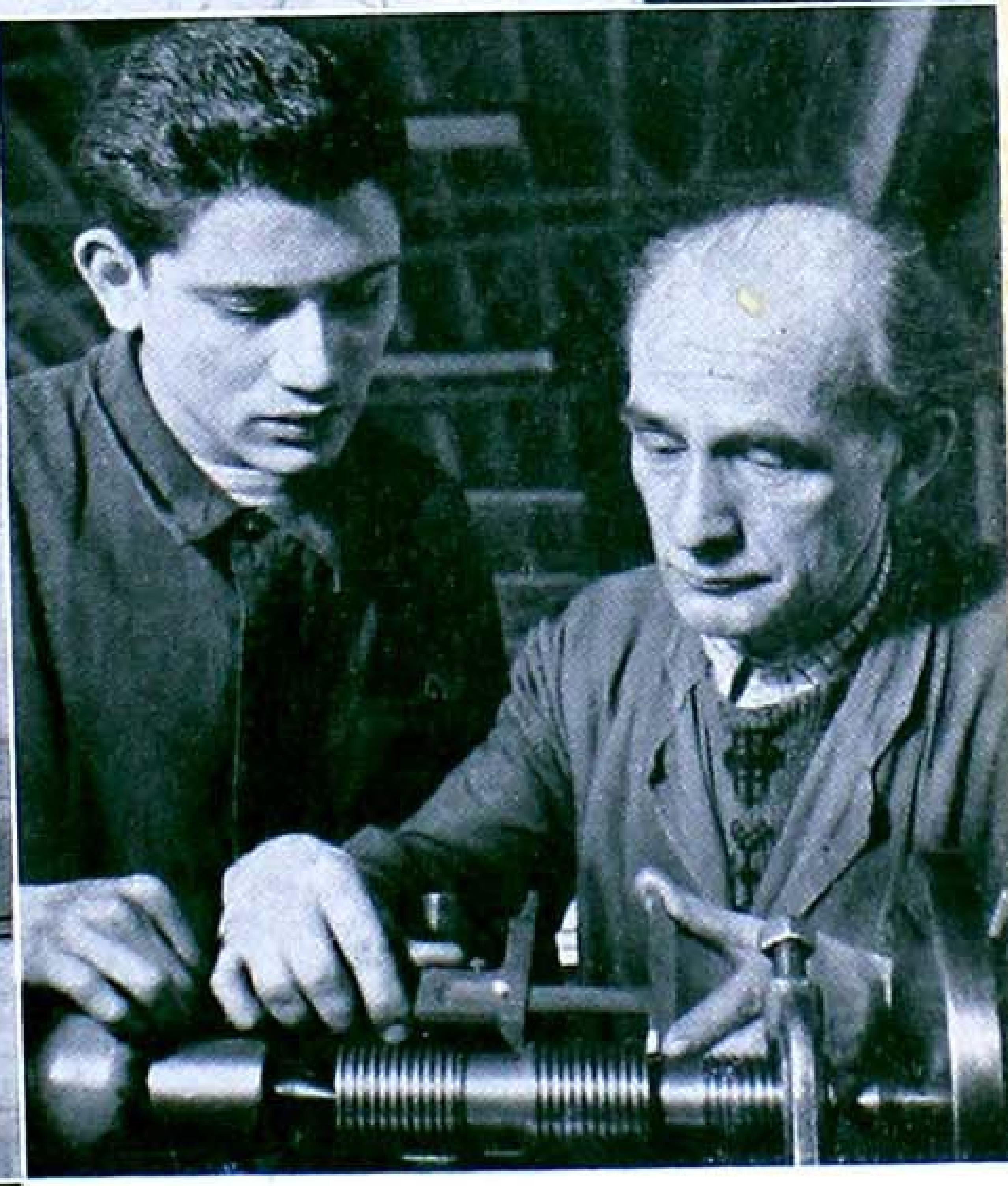

دوسرے ممالک سے آئے ہوئے لوگ
جرمن صنعتوں میں تربیت حاصل کر رہے ہیں

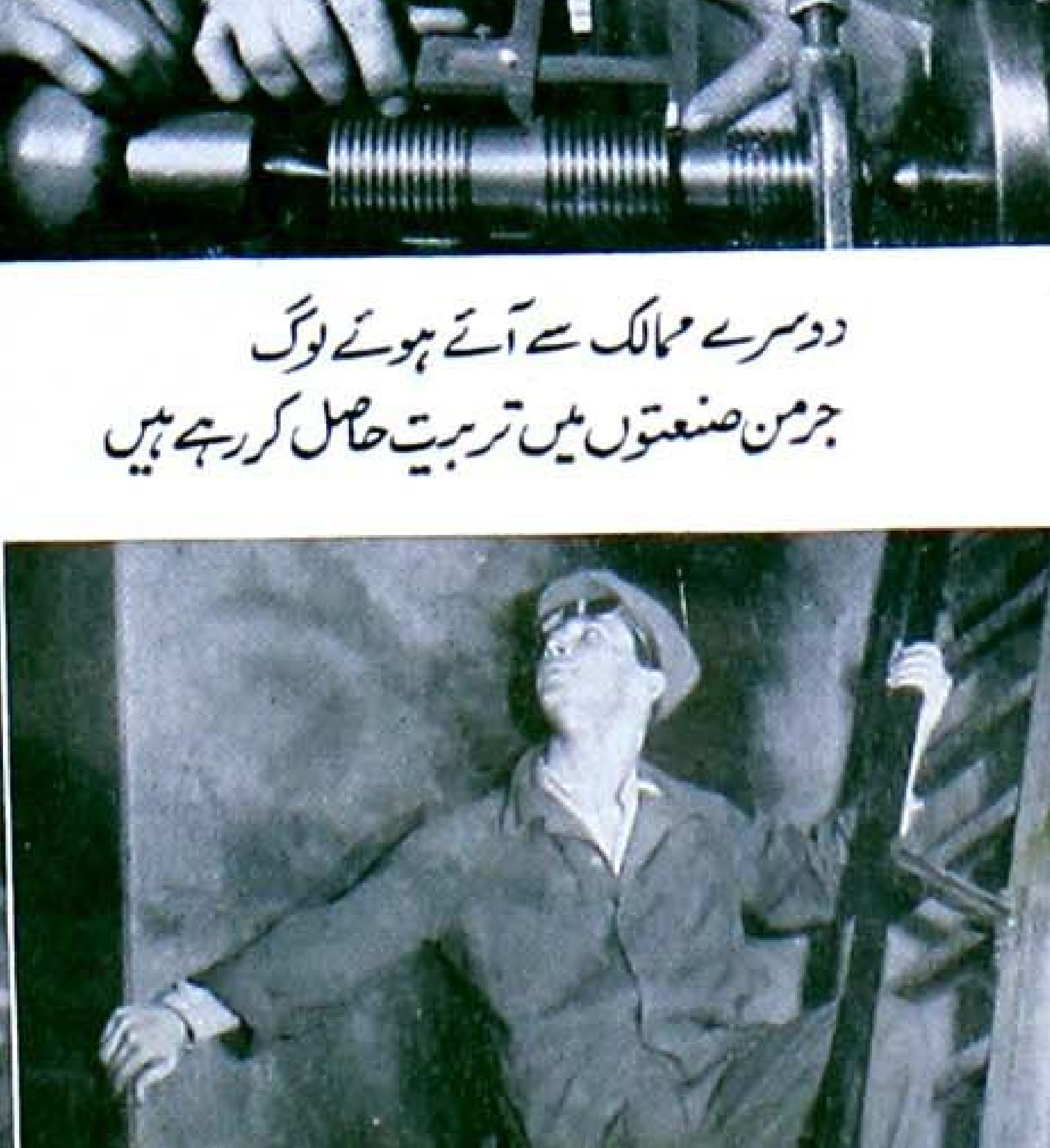

Marfat.com

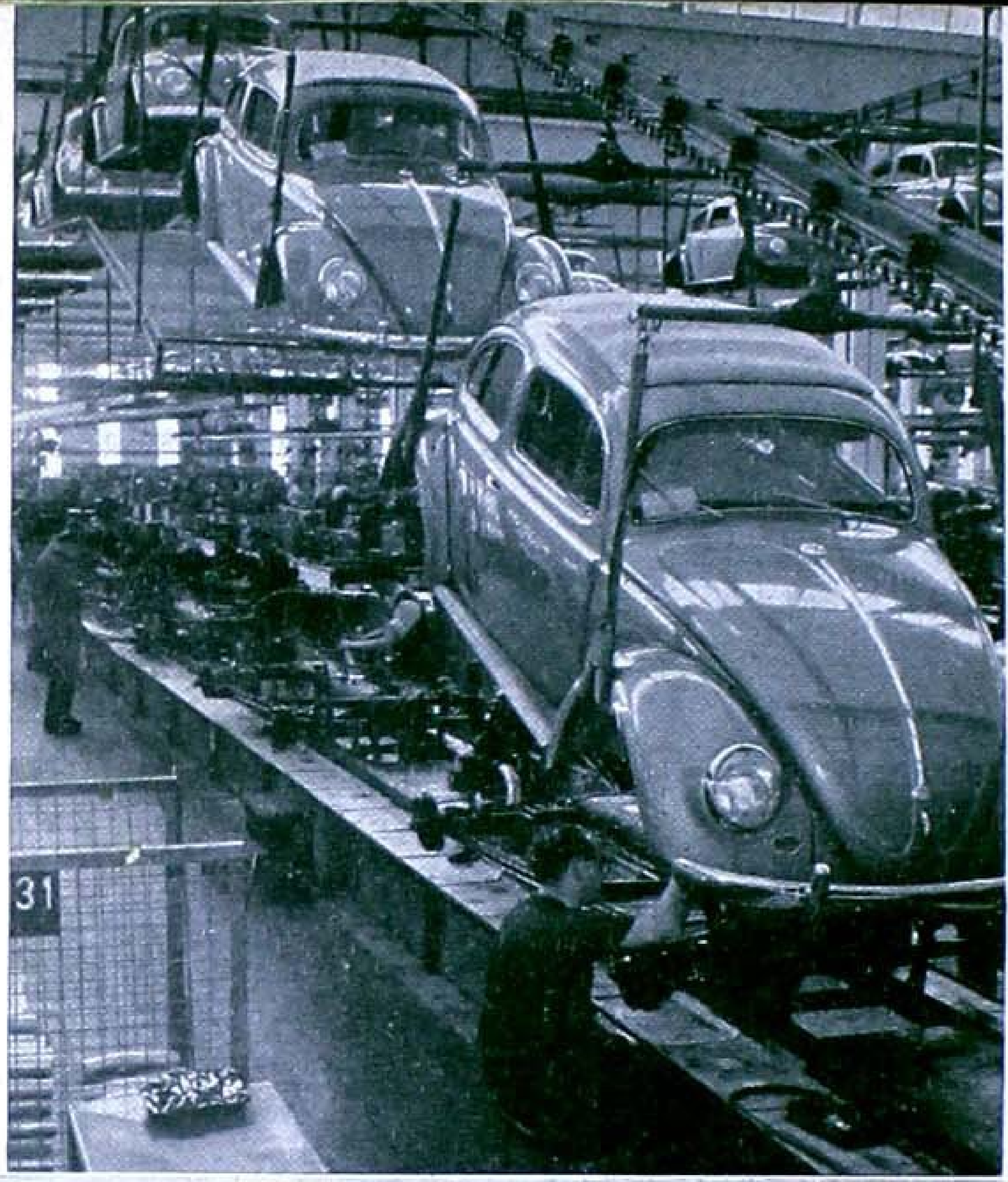


فوکس واگن موٹر کا کارخانہ
وُلفسبرگ میں ——

موٹروں کے ڈھانچے
لگائے جارہے ہیں

کارخانہ کا ایک منظر

Marfat.com

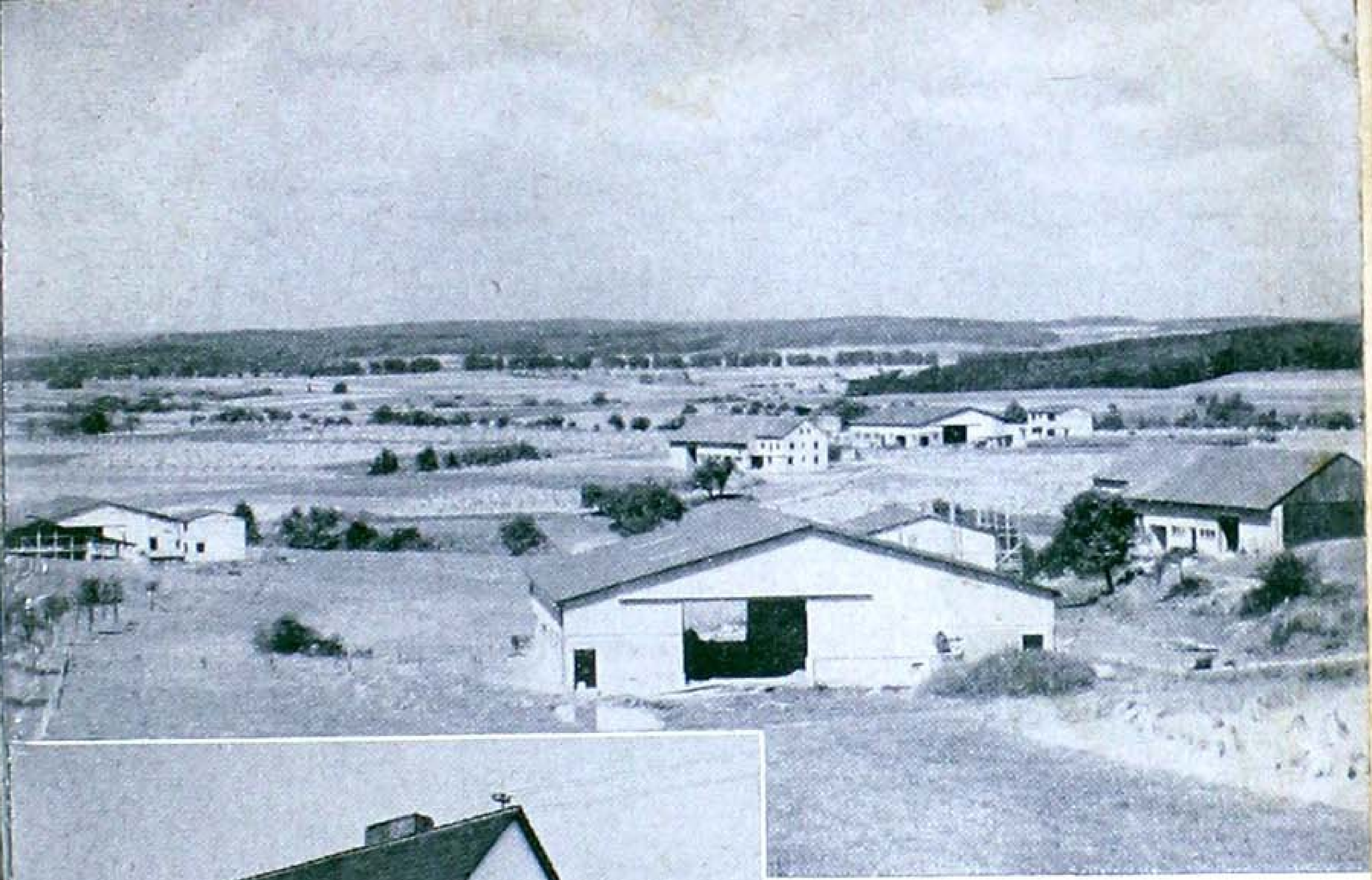

دیہات میں آبادی کی کثرت دُور کرنے کے لئے
کھیت کے کھیت تونَس کے علاقہ میں منتقل
کر دیئے گئے ہیں

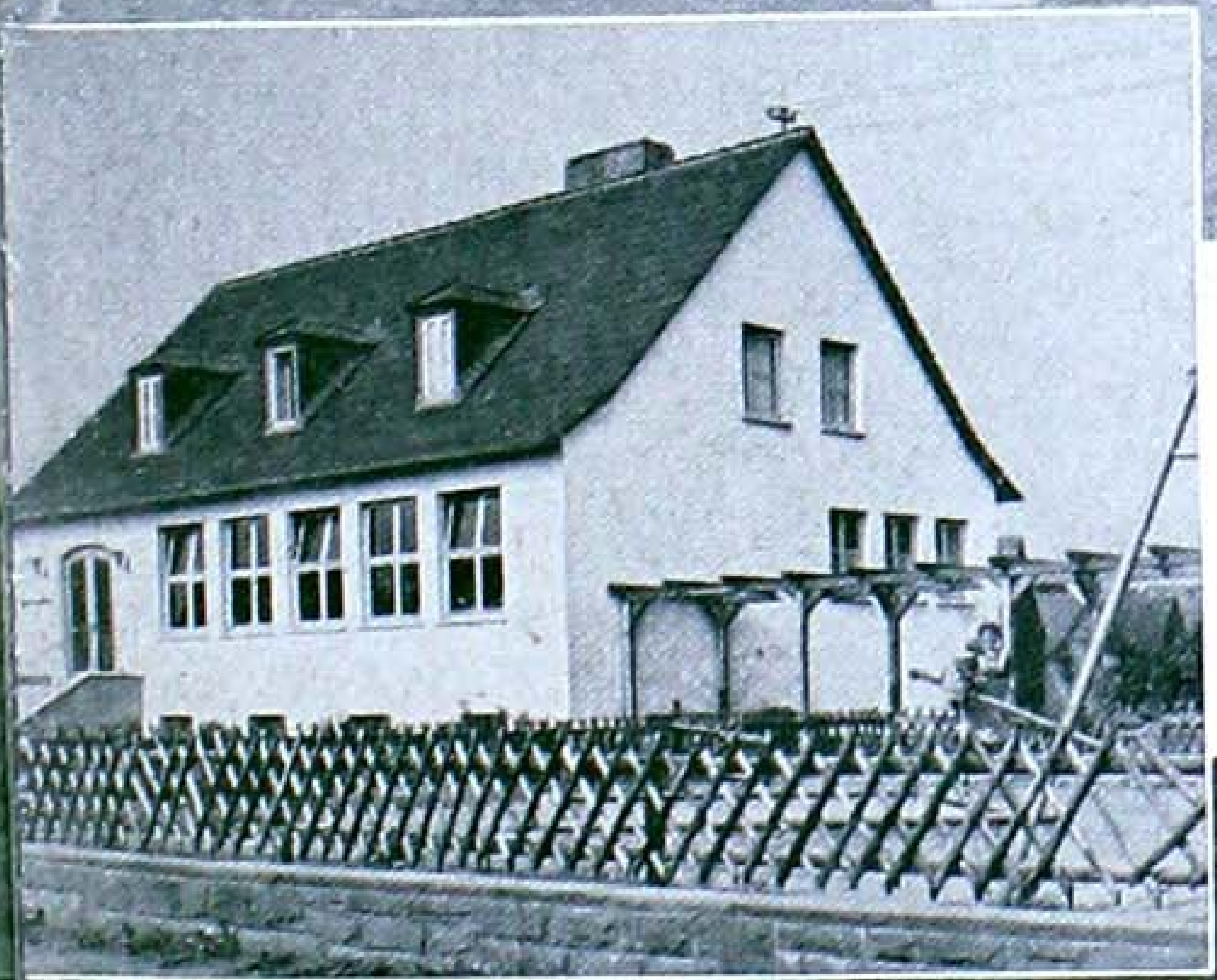

ہیس میں گاؤں والوں کی برادری کا ایک مکان

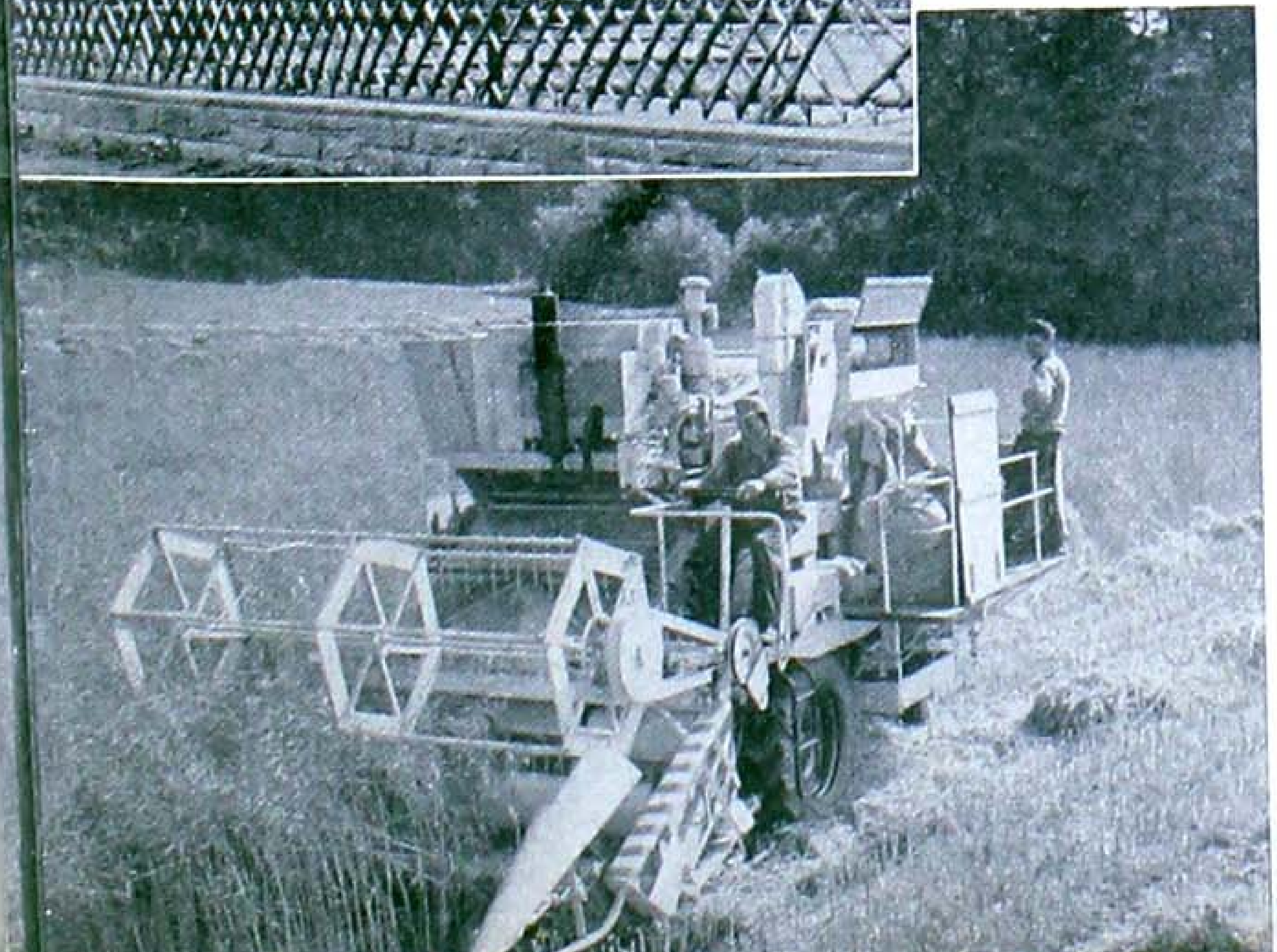

کٹائی کرنے کی مشین سے
کام لیا جا رہا ہے

Marfat.com

۴۲ کہ اپنے مشترکہ مفاد کا تحفظ مل بیٹھ کر کر سکیں اور اس طرح اپنی انجمنوں کیلئے سماجی زندگی میں باعزت جگہ بنالیں۔ مزدوروں کی سرگرمیاں صرف اسی وقت محدود ہوجاتی ہیں۔ جب حکومت کی قانون سازی کا سوال پیدا ہوتا ہو جو تمام ملک کی رضا پر مبنی ہوتی ہے۔ ۱۹۴۵ء سے مزدور ذمہ دارانہ روش پر چلتے رہے اور بکمال انضباط سے کام لیتے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ ۱۴ سال میں شاید ہی کوئی بڑا صنعتی تنازعہ ہوا ہو۔

## اقتصادی زندگی میں میل جول

۴۳ جرمن سماجی پالیسی کی بہت سی اہم خصوصیات جنگ کے بعد وجود میں آنیوالے "سماجی منڈی کی اقتصادیات" کے اصول میں شامل ہیں۔ اس امر کو ستمبر ۱۹۵۳ء اور ستمبر ۱۹۵۷ء کے بندلیستاغ کے انتخابات کے موقعوں پر آجروں، مزدوروں اور عوام نے یکساں طور پر قبول کیا تھا۔ چند ادارے ایسے ہیں جن کا فرض یہ ہے کہ سماجی پالیسی کی تشکیل میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں، یہ ادارے انتظامی عہدہ داروں، قانون سازوں اور خودمختار حلقوں کو مشورے دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں "درمیانی طبقہ" کے ادارے، مزدور انجمنیں اور آجروں کی انجمنیں خاص طور پر سرگرم عمل رہتی ہیں تاہم، سوئٹزرلینڈ کے آئین کے برخلاف، ان اداروں کی حیثیت یہ نہیں ہے کہ وہ جدید سوسائٹی کے تعمیری عناصر بن گئے ہوں جن کی سرگرمیاں قانونِ اساسی کا جزو ہوں۔

اس "درمیانی طبقہ" کو سب سے زیادہ تقویت دستکاریوں، خوردہ تجارت اور زراعت سے حاصل ہوتی ہے۔ زراعت میں جرمن دہقانوں کی انجمن ہے جس کے تقریباً دس لاکھ ممبر ہیں اور جرمن Raiffeisen-verband ہے جو ۲۲,۸۰۰ دیہاتی امداد باہمی کی انجمنوں کی نمائندگی کرتا ہے اور جس کے ۳۸ لاکھ ممبر ہیں۔ "درمیانی طبقہ" کے کام بچتی بینکوں، قرضہ دینے والی اور تعمیراتی انجمنوں اور علاقائی بینکوں سے نکلتے ہیں ان بینکوں کا سب سے بڑا ادارہ "جرمن بچتی بینکوں اور لین دین کی انجمن" ہے جس کی ۹,۳۰۰ شاخیں ہیں اور اس کی تحویل میں تقریباً ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ بچتی حسابات ہیں۔ اس ادارہ نے تقریباً ۴۰ لاکھ چھوٹے اور بڑے قرضہ جات دیئے ہوئے ہیں۔ اس ادارہ کے علاوہ، جرمن امداد باہمی کی انجمن ہے جس کا تعلق ۷۰۰ عوامی بینکوں اور تقریباً ۵۰۰ خوردہ تجارت کی امداد باہمی کی انجمنوں اور ان کے ممبروں سے ہے۔

اس کتاب میں دوسری جگہ دستکاریوں، مزدور انجمنوں اور آجروں کی انجمنوں کا ذکر ہے۔ "جرمن خرچ کرنیوالوں کی امداد باہمی کی انجمنیں" جن کے تقریباً ۲۴ لاکھ ممبر ہیں، مزدور انجمنوں کے دوش بدوش کام کرتی ہیں۔ یہ انجمنیں مرکزی خرید و فروخت کے انتظامات کرنے کے علاوہ اپنے پیداواری کارخانے بھی



Marfat.com

۴۳ چلاتی ہیں۔
نجی کارخانوں میں کام کرنیوالے مزدور انتظامی امور میں اپنی رائے دینے کے مجاز ہیں، انکا یہ حق مِل جُل کر فیصلہ کرنے کے حق کے نام سے موسوم ہے۔ اس منشور کا نام Betriebsverfassungsgesetz ہے۔ اسی طرح سرکاری عہدہ داروں کو بھی Personalvertretungsgesetz کی رُو سے یہ حق حاصل ہے۔ تمام نجی کاروباری اداروں کے لئے جو کم از کم پانچ، یا زراعت کے معاملہ میں دس اشخاص پر مشتمل ہوں، یہ ضروری ہے کہ وہ ایک ایسی مجلس (Betriebsrat) قائم کریں جس کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ کاروبار کے اجتماعی پہلوؤں، عملہ سے متعلق مسائل اور اقتصادی معاملات میں اپنے ممبروں کے نظریوں کا اظہار کرے بشرطیکہ ان امور کا تعلق براہ راست مزدوروں سے ہو۔ مشترک سرمایہ کی کمپنیوں کی جماعتِ منتظمہ میں ایک تہائی نشستیں مزدوروں کے لئے مخصوص ہیں اور کان کنی کی صنعت اور کچّی دھات کو پگھلا کر صاف کرنے کی صنعت میں مزدوروں کو نصف نشستیں حاصل ہیں۔ بھاری صنعتوں کی مجالس منتظمہ میں مزدور ایک "نگرانِ محنت" نامزد کرتے ہیں جو صنعت و تجارت کے اعلیٰ عہدہ داروں کے ساتھ مِل جُل کر کام کرتا ہے اور اسکا فرض ہے کہ وہ کاروبار کے افادی پہلوؤں پر بحیثیتِ مجموعی توجہ دے اور ساتھ ساتھ مجلسِ منتظمہ کی طرف سے تمام معاملات کے اجتماعی پہلوؤں کی نگرانی کرے۔

تمام آزاد ممالک میں وفاقی جمہوریہ ہی ایسا ملک ہے جو "مزدوروں کے مِل جُل کر فیصلہ کرنے کے حق" کے اعتبار سے یکتا ہے۔ اس حق کی رُو سے مزدور اپنے کاروباری اداروں کو چلانے کے سلسلہ میں اپنی رائے دینے کا مجاز ہے۔ "مِل جُل کر فیصلہ کرنے" کے طریق کار سے فریقین کے درمیان ایک ایسی خاطر خواہ صورتِ حال پیدا ہو گئی ہے جسے اجتماعی تنظیم کی ایک نمایاں خصوصیت قرار دیا جا سکتا ہے۔ انفرادی نظریوں اور تعمیری خیالات کے تبادلے آزادی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔

## بیمہ اور فلاحِ عامّہ

۴۴ بیمہ کا مقصد ضعیفی اور ناگہانی ضروریات کیلئے اسباب مہیا کرنا ہے خواہ یہ اپنی مرضی سے کیا جائے خواہ لازماً۔ فلاح عامّہ کے معنی یہ ہیں کہ حکومت ضرورتمندوں کو امداد پہنچانے کا انتظام کرے۔ ۱۸۸۱ء سے جرمنی کے سماجی قوانین تمثیلی قوانین کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ یہ قوانین صحت کے بیموں، حادثہ کے بیموں، ضعیف العمری اور معذوری کے بیموں اور دیگر مفادات کی ضمانت کرتے ہیں۔

دونوں جنگوں کے بعد بیموں کے پریمیم کی رقموں کی قیمتیں گر جانے کی وجہ سے بیمہ کرانے والوں کو تلخ تجربے



Marfat.com

## بیمہ اور بہبود (۱)

| | تعداد | کروڑوں میں جرمن مارک | ڈالر | پاؤنڈ |
|---|---|---|---|---|
| بیمہ کے نجی ادارے جو بُند کی نگرانی میں ہیں: | ۸۷۱ | | | |
| زندگی کے بیموں کی رقوم ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء کو (صرف جرمن کاروبار) | | ۵،۰۳۴٫۶ | ۱،۱۹۸٫۷ | ۴۲۸٫۱ |
| اجتماعی صحت کے بیمے (یکم مارچ ۱۹۵۹ء): | | | | |
| ضلعوں کی یا ریاستی سطح پر (کمپنیاں اور ایجنسیں) | ۲،۰۴۷ | | | |
| بیمہ کرانے والوں کی تعداد | ۲،۶۱،۹۹،۰۰۰ | | | |
| حادثہ کے بیمے جو قانونی طور پر ضروری ہوں (۱۹۵۸ء) | | | | |
| بیمہ کرانے والوں کی تعداد | ۲،۵۷،۵۰،۰۰۰ | | | |
| جن حادثوں کے بیموں کی ادائیگی ہوئی (۱۹۵۷ء) | ۲۸،۱۶،۵۰۰ | | | |
| معذوری کی پنشن اور بیماری کے دوران تنخواہ پانیوالوں کی تعداد | ۸،۹۱،۲۰۰ | | | |
| خرچ | | ۱۶۴٫۸ | ۳۹٫۲ | ۱۴ |
| اجتماعی بیمے (ضعیف العمری اور معذوری): | | | | |
| بیمہ کرانے والوں کی تعداد (۱۹۵۸ء) | ۱،۳۵،۰۰،۰۰۰ | | | |
| پنشنیں جو ادا ہوئیں (مارچ ۱۹۵۹ء) | ۲۸،۹۴،۰۰۰ | | | |
| بیواؤں اور رنڈوؤں کو پنشنوں کی تعداد (مارچ ۱۹۵۹ء) | ۱۷،۲۸،۰۰۰ | | | |
| یتیموں کی پنشنوں کی تعداد (مارچ ۱۹۵۹ء) | ۵،۵۲،۰۰۰ | | | |
| پنشنیں جو معذوری کے بیموں سے ادا کی گئیں (۱۹۵۸ء) | | ۸۰۷٫۴ | ۱۹۲٫۲ | ۶۸٫۷ |
| پنشنیں جو ملازمین کے بیموں کی رقوم سے ادا کی گئیں (۱۹۵۸ء) | ۱۷،۶۵،۰۰۰ | | | |
| ملازمین کی بیموں کی رقوم سے جو ادائیگیاں کی گئیں (۱۹۵۸ء) | | ۴۱۳ | ۹۸٫۳ | ۳۵٫۱ |
| پنشنیں جو کان کنی میں ملازم لوگوں کے بیموں کی رقوم سے دی گئیں (اواخر اکتوبر ۱۹۵۸ء) | ۶،۰۳،۰۰۰ | | | |
| ادائیگیاں جو کان کنی میں ملازم لوگوں کے بیموں کی رقوم سے کی گئیں (۱۹۵۷ء) | | ۱۴۸ | ۳۵٫۲ | ۱۲٫۶ |

ہوئے۔ اس کے باوجود وفاقی علاقہ اور مغربی برلن میں بیمہ نے پھر ایکبار اہمیت حاصل کرلی ہے۔ ۱۹۵۹ء کے آخر میں زندگی کے نئے بیموں کی تعداد تقریباً ۴ کروڑ تھی جن کا کل پریمیم تقریباً ۵٫۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۸۲ر۱ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۴۸۹ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوتا تھا۔ اس رقم میں کچھ حصہ ٹیکسوں میں خاص تخفیف کا ہے۔

۱۹۴۸ء کی سکّہ کے اصلاحات سے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۶ء تک بیمہ کمپنیوں نے جو رقم منافع بخش کاموں پر لگائی ہوئی تھی وہ تقریباً ۷۱۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶۹ کروڑ ڈالر یا ۶۰ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ)



Marfat.com

"یورپی اقتصادی انجمن" کے ممالک میں وفاقی جمہوریہ مزدور کو علالت کے دوران سب سے زیادہ نقد رقم ادا کرتی ہے۔ یہ رقم اس کی خالص اجرت کی ۹۰ فیصدی ہوتی ہے۔
اسکے برخلاف دوسرے ممالک میں یہ رقم ہوتی ہے: ہالینڈ میں ۸۰ فیصدی، بلجیم میں ۶۰ بز، فرانس میں ۵۰ سے ۶۶ بز، اٹلی اور لکسمبرگ میں ۵۰ فیصدی۔

ہوتی تھی۔ اس میں سے ۲۹۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۹ کروڑ ڈالر یا ۲۴ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم رہائشی مکانات کی تعمیر میں لگی ہوئی تھی۔ اجتماعی بیمہ کی انفرادی شاخیں قومی بیمہ ہیں اور ایسا بیمہ کرانا لازمی ہے۔ ۱۹۵۷ء میں ۱ کروڑ ۳۹ لاکھ لوگوں کے بیماری کے بیمے ادا ہوئے تھے، ان میں بیمار اور معذور دونوں شامل تھے۔ ۲۰ لاکھ پنشن پانے والے اور بیمہ کئے ہوئے لوگوں کے متعلقین ہسپتالوں میں علاج پا رہے تھے۔

۶,۹۰,۰۰۰ بیمہ شدہ لوگ اور ان کے متعلقین کو زچہ بچہ کے اخراجات ملے اور تجہیز و تکفین کے لئے ۴,۰۰,۰۰۰ رقمیں ادا کی گئیں۔

اس رقم میں اوسطاً ۳ فیصدی بیمہ کرانے والوں کا اپنا اور ۳ فیصدی آجروں کا حصہ ہے۔ اس طرح وفاقی جمہوریہ میں (مع مغربی برلن) ہر دو جرمنوں میں سے ایک شخص کا بیمہ ہے خواہ اس نے خود اپنی مرضی سے کرایا ہو خواہ لازماً۔ بیمہ پر خرچ میں ۱۹۵۳ء سے ۱۹۵۶ء تک تقریباً ۳۶ فیصدی کا اضافہ ہو گیا تھا چنانچہ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۷ء تک بیماری کے بیموں کی جو کل رقم دستیاب ہو سکتی تھی، اس میں کچھ کمی واقع ہو گئی تھی۔

حادثہ کا بیمہ قانوناً لازمی ہے اور ہر اس شخص کو کرانا ضروری ہے جو کسی اقرار نامہ کے تحت ملازمت یا شاگردی کر رہا ہو۔ بیمہ کے خرچ میں آجر بھی اپنا حصہ ادا کرتا ہے۔ یہ حصہ بیمہ کرانے والے شخص کی تنخواہ اور اس کی ملازمت میں "خطرہ" کی مناسبت سے ادا کیا جاتا ہے۔

معذوری اور ضعیف العمری کا بیمہ، یعنی کام کرنے والوں اور نو آموزوں کا لازمی بیمہ، اجتماعی بیمہ کے نظام میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ بیمہ کی رقم ۶۵ سال کی عمر میں واجب الادا ہو جاتی ہے۔ چند حالات میں ادائیگی ۶۰ سال کی عمر سے ہی شروع ہو جاتی ہے یا معذوری کے آغاز سے۔ یکم مارچ، ۵۷ء سے بیمہ کی قسط اجرتوں کی ۱۴ فیصدی ہے جس کی ادائیگی میں مزدور اور آجر دونوں کا حصہ ہوتا ہے۔ ان ملازمین کو جن کی اُجرتیں ایک خاص رقم سے کم ہوتی ہیں۔ ملازمین کے بیمہ کی اسکیم کے ماتحت لازماً بیمہ کرانا ہوتا ہے۔ کان کنی میں ملازم لوگوں کو بھی اسی طرح اپنا مخصوص بیمہ Knappschaftsversicherung



Marfat.com

لینا ہوتا ہے جو جرمنی میں سب سے پُرانا بیمہ ہے۔ وفاقی جمہوریہ کے تقریباً ہر ساتویں یا آٹھویں فرد کو ان تینوں میں سے ایک قسم کی پنشن ملتی ہے۔ وفاقی جمہوریہ (مع مغربی برلن) میں مارچ ۱۹۵۹ء کے آخر میں مزدوروں اور دفاتر میں کام کرنیوالوں کے پنشن بیموں کے نظام کے ماتحت تقریباً ۶۹ لاکھ ۴۰ ہزار لوگوں کو پنشنیں مل رہی تھیں۔ اس میں مزدوروں کی پنشنوں کی تعداد ۵۱ لاکھ ۷۰ ہزار تھی۔ ۱۹۵۹ء کے پہلے تین ماہ میں ان دونوں گروہ کے لوگوں کو ۳۲۶ کروڑ ۸۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۷۸ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۲۶ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم ادا کی گئی، جس میں مزدوروں کی پنشنوں کی رقم ۲۱۴ کروڑ ۶۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۵۱ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر یا ۱۸ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ ۴۴

*

وقت سے پہلے کام سے معذور ہوجانے کی سب سے بڑی وجہ دل کے عارضے ہیں۔ دونوں جنسوں کے تقریباً ۱۹ فیصدی لوگ ان عارضوں میں مبتلا ہیں۔ اس کے بعد، مردوں میں، آنتوں کی بیماریوں اور عورتوں میں دوران خون کی بیماریوں کا شمار آتا ہے، ان دونوں صورتوں میں نسبت ۱۴ فیصدی ہے، اپنے پیشوں سے متعلق عارضوں کی وجہ سے کام سے الگ ہوجانے پر پنشنیں دیئے جانے کی عمر کی اوسط مردوں میں ۵،۷ سال اور عورتوں میں ۵۴،۷ سال ہے۔ اس وقت جن مزدوروں اور دفاتر میں کام کرنے والوں کو قومی بیمہ کی پنشن دی جا رہی ہے۔ ان میں صرف ایک تہائی ضعیف العمری کی پنشن مل رہی ہے۔ دو تہائی پنشنیں ان لوگوں کو مل رہی ہیں جو طویل العمری کی میعاد سے پہلے ہی عارضوں کے شکار ہو چکے ہیں[1]۔

۱۹۵۷ء کے آغاز میں پنشن بیمہ سے متعلق معاملات میں از روئے قانون ترمیمیں کی گئیں پنشنوں پر سالانہ خرچ جو ۱۹۵۵ء میں ۷۰۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶۸ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۶۳ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) تھا، ۱۹۵۹ء میں تقریباً ۱،۲۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۹۷ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۱۰۶ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوگیا۔ اب ارادہ یہ ہے کہ آئندہ پنشنوں کو پیداوار سے ہم آہنگ کر کے اجتماعی بیمہ کو اُجرتوں کی سطح کے مطابق لے آیا جائے۔

*

[1] ۳۰ ستمبر ۱۹۵۷ء کو ۶۵ سال سے زیادہ عمر کے ۱،۴۰،۰۰۰ لوگ (یعنی کل ملازم پیشہ لوگوں کے ۰.۹ فیصدی) اپنے کاموں پر لگے ہوئے تھے۔



Marfat.com

بیروزگاری کے بیمہ کی اسکیم کے ذریعہ جس کی رُو سے ایک خاص رقم سے کم اجرتیں پانے والے مزدوروں اور دفاتر میں کام کرنیوالوں کا لازمی بیمہ کرانا ہوتا ہے، بیروزگار لوگوں کو ایک مقررہ مدت تک کی بیروزگاری کے لئے تنخواہ ملتی ہے۔ اس قسم کے بیمہ کی رقوم میں سے ملازمت دلانے والے دفاتر، امدادی کاموں اور ایسے اقدامات پر بھی رقمیں صرف کی جاتی ہیں جن کا مقصد لوگوں کو ملازمتیں مہیا کرنا اور ہنر سکھانا ہو۔ یکم مارچ ۱۹۵۷ء سے ملازم اور آجر دونوں اپنی اجرتوں کا ایک ایک فیصدی حصہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے بیروزگار لوگوں کو جنھوں نے بیمے نہیں لئے ہوئے ہیں یا جن کے بیمے عرصۂ دراز سے بیروزگار ہونے کی وجہ سے ختم ہو چکے ہیں، ان رقوم میں سے امداد ملتی ہے جو بیروزگاروں کی بہبودی کے لئے ہوتی ہیں۔

* *
*

اجتماعی بیمہ کے کارناموں کے علاوہ جرمنی میں جنگ کی وجہ سے قائم کی ہوئی سماجی خدمات کی مساوی تقسیم کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے۔ ان مساعی کا مقصد یہ ہے کہ ان رقوم کو جو قومی چندوں سے جمع کی گئی ہو۔ ایسے لوگوں کی امداد پر صرف کیا جائے جن کو جنگ سے مالی نقصانات پہونچے ہیں۔ اس مقصد کیلئے ان قوانین سے کام لیا جاتا ہے جو جنگ کے ستم رسیدہ لوگوں کے بیمہ اور باروں کی مساوی تقسیم[1] کے لئے خاص طور پر نافذ کئے گئے ہیں۔ ان وفاقی قوانین کے تحت جن کی رُو سے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ نادار لوگوں کی امداد کی جائے، ۳۱۔ دسمبر ۱۹۵۸ء کو تقریباً ۴۴ لاکھ ۲۰ ہزار ستم رسیدہ لوگ پنشنیں یا معاوضے پارہے تھے۔ اس مد میں سالانہ خرچ تقریباً ۳۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۱ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۲۹ کروڑ پاؤنڈ) ہے۔

ایسے لوگوں کے لئے جو اپنی ہی آمدنی یا املاک یا کسی اور ذریعہ سے اپنے پیروں پر کھڑے نہیں ہو سکتے یہ انتظام ہے کہ ان کو فلاح و بہبود کے اداروں کے ذریعہ امداد پہونچائی جائے۔ یہ امداد ریاستوں اور ضلعوں کے ذرائع سے دی جاتی ہے، اور اگر امداد کی ضرورت جنگ کے نتیجہ کے طور پر پیدا ہوئی ہے تو اس صورت میں اس امداد کا کثیر حصہ بُند کو برداشت کرنا ہوتا ہے۔ "اندرونی" اور "بیرونی" دیکھ بھال میں امتیاز رکھا جاتا ہے یعنی کچھ لوگوں کو گھروں میں اور کچھ کو اداروں میں پناہ دی جاتی ہے۔ وفاقی جمہوریہ میں (علاوہ سارلینڈ اور مغربی برلن کے) مالی سال ۱۹۵۷ء - ۱۹۵۸ء میں اس قسم کی امداد پر فی کس آبادی پر ۲۶٫۵۰ جرمن مارک (یا ۶٫۳۰ ڈالر یا ۲ پاؤنڈ ۵ شلنگ ۸ پنس) کا خرچ پڑا اور مغربی برلن میں ۷۴٫۹۰ جرمن مارک (یا ۱۷٫۸۳ ڈالر یا ۶ پاؤنڈ ۷ شلنگ ۵ پنس) کا تعلق ہیں

[1] باروں کی مساوی تقسیم کا ذکر دسویں باب میں ہے



Marfat.com

اس مدیران کی آمدنی کا پانچواں حصہ صرف ہوا - وفاقی انتظامیہ عدالت نے نادار لوگوں کو امداد دینے کے ۴۴
فرض کی توثیق کی ہوئی ہے -

مجموعی طور پر، وفاقی علاقہ اور مغربی برلن میں ۱۹۵۳ء میں تقریبًا ایک کروڑ ۳ لاکھ لوگوں کو اکروڑ ۳۹ لاکھ پنشنیں اور دوسری امداد کی رقمیں مل رہی تھیں، ان میں بیماری کے بیمہ کی خدمات شامل نہیں ہیں (صفحہ ۱۵۵ دیکھئے)

## بیمہ اور بہبود (۲)

| | تعداد | کروڑوں میں<br>جرمن مارک | ڈالر | پاونڈ |
|---|---|---|---|---|
| بیروزگاری کا بیمہ (یکم مارچ ۱۹۵۹ء): | | | | |
| شرکت کرنیوالوں کی تعداد | ۱,۳۶,۵۳,۰۰۰ | | | |
| جن لوگوں کو لازمی بیمہ سے مستثنیٰ کیا گیا (۱۹۵۹ء) | ۱۷,۹۶,۰۰۰ | | | |
| خرچ (مالی سال ۱۹۵۸ء - ۱۹۵۹ء) | | ۱۷۰٫۷ | ۴۰٫۶ | ۱۴٫۵ |
| بیروزگاری میں اعانت (۱۹۵۸ء): | | | | |
| پوری تنخواہ پانیوالے | ۱,۷۴,۰۰۰ | | | |
| خرچ (مالی سال ۱۹۵۷ء-۱۹۵۸ء) | | ۳۷ | ۸٫۸ | ۳٫۱ |
| اجتماعی خدمات جنگ کی وجہ سے ۱: | | | | |
| پنشنوں کے ایسے دعویدار جنھوں نے نقصانات اٹھائے ہوئے تھے (۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء کو) | ۳۶,۰۳,۰۰۰ | | | |
| اوپر کی تعداد میں سے ایسے جو ۳۰ سے ۱۰۰ فیصدی تک اپاہج ہو چکے تھے | ۱۴,۶۱,۰۰۰ | | | |
| جنگ کے ستم رسیدگان کے لئے رقوم میں سے خرچ ۲ (۱۹۵۸ء) | | ۳۶۶٫۶ | ۸۷٫۳ | ۳۱٫۲ |
| جنگ کے نقصانات کے عوض پنشن پانیوالے | ۸,۰۰,۰۰۰ | | | |
| باروں کی مساوی تقسیم کے قانون کے تحت ادائیگیاں (۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء تک) | | ۲,۸۶۵٫۴ | ۶۸۲٫۲ | ۲۴۳٫۷ |
| فلاح عامہ ۱: | | | | |
| مسلسل تنخواہ پانیوالے (فلاح عامہ کی رقوم سے) (مالی سال ۱۹۵۷ء - ۱۹۵۸ء) | ۱۰,۴۲,۴۰۰ | | | |
| جن لوگوں کو اداروں میں پناہ دی گئی (۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء) | ۳,۵۳,۰۰۰ | | | |
| فلاح عامہ پر خرچ (۱۹۵۶ء - ۱۹۵۷ء) | | ۱۵۰٫۹ | ۳۵٫۹ | ۱۲٫۸ |

۱ وفاقی علاقہ مع مغربی برلن  ۲ وفاقی علاقہ



Marfat.com

"فلاح وبہبود کی سرگرمیوں کی اعلیٰ انجمنوں کی برادری عاملہ"
(Arbeitsgemeinschaft der Spitzenverbände der freien Wohlfahrtspflege)
کے ممبر ادارے:
(Innere Mission) (پروٹسٹنٹ) جس کو اب "جرمنی کی پروٹسٹنٹ کلیسا کے فلاح وبہبود کے مرکز"
(Hilfswerk der Evangelischen Kirche in Deutschland) کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔
(Deutscher Caritasverband) (کیتھولک)
- جرمن مخیر انجمن۔
جرمن ریڈ کراس۔
(Arbeiterwohlfahrt) مزدوروں کی فلاح کی انجمن۔
(Deutscher paritätischer Wohlfahrtsverband) - جرمنی کی غیر فرقہ وارانہ فلاحی انجمن۔
جرمنی کے یہودیوں کے فلاح کی مرکزی انجمن۔

فلاح وبہبود کے اداروں کو رضاکار انجمنوں سے مدد ملتی ہے۔ ان انجمنوں کے دس لاکھ سے زیادہ اعزازی معاون ہیں جو جسمانی اور روحانی تکالیف رفع کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ان انجمنوں نے ۱۰،۰۰۰ ادارے کھولے ہوئے ہیں جن میں معذوروں وغیرہ کے لئے کل ۵۰۰،۰۰۰ بستر ہیں

غیر ملکی امدادی اداروں نے ۱۹۴۶ء اور ۱۹۵۱ء کے درمیان "Care" پارسل اور دیگر تحائف بھیجے جن کی قیمت تقریباً ۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۶ کروڑ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔ ان کا شکریہ ادا کرنے کی غرض سے "جرمن قوم کے شکرانہ" کی ایک رسم معاصر مصوروں کی تصاویر کی شکل میں منظم کی گئی۔

فرموں کے اجتماعی مصارف میں یہ شامل ہیں: لازمی اجتماعی بیمہ میں آجروں کے چندے، ضعیف العمری اور بیماری کے بیمہ میں رضاکارانہ امداد، اور تعطیلات اور رخصت کے زمانہ میں تنخواہیں اور اُجرتیں۔ (اگلا باب دیکھئے)

۱۹۵۴ء سے خاندانی اخراجات کی مساوی تقسیم کے اُصول پر بھی عمل کیا جا رہا ہے جس کی رُو سے بچّوں کے پرورش کے لئے الاؤنس، دیئے جاتے ہیں۔ تیسرے بچّے اور اس کے بعد ہر بچّے کے لئے ۴۰ جرمن مارک (۹،۵۰ ڈالر یا ۳ پاؤنڈ ۸ شلنگ) کا الاؤنس دیا جاتا ہے خواہ والدین کی آمدنی کتنی ہی ہو۔ آجر بھی اسی نوعیت کے الاؤنس دیتے ہیں، ۱۹۵۷ء میں آجروں نے اس مد میں ۵۵ کروڑ



Marfat.com

جرمن مارک (یا ۱۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۴ کروڑ ۶۸ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم کی ادائیگی کی۔

وفاقی جمہوریہ میں اجتماعی خدمات کے دو مقاصد ہیں۔ اوّل یہ کہ مزدوروں کا تحفظ رہے اور انہیں ضعیفی میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا ہو، اور دوئم دوسری جنگ عظیم اور ایک حد تک پہلی جنگ سے بھی جو حالات پیدا ہوئے ان کی تلافی ہو سکے۔ صرف وفاقی میزانیہ میں ہی مصارف کا ۳۱ فیصدی حصہ اجتماعی خدمات کے لئے وقف ہوتا ہے۔ ان خدمات سے متعلقہ آمدنی ۱۹۵۸ء میں ۲،۸۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۸۱ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۲۴۱ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) تک پہنچ چکی تھی۔ اس رقم میں آجروں اور ملازمین کے ۲،۲۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۲۸ کروڑ ڈالر یا ۱۸۷ کروڑ پاؤنڈ) کی مالیت کے چندوں کی رقم شامل ہے۔ ۱۹۵۵ء میں وفاقی جمہوریہ کی اجتماعی خدمات کی مالیت ۲،۲۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۳۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۱۹۰ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی، اور ۱۹۵۹ء میں ۳،۳۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷۹۲ کروڑ ڈالر یا ۲۸۰ کروڑ پاؤنڈ)۔ ۱۹۵۳ء کی نسبت موخر الذکر رقم تقریباً ۷۰ فیصدی زیادہ ہے اور اسی عرصہ میں اجتماعی بیمہ کی کل رقم میں ۱۰۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔

صفحہ ۱۵۸ سے بقایا پتے:-

Hauptverwaltung der Deutschen Bundesbahn, Frankfurt am Main, Friedrich-Ebert-Anlage 43;
Verband deutscher nichtbundeseigener Eisenbahnen e.V., Köln, Volksgartenstraße 54 a;
Deutsche Lufthansa, Aktiengesellschaft, Köln, Claudiusstraße 1;
Arbeitsgemeinschaft Deutscher Verkehrsflughäfen e.V., Stuttgart, Flughafen;
Deutscher Gewerkschaftsbund, Düsseldorf, Stromstraße 8;
Deutsche Angestellten-Gewerkschaft, Hamburg 36, Holstenwall 3–5;
Deutscher Beamtenbund, Köln, Hohenstaufenring 47–51;
Christlicher Gewerkschaftsbund Deutschlands, Bonn, Heerstraße 141.



Marfat.com

# مزدوروں کا تحفظ اور ان کے لئے قوانین

۴۵ اجتماعی معاملات قانونِ اساسی کے عام اُصولوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں ہے۔ تاہم، آئینِ دائمر کے برخلاف، قانونِ اساسی میں اجتماعی اُصول صریحًا طور پر مندرج نہیں ہیں۔ قانونِ اساسی میں اجتماعی ریاست کی تشریح تو ضرور کی گئی ہے اور املاک پر اجتماعی حق اور محدود اشتراکیت کا بھی ذکر ہے۔ لیکن جس اصول کا صریحًا خیال رکھا گیا ہے وہ صرف پیشہ ورانہ میل جول کی آزادی کا ہے۔ چنانچہ نہ تو اس میں اُجرتیں چکانے کے حق کو اور نہ ہی ہڑتال کرنے کے حق کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ نہ ہی آجروں کے اس حق کو کہ وہ خود کارخانے بند کر کے مزدوروں کو کام سے باز رکھ سکیں چنانچہ گذشتہ قوانین کے برخلاف مزدوروں کے مسائل ایک حد تک مزدور انجمنوں اور آجر انجمنوں کے مابین گفت وشنید سے ہی طے کئے جاتے ہیں۔ کاروبار میں مل جل کر فیصلہ کرنے کے اُصول کے بارے میں بھی قانون اساسی میں بہت کم کہا گیا ہے، گو کہ مزدوروں کے مسائل کے بارے میں فیصلے آئینی طور پر قانون سازی کے ذریعہ ہی ہو سکتے ہیں۔ دوسری طرف قانون اساسی اس بات کی ضمانت کرتا ہے کہ ہر شخص کو حسبِ منشا کوئی پیشہ یا تجارت اختیار کرنے کی آزادی ہے اور وہ جس جگہ چاہے ملازمت اختیار کرے یا جس جگہ چاہے تعلیم حاصل کرے۔ اُجرتوں کے معاہدوں سے متعلق قانون پہلے ہی موجود ہے اور اس کے تحت معاہدے لازمًا عائد ہوتے ہیں۔

*

اُصول تو ہفتہ میں ۴۸ گھنٹے کام کا ہے لیکن بہت سی فرموں نے اوقاتِ کار کم کر دیئے ہیں۔ مئی ۱۹۶۰ء تک تقریبًا ۱ کروڑ ۳۰ لاکھ مزدوروں اور دیگر ملازمین اور ۱۳ لاکھ سرکاری ملازمین کے اوقاتِ کار میں، اُجرتیں یا تنخواہیں کم کئے بغیر، کمی ہو چکی تھی۔ چنانچہ اس وقت کل ملازم پیشہ لوگوں کے ۶۷ فیصدی لوگ ہفتہ میں ۴۸ گھنٹے سے کم کام کرتے ہیں۔ مزدور انجمنوں کا خیال ہے کہ ملک کی اقتصادی ترقی کو دیکھتے ہوئے مستقبل قریب میں ہفتہ میں ۴۰ گھنٹے تک ہو جائیں گے اور جہاں تک ممکن ہو گا تنخواہیں اور اُجرتیں وہی رہیں گی۔ بہت سے لوگ اپنی مرضی سے وقت سے زیادہ اتوار کے روز کام کرتے ہیں اور اس کے عوض انہیں قانونًا زیادہ اُجرت ملتی ہے۔ ہر ملازم کو حق حاصل ہے کہ وہ مع تنخواہ چھٹیاں لے سکے، اتوار اور تعطیلات کے دنوں میں کام پر نہ جائے اور غیر مستحق علیحدگی اور کام کی وجہ سے خرابیٔ صحت کے خلاف تحفظ کر سکے۔ مزدوروں اور بیمہ کے ادارون



Marfat.com

۴۵ کی طرف سے ایسی مجلسیں قائم ہیں جو ان حقوق کے تحفظ پر نگاہ رکھتی ہیں۔ وہ یہ بھی دیکھتی ہیں کہ کام کرنے کی جگہ پر حفظانِ صحت کا خیال رکھا جاتا ہے یا نہیں۔ مزدوروں کی مشاورتی مجلس اور عملہ کی مجلس کے ممبران کو علیحدگی کی صورت میں خاص نوٹس ملتا ہے۔ بڑی تعداد میں علیحدگیوں کے لئے خاص قاعدے اور قوانین ہوتے ہیں۔ حاملہ عورتوں کو (جن میں گھریلو خادمائیں بھی شامل ہیں) زچگی سے چھ ہفتہ پہلے اور چھ ہفتہ بعد کام نہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

*

محنت و مزدوری کی منڈی کی پالیسی کا تعین وفاقی وزیر محنت کی نگرانی میں محنت کے دفاتر اور بیروزگاری کے خلاف بیمہ کا وفاقی ادارہ کرتا ہے۔ اس ادارہ میں آجروں، اہلکاروں اور مزدوروں کی یکساں نمائندگی ہوتی ہے۔

محنت مزدوری کے دفاتر ہر دیہاتی اور شہری تعلقہ میں قائم ہیں اور ان کی کئی شاخیں بھی ہوتی ہیں۔ انکا فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ ملازمت کے متلاشیوں کو وہاں بھیجیں جہاں ان کی بہت زیادہ ضرورت ہو۔ اس طرح ان کا یہ فرض بھی ہو جاتا ہے کہ وہ اِن لوگوں کو پیشوں سے متعلق معلومات اور ہدایات بھی بہم پہونچائیں۔ بیروزگاری کی صورت میں یہ دفاتر قوانین کے بموجب امداد دیتے ہیں۔

ملازمت سے متعلقہ تنازعات کا مزدور عدالتوں میں فیصلہ ہوتا ہے جہاں طرفین کے نمائندے بطور مشیروں کے موجود ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسی عدالت کا صدر کوئی جج ہی ہو، اور نہ ہی وکلاء کی موجودگی ضروری ہے۔ ریاستوں کی مزدور عدالتیں اپیل کا ایک ایسا ذریعہ ہیں جو دوسرے قانونی اداروں سے الگ تھلگ ہے۔ آخری اپیل کی عدالت کیسل میں واقع وفاقی مزدور عدالت ہے۔

*

اگر ۱۹۴۵ء کے بعد کے تعمیرِ نَو کے ۴ سال کا جائزہ لیا جائے تو یہ بالکل واضح ہو جائیگا کہ آجروں اور مزدوروں دونوں ہی نے کارخانوں میں ایک اچھا ماحول پیدا کرنے کی کتنی کاوش کی ہے تاکہ کام باہمی عزّت کیساتھ انجام ہو۔ وقت کے تقاضہ کے لحاظ سے دوسرے لوگوں کے ساتھ باعزّت سلوک کرنے کی کوششوں میں صنعت و تجارت کا حصہ بہت بڑا ہے اور قانونی ضرورت سے کہیں زیادہ ہی ہے۔ صنعت میں اجتماعی مصارف کی رقم، جو ملازموں اور پنشن پانیوالوں کے لئے زائد آمدنی کا ذریعہ ہے، براہِ راست آمدنیوں کی تقریباً ۱۴ فیصدی ہوتی ہے۔ تقریباً ۱۵ فیصدی

۴۵ رقم آجر خود بہم پہونچاتے ہیں۔ کچھ بڑی فرموں نے یہ انتظام کیا ہے کہ مزدوروں کو بھی ان کے منافع میں سے کچھ حصّہ ملے۔ اس سب کا اثر یہ ہوا کہ تنازعات کی گنجائش نہیں رہی اور شاذ و نادر ہی مزدور انجمنوں کو سخت اقدامات لینے کی نوبت آئی ہو۔

بہرصورت ایسی ہڑتالیں ہونا جن میں ہڑتالیوں کے رہنما صرف چند کاروباروں میں ہی یا ایک ہی کاروبار کی چند شاخوں میں ہڑتال کرائیں، یہ امر واضح کردیتا ہے کہ آجروں اور سیاسی قوتوں میں لچک کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسروں کی ملازمت میں لوگوں کی تعداد لگ بھگ اکر ڈر ۲۷ لاکھ ہے اس کے برخلاف ۱۹۵۹ء میں ۵۵ کاروباروں میں ملازم ۲۱،۶۴۸ لوگوں نے ہڑتال کی، یہ تعداد کچھ زیادہ نہ ہوئی۔ یہی حال ضائع شدہ دنوں کا ہے جو اسی سال صرف ۶۱،۸۲۵ تھے اور اس کے برخلاف ۱۹۵۸ء میں ۷،۸۰۰،۶۰۰ تھے۔ ہڑتالیوں کی میعاد اوسطاً فی ہڑتالی ۱۹۵۸ء میں ۳۰۹ دن تھی اور ۱۹۵۹ء میں ۲،۹ دن۔

## عورتوں کی حیثیت

۴۶ دوسرے ممالک میں یہ مشہور ہے کہ جرمن عورت گھریلو زندگی بسر کرتی ہے اور ایک حد تک یہ اب بھی صحیح ہے۔ تاہم دوران جنگ میں اور اس کے بعد بھی بہت سی عورتوں کو اپنے گھروں سے باہر بھی کام کرنا پڑا اور بسا اوقات تو خاندان کی کفیل عورتیں ہی ہوتی تھیں۔ جنگ کے خاتمہ پر جب جرمن عورتوں کے شوہر واپس بھی آگئے، تب بھی انہیں اپنے تباہ شدہ مال و متاع کو دوبارہ حاصل کرنے کیلئے کام کرتے رہنا پڑا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ جرمن عورتوں کو اکثر اپنے خانگی دائرے سے باہر رہنا اور بیرونی سرگرمیوں میں مصروف رہنا پڑا۔ بہرحال اکثر عورتیں اس لئے کام نہیں کرتی ہیں کہ وہ ملازمت کا پیشہ اختیار کرنا چاہتی ہیں بلکہ وہ اپنے گھر اور خاندان کے مفاد کے لئے کام کرتی ہیں۔

اس کے دوش بدوش، اور ممالک کی طرح وفاقی جمہوریہ میں بھی پرانی روایات بدل گئی ہیں اور اب زن و شوہر کے درمیان شرکت اور ساجھے کے تصوّر کو فروغ حاصل ہے۔ قانون اساسی کی رُو سے دونوں جنسوں کو برابر کا درجہ حاصل ہے اور اس اُصول کی کامیابی کا سہرا موجودہ نسل کی عورتوں کے سر ہے۔ جہاں تک خدماتِ عامّہ کا تعلق ہے عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق حاصل ہی ہیں، اور محنت مزدوری سے متعلقہ قوانین بھی مساوات کے ضامن ہیں۔ تاہم چند خاص قوانین ایسے بھی ہیں جن کا مقصد کام کرنے والی عورتوں کی حفاظت ہے، مثلاً زچگی کے موقع پر اسباب مہیّا کرنا اور رات



Marfat.com

کے وقت کام کی ممانعت۔

تنخواہ کے بارے میں بھی مساوات کے اصول پر کامیابی کے ساتھ عمل ہو رہا ہے وفاقی عدالت کے ایک فیصلہ کی رُو سے اسی کام کے لئے عورتوں اور مردوں کو مساوی تنخواہ دینا لازمی ہے۔ اس سلسلہ میں آجر لوگ مزدور انجمنوں سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔

مکمل روزگاری کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ صنعت میں عورتوں کی مانگ پیدا ہو گئی ۹۱ لاکھ عورتیں کچھ نہ کچھ کام کر رہی ہیں، اس تعداد میں خاندانوں میں ملازم افراد بھی شامل ہیں۔ زیادہ سے زیادہ عورتوں کو ایسے کاموں کے لئے تیار کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے جن میں ہنر کا دخل ہو۔ فی الحال ۱۹۵۹ء میں صنعت میں ۲۰ لاکھ کام کرنے والی عورتوں میں سے ۱۷ لاکھ سے زیادہ محض مزدور تھیں۔ تجارت کے شعبوں میں ملازم عورتوں کی ایک تہائی تعداد دفاتر میں کام کرنیوالوں کی ہے یا وہ اپنا کاروبار چلا رہی ہیں۔

وفاقی جمہوریہ کے کاروباروں میں خودمختار عہدوں پر فائز لوگوں کی ۲۰ فیصدی سے زیادہ تعداد عورتوں کی ہے۔ مردوں کی تعداد ایسے شعبوں میں ۲٦ لاکھ ہے۔ خودمختار عہدوں پر ۷ لاکھ عورتوں میں ہر ٦ عورتوں میں صرف ایک شادی شدہ ہے۔

*

یونیورسٹیوں میں پڑھنے والی عورتوں کی تعداد جو ۱۹۰۹ء میں صرف ۱۵۰۰ تھی، ۱۹۵۹-۱۹٦۰ء بڑھ کر ۹۷۹،۳۳،۴ ہو گئی۔ ۱۹۵۳ء میں یونیورسٹیوں اور کالجوں میں تعلیم دینے والی عورتوں کی تعداد ۱۸٦ تھی، ان میں سے ۱۳۲ ثقافتی شعبوں میں، ۲۲ قدرتی سائنس کے شعبوں میں اور ۱۵ شعبہ ادویات میں تھیں۔



Marfat.com

## ملازمتوں میں عورتوں کا حصہ (۱۹۵۰ء)

| | فیصدی | | فیصدی |
|---|---|---|---|
| مزدور | ۲۸٫۴ | گھریلو کام اور صحت اور رفاہ عامہ سے متعلق کام کرنے والے | ۸۱٫۷ |
| دفاتر کے ملازم | ۴۲٫۹ | | |
| سرکاری ملازم | ۱۰٫۷ | زراعت میں ہاتھ بٹانیوالے افرادِ خاندان | ۸۰٫۴ |
| خیاط | ۶۴٫۵ | یونیورسٹیوں اور کالجوں میں معلم | ۸٫۷ |
| کیمیاوی صنعت میں کام کرنیوالے | ۲۹٫۲ | اسکولوں میں معلم | ۲۷٫۰ |
| | | جج | ۱٫۹ |
| نظم و نسق سے متعلقہ اور دفاتر میں | ۴۷٫۳ | وکلاء | ۳٫۱ |
| دکانوں پر کام کرنیوالے | ۷۸٫۳ | ڈاکٹر | ۱۴٫۳ |

عورتیں اہم شہری آسامیوں پر بھی ہیں گو کہ بڑے عہدوں پر ان کی تعداد کم ہے۔ وفاقی آئینی عدالت، وفاقی عدالت اعلیٰ اور محنت کی وفاقی عدالت میں چار جج عورتیں ہیں اور نظم و نسق کی وفاقی عدالت کے ایک اعلیٰ ایوان کی صدر ایک عورت ہے۔ سب سے بڑی ریاست شمالی رہائن ویسٹ فیلیا میں ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۴ء تک وزیر برائے امور ثقافتی ایک خاتون تھیں۔ ستمبر ۱۹۵۷ء کے بندیستاغ کے انتخابات کے بعد ایک خاتون کو خاندانوں اور نوجوانوں سے متعلقہ وزارت میں اعلیٰ عہدہ پر فائز کیا گیا۔ موجودہ بندیستاغ میں ۴۹ خواتین ہیں جو کل ممبروں کی تعداد کی ۴٫۹ فیصدی ہوئیں۔ حالانکہ یہ تناسب اس امر کا مظہر نہیں ہے کہ رائے دہندگان میں اکثریت عورتوں کی ہے۔ (۱ کروڑ ۹۳ لاکھ عورتیں بمقابلہ ۱ کروڑ ۶۱ لاکھ مردوں کے) تاہم دوسرے ممالک کی پارلیمانوں کے

## وفاقی انتظامیہ کے عہدوں میں عورتوں کا حصہ (۲ اکتوبر ۱۹۵۹ء)

| افسران | فیصدی | عملہ | فیصدی |
|---|---|---|---|
| سب سے اعلیٰ عہدے | ۱٫۴ | سب سے اعلیٰ عہدے | ۶٫۴ |
| اعلیٰ عہدے | ۲٫۲ | اعلیٰ عہدے | ۲۱٫۰ |
| درمیانہ عہدے | ۱۳٫۴ | درمیانہ عہدے | ۶۶٫۴ |
| چھوٹے عہدے | ۰٫۷ | چھوٹے عہدے | ۷۵٫۹ |



Marfat.com

مقابلہ میں یہ زیادہ ہی ہے۔

یہ امر یوں بھی قابل ذکر ہے کہ ۱۹۵۷ء کے انتخابات کے موقع پر ۳،۵۵۶ مرد اُمیدواروں کے مقابلہ میں صرف ۳۲۷ عورتیں تھیں۔ جرمنی میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق ۱۹۱۹ء سے حاصل ہے۔

۴۶ یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طلبا ر میں خواتین کی تعداد [1] (موسم سرما ۶۰ - ۱۹۵۹ء)

| | |
|---|---|
| علم وادب | ۱۹،۲۷۱ |
| قانون اور اقتصادیات | ۵،۷۸۰ |
| قدرتی سائنس | ۳،۷۱۲ |
| علمِ طب | ۱۰،۵۶۹ |
| دوسرے شعبے | ۴،۶۴۷ |
| میزان (کل طلبا کی تعداد کا ۲۱.۶ فیصدی) | ۴۳،۹۷۹ |

[1] مع دوسرے ممالک سے آئے ہوئے طلبار کے۔

عورتوں کو جمہوریت کے طور طریقوں میں تربیت دینا' اُن کی اپنی ۷۰ انجمنوں کے ہاتھوں میں ہے۔ سب سے اہم انجمنیں یہ ہیں :-

جرمن کیتھولک عورتوں کی انجمن عاملہ

جرمنی کی مزدور انجیلی عورتوں کی انجمن

جرمنی کی غیر فرقہ وارانہ عورتوں کی انجمن عاملہ

عورتوں کی کئی انجمنیں آپس میں مل جل کر مشترکہ طور پر عورتوں کے مفادات کی نگہداشت کرتی ہیں۔ انہوں نے عورتوں کے مفادات سے متعلق مسائل کے بارے میں ایک دفتر اطلاعات بھی قائم کر رکھا ہے۔ عورتوں کی انجمنیں لوگوں کی نگاہوں میں قابلِ وقعت سمجھی جاتی ہیں اور حکام اور عوام سے متعلق ادارے ان کی رائے سے مستفید ہوتے ہیں۔ ان انجمنوں کا مقصد صرف یہ ہے کہ عورتیں شہری مسائل اور ملکی معاملات میں تعاون کرنے کی اہل ہو سکیں۔

موجودہ سوسائٹی میں عورتوں کو مناسب جگہ دینے اور مساوات کے اُصول پر اُن کو عہدے دلانے کی غرض سے بندیستاغ کے ایماء پر وفاقی وزارتِ داخلہ میں عورتوں کا ایک خاص محکمہ قائم کیا گیا ہے جس کی نگرانی ایک خاتون کرتی ہیں۔



Marfat.com

# نوجوان

۴۷ آزاد ممالک میں نوجوان اپنے حالات کے مطابق آپس میں رابطہ قائم کرتے ہیں۔ چنانچہ جنگ کے خاتمہ پر نوجوانوں نے جو آپس میں میل جول قائم کیا اس کی سب سے اوّل تو وجہ یہ تھی کہ سب ہی تکالیف اٹھائے ہوئے تھے اور ایک دوسرے کی سننی چاہتے تھے اور دوسری وجہ سبھوں کی یہ خواہش تھی کہ تعمیرِ نو کے کاموں میں ہاتھ بٹائیں۔

اب نوجوانوں کے وسیع گروہ قائم ہیں جن کے ایک ہی جیسے عزائم ہیں اور یہی گروہ نوجوانوں سے متعلق تمام سرگرمیوں کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے دوسرے لوگ بھی ایسی کلبوں وغیرہ میں دلچسپی لیتے ہیں جن کا تعلق تفریحی مشاغل سے ہوتا ہے جیسے فوٹوگرافی، جسمانی تفریحی مشغلے، فلم کی کلبیں، ادبی مجالس اور موسیقی کی انجمنیں۔

"جرمن نوجوانوں کا وفاقی ادارہ" باہمی تعاون کے اصول پر قائم ہے اور اس کے ۶۰ لاکھ سے زیادہ ممبر ہیں۔ یہ گیارہ ریاستوں اور مغربی برلن کے نوجوانوں کے اداروں پر مشتمل ہے اور انکے علاوہ اس میں ۱۴ دیگر نوجوانوں کے ادارے بھی شامل ہیں۔ اس ادارہ کا نصب العین یہ ہے کہ نوجوانوں کے لئے بہتر سماجی، اخلاقی اور ثقافتی زندگی بسر کرنا ممکن ہو سکے اور وہ جمہوریت اور بین الاقوامی



Marfat.com

دریائے ڈینیوب پر یوخن شائن بند، یہ
وسطی یورپ میں بہتے پانی پر سب سے بڑا
بجلی گھر ہے

"فرانکفورٹ کراس" جہاں پر کیسل ۔ مین ہائم اور
کولون ۔ ڈرز برگ کی آٹوبان سڑکیں ملتی ہیں

دریائے رہائن پر واقع شہر ریماگن کے نزدیک نئی وفاقی سڑک کا ایک حصہ
پُل کی شکل میں

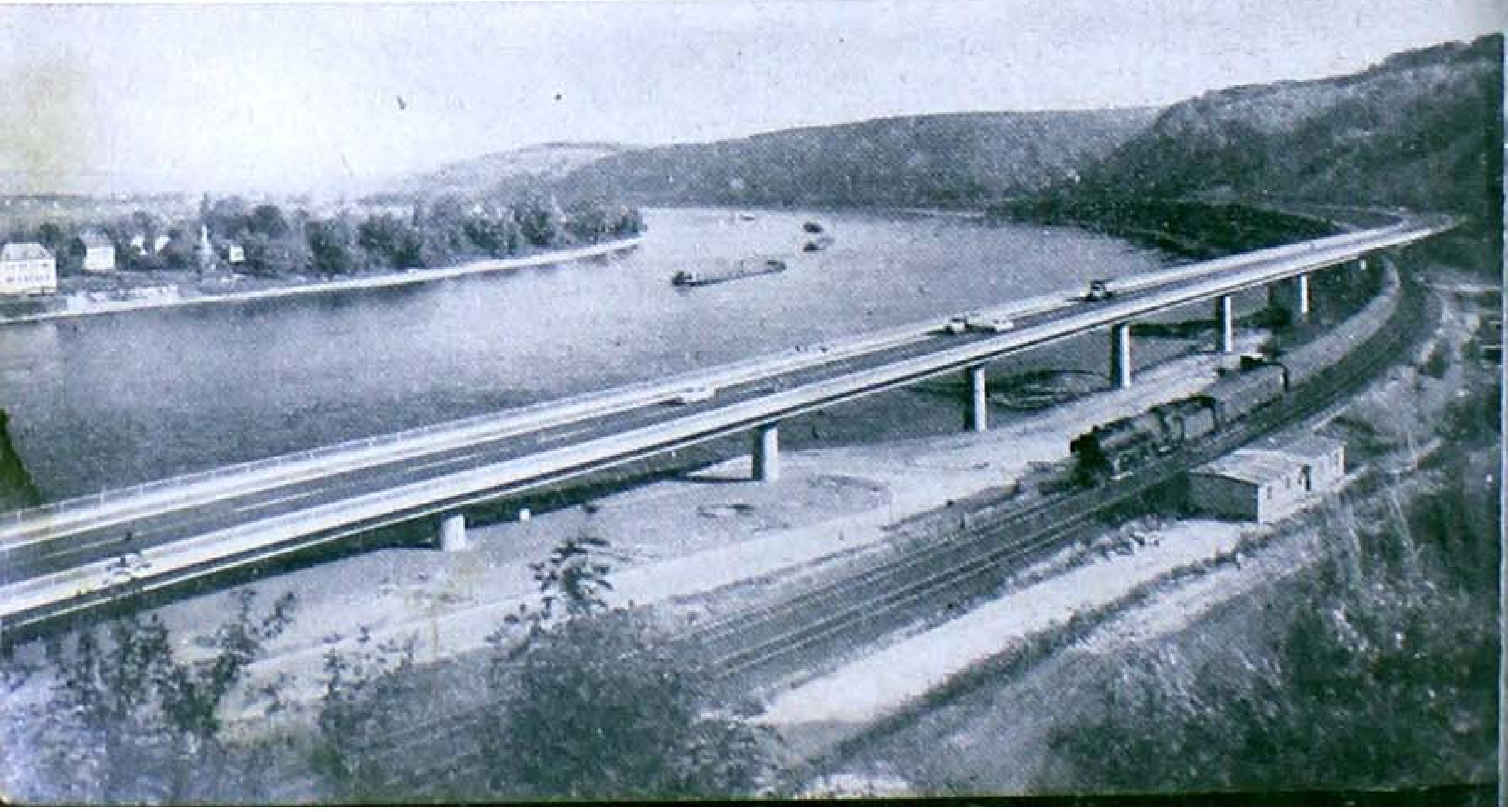

Marfat.com

# وفاقی جرمن ڈاک

ڈاک کے ٹکٹ مشینوں کے ذریعہ

ٹکٹ اور ریزگاری دینے والی مشینوں کا
بسوں میں استعمال وقت بچاتا ہے

گھروں کے باہر لگے ہوئے لیٹر بکس ڈاکیہ کیلئے
سہولت کا باعث ہوتے ہیں

Marfat.com

ہیمبرگ کی بندرگاہ میں ایک بڑی کشتی

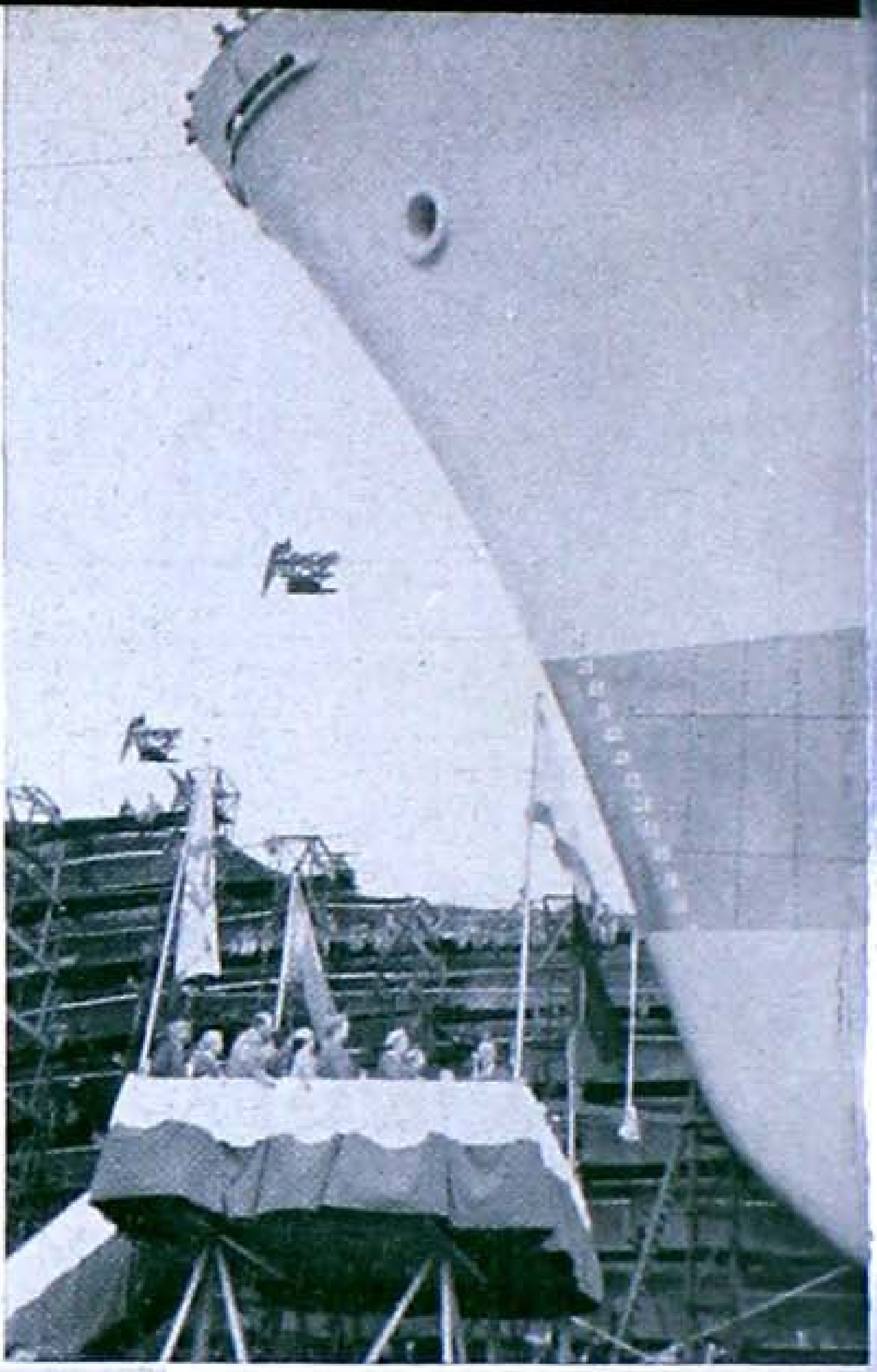

"تھیوڈور ہوائس" نامی
سمندر میں چلنے والا مسافری جہاز،
یہ وفاقی ریلوے کی ملکیت ہے

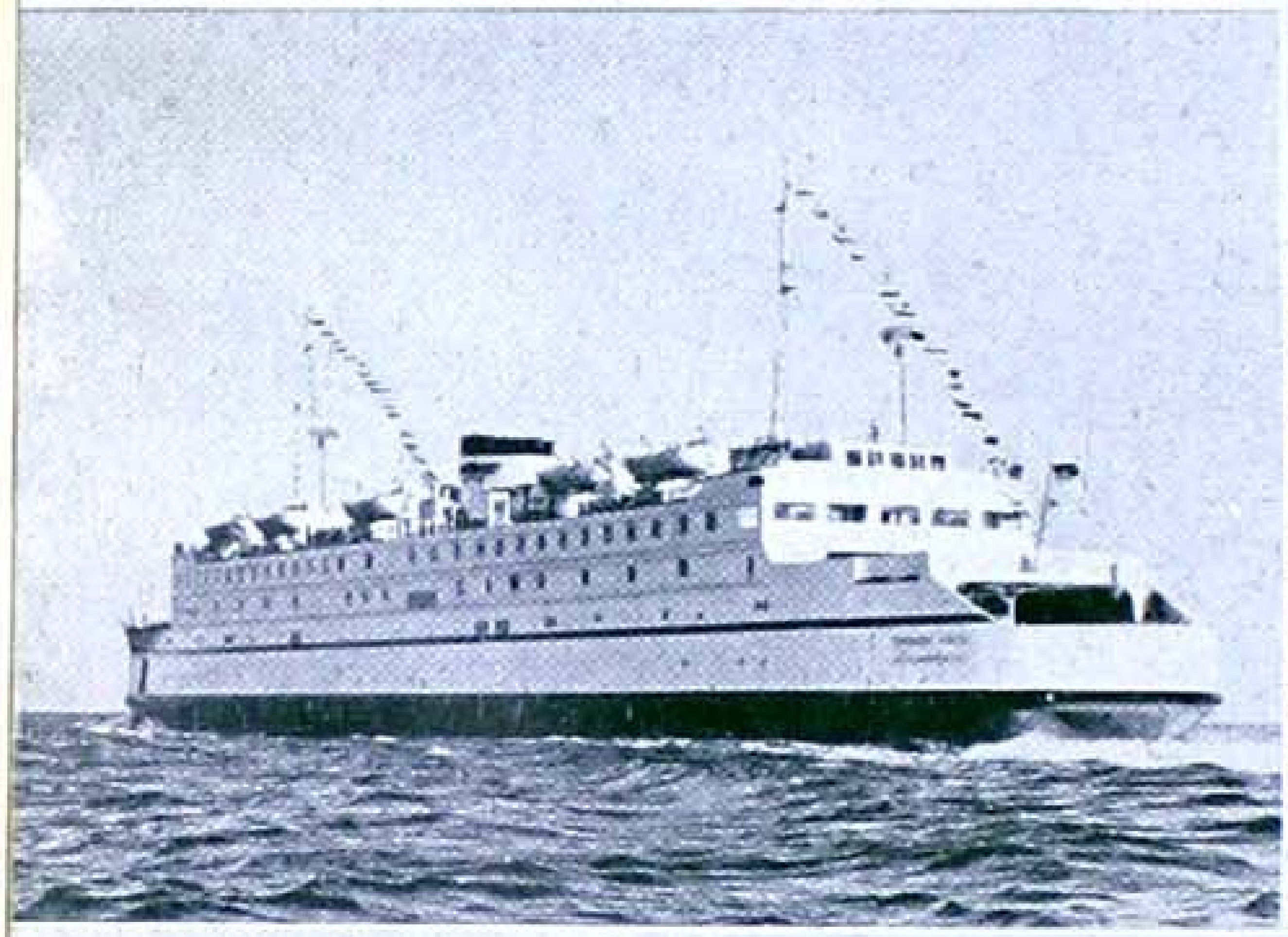

یورپ کے دوسرے ممالک تک جانے والی
ڈیزل کی تیز رفتار ریلوے ٹرین

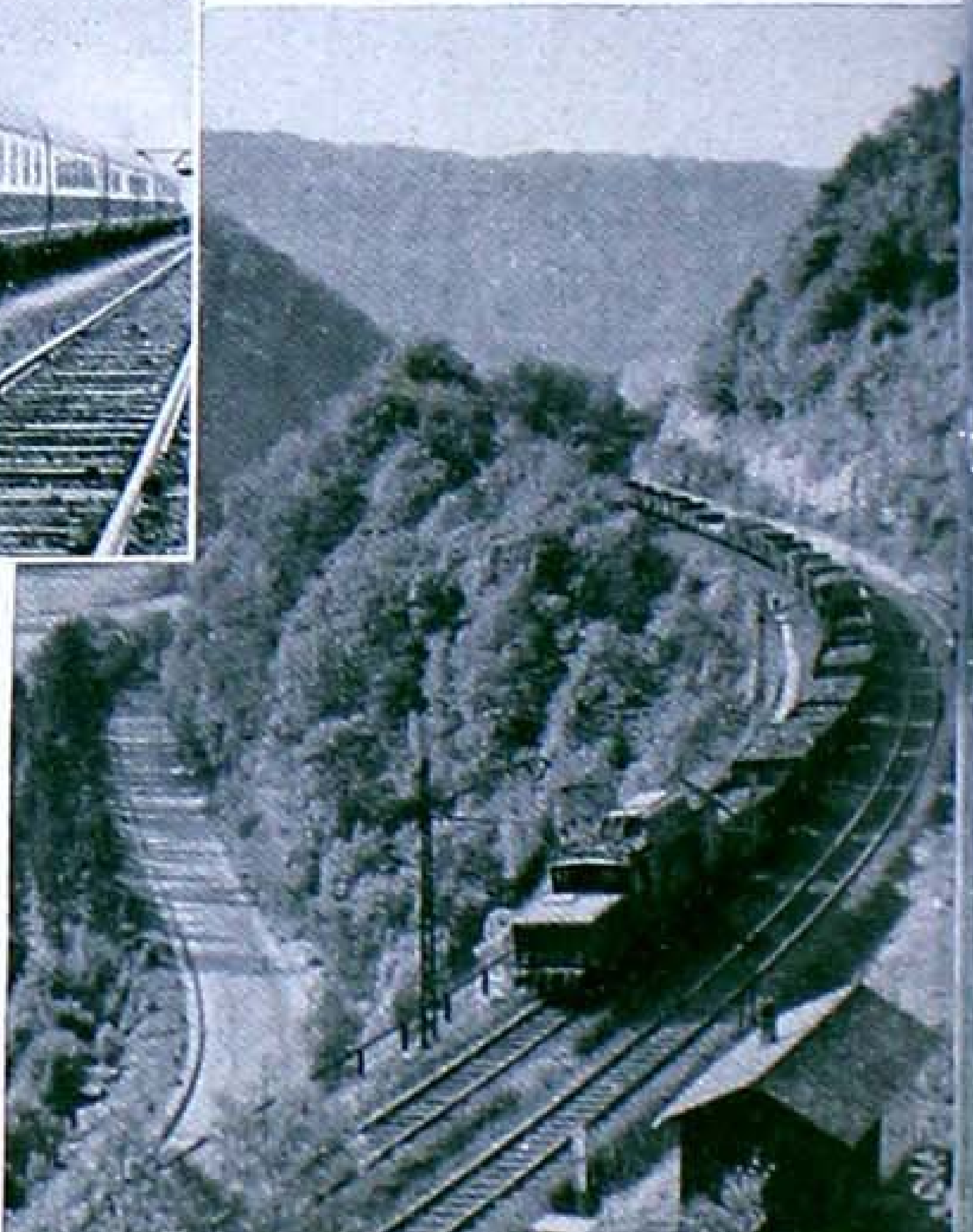

وفاقی ریلوے کی ایک مال گاڑی
سٹٹگارٹ سے اُلم کے راستہ میں
ایک ڈھلان پر

Marfat.com

کولون سے ہانوفر تک جانیوالی
آٹوبان سڑک کے کنارے
آرام گاہ

ہانوفر کے نزدیک
گاربسن میں
آٹوبان سڑک پر ریسٹوران

آٹوبان سڑک پر سٹٹگارٹ سے
اُلم تک کے راستہ میں ایک میل
لمبا مالاکوف کا پُل

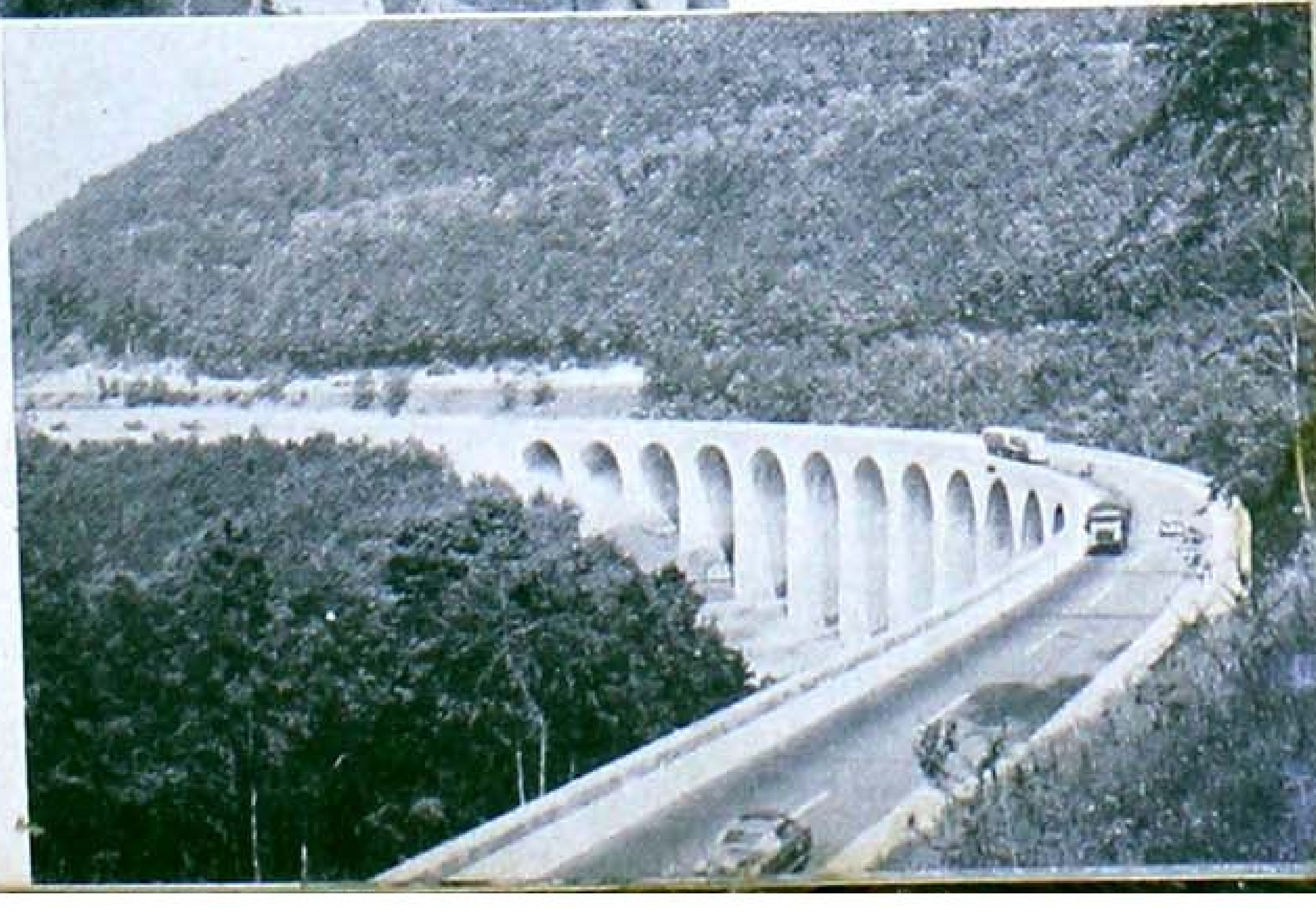

Marfat.com

## نوجوانوں کی اہم جماعتیں (تخمیناً)

| | |
|---|---|
| کھیلوں کی جماعتیں (Deutsche Sportjugend) | ۳۰،۰۰،۰۰۰ |
| کیتھولک گروہ | ۱۰،۰۰،۰۰۰ |
| انجیلی گروہ | ۱۰،۰۰،۰۰۰ |
| مزدور انجمنوں کے گروہ | ۷،۵۰،۰۰۰ |
| اشتراکی گروہ — Die Falken | ۱،۰۰،۰۰۰ |
| مشرقی جرمن گروہ | ۱،۵۰،۰۰۰ |

اخوت کو ترقی دے سکیں۔ دوسری طرف "سیاسی نوجوانوں کی انجمن" ہے جس کے ذریعہ سیاسی پارٹیوں کے نوجوان ممبر آپس میں بلا روک ٹوک ملتے ہیں، اس انجمن کی توجہ سیاسی تعلیم پر مرکوز ہے۔" نوجوانوں کے مفاد کے تحفظ کی مجلس عاملہ" جیسا کہ اس کے نام سے عیاں ہے، ہر اس گروہ یا انجمن کے لئے جس کا کام ایسے سماجی اُمور سے متعلق ہو، ایک اعلیٰ انجمن کی حیثیت رکھتی ہے۔" نوعمر لوگوں کی مساعی کی حوصلہ افزائی کی وفاقی مجلسِ عاملہ" (Jugendaufbauwerk) ان تمام لوگوں کو یکجا کرتی ہے جن کو نوجوانوں کے لئے عملی کام سے گہری دلچسپی ہے۔ اس مجلس نے حال میں ہی نوجوان نو آبادوں کو صلاح دینے کی غرض سے ایک وفاقی دفتر قائم کیا ہے۔ اس دفتر کے فرائض میں عہدِ تبدیل میں پیدا

## نوجوانوں کے لئے وفاقی منصوبہ (۱۹۶۰ء-۱۹۵۰ء)

| | جرمن مارک (لاکھوں میں) | ڈالر | پاؤنڈ |
|---|---|---|---|
| نوجوانوں کے لئے تربیتی مرکز | ۹۶۸ | ۲۳۲ | ۸۲ |
| طلباء کے ہوسٹل | ۲۲۵ | ۵۴ | ۱۹ |
| نوجوانوں کے گروہ | ۵۰۴ | ۱۲۱ | ۴۳ |
| نوعمر نوآباد | ۸۵۸ | ۲۰۵ | ۷۳ |
| سیاسی تعلیم | ۲۳۱ | ۵۵ | ۲۰ |
| نوجوانوں سے متعلق تربیت (ادب، فلم، تھیٹر) | ۲۳۷ | ۵۷ | ۲۰ |
| دیہاتوں میں نوجوان | ۱۳۸ | ۳۳ | ۱۲ |
| نوجوانوں کے لئے وفاقی منصوبہ برلن | ۱۸۶ | ۴۵ | ۱۶ |

امداد کیلئے مزید رقم: تربیت دینے والے بین الاقوامی اجلاس، بہبودِ نوجواناں، تحفظ نوجواناں، فالتو اوقات کے مرکز، لڑکیوں کی تعلیم نوجوانوں کے وفاقی کھیل۔ میزان: ۳۲ کروڑ ۹۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۷ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) نوجوانوں پر صرف کرنے کے لئے۔



Marfat.com

۴۷ ہونیوالے مسائل اور پیشہ ورانہ تربیت سے تعلق رکھنا شامل ہے۔

"نوجوانوں کے لئے وفاقی منصوبہ" میں جس کی بارہویں بار تجدید کی جارہی ہے اس امر کا اہتمام کیا گیا ہے کہ نوجوانوں کی سرگرمیوں کی مسلسل ہمت افزائی ہوتی رہے۔ ۱۹۶۰ء کے لئے ۸ کروڑ جرمن مارک (یا ۱ کروڑ ۹۲ لاکھ ڈالر یا ۶۸ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم اس منصوبہ کیلئے وقف کی گئی۔

اس منصوبہ سے متعلق تمام امور میں اور ساتھ ہی تمام ایسی قانون سازی میں جس کا تعلق نوعمروں سے ہو اور ایسے معاملات میں جو ہنگامی ضروریات سے متعلق ہوں، وفاقی حکومت کو ایک مجلس (Kuratorium) صلاح دیتی ہے۔ اس مجلس میں نوجوانوں کی جماعتوں، طلباء کی انجمنوں، فلاح و بہبود کی جماعتوں، فرقہ وارانہ اداروں اور ریاستوں، بندلیستاغ اور متعلقہ وزارتوں کے نمائندے شرکت کرتے ہیں۔

نوجوانوں کی اقامت گاہوں کی تحریک نے بین الاقوامی مجالس منعقد کر کے قوموں کے درمیان رابطہ قائم کر رکھا ہے۔ ۱۹۵۹ء میں تقریباً ۸۰ لاکھ راتیں نوجوانوں کی اقامت گاہوں میں بسر کی گئیں، راتیں بسر کرنیوالوں میں ۴٫۸۵٫۰۰۰ نوجوان دوسرے ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ ۱۹۶۰ء میں اس تحریک کے زیر اہتمام ۷۱۹ اقامت گاہیں چل رہی تھیں جس میں ۵٫۲۰۰ سے زیادہ پلنگ تھے۔

*

نوجوانوں کی جماعتیں ایک بڑی تعداد میں رسائل وغیرہ شائع کرتی ہیں۔ وفاقی علاقہ میں ان کے رسالوں کی کل بکری کی تعداد تقریباً ۱ کروڑ ۱۰ لاکھ کاپیاں ہے۔ ان رسالوں میں سب سے اہم وہ ہیں جو ۹ سے ۱۵ سال تک کی عمر کے نوجوانوں کے لئے ہیں۔ اسکولوں کے رسالوں نے جن کی تعداد ۳۷۰ سے زیادہ ہے، ایک انجمن قائم کی ہوئی ہے جس کا نام "Junge Presse" ہے۔

*

پیشوں سے متعلق تربیتی اسکولوں میں وفاقی علاقہ میں (سارلینڈ اور مغربی برلن کے علاوہ) ۵۸ء/۱۹۵۷ء کے تعلیمی سال میں ۲۰ لاکھ نوجوان تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ان میں سے ۱۵ لاکھ کو صنعتی یا تجارتی فرموں کی طرف سے خاص معاہدوں کے تحت تربیت دی جارہی تھی اور باقی ۵ لاکھ بھی کسی نہ کسی خاص انتظام کے تحت تربیت حاصل کر رہے تھے۔ اندازہ ہے کہ اس قسم کی تربیت حاصل کرنیوالوں میں نوعمروں کی تعداد کم ہوتی جائے گی۔ ۱۹۵۴ء میں ۹٫۰۰٫۰۰۰ لڑکے اور لڑکیاں کسی پیشہ کے لئے تربیتی اداروں میں داخل ہوئے تھے، ۱۹۶۰ء میں ان کی تعداد صرف ۵٫۷۰٫۰۰۰ رہ گئی تھی۔ ۱۹۵۷ء کے



Marfat.com

اختتام پر ۷ر۸۸ر۰۰۰ شاگردوں اور اُمیدواروں کے نام ایوانہائے صنعت وتجارت کی فہرستوں پر تھے اور ۵ر۲۹ر۰۰۰ نام دستکاریوں کے ایوانوں کی فہرستوں پر۔

۱۹۵۴/۵۵ء میں ہر ۱ر۰۰۰ نوجوان لڑکوں میں پیشہ کی تقسیم یہ تھی :

| | |
|---|---|
| دوکاندار | ۱۱۴ |
| خوردہ فروش | ۱۷ |
| کلرک | ۹۱ |
| مشین فٹر | ۶۹ |
| معمار | ۶۶ |
| کسان | ۲۴ |

*

ہر ۱ر۰۰۰ لڑکیوں میں :

| | |
|---|---|
| دوکاندار | ۳۲۱ |
| خانگی امور سے متعلق پیشے | ۱۲۰ |
| خیاطی کا کام | ۷۸ |

جب کئی پیشوں میں سے ایک پسند کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے تو لڑکے عموماً بڑی صنعتوں مثلاً دھات کی صنعت کو، اور تجارتی اور تیکنیکی پیشوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ تعمیراتی صنعت اور اس سے متعلقہ صنعتوں، لکڑی کے کاموں، چمڑہ کی تجارت اور کھانے پینے کی چیزیں تیار کرنے کے کاموں میں نوجوانوں کی دلچسپی کم ہوتی جارہی ہے۔ لڑکیاں ایسی تربیت میں زیادہ دلچسپی لینے لگی ہیں جو خاص اسکولوں میں دی جاتی ہو خصوصاً جہاں تجارتی مضامین پر زیادہ زور دیا جاتا ہو۔ معلّمی کے پیشوں میں، لڑکیاں ایسی جگہوں کو ترجیح دیتی ہیں جن کا تعلّق کسی کاروباری دفتر سے ہو، دوکان پر کام کرنے کے پیشہ کی مقبولیت اور بھی کم ہوگئی ہے۔

انٹرمیجیٹ کا امتحان پاس کرنے کے بعد ہائی اسکول چھوڑنے کا رجحان کم ہوتا جارہا ہے۔ اب زیادہ طلبا میٹرک کرنے کے بعد یونیورسٹی میں جانے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ ایسے لڑکے جو انٹرمیجیٹ اسکول چھوڑتے ہیں اور ایسے جو ہائی اسکول میں اپنی تعلیم پوری کرلیتے ہیں وہ مشینری اور بجلی سے متعلقہ انجینیرنگ کی تربیت کی طرف زیادہ مائل ہورہے ہیں۔

*

نوعمروں سے متعلق قوانین وضع کرنے میں اس کا خیال رکھا جاتا ہے کہ نوعمروں کو تمدّن کے ضرر رساں اثرات کے خلاف اپنے تحفظ کا حق حاصل ہو، ان کی بڑھتی ہوئی عمروں کے دوران کسی بھی بحران کا مقابلہ کرنے کیلئے ان کو امداد حاصل ہوسکے، بڑوں میں بھی نوعمروں کے تحفّظ کا خیال پیدا ہو، اور حکومت لڑکوں اور لڑکیوں کے مفاد کے لئے اسکولوں میں اور اسکولوں کے باہر ضروری فرائض



Marfat.com

۴۷ انجام دے۔ حکومت، نوجوانوں کی جماعتوں اور نوعمروں کے مابین باہمی تعاون کی برکتیں نمایاں ہوتی جارہی ہیں۔ نوجوان اپنے دھندوں میں اور زندگی کے دوسرے شعبوں میں اپنی اُمیدیں پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ آزاد فرقوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور ان کی سرگرمیوں کی افادیت بھی بڑھتی جارہی ہے۔ ۱۹۴۵ء میں اور اس کے فوراً بعد نوجوانوں کے دلوں میں حکومت کیلئے کوئی ہمدردی باقی نہیں رہی تھی، اب وہ حکومت کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ یہ بات ان نوجوانوں پر بھی صادق آتی ہے جو نوعمروں کی جماعتوں کے ممبر نہیں ہیں۔

## مذہب اور کلیسا

۴۸ مذہبی فرقوں کے حقوق کے معاملہ میں وائمر دستور میں جو کچھ شامل تھا وہ دستورِ اساسی میں لے لیا گیا ہے اور ان حقوق سے متعلق قوانین اب بھی پہلے کی طرح قائم ہیں۔ حکومت پر انکی طرف سے ذمہ داریاں اب بھی عائد ہیں۔ حکومت کلیسائی املاک کے حقوق کی ضمانت اب بھی کرتی ہے۔ آزادیٔ مذہب اب بھی حاصل ہے اور حکومت اتوار اور کلیسائی تعطیلات کو مانتی ہیں۔ آزادیٔ مذہب بنیادی حقوق میں سے ہے۔ حکومت کی طرف سے کسی خاص کلیسا کی سرپرستی دوبارہ ممنوع کردی گئی ہے۔ کیتھولک کلیسا کی آزادی کی ریاستوں کے کئی اور رائش کے ایک اقرار نامہ کی رُو سے ضمانت کی گئی ہے۔ پروٹسٹنٹ کلیسا کو بھی اسی نوعیت کے اقرار ناموں اور آئینی تحفظات کی رُو سے اتنا ہی درجہ حاصل ہے جتنا کیتھولک کلیسا کو۔

آبادی کے ۹۶ فیصدی سے زیادہ لوگ دونوں کلیسائی فرقوں میں سے ایک سے تعلق رکھتے ہیں۔ وفاقی جمہوریہ میں دونوں میں تناسب یکساں ہے مگر نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک میں (مع مشرقی برلن) ۲۰ لاکھ کیتھولک کے مقابلہ میں ا کروڑ ۵۲ لاکھ پروٹسٹنٹ ہیں۔ مہاجرین میں ۷۰ سے ۸۰ فیصدی تک پروٹسٹنٹ ہیں۔ چنانچہ وفاقی جمہوریہ کی ریاستوں میں تارکانِ وطن کے آنے کی وجہ سے پروٹسٹنٹ لوگوں کی تعداد مسلسل بڑھتی جارہی ہے۔ وفاقی جمہوریہ میں پروٹسٹنٹ لوگوں کی اکثریت شمالی علاقوں میں ہے اور کیتھولک کی جنوب میں۔ شمالی رہائن ویسٹ فیلیا، رہائن لینڈ پالاتی نیت اور باویریا میں بیشتر لوگ کیتھولک ہیں اور دوسری ریاستوں میں پروٹسٹنٹ، علاوہ بادن ورٹمبرگ کے جہاں دونوں کی تعداد تقریباً یکساں ہے۔



Marfat.com

## مذہبی فرقے

(وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن کے ۱۹۵۰ء کے شمار آبادی کے مطابق)

| فرقہ | آبادی کا فیصدی |
|---|---|
| جرمنی میں پروٹسٹنٹ کلیسا | ۵۱ر۰ |
| پروٹسٹنٹ آزاد کلیسائی فرقے | ۱ر۰ |
| رومن کیتھولک کلیسا | ۴۳ر۸ |
| "روم سے آزاد" کیتھولک کلیسا | ۰ر۱ |
| یہودی مذہبی فرقے | ۰ر۰ |
| دوسرے مذہبی فرقے، قومی اور بین الاقوامی | ۰ر۰ |
| آزاد مذہبی عقائد کے لوگ | ۳ر۷ |
| جن کی کوئی تفصیل درج نہیں | ۰ر۳ |

مہاجرین کے لئے جگہ جگہ آبادکاری کا انتظام کئے جانے کی وجہ سے کئی علاقوں میں ایسا ہوا کہ جہاں صرف کیتھولک لوگ رہتے تھے وہاں اب ایک بڑی تعداد پروٹسٹنٹ لوگوں کی ہے دوسرے علاقوں میں اور اس کے برعکس۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی علاقوں میں نئی گرجائیں بنائی گئیں اور نئے اسکول وجود میں آئے اور اس طرح حکومت اور کلیسا دونوں پر کافی بار پڑا خصوصاً اس وجہ سے بھی کہ مہاجرین اپنی اپنی کلیساؤں سے گہرا رشتہ رکھتے ہیں۔

*

جرمنی کی انجیلی کلیسا سے تعلق رکھنے والا فرقہ (EKD) کئی اقسام پر مشتمل ہے اور اس کی ۲۹ مقامی کلیسائیں ہیں۔ اس کے مذہبی قوانین (Synode) وضع کرتا ہے۔ اس کی مجلس کے صدر برلن کے اسقف اوٹو دیبیلی ہیں اور ان کے نائب ہانس للجے ہیں۔ بیشتر لوتھرن کلیسائیں "جرمنی کی انجیلی لوتھرن متحدہ کلیسا" سے تعلق رکھتی ہیں جس کے تقریباً ۰۰۰ر۸۰۰ر۷۱ پیرو ہیں۔ پروٹسٹنٹ یونین بھی ہے جس کے ۰۰۰ر۰۰۰ر۴۷ر۱ پیرو ہیں اور دو "اصلاح شدہ"



Marfat.com

کلیسائیں جن کے ۵٬۰۰۰ سے
کم۔
۱۷٬۳۰۰ کلیسائی آسامیوں
کے لئے پادریوں کی تربیت کا انتظام
یونیورسٹیوں کے بارہ مذہبی شعبوں
کے ذریعہ یا بیتھل، ددپرتال اور
نیون ڈیٹلساؤں میں واقع مذہبی
اداروں کے ذریعہ کیا گیا ہے۔
پروٹسٹنٹ کلیسا تقسیم شدہ جرمنی
کے لئے ایک مضبوط کڑی کا فرض
انجام دیتی ہے۔ اس کی مجالس
وفاقی جمہوریہ اور نام نہاد جرمن
ڈیموکراٹیک ریپبلک دونوں ہی
کی کلیساؤں کے اراکین پر مشتمل ہیں
ان اراکین کی تعداد دونوں علاقوں
کی کلیساؤں کی وسعت کی مناسبت
سے ہے۔ تمام کلیسائی ادارے اپنی
اپنی سرگرمیوں میں لگے رہتے ہیں
پروٹسٹنٹ کلیسا اور آزاد
کلیساؤں خصوصاً میتھوڈسٹ
اور بیپٹسٹ کے مابین تعاون،

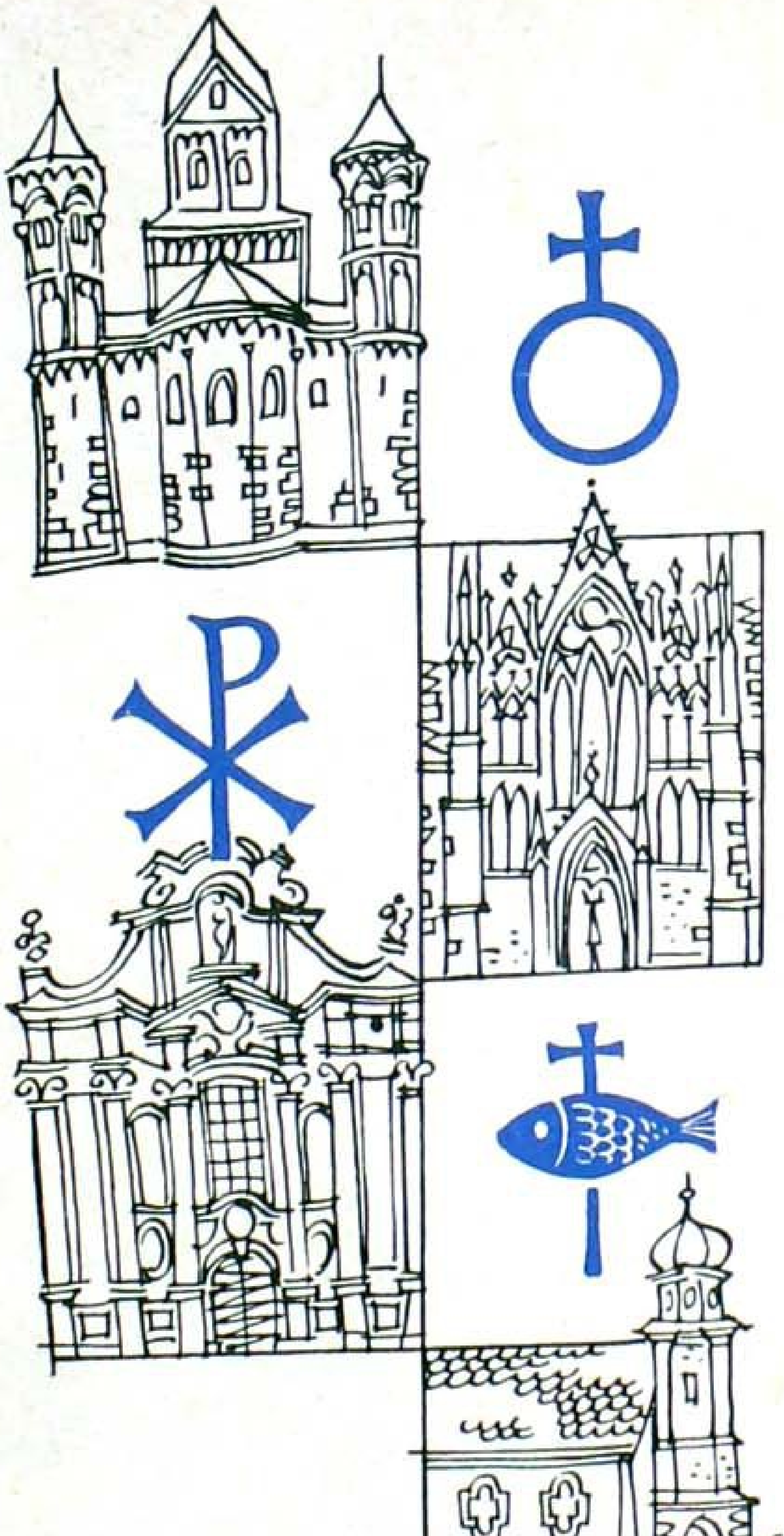

"جرمنی کی عیسائی کلیساؤں کے فرقۂ عاملہ" کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ پروٹسٹنٹ آزاد کلیساؤں کے تقریباً ۵۰٬۰۰۰ پیرو ہیں۔ اس کے علاوہ چند مذہبی ادارے ایسے ہیں جن کے ممبروں کی تعداد تو قلیل ہے مگر ان کی مصروفیات بہت زیادہ ہیں۔ آزاد کلیسائیں اور چھوٹے فرقے حکومت سے کوئی مالی امداد حاصل نہیں کرتے اور نہ ہی بڑے فرقوں کی طرح سرکاری اسکولوں میں مذہبی تعلیم کے



Marfat.com

معاملہ میں اب ان کے لئے کوئی خاص انتظام ہے۔ ضروری انتظام کئے جانے پر ان فرقوں کے عقیدوں کے بچے پروٹسٹنٹ فرقہ کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

*

کارڈنالوں کے ادارہ کے تین ممبر کیتھولک کلیسا مہیا کرتی ہے۔ یہ کولون اور میونخ کے اسقفِ اعظم اور برلن کے اسقف ہیں۔ اس کے علاوہ پاپائے روم کے دربار میں بھی ایک جرمن کارڈنال ہوتا ہے اور وہاں کا ایک اسقف وفاقی جمہوریہ میں سفارتی عہدہ رکھتا ہے۔ جرمنی میں لشپ کے تعلقہ کی حیثیت ۱۹۲۱ء سے وہی چلی آ رہی ہے کیونکہ کلیسا سیاسی تبدیلیاں صرف اسی وقت جائز مانتی ہے جب تمام متعلقہ لوگ بین الاقوامی عہدناموں کے ذریعہ ان تبدیلیوں کا اقرار کریں۔ اسی وجہ سے اسقفِ اعظم نے اوڈر نیسے کے پار خالی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوئی پادری نہیں بھیجے ہیں، وہاں کی کلیساؤں کی پولستانی لوگ ہی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ اسقفِ اعظم کا یہ رویّہ رائش کے ساتھ کئے ہوئے عہدنامہ کے مطابق ہے۔

وفاقی علاقہ کی حدود میں ہیمبرگ، فرائبرگ، کولون، ایسن، پیڈربورن اور فرائسنگ کے کلیسائی اضلاع شامل ہیں۔ جرمن کیتھولک لوگوں کی نمائندگی فُلدا میں منعقد ہونے والی پادریوں کی کانفرنس میں ہوتی ہے۔ دینیات کے طلباء کی تربیت کا انتظام یونیورسٹیوں، باویریا کے مذہبی کالجوں یا کلیسائی کالجوں میں ہے۔

*

مذہبی فرقوں میں Benedictines ۱۳۰۰ سال سے روحانی طور پر سب سے زیادہ رسوخ رکھتے ہیں۔ اس وقت Dominicans کا تعلق خاص طور پر سماجی مسائل سے ہے اور Franciscans کا مشنوں اور رُوحانی علاج سے۔ دینیات کے معاملات میں Jesuits سب سے آگے ہیں۔

تقریباً تمام سرگرم عمل افراد اور ادارے "جرمن کیتھولکوں کی مرکزی مجالس" سے تعلق رکھتے ہیں۔

نیشنل سوشلزم کا مقابلہ پروٹسٹنٹ اور کیتھولک عیسائیوں نے دوش بدوش کیا تھا اور اس طرح ان کی آپس میں مفاہمت بڑھ گئی اور انہوں نے مشترکہ طور پر سیاسی ذمہ داریاں قبول کیں۔ ۱۹۳۳ء سے دونوں فرقوں کی برادریوں کی سرگرمیوں میں اور کلیساؤں سے نوجوانوں کے تعلق میں اضافہ



Marfat.com

۴۸ ہوگیا ہے۔ نوجوانوں کی انجمنوں کی سرگرمی پر وٹسٹنٹ اور کیتھولک دونوں ہی کرتے ہیں۔ ان انجمنوں میں دونوں فرقوں کے تقریباً دس دس لاکھ نوجوان ممبر ہیں۔ کیتھولک نوجوانوں کی انجمنوں نے سب سے زیادہ رسالہ جات شائع کئے ہیں۔

کیتھولک ہمیشہ ہی سے پیشہ ورانہ کاموں میں سرگرم عمل رہے ہیں اور اب بھی ہیں (مثلاً کیتھولک مزدوروں کی تحریک)۔ پروٹسٹنٹ کلیسا بھی اپنے فرائض پروٹسٹنٹ مزدوروں کی تحریک، فرانڈ والڈ اجتماعی درسگاہ اور دوسرے ذرائع سے ادا کرتی ہے۔ ان کی تقریباً ہر گرجا کی اپنی درسگاہیں ہیں۔ وفاقی جمہوریہ کی روزمرہ کی زندگی کا تصور ان درسگاہوں کے بغیر کیا ہی نہیں جاسکتا۔ کیتھولکوں کی بھی بنیسبرگ اور ہاہنہائم میں درسگاہیں ہیں۔ کیتھولک ۱۸۴۸ء سے اجتماعی جلسے کرتے آرہے ہیں اور پروٹسٹنٹ بھی ۱۹۵۰ء سے۔ ان اجتماعوں کے ذریعہ یہ دونوں فرقے عوام سے نزدیک تر ہوگئے ہیں۔ ان جلسوں سے نہ صرف کلیسائی زندگی پر روشنی پڑتی ہے بلکہ یہ مسائلِ حاضرہ پر غور و فکر کرنے کا بھی بہت اچھا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔

علمی میدان میں کیتھولک قدامت پسند رجحانات کے حامل ہیں۔ وہ مطالعہ کی کلاسیکی شاخوں کو ترجیح دیتے ہیں، یعنی فنون، علمِ قانون اور علمِ طب کو۔ حال ہی سے وہ کاروبار کے انتظام کے انتظام کے معاملہ میں بھی دلچسپی لینے لگے ہیں۔ مزدوروں میں زیادہ لوگ کیتھولک ہیں، پروٹسٹنٹ لوگوں کی تعداد اپنا کاروبار کرنے والوں، سفید پوش ملازمین اور سرکاری عہدہ داروں میں زیادہ ہے۔ ان کا رجحان صنعت، تجارت اور کاروبار کی طرف بھی زیادہ ہے۔

کلیساؤں کا خیرات سے متعلق کام کیتھولک لوگوں کے لئے Caritas کی انجمن کرتی ہے جس کی بہت سی مخصوص شاخیں ہیں۔ پروٹسٹنٹ لوگوں کا یہ کام Innere Mission اور "پروٹسٹنٹ

## کیتھولک اہلِ کلیسا

| | |
|---|---|
| گرہست پادری (۳۱ دسمبر ۱۹۵۴ء) ........ | ۲۱٫۰۱۰ |
| مذہبی منصب کے عہدہ دار (۳۰ جون ۱۹۵۵ء) ...... | ۱٫۳۰٫۷۰۰ |
| اُوپر کی تعداد میں پادری ...... | ۵٫۷۵۹ اسکے علاوہ ۲٫۹۳۵ دوسرے ممالک میں |
| دیگر عہدہ دار (مرد) ...... | ۷٫۱۷۷ اسکے علاوہ ۲٫۰۹۳ دوسرے ممالک میں |
| (۶۱۸ خانقاہیں) | |
| راہبائیں | |
| (۸٫۲۰۹ زنانہ خانقاہیں) ........ | ۹۶٫۴۴۵ اسکے علاوہ ۱۶٫۲۹۳ دوسرے ممالک میں |



Marfat.com

۴۸ امدادی انجمن" کرتی ہیں جواب ملا کر ایک کردی گئی ہیں۔ جنگ کے بعد لاتعداد گرجاؤں اور دیگر گروہوں نے ایسے ایسے تحائف اور رقمیں ان انجمنوں کو بھیجیں جن کی خیرات کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ اس طرح لاکھوں جرمنوں کی جانیں فاقہ سے ضائع ہونے سے بچ گئیں۔ نتیجہ کے طور پر اجتماعی بہبود کی یہ سرگرمی ملک کے گوشہ گوشہ میں پہونچ چکی ہے۔ کلیسا اور ان کے اداروں کے زیر اہتمام جو اُمور انجام دیئے جاتے ہیں بعض معاملات میں ان کی نوعیت اور اہمیت سرکاری کاموں سے زیادہ ہوتی ہے۔ کنڈر گارٹن اداروں کے دو تہائی اور نوجوانوں کے لئے مخصوص مقامات کی ۸۰ فیصدی تعداد کا انحصار مذہبی بہبودی اداروں پر ہے۔ ان کے مہیا کئے ہوئے ہسپتالی پلنگ بھی، جن کی تعداد ۲،۰۶،۰۰۰ ہے۔ تقریباً اتنے ہی ہیں جتنے سرکاری طور پر مہیا کئے ہوئے جن کی تعداد ۲،۹۸،۰۰۰ ہے۔ دو لاکھ اشخاص پیشہ ورانہ طور پر اور ۷،۰۰،۰۰۰ رضا کارانہ طور پر دونوں کلیسائی فرقوں کی اجتماعی مساعی سے متعلق ہیں اور ریلوے کی مشنوں، ضعیف العمر لوگوں کی رہائشوں، ہسپتالوں، نوجوانوں کے مقامات اور بچوں کے اصلاحی جیل خانوں کو اپنا وقت دیتے ہیں۔

* * *

رائش کے زمانہ میں جرمنی میں یہودی فرقہ کی تعداد ۵،۶۰،۰۰۰ تھی نیشنل سوشلسٹ مظالم کے بعد مغربی جرمنی میں ۱۹۴۷ء میں دوسرے یورپی ممالک سے آئے ہوئے یہودیوں کی تعداد ۲۵،۰۰۰ تھی۔ اس میں سے ۹۰،۰۰۰ سے زیادہ باہر چلے گئے ہیں۔ باقی یہودی ۸۴ گروہوں میں منقسم ہیں، سب سے بڑا گروہ جس میں تقریباً ۵،۰۰۰ افراد ہیں، مغربی برلن میں ہے۔ تمام یہودی انجمنوں کی باگ ڈور "جرمنی کے یہودیوں کی مرکزی مجلس" کے ہاتھوں میں ہے۔ سابق صدر ہیوئس "عیسائیوں اور یہودیوں کے تعاون کی مجلس" کے مربی ہیں۔

گزشتہ چند سالوں سے یہودیوں نے وفاقی جمہوریہ میں واپس آنا شروع کر دیا ہے گو کہ ابھی وہ کم تعداد میں ہی آرہے ہیں۔ اس وقت تقریباً ۲،۰۰۰ یہودی کاروباری اور ۳۰۰ یہودی وکلاء یہاں بود و باش اختیار کئے ہوئے ہیں۔



Marfat.com

## قانون اور اس کا نظم و نسق

۴۹ جرمن رائش کی قدیم قانونی روایات کی جھلک انیسویں صدی میں تدوین کیے گئے قوانین میں نظر آتی ہے۔ دیوانی، فوجداری اور تجارتی قوانین کی اسی صدی میں تبویب کی گئی۔ اس طرح جرمنی کی قدیم قانونی روایات اور رومی قانون جو سولھویں صدی سے مقبول ہوتا چلا آرہا تھا، کے درمیان موازنہ قائم ہوگیا۔ نیشنل سوشلزم کے عروج کے زمانہ میں ان مجموعۂ قوانین کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اب یہ کلی طور پر دوبارہ رائج ہو گئے ہیں گو کہ ملک میں سیاسی اور اجتماعی تبدیلیاں واقع ہونے کی وجہ سے ان میں کچھ ترمیمیں کرنی پڑیں خصوصاً جرائم اور صنعتی فرموں سے متعلقہ قوانین میں۔ دیوانی میں جو اہم ترین ترمیم کی گئی وہ عورتوں اور مردوں کے مساوی حقوق سے متعلقہ ہے جس کی ضمانت دستور اساسی میں کی گئی ہے۔

سالہا سال کی استبدادی حکومت کے قیام سے یہ واضح ہو گیا کہ ہر قسم کی قانونی ضمانت بے سود ہے اگر کوئی حکومت ایک فرد کے خلاف من مانی کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔ چنانچہ اب قبل از ۱۹۳۳ء کی طرح تمام ایسے حکومتی ادارے اور تمام ایسی سرکاری سرگرمیاں جن کا تعلق ملک کے قوانین سے ہے عدالتوں کی نگرانی میں ہیں۔ نظم و نسق سے متعلقہ قوانین میں ایک خاص صیغہ کے تحت ہر شہری کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر کوئی سرکاری عہدہ دار اس کے خلاف کچھ اقدامات لے تو وہ انتظامیہ عدالت میں اس فیصلہ پر نظر ثانی کی درخواست دے سکتا ہے۔ یہ بنیادی حقوق دستور اساسی میں شامل ہیں اور غیر متغیر قرار دیئے گئے ہیں۔ قانون ساز اداروں کو بھی ان حقوق کا احترام کرنا ہوتا ہے اور حکومت کے تمام

Marfat.com

شعبوں کو بھی یہ لازم ہے کہ آزادیٔ مذہب، آزادیٔ ضمیر، آزادیٔ رائے اور ذاتی جائداد اور میراث رکھنے کے حق کو تسلیم کریں۔ کسی فرد کی ذاتی جائداد پر قبضہ کرنے یا اس پر پابندیاں عائد کرنے کی کارروائی اسی وقت عمل میں لائی جاسکتی ہے جبکہ ایسا کرنا عوام کے مفاد میں ہو اور اس غرض کے لئے فرد متعلقہ کو مناسب معاوضہ ادا کیا جائے۔ ۴۹

کارلسروہے میں واقع وفاقی آئینی عدالت مملکت کی عدالت ہے اور وفاقی جمہوریہ کے تمام آئینی اداروں سے آزاد ہے۔ اس کے فرائض یہ ہیں کہ قانون سازی کی آئینی نوعیت برقرار رکھے جانے کی نگرانی کرے، انتظامی اداروں اور تمام قانونی کارروائیوں پر نگاہ رکھے۔ رائش کے زمانہ میں اس قسم کا کوئی ادارہ قائم نہیں تھا۔ دیوانی اور فوجداری معاملات میں سب سے اعلیٰ فیصلے جو لیزگ کی سابق Reichsgericht عدالت میں کئے جاتے تھے اب وفاقی عدالت عالیہ میں کئے جاتے ہیں۔

وفاقی عدالتِ عالیہ سے پہلے ۱۹ عدالتیں ہیں جن کا تعلق مقدمات کی دوسری "منزل" سے ہوتا ہے۔ ان عدالتوں کو Oberlandesgerichte کہتے ہیں۔ ان کے نیچے Amtsge-richte ہیں جن میں پہلی بار سماعتیں اور اپیلیں ہوتی ہیں اور سب سے آخر میں Landge-richte عدالتیں ہیں جن کا تعلق کم اہمیت کے مقدمات سے ہوتا ہے۔ Amtsgerichte اور Landgerichte عدالتوں میں غیر ماہر اور سرکاری طور پر مقرر شدہ جج مل کر کام کرتے ہیں۔ Landgericht میں موت کی واردات کے مقدمات میں جیوری بھی قائم کی جاتی ہے۔

دیوانی اور فوجداری عدالتوں کے علاوہ وفاقی جمہوریہ میں آئینی، انتظامیہ، اجتماعی، مالی اور مزدوروں کی عدالتیں بھی کام کرتی ہیں۔ اپیل کی سب سے اعلیٰ عدالتیں متعلقہ وفاقی عدالتیں ہیں۔ وفاقی عدالتوں کا انتظام اور ان کی مالی ذمہ داری بُند پر ہے، دوسری عدالتوں کی ذمہ داری ریاستوں پر ہے۔

صرف مزدوروں سے متعلقہ عدالتوں میں کسی وکیل کے ذریعہ پیروی ضروری نہیں، دوسری عدالتوں میں مدعی اور مدعا علیہ دونوں وکیل کھڑے کر سکتے ہیں۔ کسی بھی فیصلہ کے خلاف اپیل کی جاسکتی ہے اور عام طور پر تیسری سماعت بھی ہو سکتی ہے۔ سزا کا حکم صرف ایسے جرم پر سنایا جاسکتا ہے جو ارتکاب جرم کے وقت مروجہ قانون کی نگاہ میں ہی جرم ہو۔ ججوں کی آزادی کی قانون اساسی میں ضمانت کی ہوئی ہے۔ ہتک عزت اور چھوٹے قسم کے تنازعوں کے مقدمے سب سے پہلے ایک اعزازی ثالث کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں جس کی کوشش یہ ہوتی



Marfat.com

ہے کہ وہ کوئی ایسا حل تلاش کرسکے جو طرفین کو قابل قبول ہو۔ ان ثالثوں کا تقرر ضلع متعلقہ کی عدالتیں کرتی ہیں۔ ۴۹

ہر فوجداری کارروائی میں جس میں سرکاری وکیل حصہ لے یہ خیال ضرور رکھا جاتا ہے کہ قانون پر مبنی حکومت کے اُصول کا دامن نہ چھوڑا جائے خواہ ملزم پر کتنا ہی شک کیا جائے۔ ملزم پر کسی قسم کا دباؤ پڑنا (مثلاً ٹریفک کے حادثہ کے بعد خون کا امتحان، گرفتاری، تلاشی وغیرہ) صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب قانون کسی ایسے اقدامات کی اجازت دے۔ فوجداری معاملات میں بھی ملزم پر صرف ایسے قانون کے مطابق چلایا جاسکتا ہے جو ارتکاب جرم کے وقت رائج ہو اور اس کو صرف مجرم ثابت ہونے کی صورت میں ہی سزا کا حکم سنایا جاسکتا ہے۔ سزائے موت ممنوعہ ہے۔ ملک کے خلاف دشمن سے سازباز یا کسی اور قسم کی غداری کرنے یا ملک کے لئے کسی خطرہ کا باعث ہونے کی سزائیں وفاقی جمہوریہ کے غیر معمولی حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بہت کڑی رکھی گئی ہیں۔

تمام ماہرینِ قانون کے لئے علمی مطالعہ کا پورا کرنا اور ساڑھے تین سال کی ابتدائی ملازمت کرنا لازمی ہے، اس کے اختتام پر ان کو اسیسروں کا امتحان دینا ہوتا ہے۔

نیشنل سوشلزم کے دور میں جو خلاف قانون کارروائیوں سے لوگوں کو نقصانات پہونچے تھے ان کی تلافی کرنے کا عدالتوں میں لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس تلافی کو پورا کرنے کے لئے تقریباً ۲,۳۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۹۵ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۱۹۹ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم درکار ہوگی۔

۱۹۵۸ء میں ۱۹,۵۷,۲۹۰ قابل سزا جرائم درج کئے گئے۔ ان میں سے ۴۰.۳ فیصدی جرائم چوری اور غبن کے تھے، ۱۳ فیصدی دھوکہ دہی، جھوٹے کاغذات پیش کرنے یا دغابازی کے، اور

## عدالتوں سے متعلق اعداد و شمار (۱۹۵۸ء)

| | |
|---|---|
| جن لوگوں کو سزاؤں کے حکم سنائے گئے | ۵,۵۰,۰۰۰ |
| اس میں سے: عورتیں | ۶۳,۵۷۰ |
| بچے (۱۴ سے ۱۸ سال کی عمر تک) | ۴۲,۴۳۴ |
| نوجوان (۱۸ سے ۲۱ سال سے نیچے تک) | ۷۵,۳۹۰ |
| دیوانی مقدمات (۱۹۵۷) | ۱۲,۰۰,۰۰۰ |
| مزدور عدالتوں میں شکایات | ۱,۷۴,۲۰۱ |
| ریاستوں کے رجسٹروں میں اندراج (۱۹۵۴) | ۳۲,۰۰,۰۰۰ |
| فی ایکزار "ذمہ دار عمر کے لوگوں" میں جن کو سزائیں ملیں | ۱,۳۹۸ |



Marfat.com

۴۹ ۷ فیصدی اخلاقی کوتاہیوں کے۔ کل قابل سزا جرائم کے ۴۷ فیصدی واقعات بڑے شہروں میں رونما ہوئے۔ یہ تعداد تمام ملک کی آبادی کے ہر ایک لاکھ لوگوں میں ۳,۰۴۰ جرائم کی اوسط سے ۳۷ فیصدی زیادہ ہوئی۔

## صحتِ عامّہ

۵۰ اب جبکہ متوقع میعادِ زندگی کی اوسط بڑھ کر ۶۶ سال تک پہنچ چکی ہے۔ اموات کے اسباب وہ نہیں رہے جو پہلے ہوا کرتے تھے۔ ۱۹۵۸ء میں دل کے عارضوں اور دورانِ خون کی خرابیوں سے، جو موجودہ تہذیب کے نتائج ہیں، سب سے زیادہ اموات واقع ہوئیں یعنی ۴۳ فیصدی اور اس کے بعد سرطان سے یعنی ۱۹ فیصدی۔ ۱۹۵۸ء میں ۱,۰۰,۰۰۰ اشخاص میں سے ۱۸۹ سرطان کی نذر ہوئے۔ مغربی برلن میں تناسب سب سے زیادہ تھا یعنی ۲۹۶۔ حکومت کے صحتِ عامّہ کے اداروں کی سرگرمیوں اور خود لوگوں میں صحت وصفائی کے اُصولوں پر پابند رہنے کی بدولت وبائیں اور لگنے والی بیماریاں بہت کم ہو گئی ہیں۔ ہر بچّہ کے دو بار چیچک کے ٹیکے لگوانا لازمی ہے۔ پہلی بار جب وہ شیر خوار ہوتا ہے اور دوسری بار جب وہ بارہ سال کی عمر کو پہونچ جائے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ تپ دق کے اور زخموں سے پیدا ہونےوالے عارضہ کزاز کے حفاظتی ٹیکے لگوانے کا بھی انتظام کیا جائے۔ لال بخار، خناق اور کالی کھانسی کے ٹیکے بھی بڑی تعداد میں لگوائے جاتے ہیں۔

صحت سے متعلق ۴۸۶ دفاتر ہیں جن کا کام وباؤں کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے علاوہ ادویات، زہر اور منشیات کی خرید وفروخت کی نگرانی کرنا ہے۔ انکا یہ بھی فرض ہے کہ صنعتی اداروں میں صحتی اصولوں کی پابندی کرائیں اور ان لوگوں کے تحفّظ کی نگرانی کریں جو ادویات سے متعلّقہ کاموں میں لگے

### طبّی عملے (۳۱۔ دسمبر ۱۹۵۷ء)

| | |
|---|---|
| ڈاکٹر؎ | ۷۳,۰۰۰ |
| معالجِ دندان | ۳۰,۲۰۰ |
| عطار | ۱۳,۱۰۰ |
| غیر سند یافتہ طبیب | ۲,۶۰۰ |
| نرسنگ کے پیشہ میں | ۱,۲۱,۵۰۰ |
| اوپر کی تعداد میں سسٹرزہیں | ۷۷,۳۰۰ |
| بچوں کی دایائیں | ۱۲,۱۰۰ |

نیپال میں ہر ۱,۷۳,۶۴۰ باشندوں پر ایک ڈاکٹر ہے، آسٹریا میں ۶۱۰ پر، سوئٹزرلینڈ میں ۷۰۰ پر، امریکہ میں ۷۹۰ پر۔ تمام دنیا میں ۱۲,۰۰,۰۰۰ ڈاکٹر ہیں اور ۶۳۸ طبّی ادارے اور یونیورسٹیوں کے طبّی شعبے ہیں۔

؎ وفاقی جمہوریہ میں ۱۹۵۷ء میں ۷۳,۰۰۰ رجسٹرڈ ڈاکٹروں میں ۱۱,۸۰۰ خواتین تھیں۔



Marfat.com

۵۰ وفاقی علاقہ میں ۳٫۵۹۴ ہسپتال اور شفاخانے ہیں۔ جن میں ۵٫۸۸٫۰۰۰ پلنگ ہیں۔ ان ہسپتالوں میں سالانہ دس لاکھ ٹن کوئلہ صرف ہوتا ہے، یہ مقدار مشینیں بنانے کی صنعت میں کوئلہ کی سالانہ کھپت سے زیادہ ہے۔ ۱۸ کروڑ ۸۰ لاکھ کلوواٹ گھنٹوں کے برابر بجلی استعمال میں آتی ہے۔
۱۹۵۶ء میں مریضوں اور ہسپتالوں کے عملوں کی خوراک پر تقریباً ۲۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۱ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۲۲ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف ہوئی۔ ہسپتال ہر وقت اوسطاً ۹۰ فیصدی گھرے رہتے ہیں۔

ہوئے ہوں۔ ہر ۶۹۰ باشندوں پر ایک ڈاکٹر ہے اور ہر ۳۰۰۰ کیلئے ایک دواخانہ۔ تقریباً ۶۱ فیصدی ڈاکٹر اپنا مطب کرتے ہیں۔ ڈاکٹروں، عطاروں وغیرہ کے اپنے ایوان ہیں۔ کُل ہسپتالوں اور دوسرے طبی اداروں کی نصف تعداد ریاستیں اور تعلقے چلاتے ہیں اور نصف کلیسائیں اور رفاہ عامہ کی غیر سرکاری انجمنیں۔ وفاقی جمہوریہ میں ہر دس لوگوں میں ایک شخص سال میں ایک مرتبہ ہسپتال میں داخل ہوتا ہے۔ ۱۹۵۷ء میں ایک وقت میں ۷ لاکھ لوگ ہسپتالوں میں علاج پا رہے تھے اور ان میں سے ہر شخص اوسطاً ۲۹ دن ہسپتال میں رہا تھا۔ ہر ۱۰٫۰۰۰ مریضوں کیلئے ۱۰۸ پلنگ ہیں۔ صحت سے متعلق معاملات کی قانون سازی ریاستوں کے ہاتھ میں ہے۔ چند ایک متوازی معاملات کے علاوہ بُند کو ایسی قانون سازی میں کوئی دخل نہیں ہے۔

## کھیل، تفریح

۵۱ کھیلوں کی اہمیت میں اضافہ اوقاتِ کار کے کم ہونے پر فالتو وقت میں اضافہ کی نسبت سے ہی ہوتا ہے۔ لوگوں میں کھیلوں سے گہری دلچسپی کا اندازہ صرف مقابلوں میں تماشائیوں کی تعداد ہی سے نہیں بلکہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ روزانہ لاکھوں اشخاص اپنے اپنے ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر بین الاقوامی فٹ بال یا دیگر اہم کھیلوں کے مقابلوں کے حالات سنتے اور دیکھتے رہتے ہیں۔ ۱۹۵۴ء میں سوئٹزرلینڈ میں اور ۱۹۵۸ء میں سویڈن میں منعقد ہونیوالے فٹ بال کے بین الاقوامی مقابلوں کے موقعوں پر لوگ سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی معاملات سے زیادہ کھیلوں میں اتنی دلچسپی لے رہے تھے جس کی مثال نہیں ملتی۔

کھیلوں سے دلچسپی چھوٹے سے چھوٹے دیہات میں بھی پائی جاتی ہے جس سے عورتوں اور مردوں کی کلب کی زندگی میں بڑی گہما گہمی رہتی ہے، فٹ بال سب سے زیادہ مرغوب کھیل ہے۔ اس کے فوراً بعد ہی کسرت کا شمار ہے۔ جرمنی کا کسرتی کھیلوں کا جشن جس کی عمدہ روایات ہیں۔ ہر پانچویں سال نہایت تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے۔ ہلکی کسرتیں بہت مقبول ہیں، اور



Marfat.com

اولمپک کے کھیلوں میں ہمیشہ نمایاں ہوتی ہیں۔ یہی حال جاڑوں کے کھیلوں کا ہے جن کے لئے ہر سال ہزاروں مرد اور عورتیں پہاڑوں پر جاتے ہیں۔ موافق جاڑوں میں Mittelgebirge کی وادیوں تک میں بھی برفانی کھیل کھیلنا ممکن ہوتا ہے۔ خاص قسم کے برفانی تختوں کے استعمال سے یہ کھیل اب سہل ہوگئے ہیں۔ بین الاقوامی کھیلوں میں جرمنی کے ٹینس کے کھلاڑیوں کے نتائج دیکھکر یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ کھیل اتنا مقبول ہوگا لیکن درصل ٹنیس بہت پسندیدہ کھیل ہے اور اس میں دلچسپی لینے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ پیراکی کا ذکر بھی ضروری ہے۔ تقریباً ہر شہر میں تیرنے کے تالاب ہیں۔ اسی طرح بین الاقوامی اعتبار سے جرمنی شہسواری میں بھی بہت آگے ہے۔ ان سب کھیلوں کے شائقین کی تعداد بہت کثیر ہے۔ آخن میں ہر سال شہسواری کا ایک بین الاقوامی مقابلہ ہوتا ہے جو جرمنی میں اور جرمنی کے باہر بھی بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

حکومت کھیلوں کے معاملہ میں کچھ دخل نہیں دیتی۔ تمام کھیل اور ان کی تنظیم سے متعلقہ معاملات کھیلوں کی انجمنوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ کھیلوں کی جرمن وفاق (Deutscher Sportbund) سب سے اعلیٰ جماعت ہے جو ریاستوں کی کھیلوں کی وفاقوں اور کھیلوں کی مختلف شاخوں کی ۲۷ انجمنوں پر مشتمل ہے۔ گویا اس وفاق کی تنظیم دونوں علاقئی اور صیغئی اُصول پر ہے۔

کھیلوں کی انجمنوں کے باہر بھی لوگ کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اس زمرہ میں اسکولوں کے کھیل، پیراکی، کشتی چلانا، برف پر پھسلنا اور کئی دوسرے ایسے کھیل شامل ہیں جن کے لئے قیمتی سازوسامان یا عمارتوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

کھیلوں کے لئے جگہیں بنانا عام طور پر تعلقوں کا کام ہے۔ کھیلوں کے سلسلہ میں اُن کا سالانہ خرچ تقریباً ۷ کروڑ جرمن مارک (یا ۱ کروڑ ۶۸ لاکھ ڈالر یا ۵۹ پاؤنڈ) ہوتا ہے۔ ممبر بننے کی فیس اور تماشائیوں کے داخلہ کی فیس سے کل آمدنی کم از کم ۲۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۴ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۱ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) سالانہ ہوتی ہے۔

کھیلوں کی کلبیں ۱۹۵۸ : ۲۸٫۴۱۱ کلبیں جن کے ۴۵٫۰۹٫۹۵۳ ممبر تھے۔ ان میں عورتوں اور لڑکیوں کی ۹٫۶۱٫۲۴۸ تھی۔ جرمن فٹ بال وفاق ۱۳٫۷۳۴ کلبوں پر مشتمل تھی، ان کلبوں کی ٹیمیں ۶۱٫۷۷۹ تھیں جن کے ۱۵٫۸۵٫۵۶۳ ممبر تھے۔ جرمن کسرتی انجمن ۷٫۷۹۱ کلبوں پر مشتمل تھی جسکے ۱۳٫۴۲٫۹۰۱ ممبر تھے



Marfat.com

۶۰ قومی فٹ بال کے مقابلوں پر (جنہیں Toto کہتے ہیں) بازی لگائی ہوئی کل رقم میں تقریباً ۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۱ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۴۴ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم کھیلوں کے فنڈ میں جاتی ہے۔

صرف وفاقی جمہوریہ ہی میں ایسے ۳۲ سرکاری اسٹیڈیم ہیں جن میں سے ہر ایک میں ۳۰,۰۰۰ تماشائی بیٹھ سکتے ہیں۔ سٹوٹ گارٹ، برلن اور فرانکفورٹ کے اسٹیڈیم میں تو ۹۰,۰۰۰ لوگ تک بیٹھ سکتے ہیں۔ ان بڑی جگہوں کے علاوہ جو بڑے شہروں کے لئے ضروری ہیں، ہر چھوٹے بڑے قصبہ اور شہر میں کھیل کے میدان، پیراکی کے تالاب اور کسرت کے ہال ہیں۔ ریاستیں بھی کھیلوں کے لئے کچھ رقمیں دیتی رہتی ہیں اور ۱۹۶۰ء کے وفاقی میزانیہ میں بھی ۱ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۴ لاکھ ڈالر یا ۸ لاکھ ۵۰ ہزار پاؤنڈ) کی رقم کسرت کے لئے ہال اور دوسرے کھیلوں کے لئے مرکز تعمیر کرنے کے لئے رکھی گئی تھی۔

جرمنی کے میونسپل قواعد کی رُو سے کھیلوں کے لئے فی کس آبادی ۴ مربع میٹر جگہ ہونی چاہیئے لیکن تاہنوز چند ہی شہروں میں ایسا انتظام ممکن ہوسکا ہے۔

تمام اسکولوں میں کھیل لازمی ہیں۔ طلباء کے لئے کھیلوں کے مرکز اور ضروری سامان فراہم کرنا اور کھیل سکھانے والوں کی تربیت کی ذمّہ داری ریاستوں اور تعلقوں کی ہے۔ وفاقی نوجوانوں کے کھیلوں میں اسکولوں کے تمام بچّے حصہ لیتے ہیں۔ ہر سال ۵۰ لاکھ سے زیادہ نوجوان گرمیوں اور جاڑوں کے کھیلوں میں شرکت کرتے ہیں۔

جسمانی طور پر معذور لوگوں کی کھیلوں میں حصّہ لینے میں ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ اس سے وہ اپنی زندگی میں زیادہ دلچسپی لینے لگتے ہیں اور ساتھ ہی ان کی جسمانی کمزوری دُور ہونے میں بھی مدد ملتی ہے۔ ۱۹۵۵ء میں وفاقی جمہوریہ میں ایسے لوگوں کے لئے ۳۰۵ کھیلوں کے گروہ قائم تھے۔

کھیلوں کے تمام شعبوں میں بین الاقوامی رابطہ پر ہر ممکن زور دیا جاتا ہے۔ چنانچہ قومی کھیلوں کا معیار بین الاقوامی معیار سے جانچا جاتا ہے۔ اولمپک کے کھیل جرمن شائقین کے لئے نہایت دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔ اولمپیا کے قدیمی کھیل کے میدان کی جرمن ماہران آثار قدیمہ اور کھلاڑیوں کے باہمی تعاون کے ذریعہ تجدید کی گئی ہے۔

فٹ بال کے بعد تماشائی موٹر اور سائیکل کی دوڑوں میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ یہ دوڑیں بڑے بڑے ہالوں میں ۶ دن تک مسلسل ہوتی رہتی ہیں۔ جیسا اور ملکوں میں بھی ہوتا ہے، جرمنی میں



Marfat.com

# تعمیر مکانات

سیٹب (باویریا)

اگلے صفحہ پر:

+ دورِن

+ کوفبیورن کے نزدیک [illegible] ونز

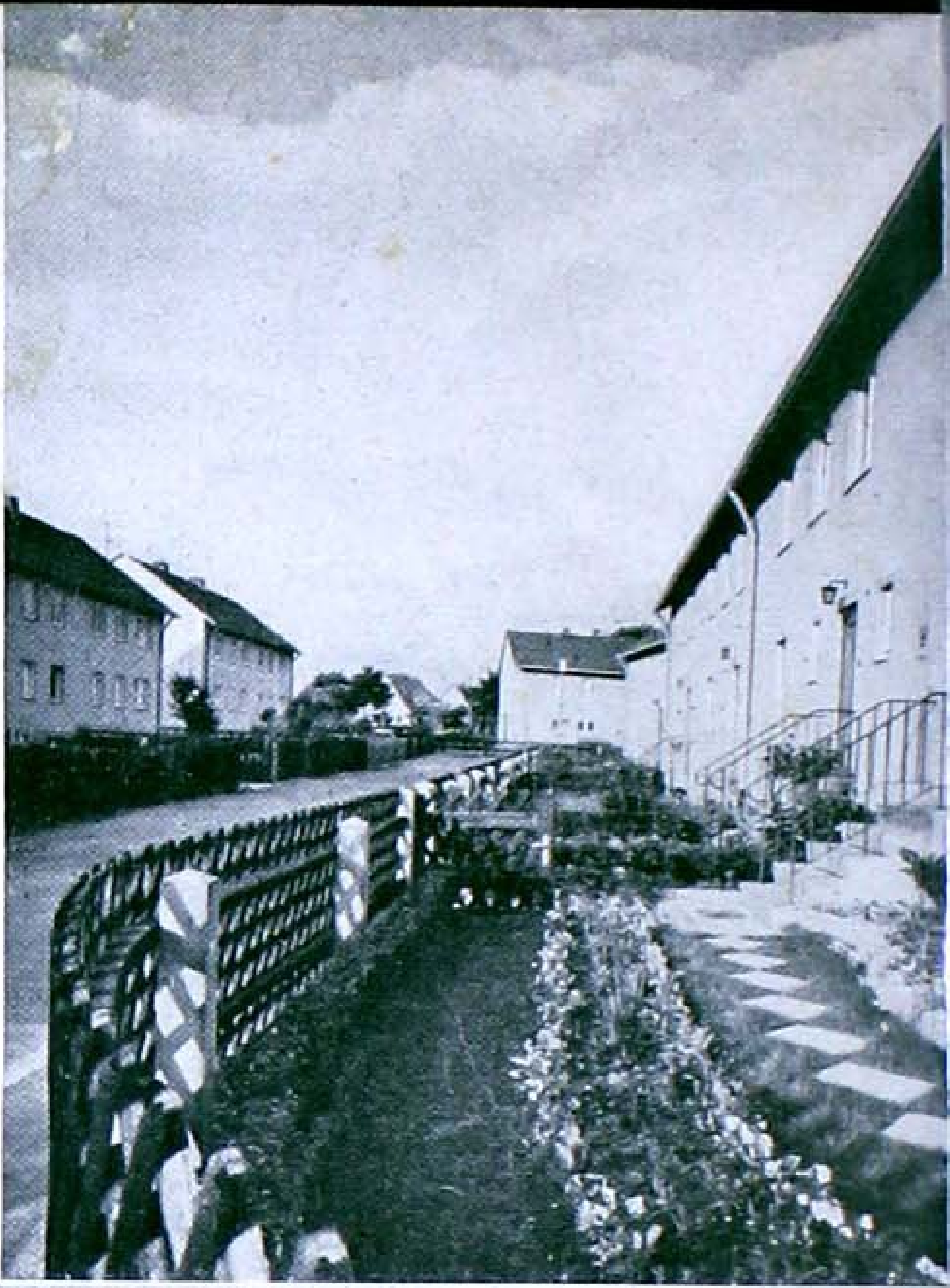

برلن میں ارنشٹ رائٹر نامی بستی جو
سرکاری امداد سے بسائی گئی ہے

Marfat.com

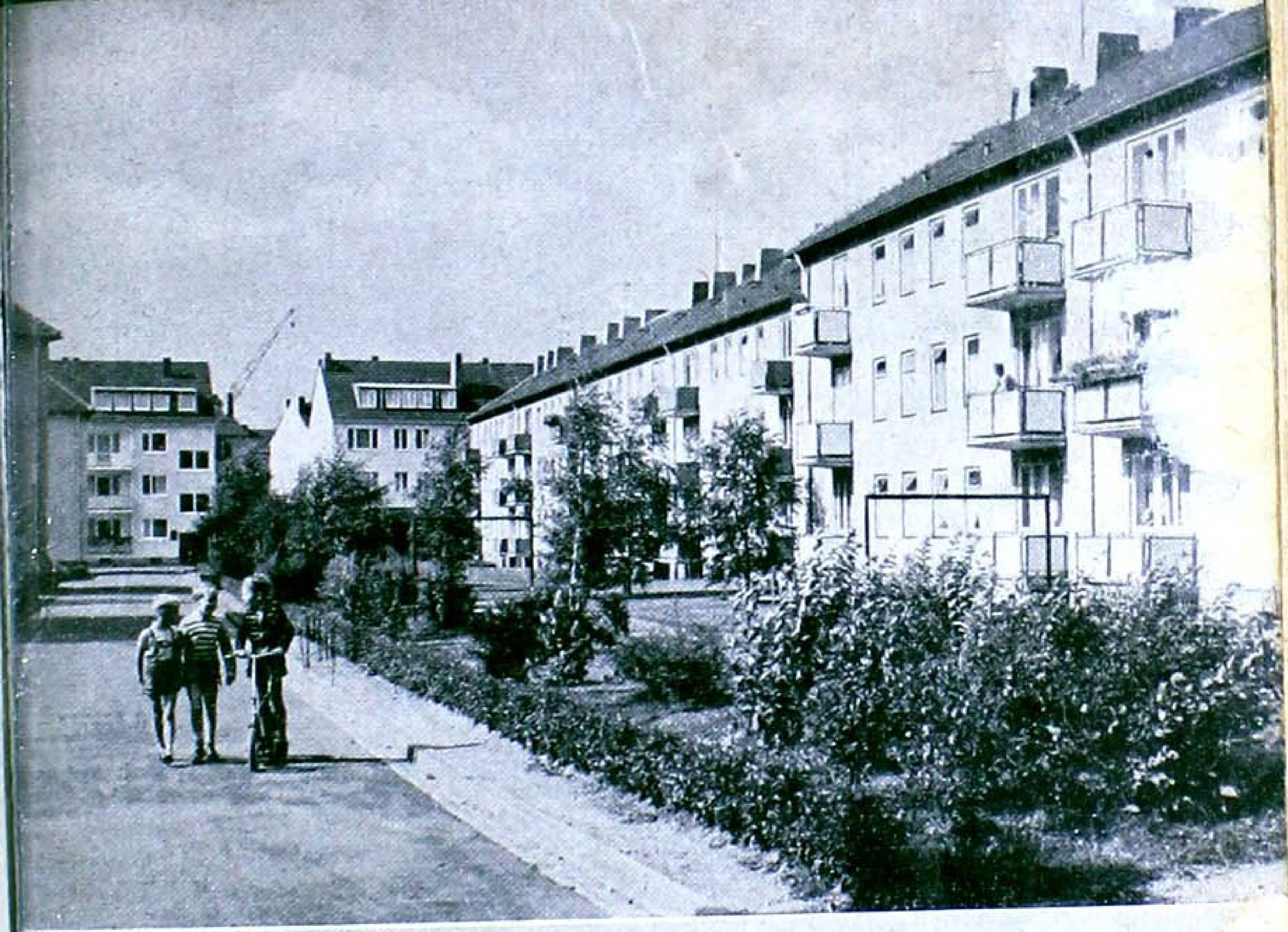

Marfat.com

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جب دنیا کی سب سے تیز رفتار گاڑیاں موٹر کی دوڑ کے مشہور میدان —— ۵۱
Nürburgring پر مقابلہ میں شریک ہوتی ہیں تو تمام کے تمام کنبے یہ دوڑیں دیکھنے ایفل کی طرف چل پڑتے ہیں۔

موٹر سائیکل چلانا ایک کھیل ہی نہیں بلکہ ایک محبوب مشغلہ بھی ہے۔ ہفتہ کے آخر دنوں میں جب دھوپ نکلی ہوئی ہو، مضافات کی سڑکوں پر بے شمار موٹر سائیکلیں دوڑتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں کبھی کبھار ایک موٹر سائیکل پر پورا خاندان بھی لدا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

سیلانیوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ انکے لئے جگہ جگہ راستے بنے ہوئے ہیں۔ جن پر آسانی کے لئے نشانات لگے ہوئے ہیں، پہاڑوں پر جھونپڑیاں ہیں اور دلکش جنگلات ہیں۔ موٹر کے اس دَور میں بھی زیادہ سے زیادہ لوگ آئفل کلب، ویسٹروالڈ کلب اور ایسی دیگر کلبوں کے ممبر بن رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان بھی لوگوں کو بتاتے رہتے ہیں کہ ہر شخص کو کافی ورزش کرنی چاہیئے اور اس طرح گویا جمناسٹک اور دوسرے مقبول کھیلوں کو فروغ دینے میں مدد دیتے ہیں۔

سیر و تفریح پر نکلنے والوں کے لئے جگہ جگہ خیمہ گاڑنے کے میدان بنے ہوئے ہیں۔ گرمیوں کے زمانے میں لوگ اپنی اپنی فاکس واگن موٹروں میں اپنے خیمے اور بستر وغیرہ لیکر یہاں پہونچتے ہیں، یا موٹر سائیکلوں پر ہی ضروری چیزیں باندھ لاتے ہیں۔

آج جرمن قوم اپنے ملک کی از سرِ نو تعمیر کی پہلی منزل پر پہونچ چکی ہے اور جرمنی کے لوگوں نے ذرا اطمینان کا سانس لینا شروع کیا ہے۔ انہیں کچھ فرصت کے اوقات بھی میسر ہونے لگے ہیں جن سے وہ لطف اندوز ہوتے ہیں اور اس طرح وہ قومی کھیلوں کو فروغ دے رہے ہیں۔

Marfat.com

# تہذیب و تمدّن

## تمدّنی زندگی

52 جرمنی کی موجودہ تمدّنی زندگی کی بنیادیں اس کے شاندار ماضی پر قائم ہیں۔ یہ میراث بہت سے جرمنوں کے لئے ۱۹۳۳ء اور اس کے بعد ۱۹۴۵ء کے بعد کے صبر آزما سالوں میں رُوحانی تسکین کا ذریعہ ثابت ہوئی۔ موسیقی میں باخ، موزارٹ، بیتھوون، براہمس اور واگنر اور دنیائے ادب میں گوئٹے، شلر، کلائسٹ، بیوشنر اور ہوپٹمین ایسے نام ہیں جو عہدِ قدیم، رومانوی دور اور عہدِ جدید کے نغمہ نگاروں، شاعروں، مصوروں اور سنگ تراشوں میں مخصوص جگہ رکھتے ہیں۔ آلبرشٹ ڈیورر، ہانس ہالبائن، متھائس گرونوالڈ، لوکس گراناخ، پیٹر وشر، اور ٹلمن رائمن شنائڈر جیسے ناموں کی وجہ سے قرونِ وسطیٰ بھی موجودہ دور کا ایک حصّہ ہیں۔ اسی طرح رومانوی اور گوتھک دَور کا باروک اور رُکوکو طرز تعمیر بھی اب بھی اتنا ہی دلکش ہے جتنا اس زمانہ میں تھا۔ لیکن جس طرح سے ہر عہد میں جرمن لوگ دوسری قوموں کی فنّی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی لیتے ہیں اسی طرح وہ آج بھی تمام دنیا کی موسیقی، شاعری، مصوّری اور سنگ تراشی کا بڑے شوق سے مطالعہ کرنے، ان فنون پر تبادلۂ خیال اور بحث و مباحثہ کرنے اور ان کو عروج پر پہونچانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔

جو لوگ گذشتہ دور کے جرمنی سے واقف ہیں اور اب ٹیوبنگن، ارلانگن، ہائڈلبرگ اور گوٹنگن اور ایسے دیگر یونیورسٹیوں کے شہروں میں جاتے ہیں جو جنگ کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہے وہ اب بھی ان شہروں کے لیکچر کے ایوانوں، تھیئٹروں اور کتب فروشوں کی دکانوں میں قدیم جرمنی کی جھلک دیکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں یہاں ایک نئی زندگی اور ذہنی تجسّس کی فراوانی کا بھی احساس ہوتا ہے جو وہ طلباء کی سرگرمیوں اور ان کے مباحثوں وغیرہ میں دیکھتے ہیں۔ ایک غیر ملکی کو یہاں ثقافتی زندگی میں تازگی کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے اور وہ نئے ذہنی آفاق کی طرف بڑھنے کے مساعی سے روشناس ہوتا ہے۔

جرمن علم و شعور ابھی تک اپنے پیروں پر آپ کھڑا ہونے کے قابل نہیں ہوسکا ہے۔ مغرب



Marfat.com

اورمشرق کے درمیان موجودہ کشاکش، جرمنوں کے ہمسایہ یورپی ممالک سے تعلقات بالخصوص فرانس سے، جرمنی کے مشرق میں واقع ممالک کی بیک وقت دہشت اور قربت، اور امریکی تہذیب کی زبردست للکار، ایسے عناصر ہیں جو جرمنی میں نئے نئے مسائل کو جنم دیتے رہے ہیں۔ اس طرح پیشتر اس کے کہ جرمن قوم بنی نوع انسان کی خدمت پوری طرح کر سکے یہ مسائل طے ہونے باقی ہیں۔ ۵۲

*

جرمنی میں مختلف ریاستوں کی روایاتی ثقافت اب اپنی حدود سے تجاوز کرنے لگی ہے مثال کے طور پر سلیسیائی طرزِ تمدّن اب تمام مغربی جرمنی میں اثرانداز ہوگیا ہے۔ اس کا اثر عام لوگوں اور تخلیقی استادوں جیسے شاعروں، مصنفوں اور ثقافتی ماہروں، سبھوں پر ہی ہوا ہے۔ مشرقی جرمنی سے آئے ہوئے لوگ تمام علاقائی تمدنوں کیلئے ایک خمیر فراہم کرتے ہیں۔ جرمنی کے مجموعی تمدن میں علاقائی تمدّن کے اختلاط کا رجحان ترقی پر ہے۔ اسی طرح وسطی جرمن علاقوں سے جو مغربی جرمنی سے فی الحال منقطع کئے ہوئے ہیں، بہت سے آزادی کے پرستار مع اپنی روایاتی تمدن کے مغربی جرمنی میں منتقل ہوگئے ہیں۔

ان تمام معاملات میں برلن ایک درمیانی کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس شہر کا وقوع ایسا ہے کہ نام نہاد GDR میں تمدنی نمائندوں سے تعلقات قائم رکھے جانے ممکن ہوتے ہیں۔ ان کو تمدنی مطبوعات ملتی رہتی ہیں اور ملک کا مغربی حصہ اس حصہ کو فراموش نہیں کرتا جو سوویٹ روس کے زیر اثر ہیں۔ برلن کی بدولت تمدنی تفاوت کم ہوگیا ہے۔

فرانکفورٹ کو دیکھکر اندازہ ہوتا ہے کہ یہودیوں کی بیخ کنی اور تمدنی زندگی پر ان کا اثر ختم ہو جانے کے کیا معنی ہیں۔ شہریوں کے اس زمرہ میں اب بڑے بڑے ماہرانِ فن، سائنس کے عالم اور فنون کے سرپرست دیکھنے میں نہیں آتے۔ اسی طرح تھیئٹر اور موسیقی کی محفلوں کے شیدائی یہودی اب دکھائی نہیں دیتے۔ یہی کیفیت دوسرے بڑے شہروں خصوصاً برلن کی ہے۔

*

تمدنی اعتبار سے جرمنی ایک سہ زبانی ملک ہے۔ یہاں بیک وقت عیسائیت، مارکسزم اور آزاد خیال مسلک انسانیت کی ترویج کی جا چکی ہے۔ زندہ رہنے کی خواہش نے ان تینوں اُصولوں پر بُرا اثر ڈالا ہے اور ان کو قریب تر لے آئی ہے۔ فلسفیانہ خیالات میں بحران کی موجودگی کا احساس ملک کے اس ادب سے مطابقت میں ہے جس میں ناول کی نسبت تمثیل کو کم اہمیت دی جاتی ہے جنگ



Marfat.com

۵۲ کے بعد سے مغربی جرمنی میں ماسوا مزدوروں کی تحریک کی جانب سے عمومی تعلیم کے سلسلہ میں چند ایک ٹھوس اقدامات کے، مارکسزم کے خیالات کے حامی روشن خیال لوگوں نے کوئی خاص کارنامے نہیں دکھائے ہیں۔ جرمن "انتہاپسند" لوگوں کے ذہنی اثر کا مقابلہ فرانسیسی انتہاپسندوں کے اثر سے نہیں کیا جاسکتا۔ تمدنی زندگی سے متعلق دو امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں، اوّل مسلک انسان دوستی کی ترویج میں ان مساعی کا ذکر جو عہد قدیم اور جرمن بورژوائی کی میراث ہیں، اور دوسرے عیسائیت۔ ان تینوں زبانوں کے مابین جو بنیادی مذاکرات فرانس میں ہو رہے ہیں وہی مذاکرات وفاقی جمہوریہ میں مسلک انسان دوستی اور عیسائیت کے درمیان ہو رہے ہیں۔

*

عیسائیت کے اس رُخ کا اثر بہت ترقی حاصل کر گیا ہے۔ انجیلی اور کیتھولک دینیات کو یونیورسٹیوں تک میں بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ پروٹسٹنٹ کلیسا نے ایسی درسگاہیں قائم کی ہوئی ہیں جن میں دینیات کے عالم، ماہران اور دوسرے متعلقہ لوگ مسائل حاضرہ پر غور و خوض کرتے ہیں۔ انکا اثر تمدنی مساعی پر پڑتا ہے جس کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ کیتھولک کلیسا میں بھی چار اسی نوعیت کی درسگاہیں ہیں۔ پادریوں کے بیشتر تعلقوں میں دارالعلوم قائم ہیں۔ ان دارالعلوم میں درس و تدریس عموماً شام کے وقت ہوتی ہے اور ہر شخص کو تین سال پڑھایا جاتا ہے۔ ان کا تعلق لوگوں کے خصوصی گروہوں سے ہوتا ہے جن کے اپنے مسائل ہوتے ہیں، مثلاً کسانوں اور صنعتی شعبوں میں کام کرنے والوں سے۔ مقصد یہ ہوتا ہے ان درسوں میں شامل ہونے والے لوگ اپنے اپنے خصوصی میدانِ عمل میں سکونت پذیر ہو سکیں۔

جرمنی کی تمدنی زندگی، جو آفات و مصائب سے دوچار رہی ہے، اِس وقت ایک تغیراتی دور میں ہے۔ جرمن لوگ اپنی قومی زندگی کے تمام پہلوؤں —— اپنی تاریخ، اپنی مجرمیت، اپنی فروگذاشتوں، اپنے نئے عزائم، اپنے گرد دہشتوں اور دلکشیوں اور دوسرے انسانوں کے متعلق وسیع پیمانہ اور کامل طور پر سوچ بچار کر رہے ہیں۔ مصروفیت اور کامیابی کے ساتھ ساتھ ان کروڑہا لوگوں کے دلوں میں ایک مستقل عمل جاری ہے جن کا طرزِ زندگی دنیا کے دوسرے لوگوں کے لئے اہمیت سے خالی نہیں ہے۔ اس عمل کے کئی رُخ ہیں کیونکہ اس کا مقصد یورپ کی اعلیٰ وحدانیت اور تمام دنیا کی وحدانیت میں جرمن تمدن کی تجدید ہے۔

ٹ



Marfat.com

# تمدّنی حکمتِ عملی اور نظم و نسق

وفاقی جمہوریہ میں تمدّنی حکمتِ عملی اس اُصول پر قائم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے تمدّنی ۵۳
معاملات میں نجی حلقوں کی پیش قدمی رہے اور حکومت کا تعلّق صرف ایسی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی سے رہے۔

وفاقی حکومت کی وزارتِ داخلہ میں "بُند کے تمدّنی معاملات کا شعبہ" ہے جس کا کام یہ ہے کہ تمدّنی حکمتِ عملی کے ایسے بنیادی امور طے کرے جن کا تعلق براہِ راست بند سے ہو۔ ان معاملات میں سائنسی تحقیقات سے متعلق اقدامات لینے کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ۱۹۵۸ء میں وفاقی وزارتِ داخلہ نے تقریباً ۱۰ کروڑ ۵۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم تحقیقاتی کاموں کیلئے منظور کی تھی۔ اس رقم کا بیشتر حصہ "جرمن تحقیقاتی انجمن" کو دیا گیا تھا اور اسی انجمن نے اسے خرچ کیا تھا۔

تمدّنی معاملات کے شعبہ کے دیگر فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ بین الاقوامی رتبہ کی چند سائنسی درسگاہوں کی سرپرستی کرے۔ ایسی سب سے اہم درسگاہوں میں سے ایک برلن میں واقع آثارِ قدیمہ کی درسگاہ ہے جس کی شاخیں فرانکفورٹ، روم، ایتھنز، استانبول، قاہرہ، بغداد اور میڈرڈ میں بھی ہیں۔ قدیم دستاویزات کا وفاقی دفترخانہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ بند کا تعلق فرانکفورٹ میں واقع "جرمن لائبریری" سے بھی ہے۔ وفاقی وزارتِ داخلہ ایسی ثقافتی سرگرمیوں میں بھی مدد کرتی ہے جن کا میدانِ عمل علاقائی حدود سے باہر ہو مثلاً بیروتھ اور ہرسفلڈ کے جشنی میلے۔ اس کے علاوہ یہ وزارت ایسی قدیم قومی عمارات کی دیکھ بھال اور مرمت کی ذمّہ داری بھی لیتی ہے جو تاریخی یا فنّی نقطہ نظر سے اہم ہوں، مثلاً لیوبک کی Marienkirche نامی گرجا اور ٹرائر کی فلسطینی گرجا۔ اس سب کے علاوہ ایسی تمام مساعی کے لئے خاص امداد بہم پہونچائی جاتی ہے جن کا مقصد بین الاقوامی ثقافتی تعلقات کو مضبوط کرنا ہو۔ اس طرح بُند چند بین الاقوامی اداروں کے جرمن صیغوں کو مدد دیتی ہے مثلاً بین الاقوامی موسیقی کی کونسل اور بین الاقوامی عجائب خانوں کی کونسل۔ اس سلسلہ میں جرمنی اور UNESCO کا باہمی کمیشن ایک خاص مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔

دوسرے ممالک کے ساتھ ثقافتی تعلّقات بڑھانے کا کام وزارتِ خارجہ کے سپرد ہے،



Marfat.com

۵۳ خصوصاً اس کے شعبۂ ثقافت کے۔ اس کا ذکر پندرھویں باب میں ہے۔ دوسری وزارتیں بھی، مثلاً وزارتِ اقتصادیات، وزارتِ نقل و حمل، اور وزارتِ خوراک، زراعت و جنگلات، بھی اپنے اپنے میدانِ عمل میں تحقیقاتی سرگرمیوں پر کافی رقمیں صرف کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ کل جرمن امور کی وفاقی وزارت اور وزارتِ تارکانِ وطن بھی اپنے متعلقہ ثقافتی امور میں سرگرم عمل رہتی ہیں۔

*

بُند اور ریاستیں دونوں ہی UNESCO کے ان اداروں کی کفیل ہونے کے علاوہ جو کولون، ہیمبرگ اور میونخ کے نزدیک گوٹنگ میں واقع ہیں، وفاقی جمہوریہ میں قائم اور دیگر غیر ملکی ثقافتی اداروں کی بھی کفیل ہیں۔ ان اداروں میں وہ بھی شامل ہیں جو قابض طاقتوں نے جنگ کے خاتمہ پر قائم کئے تھے مثلاً "امریکہ گھر"۔ "برطانوی مرکز" اور Instituts Français, جن کا مقصد باہمی میل جول اور باہمی اتحاد ہے۔

قانون اساسی کی رُو سے تمدنی اُمور سے متعلق اختیارات ریاستی حکومتوں کو سپرد کئے گئے ہیں۔ یہ صرف اسی وجہ سے نہیں کیا گیا کہ قانون سازوں کے رجحانات وفاق پسند تھے بلکہ تاریخی حقائق کا بھی یہی تقاضہ تھا۔ کم از کم تعلیمی معاملات میں ریاستوں کو ہی اختیارات کا حق پہونچتا ہے کیونکہ ان معاملات کی نوعیت ہی ایسی ہے۔ قومی ثقافتی امور میں بُند کا دائرۂ عمل صرف چند مخصوص معاملات تک محدود رکھا گیا، یعنی سائنسی تحقیقات میں ترقی (ریاستوں کے ساتھ مل کر)، ترکِ وطن کی وجہ سے ثقافتی میراث کو نقصان پہنچنے کے خلاف تحفّظ، اخبارات اور فلم سے متعلق قانون سازی، اور قدرتی وسائل کا تحفظ اور بیرونِ شہر کی نگہداشت۔

تمدن کا نظم و نسق، خصوصاً اسکولوں اور اعلیٰ تعلیمی درسگاہوں سے متعلق اُمور کا، ریاستوں کے ہاتھوں میں ہے۔ ریاستیں تمدنی حکمت عملی اور نظم و نسق کو علاقائی حدود میں رکھنے کی مشکلات کی طرف سے بے بہرہ نہیں ہیں، چنانچہ انہوں نے اپنے مابین کچھ مشترک انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ ۱۹۴۹ء سے ریاستوں کے وزراء برائے تمدن ایک "مستقل کانفرنس" کے ذریعہ آپس میں تعاون کرتے ہیں۔ یہ کانفرنس ایک گروہ عاملہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس کے صدر کا انتخاب ہر سال ہوتا ہے اور اس کا اپنا عملہ بُون میں کام کرتا ہے۔

اسی طرح ۱۹۴۹ء سے ریاستیں معاہدۂ کیونگ سٹین کے ذریعہ ایک دوسرے سے تعاون کرتی ہیں۔ اس معاہدہ کی رو سے ریاستیں مل کر ایسے سائنسی اداروں کی کفیل ہوتی ہیں جن کی اہمیت



Marfat.com

۵۳ علاقائی حدود سے تجاوز کرتی ہو۔ ان میں میکس پلانک سوسائٹی سب سے زیادہ اہم ہے۔ ریاستوں کی ان تمام کوششوں کے باوجود بھی جو وہ تمدن کی حکمتِ عملی سے متعلقہ امور کو غیر محدود رکھنے کے لئے کرتی رہی ہیں بُند کے ساتھ مل کر کام کرنے میں انہیں فائدہ ہی ہوا ہے۔ ۱۹۵۷ء میں معاہدۂ کیونگ سٹین کی وجہ سے ظہور میں آئے ہوئے اخراجات کی نصف رقم کی ذمہ داری بُند نے قبول کی تاکہ ریاستیں اپنے فرائض کو بہتر سے بہتر طریقہ پر پورا کر سکیں۔

جرمن تعلیم و تدریس کے معاملات کی باقاعدہ تحقیقات کرنے کی ضرورت کے پیش نظر ۱۹۵۳ء میں وفاقی وزارتِ داخلہ اور ریاستوں کے وزراء برائے تمدن کی مستقل کانفرنس کے صدر نے پانچ سال کے عرصہ کیلئے "جرمن کمیٹی برائے تعلیم و تدریس" قائم کی۔ ۱۹۵۸ء میں اس کی مزید پانچ سال کے لئے توسیع کی گئی۔ اس کمیٹی کے ممبر ایسے لوگ ہیں جو کسی سرکاری نوعیت کے اثر سے غیر پابند ہیں۔ وہ اعزازی طور پر اپنی خدمات، اپنی واقفیت اور اپنا تجربہ اس کمیٹی کو پیش کرتے ہیں تاکہ مفادِ عامہ کے نقطہ نظر سے یہ کمیٹی جرمن تعلیمی اُمور پر نگاہ رکھ سکے اور ان ممبروں کے مشورے اور سفارشوں کے ذریعہ ان اُمور کو ترقی دے سکے۔ یہ اس کمیٹی کا فرض ہے کہ جرمن تعلیمی امور کی ایک ہمہ گیر تصویر پیش کرے۔

ابھی تک دو، یعنی بُند اور ریاستی، سطحوں پر تمدنی حکمت عملی پر عمل پیرا ہونے کے نتائج کے بارے میں وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ تمام متعلقہ اُمور ابھی تک مد و جزر میں ہیں اور ان پر کوئی فیصلۂ ناطق صادر نہیں کیا جا سکتا۔

## مدارس

۵۴ جرمنی میں اٹھارویں صدی ہی میں عمومی تعلیم کا طریقہ رائج ہو گیا تھا۔ ۱۹۲۰ء سے لازمی تعلیم چھ سال سے اٹھارہ سال کی عمر تک رکھی گئی، اس مدت میں سے پہلے آٹھ سال باقاعدہ مدرسوں میں گذارنے ہوتے ہیں۔ تمام بچوں کی تقریباً ۸۰ فیصدی تعداد پہلے ابتدائی اسکولوں (Volksschule) میں تعلیم پاتی ہے، ان اسکولوں میں وہ چھ سال کی عمر سے اپنے چودھویں سال تک رہتے ہیں۔ اس کے بعد عام طور پر وہ کسی پیشہ یا ہُنر کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اگلے تین سال تک انہیں پیشوں سے متعلقہ تربیتی اداروں میں پڑھنا لازمی ہے۔ عام طور پر ایسے اداروں میں پڑھائی ہفتہ میں ایک دن ہوتی ہے۔ جسمانی یا ذہنی طور پر معذور بچوں کو "امدادی" اسکولوں (Hilfsschulen) یا مخصوص اسکولوں



Marfat.com

۵۴ (Sonderschulen) میں تعلیم دی جاتی ہے۔

ابتدائی تعلیم کے پہلے چار سالوں میں چار سال (برمن میں چھ سال) جنہیں بنیادی تعلیم کا دور (Grundschule) کہا جاتا ہے، ہر بچہ کے لئے تعلیم حاصل کرنا لازمی ہے۔ اس کے اختتام پر ہی ان کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ یا درمیانی اسکول (mittlere) یا ثانوی اسکول (Gymnasium) میں داخل ہو سکیں۔ عام طور پر درمیانی اسکول میں چھ جماعتیں ہوتی ہیں۔ یہ اسکول ختم کرنے کے بعد طلبا کے لئے ممکن ہوتا ہے کہ وہ سرکاری یا کاروباری ملازمتوں یا پیشہ ورانہ تربیت حاصل کرنے کے بعد مخصوص اسکولوں کی طرف جا سکیں۔ عام طور پر پیشہ ورانہ تربیت کے اسکول دن میں کچھ وقت کیلئے ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کل وقت کے لئے بھی مخصوص ادارے (Berufsfachschulen) قائم ہیں مثلاً کاروباری، سماجی اور فنی پیشوں کے لئے۔ ان میں کاروباری، ہنر سکھانے کے اسکول، گھریلو امور سکھانے کے اسکول، سماجی اسکول اور آلات موسیقی وغیرہ بنانے کی تربیت دینے والے اسکول شامل ہیں۔ ایسے کسی اسکول میں تین سال گذارنا پیشوں سے متعلقہ تربیتی اداروں میں حاضری دینے کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔

Gymnasium اسکول ۹ سال میں ختم ہو جاتا ہے اور اس مدت کے بعد طلباء کو ایک امتحان دینا ہوتا ہے جو کم از کم ۱۹ سال کی عمر میں دیا جا سکتا ہے۔ اس امتحان میں کامیابی کے بعد طلباً کی ذہنی پختگی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ یہ امتحان یونیورسٹی میں داخلہ لینے سے پہلے ضروری ہوتا ہے۔ Gymnasium اسکول تین قسموں کے ہوتے ہیں جن میں علی الترتیب قدیم زبانیں، جدید زبانیں، اور ریاضی بمعہ قدرتی علوم سکھانے پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ پہلی قسم کے اسکولوں میں سب سے پہلے جو زبان سکھائی جاتی ہے وہ لاطینی ہوتی ہے، اور دوسری اقسام کے اسکولوں میں انگریزی۔ تیسرے سال میں ایک اور زبان کا اضافہ کیا جاتا ہے اور ایک مزید غیر ملکی زبان چوتھے سال سے شروع کی جاتی ہے۔ ایسے ثانوی اسکول بھی ہیں جہاں صرف گھریلو امور سے متعلقہ مضامین میں تعلیم دی جاتی ہے۔ اسی طرح کاروباری ثانوی اسکول اور اقتصادیات کے ثانوی اسکول بھی قائم ہیں۔ ایسے اسکولوں میں تعلیم ختم کرنے کے بعد طلباء یونیورسٹیوں کے مخصوص شعبوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

جرمنی میں گزشتہ ایک صدی میں Gymnasien اسکولوں کی حیثیت یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کی صلاحیت کی پہلی منزل کی سی ہو گئی ہے۔ ان اسکولوں کے آخری امتحان میں، جسے Reife-prüfung کہتے ہیں۔ کامیابی گویا اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ کیلئے لازمی ہے۔ دوسری طرف



Marfat.com

ثانوی اسکولوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اعلیٰ معیار کی عام تعلیم دے سکیں۔ چنانچہ یہ ہوا کہ Reifeprüfung کے امتحان کو اکثر مختلف پیشوں میں داخلہ کے لئے ضروری سمجھا جانے لگا اور اسی گومگو میں ثانوی اسکول یہ طے نہیں کر پاتے ہیں کہ طلبار کو کتابی واقفیت حاصل ہو یا انھیں صحیح معنوں میں علم حاصل ہو۔ یہ مسئلہ اکثر متنازع فیہ رہا ہے اور اس پر اکثر مباحثے ہوتے رہتے ہیں۔

یہاں تعلیم کے ایک مزید سلسلہ کا ذکر بھی بیجا نہ ہوگا۔ اس سلسلہ کے تحت کیا یہ جاتا ہے کہ غیر معمولی ذہین طلبار کو پیشوں سے متعلق تعلیم کے دوران امتحانوں کے ذریعہ اعلیٰ تعلیم بھی دی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ ان کو اعلیٰ درسگاہوں میں داخلہ میں بھی سہولت پہونچائی جاتی ہے۔ اس طرح خداداد قابلیت رکھنے والے ایسے طلبا کو آسانیاں بھی مل جاتی ہے جو کسی وجہ سے ثانوی اسکول میں پڑھنے سے قاصر ہوں اور پیشوں سے متعلق علم کے حصول کا شوق بھی بڑھایا جاتا ہے۔

ابتدائی اسکولوں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل والے طلبار کی تعداد کے ۵ فیصدی نجی اسکولوں میں داخل ہوتے ہیں۔ ان اسکولوں کو حکومت سے منظور شدہ ہونا لازمی ہوتا ہے اور ان پر حکومت کی نگرانی بھی رہتی ہے۔ ان اسکولوں میں بھی تقریباً وہی نصاب ہوتا ہے جو سرکاری اسکولوں میں۔ اکثر و بیشتر یہ اسکول رہائشی ہوتے ہیں۔ چند نجی اسکول کافی شہرت یافتہ ہیں مثلاً سالم میں واقع اسکول جہاں ڈیوک آف ایڈنبرا نے تعلیم حاصل کی تھی، سینٹ بلاسین کا جیسوٹ اسکول اور بادگودسبرگ کا انجیلی اسکول۔ نجی اسکولوں کی ایک جدید طرز Jugenddorf یا "بچوں کا گاؤں" ہے۔

ابتدائی اسکولوں میں عموماً لڑکوں اور لڑکیوں کو یکجا تعلیم دی جاتی ہے۔ بڑی جگہوں پر ان کی تعلیم علیحدہ بھی ہوتی ہے۔ دوسری قسم کے اسکولوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کو علیحدہ علیحدہ تعلیم دینے کا قاعدہ ہے۔ یہ سوال اکثر زیر بحث رہا ہے کہ آیا ابتدائی اسکولوں میں صرف پروٹسٹنٹ یا صرف کیتھولک بچوں کو تعلیم دی جائے (Bekenntnisschulen) یا اسکول مشترکہ قسم کے ہوں (Gemein-schaftsschulen) جہاں سب ہی عقائد کے بچے ہوں یا پھر اسکولوں میں کسی قسم کی مذہبی تعلیم ہی نہ ہو۔ درمیانی اور ثانوی اسکول تقریباً سب ہی مشترکہ قسم کے ہیں۔ ابتدائی اسکولوں میں اس قسم کی تعلیم کا فیصلہ ریاست کرتی ہے لیکن بہرصورت والدین کی مرضی سے مذہب کی تعلیم لازماً دی جاتی ہے اور کلیسا کی زیر نگرانی ہوتی ہے۔ اسکول کی فیس سے معافی اور جہاں تک ممکن ہو کتابیں وغیرہ خود سے نہ خریدنے کے بارے میں چند ریاستوں نے اپنے منصوبوں میں کافی حد تک کامیابی حاصل کرلی ہے



Marfat.com

مارچ ۱۹۵۷ء میں وفاقی جمہوریہ میں جماعتوں کے ۶۵۵۳۴ کمرے تھے، مزید ۳۲۰۶۸ کمروں کی فوری ضرورت ہے۔ عزم یہ ہے کہ ہر جماعت میں ۳۵ شاگردوں سے زیادہ نہ ہوں، اس صورت میں ۱۴۸۷ کمروں کی مزید ضرورت ہوگی۔ اسکولوں میں تعلیم کی مدت ۹ سال کئے جانے پر اس تعداد کے علاوہ ۱۱۰۵۳ مزید کمرے چاہیئے ہوں گے۔

جماعت کا ایک کمرہ قائم کرنے پر تمام اخراجات کا تخمینہ ۱۰۰۰۰۰ جرمن مارک (یا ۲۳۸۱۰ ڈالر یا ۸۵۰۳ پاؤنڈ) ہے۔

ابتدائی اور پیشہ ورانہ اسکولوں میں طلبا سے کوئی فیس نہیں لی جاتی جہاں فیس لی جاتی ہے وہاں نادار طلبا کو وظیفے یا فیس سے معافی دی جاتی ہے۔ مالی، سماجی یا مذہبی امتیاز کے بغیر تعلیم حاصل کرنے کے مساوی مواقع کا حق تمام ریاستوں کے دستوروں کے بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ ۱۹۵۷ء کے مالی سال میں ریاستوں اور تعلقوں نے ۵۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۳۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۴۷ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم تعلیمی امور پر صرف کی۔ اس میں سے ۳۱۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷۳ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۲۶ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم ابتدائی اسکولوں[۱] پر صرف ہوئی تھی۔ ہر بچّہ پر سرکاری خرچ[۲] ابتدائی اسکولوں میں تقریباً ۵۸۰ جرمن مارک (یا ۱۳۸ ڈالر یا ۴۹ پاؤنڈ)، درمیانی اسکولوں میں ۸۸۰ جرمن مارک (یا ۲۱۰ ڈالر یا ۷۵ پاؤنڈ) اور ثانوی اسکولوں میں تقریباً ۱۳۰۰ جرمن مارک (یا ۳۱۰ ڈالر یا ۱۱۱ پاؤنڈ) ہوا تھا۔

جنگ کی تباہ کاریوں کے بعد تقریباً ۷۵۰۰۰ نئے اسکول کے کمرے بنائے گئے لیکن مہاجرین کے آجانے سے تقریباً ۲۲۰۰۰ مزید کمروں کی اب بھی ضرورت ہے۔ چنانچہ کئی جماعتوں کو ایک ہی کمرے میں باری باری پڑھنا ہوتا ہے۔ کمروں کی کمی کی وجہ سے اسکولوں کے ساز و سامان پر بھی زیادہ بار پڑتا ہے۔ ابتدائی اسکولوں میں ہر استاد کی سپردگی میں ۳۶ طلبا ہوتے ہیں۔ ابتدائی اسکولوں میں اوسطاً ۵۴، درمیانی میں ۳۰۰ سے ۴۰۰ تک اور ثانوی اسکولوں میں ۴۰۰ سے ۵۰۰ تک طلبا ہوتے ہیں۔

۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۹ء تک اسکولوں کی پرانی عمارتوں کی مرمّت اور نئی عمارتوں کی تعمیر پر ۷۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۸۰ کروڑ ڈالر یا ۶۳ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف کی گئی۔

استادوں کی تربیت پر خاص توجہ دی جاتی ہے کیونکہ اسکول صرف سبق پڑھانے کے لئے ہی نہیں ہیں بلکہ ان کا کام بچوں کو ان کی آئندہ زندگی کے لئے تیار کرنا اور اچھے شہری بنانا بھی ہے۔ اسی

[۱] معاون اور خصوصی اسکولوں سمیت۔ [۲] یہ بار علاقائی کونسلوں پر اس ضمن میں ان کی قلیل آمدنی مہیا کرنے کے بعد پڑتا ہے۔



Marfat.com

## اسکول (۱۹۵۸ء)

| | تعداد | |
|---|---|---|
| | شاگرد | اسکول |
| ابتدائی اسکول ؎۱ ... ... ... ... ... ... ... | ۴۶،۱۸،۰۰۰ | ۳۰،۷۷۰ |
| درمیانی اسکول ... ... ... ... ... ... ... | ۳،۱۲،۰۰۰ | ۸۸۰ |
| ثانوی اسکول ... ... ... ... ... ... ... | ۷،۶۵،۰۰۰ | ۱،۶۱۰ |
| خصوصی اسکول اور مغربی برلن کے اسکول ... ... ... ... | ۴،۸۶،۰۰۰ | ۹۶۰ |
| پیشوں سے متعلقہ اسکول ... ... ... ... ... ... ... | ۲۳،۰۷،۰۰۰ | ۶،۶۶۰ |
| اساتذہ کی تعداد ... ... ... ... ... ... ... | ۲۳۸،۰۰۰ | |

؎۱ معاون اور خصوصی اسکولوں سمیت۔

لئے عام تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ بچوں کے گروہ بنا دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ آپس میں مل کر کام کرنا سیکھیں۔ والدین کو اپنی متعلقہ کمیٹیوں اور کونسلوں کے ذریعہ اسکولوں کی زندگی میں حصہ لینے کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔ شاگردوں کی بھی اپنی کمیٹیاں ہوتی ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنے معاملات کی دیکھ بھال میں حصہ لیتے ہیں۔ ان سب کا مقصد یہ ہے کہ اسکولوں کے تمام مسائل، معلم، والدین اور شاگرد سب مل جل کر طے کریں۔ تمام اسکولوں کی تعلیم کا مقصد آزاد خیالی اور ذمہ دار عمل کی صلاحیت پیدا کرنا، آزاد شخصیت پیدا کرنا، ملک کی ذمہ داری کا احساس دلانا، دوسروں کے عقائد کا احترام کرنا، ملک اور اس کے لوگوں سے محبت کرنا، امن کے حصول میں ترقی حاصل کرنا، اور لوگوں کے مابین تعاون کی تلقین کرنا ہے۔

تربیت پانے سے پیشتر استادوں کو "پختگی" کا امتحان دینا ہوتا ہے۔ ابتدائی اسکولوں کے تقریباً ۸۰،۰۰۰ معلم وفاقی علاقہ میں تقریباً ۲۰ کالجوں اور ۵۰ دیگر اداروں میں دو سے تین سال تک تربیت حاصل کرتے ہیں۔ کوشش یہ کی جارہی ہے کہ ایسے تمام اداروں میں تربیت کی میعاد تین سال کردی جائے۔ اس سب کے باوجود بھی تربیت پائے ہوئے استادوں کی تعداد اتنی نہیں ہے کہ موجودہ ابتدائی اسکولوں کے لئے بھی کافی ہو چہ جائیکہ مزید اسکولوں کے لئے بھی۔ تجارتی اسکولوں اور ثانوی اسکولوں کے معلموں کو یونیورسٹی میں چار سال گذارنے کے بعد ایک ایسے امتحان میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو سرکاری نگرانی میں ہوتا ہے۔ ایک امر کا ابھی فیصلہ نہیں ہو پایا ہے اور وہ یہ ہے کہ آیا معلموں کو تربیت مذہبی فرقہ وارانہ طور پر دی جائے یا نہیں۔ ریاستوں میں ابھی تک اس مسئلہ پر اختلاف رائے باقی ہے۔ اُستاد



Marfat.com

۵۴ اپنی ریاست یا تعلقہ کے ملازم ہوتے ہیں۔ اسکولوں کی عمارتوں، ساز و سامان اور نظم و نسق کی ذمہ داری تعلقوں پر ہے۔

دستور اساسی کی رُو سے تمام تمدنی معاملات (جن میں تعلیم بھی شامل ہے) ریاستوں کی ذمہ داری ہیں اور اسکولوں سے متعلقہ ہر معاملہ ان کی وزارتِ تمدن کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ ۱۹۴۵ء سے ہر ریاست نصاب، استادوں کی تربیت اور ان کی تنخواہ، اور ایسے دیگر معاملات میں اپنے حالات کے مطابق الگ الگ عمل کرتی رہی۔ ۱۹۵۵ء میں تمام ریاستوں کے وزراء اعلیٰ نے ایک لائحہ عمل بنایا جس کی رو سے یہ سب معاملات تمام ریاستوں میں ایک ہی طور پر طے ہوں گے، گو کہ ابھی تک اس پر پوری طرح عمل نہیں ہو سکا ہے۔ اس پروگرام کے مطابق تعطیلات سے متعلق قواعد، زبانیں سکھانے کے طریقہ اور امتحانات کے پرچے جانچنے کے طریقہ میں یکسانیت سے کام لیا جائے گا۔ یہ بھی ارادہ ہے کہ ہر ریاست میں Gymnasium صرف تین قسم کے ہوں۔

کچھ پتے (جو نوجوانوں کے بارے میں باب سے بھی متعلق ہیں):

Deutscher Bundesjugendring, Bonn-Venusberg, Haager Weg 44 (Arbeitsgemeinschaft der Evangelischen Jugend Deutschlands — Bund der Deutschen Katholischen Jugend — Bund der Deutschen Landjugend — Deutsche Jugend des Ostens — Deutsche Sportjugend — Deutsche Wanderjugend — Gewerkschaftsjugend — Jugend des Deutschen Alpenvereins — Jugend der Deutschen Angestellten-Gewerkschaft — Naturfreundejugend Deutschlands — Ring deutscher Pfadfinderbünde — Ring deutscher Pfadfinderinnenbünde — Sozialistische Jugend Deutschlands / Die Falken)

Ring politischer Jugend, Bonn, Poppelsdorfer Allee 17 (Junge Union Deutschlands — Jungsozialisten — Deutsche Jungdemokraten)

## تعلیم بالغاں

۵۵ تعلیم بالغاں کے لئے لوگوں کو جو سہولتیں حاصل ہیں ان میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، تھیئٹر اور سینما اور خاص طور پر Volkshochschulen ("عوامی یونیورسٹیاں") اور اسی قسم کے تعلیمی ادارے اور "عوامی کتب خانے" شامل ہیں۔ ۱۹۴۵ء سے ان ہی قسم کے اداروں کو تقویت دی گئی ہے تعلیم سے متعلقہ مقبول آسائشیں ہر چھوٹے بڑے شہر اور دیہات تک میں پائی جاتی ہیں جو کچھ تو لوگوں نے انفرادی حیثیت سے اور کچھ مقامی حکام کی وساطت سے قائم کی ہیں۔ صرف اسی نوعیت کے آزاد مرکزوں کے ذریعہ ہی جو بیرونی اثرات سے پاک ہوں یہ ممکن ہے کہ لوگوں کا خیال اور عمل گذشتہ دور کے سرکاری تسلط



Marfat.com

سے آزاد ہو سکے اور وہ آزاد شہریوں کی حیثیت سے اپنی انفرادی ذمہ داری محسوس کر سکیں۔" عوامی ۵۵
یونیورسٹیاں" آج بھی اس کو اپنا سب سے اہم فرض سمجھتی ہیں۔

اس کے علاوہ "عوامی یونیورسٹیوں" کو اکثر و بیشتر شام کے وقت تربیت کے ذریعہ تعلیم بالغان کی ضروریات کو بھی پورا کرنا ہوتا ہے۔ ۱۹۴۵ء کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ تعلیمی اور پیشہ ورانہ تربیت کے معاملہ میں عملی تعلیم اور ہنر سیکھنے کی ضروریات اسکولوں کے ذریعہ پوری نہیں ہو رہی تھیں۔ "عوامی یونیورسٹیوں" نے جب اس طرف توجہ دی تو اس سے عام تعلیم کے پروان چڑھنے میں بھی مدد ملی۔ ان یونیورسٹیوں کا رجحان یہی ہے کہ وہ تعلیم کے عملی پہلوؤں میں توازن قائم کرنے میں مدد دیں۔

اس وقت شام کے وقت کام کرنے والی "عوامی یونیورسٹیوں" کی تعداد ۱۱۰۰ ہے۔ جنوبی جرمنی میں Volkshochschulen کا قیام پہلے پہل بطور کلبوں کے عمل میں آیا تھا اور اب بھی ایک حد تک انہیں آزاد انجمنیں (Kuratorien) چلاتی ہیں۔ دوسری طرف شمالی جرمنی میں انفرادی عمومی تعلیمی آسائشیں فراہم کرنا میونسپل حکام کے ذمہ ہے۔ تاہم ان کی قانونی حیثیت خواہ کچھ ہی ہو، یہ ادارے ہمیشہ آزاد تعلیم کے مرکز رہے ہیں اور بلا امتیاز مذہبی عقیدہ، عمر، سیاسی تعلق اور سماجی حالت، ہر شخص ان سے تعلق رکھ سکتا ہے۔ آزاد تعلیمی رشتہ میں منسلک ہو کر اور آپس کے تعاون سے ان یونیورسٹیوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی تمنا یہ ہوتی ہے کہ وہ زندگی کو بہتر طور پر سمجھ سکنے کے قابل ہو سکیں، آزاد غور و فکر کے عادی ہو سکیں اور اپنی زندگی میں زیادہ صلاحیت پیدا کر سکیں۔ ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں شہری ذمہ داریوں کا احساس اجاگر کریں اور جمہوری فکر و عمل کو اپنائیں۔ اس وجہ سے "عوامی یونیورسٹیاں" اپنا کام جمہوری اصولوں پر خود اعتمادی کے ساتھ کرتی ہیں۔ ان کو یہ اختیار ہے کہ اپنے رہبروں اور شریک کاروں کو آزادی سے منتخب کریں اور آزادانہ تربیت دے سکیں اور اپنے لئے لائحہ عمل بنا سکیں۔

شہروں میں شام کے وقت کام کرنے والی Volkshochschulen کے علاوہ خانگی اور اجتماعی تعلیم کے مرکزوں سے بھی تعلیم بالغان کے کام کو مدد ملتی ہے۔ ان مرکزوں کو Heimvolkshochschulen کہتے ہیں۔ اس قسم کے کچھ مرکز ۱۹۳۳ء سے پہلے بھی قائم تھے۔ ۱۹۴۵ء کے بعد ان کی از سرِ نو تنظیم اور توسیع کی گئی۔ اس وقت وفاقی جمہوریہ میں اس نوعیت کے تقریباً ۳۰ مرکز ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ ایک نئے سماجی نظام کے قیام میں مدد دیں۔ چنانچہ یہ مرکز ان مساعی کے لئے ممد ثابت ہوتے ہیں جو ملک بھر میں نوجوانوں کو سیاسی طور پر تعلیم یافتہ بنانے کے لئے کی جا رہی ہیں۔



Marfat.com

*Heimvolkshochschulen* میں تعلیم بالغان کے بہت سے پہلو نمایاں ہیں۔ وہ اسکولوں کے کام میں مدد دینے اور عام تعلیمی نوعیت کے ذریعہ پیشوں میں ترقی کے لئے مدد ثابت ہونے کے علاوہ سیاسی روشن خیالی اور شہری ذمہ داری کا احساس بھی دلاتے ہیں۔ گویا یہ مرکز ایک ہمہ گیر تعلیم کا ذریعہ ہیں جس کا مقصد فرد کو اس قابل بنانا ہے کہ دنیا کی موجودہ افراتفری میں رہ کر بھی اپنا توازن قائم رکھ سکے اور ساتھ ساتھ اپنے اردگرد کے لوگوں، بنی نوع انسان، معاشرت اور حکومت کے ساتھ اپنے تعلقات کو استوار رکھ سکے۔

ریاستی سطح پر "عوامی یونیورسٹیاں" ریاستی انجمنوں کے ذریعہ ایک دوسرے سے تعاون کرتی ہیں۔ بُند کی سطح پر بھی انکا ایک انجمنی ادارہ ہے جس کا نام Deutscher Volkshochschul- verband ہے۔ ایک مرکزی دفتر کے ذریعہ ایک "یونیورسٹی" کے تجربات سے دوسری "یونیورسٹیاں" فائدہ اٹھاتی ہیں اور باہمی دلچسپی کے معاملات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

مزدور انجمنوں کا جرمن وفاق (DGB) اپنے ملازمین کی سیاسی اور سماجی تعلیم کے سلسلہ میں "عوامی یونیورسٹیوں" کا تعاون حاصل کرتا ہے۔

*

"عوامی یونیورسٹیوں" میں مذہب کے بارے میں رائے زنی کی جاسکتی ہے تاکہ ہر شخص کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع مل سکے اور کسی ایک نقطہ نظر پر بحث کی جاسکے۔ تعلیم بالغاں میں اس کا خیال رکھا جاتا ہے کہ لوگ اس قسم کے تبادلہ خیال میں زمانہ کی رفتار کا خیال رکھتے ہوئے حصہ لے سکیں۔

پروٹسٹنٹ عقیدہ کے لوگوں کے لئے ریاستی کلیساؤں کے تحت ۸ درسگاہیں کام کر رہی ہیں جن کا نصب العین یہ ہے کہ لوگوں کی مشکلات اور ان کے دلوں میں مذہب سے متعلق پیدا ہونیوالے شبہات کے بارے میں ان سے مذاکرے کئے جائیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے یہ درسگاہیں لوگوں کے مختلف گروہوں کو دعوت دیتی ہیں کہ وہ اپنے روزمرہ کے مسائل پر بحث کریں تاکہ ان میں باہمی مفاہمت پیدا ہوسکے حتیٰ کہ وہ مشترک مشکلات کے مشترک حل تلاش کرسکیں۔ ان درسگاہوں میں زیادہ تجربہ کار لوگ آپس میں ایک دوسرے کے تجربات کا جائزہ لیتے ہیں۔ گو کہ تمام پروٹسٹنٹ درسگاہوں کا اساسی نصب العین ایک ہی ہے تاہم ان کے انفرادی مقاصد مختلف ہیں کیونکہ ریاستوں اور کلیساؤں کے حالات بھی



Marfat.com

مختلف ہیں۔ ان مساعی میں پیش پیش دیگر اداروں کے علاوہ "جرمنی کی پروٹسٹنٹ درسگاہوں کے مطالعہ کا گروہ"، "اقتصادی اخلاقیات اور سماجی خدمت کا گروہ عاملہ"، "مزدوروں کے مسائل کے لئے پروٹسٹنٹ مجلس عاملہ" خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

کیتھولک لوگوں کے لئے "کیتھولک تعلیم بالغاں کی وفاقی انجمن" قائم ہے جو ان تمام اداروں کی نمائندگی کرتی ہے جن کا تعلق خاص طور پر تعلیم بالغاں سے ہے اور ایسی کیتھولک انجمنوں کی بھی جو اس کام میں مصروف عمل ہیں۔ پروٹسٹنٹ لوگوں کی طرح یہاں بھی تمام کام درسگاہوں ذریعہ ہوتا ہے جن کی حیثیت کلیسائی علاقہ کے اہم تعلیمی مرکزوں کی سی ہے۔ گھروں میں جلسے منعقد کرنے کے علاوہ یہ درسگاہیں اپنے کلیسائی علاقہ میں تقاریر کا انتظام بھی کراتی ہیں۔ ان کے علاوہ ان درسگاہوں کی نوعیت کے دیگر تعلیمی ادارے بھی موجود ہیں جو سماجی زندگی میں تمام گروہوں کے درسوں کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں، اور Landvolkshochschulen بھی مصروف عمل رہتے ہیں۔ انجمنیں (مثلاً "کیتھولک مزدوروں کی تحریک" اور "کولپنگ فاؤنڈیشن") سب سے زیادہ اہمیت رہنے سہنے کے حالات کو دیتی ہیں جن کا تعلق براہ راست پیشہ یا تجارت سے ہوتا ہے۔

تعلیم بالغاں کے لئے مذکورہ بالا تعلیمی مرکزوں کی طرح "عوامی کتب خانے" بھی اتنی ہی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ کتب خانے تمام تعلیمی، سماجی اور عمر کے گروہوں کے لئے قیمتی تصانیف مہیا کرکے لوگوں میں خود کو تعلیم دینے کا ذوق پیدا کرتے ہیں، ان کو اپنی زندگی کامیاب بنانے اور تمدنی قدروں کو بہتر سمجھنے کے قابل بناتے ہیں اور ساتھ ہی ان کی پیشہ ورانہ تعلیم کے اضافہ میں مدد بھی دیتے ہیں۔ اس طرح گویا یہ کتب خانے انسانی زندگی کے سیاسی، سماجی اور اجتماعی شعبوں میں ممد ثابت ہوتے ہیں۔

کتب خانوں سے متعلقہ تمام معاملات ایک طرف عام کتب خانوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ اس وقت اس نوعیت کے تقریباً ۱۰,۵۰۰ کتب خانے موجود ہیں جن میں تقریباً ایک کروڑ ۵۵ لاکھ کتابیں ہیں۔ "جرمن کتب خانوں کی انجمن" ان کتب خانوں کی نمائندگی کرتی ہے۔

دوسری طرف عوامی کتب خانوں سے کلیساؤں کا بھی تعلق ہے۔ کلیساؤں کے کتب خانے انکی اپنی انجمنوں کی نگرانی میں ہیں جنہوں نے مل کر ایک خدمت قائم کر رکھی ہے۔ یہ کتب خانے عام دلچسپی کی کتابوں کے علاوہ تعلیمی نوعیت کی کتابیں بھی مہیا کرتے ہیں اور یہ روایت ایک صدی سے زیادہ پرانی ہے۔ ان کے ذریعہ لوگوں میں سماجی میل جول بڑھتا ہے جس کی تعلیمی افادیت کچھ کم نہیں ہوتی۔ یہ ادارے "پروٹسٹنٹ کتب خانوں کی جرمن انجمن" جس کے ۳,۴۰۰ کتب خانے ہیں، اور کیتھولک لوگوں



Marfat.com

۵۵ کے لئے "بر وموس انجمن" اور "سینٹ میکائیل یونین" ہیں جن کے ۶۰۰،۷ سے زیادہ کتب خانے ہیں جہاں ۶۳ لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں۔

عوامی کتب خانوں کو، خصوصاً ان کو جو دیہی علاقوں میں واقع ہیں، ریاستی سطح پر سرکاری کتب خانوں کے مراکز کا مشورہ حاصل ہے اور کلیسائی کتب خانوں کو اپنے مرکزی دفتروں کا۔ ریاستوں اور تعلقوں کے خرید کتب کے مرکزوں نے کتب خانوں کے نظم ونسق کو سنوارنے میں بہت مدد دی ہے۔ کلیسائی کتب خانوں کے لئے یہ کام ان کے مرکزی دفتروں نے کیا ہے۔ سرکاری اور کلیسائی کتب خانوں کی درسگاہوں میں مہتمم کتب خانہ کے عہدہ داروں کے لئے جو سرکاری اہل دار ہوتے ہیں درس و تدریس کا انتظام ہے۔ یہ مہتمم صرف اتنا ہی نہیں کرتے کہ کتابیں حاصل کرکے لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیدیں بلکہ کتابیں پڑھنے والوں کو تعلیمی معاملات میں صلاح ومشورہ بھی دیتے ہیں۔ کتب خانوں کا طریق کار ایسا ہے کہ پڑھنے والوں کو اپنے خاص مضمون پر زیادہ سے زیادہ دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے اور انہیں مہتمم کے ساتھ مذاکرہ کا موقع بھی ملتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ دیہی آبادی کو زیادہ سے زیادہ کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے گشتی کتب خانے بھی جاری ہیں۔ "عوامی کتب خانوں" سے متعلق بے شمار کتب خانے ایسے بھی ہیں جو فیکٹریوں یا دوسرے تجارتی اداروں نے کھولے ہوئے ہیں گو کہ انکی کتابیں خاص خاص مضامین پر ہوتی ہیں۔ ہسپتالوں اور قید خانوں میں بھی کتب خانے ہیں۔ نابینا لوگوں کے لئے موسیقی اور تصانیف کے کتب خانے بھی قائم ہیں۔



Marfat.com

# کھیل

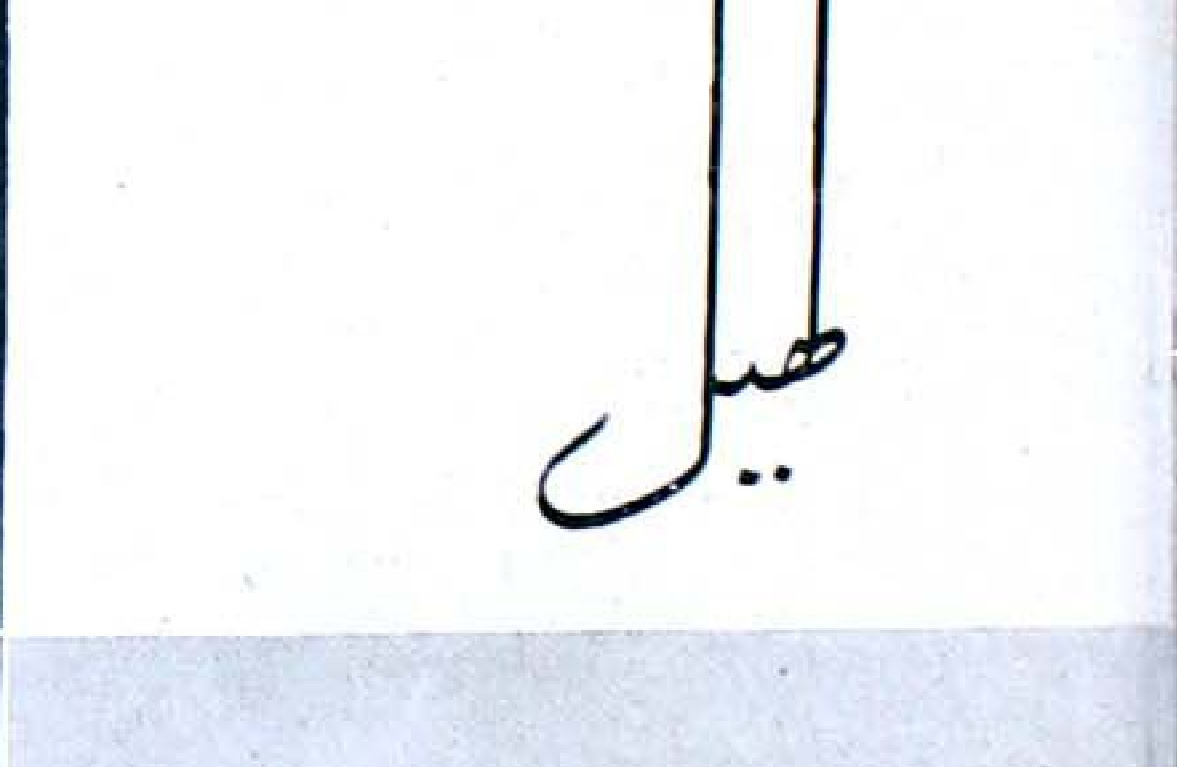

Marfat.com

جرمن چہروں کی جھلک

ادبرلنگن (ورٹمبرگ) کی ایک عورت — لیک کانسٹنس کے علاقہ کا ایک دستکار

وادیٔ گوتاخ، بلیک فارسٹ، کا ایک دہقان — جزیرۂ فوہر کی ایک فزیسیائی عورت

Marfat.com

جرمن چہروں کی جھلک

وادیٔ مولمن باخ ، بلیک فارسٹ ، کی ایک لڑکی

باویریائی جنگلات کا ایک نوجوان شیشہ کا سامان بنا رہا ہے

اوڈن والڈ کا ایک کاشتکار

بالائی باویریا کی ایک پہاڑی دوشیزہ

Marfat.com

گائسن ہائم

سینٹ اربن

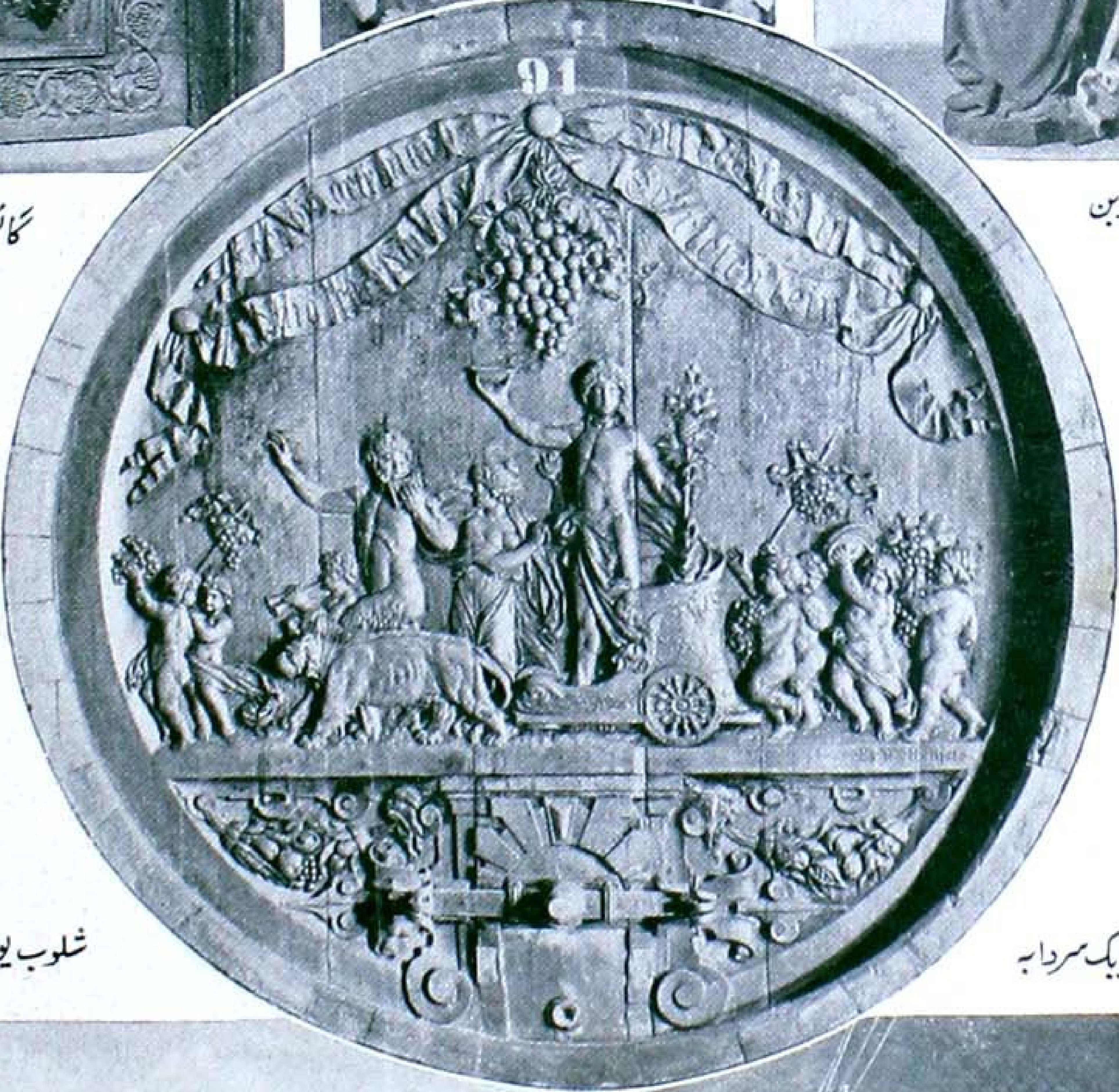

دخترِ رز

ایلٹ ول
کے سیکٹ سر
میں ایک پی
پر نقش ونگ

شلوب یوہانسبرگ

وُرزبرگ کا ایک سرداب

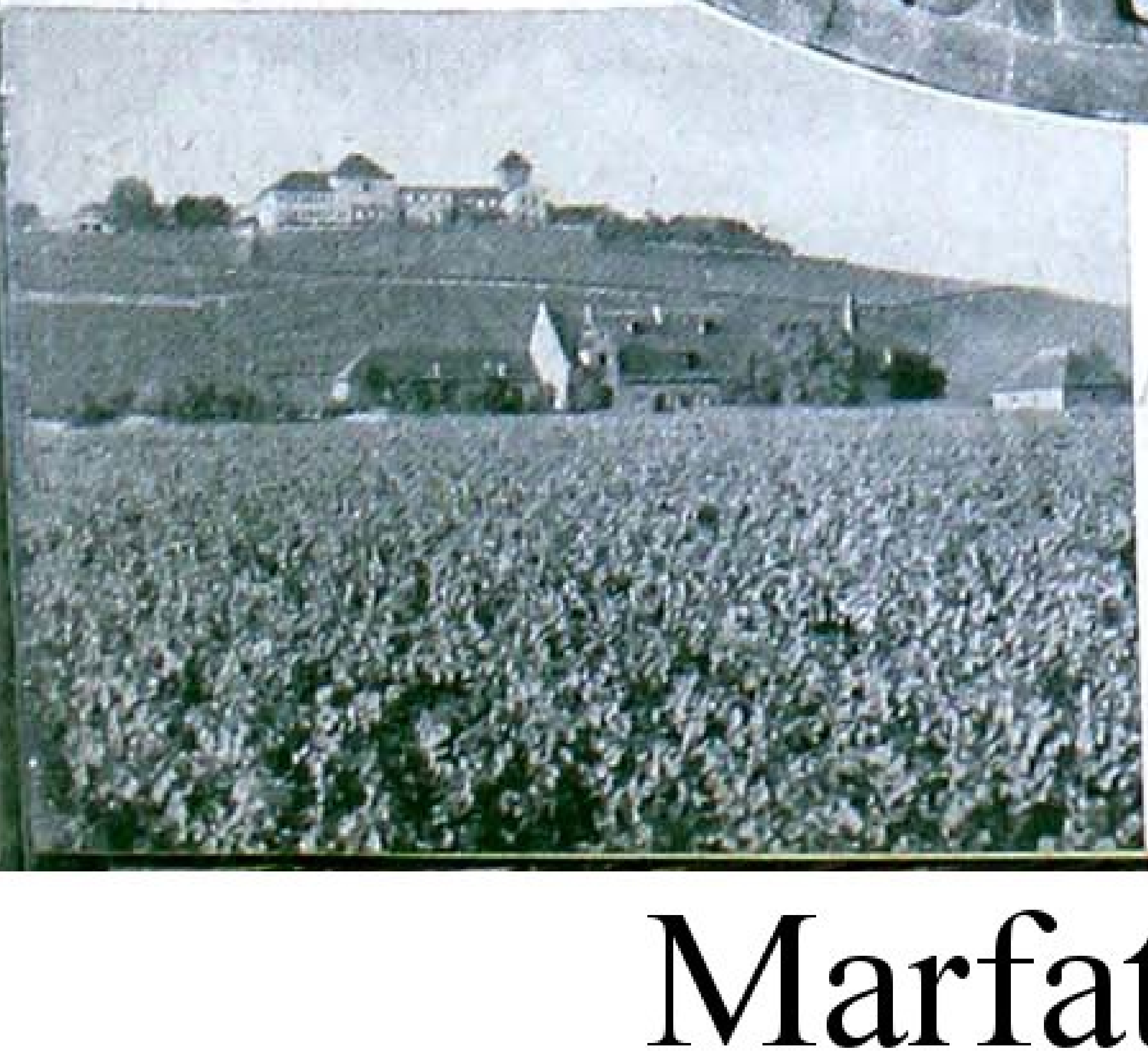

Marfat.com

# علوم وفنون اور علمی تحقیقات

56 جرمن زبان کے لفظ *Wissenschaft* میں علمی تحقیق اور تدریس، دونوں کا مفہوم شامل ہے یعنی تجربوں کیلئے نئی راہیں تلاش کرنا اور ان سے نتائج اخذ کرنا اور اس کے بعد ان نتائج کا طریقوں میں استعمال کرنا۔ لیکن اسی لفظ میں فنون اور قدرتی علوم کی شاخوں کا مفہوم بھی مضمر ہے۔ چنانچہ علوم و فنون کے مرکزوں میں یونیورسٹیاں بھی شامل ہیں اور محض علمی تحقیقات کے ادارے بھی۔ معنی کی اس باریکی کی وجہ سے کوئی تعجب نہیں کہ *Wissenschaft* کے لفظ سے بین الاقوامی استعمال میں صحیح مطلب نہیں لیا جاتا۔

## ۱۔ سائنس اور علمی تحقیقات

یونیورسٹیاں اور کالج علمی تحقیقات اور تدریس دونوں ہی میں مصروف کار رہتے ہیں۔ گویا ان کے مقصد دو ہیں، یعنی علوم و فنون کو ترقی دینا اور طلباء کو اپنے اپنے پیشوں کے لئے تیار کرنا۔

## وفاقی جمہوریہ (مع مغربی برلن) میں یونیورسٹیاں اور فنی کالج

یونیورسٹیاں:
برلن (آزاد یونیورسٹی)
بون
کولون
ارلانگن
فرانکفورٹ
فرائبرگ
گیسن
گوٹنگن
ہمبرگ
ہائڈل برگ
کیل
مینز
ماربرگ
میونخ
منسٹر
سار برکن
توبنگن
ورزبرگ

فنی کالج:
برلن (ٹیکنیکل یونیورسٹی)
آخن
برونسوک
ڈارمشٹاٹ
ہانوفر
کارلز روہے
میونخ
سٹوٹ گارٹ

یونیورسٹی کے درجے کے دوسرے تعلیمی ادارے:
کان کنی اکادمی، کلوستھال
علم طب کی اکادمی، ڈوسلڈورف
طب حیوانات کا کالج، ہانوفر
زراعتی کالج، ہائن ہائم
اقتصادیات کا کالج، نیورمبرگ
اجتماعی علوم کا کالج، وہلمس ہافن



Marfat.com

وفاقی جمہوریہ میں (مع مغربی برلن) ۱۸ یونیورسٹیاں اور ۸ فنی کالج ہیں۔ ان میں سے تین، یعنی برلن کی آزاد یونیورسٹی اور مینز اور سار برکن کی یونیورسٹیاں ۱۹۴۵ء میں قائم ہوئی تھیں۔ ان اداروں کی مکمل فہرست پچھلے صفحہ پر دی جا چکی ہے۔ سات چھوٹی یونیورسٹیاں ایسی ہیں جن میں صرف ایک شعبہ ہے۔

تمام یونیورسٹیوں، فنی کالجوں اور چھوٹے اداروں میں ایک Rektorat یا چانسلر ہوتا ہے، تمام کا اپنا اپنا آئین ہے اور ان سب کو حق خود انتظامی حاصل ہے۔ چند اہم خصوصیات جو تمام میں موجود ہیں وہ "Promotion" (ڈاکٹر کی ڈگری دینا) Habilitation (اس امر کی سند کہ جس شخص کو ڈاکٹر کی ڈگری دی گئی ہے اس کو پڑھانے کی استعداد حاصل ہے، یہ سند ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کرنے کے کم از کم دو سال بعد مل سکتی ہے) اور معلمی کے عہدہ داروں کی خود بھرتی کرنا۔ موخرالذکر کی رو سے ہر ادارہ کو ریاست متعلقہ کی وزارتِ تمدن میں امیدواروں کے نام بھیجنے کا حق حاصل ہے۔ فنون سے متعلقہ چند کالجوں کے علاوہ تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ کے لئے "پختگی" کی سند حاصل کرنا ("Reifeprüfung") لازمی ہے۔

کسی یونیورسٹی میں پروفیسری کے لئے Habilitation کی سند لازمی ہے۔ فنی کالج اور ساتوں چھوٹی یونیورسٹیاں اکثر اقتصادی پیشوں یا تجارت میں ملازم سند یافتہ سائنس دانوں کو لیکچر دینے کی دعوت دیتی رہتی ہیں۔ اس وقت تقریباً ۲۹۰۰ معلم پروفیسری کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

یونیورسٹیاں اور کالج سرکاری ادارے ہیں اور ان کو مذکورہ بالا حق خود انتظامی حاصل ہے برکن کی یونیورسٹی کے آئین میں اس حق کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ قانون اساسی کی رو سے ان اداروں کی تنظیم اور ان کی خبرگیری ان ریاستوں کی ذمہ داری ہے جن میں یہ واقع ہوں۔ وزارتِ تمدن کا فرض یہ ہے کہ ان کی نگرانی کرے۔

جنگ کے بعد طلباء کی تعداد بڑھتی گئی اور موجودہ معاشرہ کی ضروریات بھی بدل گئی ہیں۔ چنانچہ اب اس بات پر غور کیا جا رہا ہے کہ آیا یونیورسٹیوں اور کالجوں میں پڑھائی اور علمی تحقیقات ساتھ ساتھ چل سکتی ہیں یا نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یونیورسٹیوں کے شعبوں نے اعلیٰ خصوصی اداروں کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ ماہرانِ اقتصادیات اور خود کالج اب مہارتِ خصوصی کے حصول کے خطرہ سے آگاہ ہیں۔ جو ایک مخصوص میدان میں تو مکمل تعلیم کا ذریعہ ہو جاتی ہے مگر وہ تعلیمی صفات اُجاگر نہیں کر پاتی جو ایک شہری کی زندگی اور قیادت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے ضروری ہیں۔ اس گومگو کا حل تلاش کرنے کے لئے تعلیمی اصلاحات میں کافی دلچسپی لی جا رہی ہے۔



Marfat.com

> ۱۹۵۸ء کے پہلے چھ ماہ میں ۳۴ یونیورسٹی پروفیسران اور ۱۲۲ لیکچرار اور معتمد نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک سے ہجرت کر گئے۔

مشترک مفاد کے معاملات میں ملک میں اور ملک کے باہر ہم آہنگی قائم رکھنے کی خاطر یونیورسٹیاں اور کالج ایک دوسرے سے "مغربی جرمنی کے ریکٹروں کی کانفرنس" کے ذریعہ منسلک ہیں۔ اس کانفرنس کا جرمنی کی یونیورسٹیوں کی حکمت عملی پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ سال میں دو مرتبہ ۳۲ یونیورسٹی اداروں کے چانسلر ایک جلسۂ کامل کے ذریعہ اپنے فرائض کا طریقۂ کار معین کرتے ہیں۔ بہت سے دیگر تعلیمی اداروں مثلاً گلیسائی درسگاہوں اور مذہبی مدرسوں کو سائنسی امور سے کم واسطہ پڑتا ہے اور مجموعی طور پر ان کو خود اختیاری بھی کم حاصل ہے۔

۱۹۵۶ء میں جرمن عوام میں اس مسئلہ پر بحث چھڑی کہ آیا سائنسی تحقیقات کی ضروریات اس امر کی مقتضی ہیں یا نہیں کہ تحقیقات کے کاموں کو فروغ دینے اور ان میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ اس مباحثہ میں اس امر پر سب متفق رہے کہ موجودہ زمانہ میں سائنس کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے اور اس امر پر بھی کہ دورانِ جنگ میں اور جنگ کے خاتمہ کے بعد بھی تحقیقاتی سرگرمیوں پر بُرا اثر پڑا۔ چنانچہ ۵ ستمبر ۱۹۵۷ء کو وفاقی حکومت اور ریاستی حکومتوں کے درمیان ایک انتظامی عہدنامہ ہوا جس کی رُو سے ایک Wissenschaftsrat یعنی علوم، فنون اور علمی تحقیقات کی کونسل' کا قیام عمل میں آیا۔ اس کونسل کے فرائض یہ ہیں: علوم، فنون اور علمی تحقیقات کو فروغ دینے کے لئے ایک ہمہ گیر منصوبہ تیار کرنا، ہر سال ایسی تجاویز کے لئے لائحہ عمل تیار کرنا جن کی فوری ضرورت محسوس ہو، اور وفاقی اور ریاستوں کے میزانیوں میں شامل علوم، فنون اور علمی تحقیقات کے لئے رقوم کے استعمال کے لئے سفارشات پیش کرنا۔ بند اور ریاستوں نے اس بات کا وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے میزانیوں کے مرتب کرنے میں کونسل کی سفارشات کا حتی الامکان خیال رکھیں گے۔

علوم، فنون اور علمی تحقیقات کی کونسل کے ۳۹ ممبر ہیں۔ ان میں سے ۲۲ سائنس دان ہیں یا ایسے لوگ ہیں جو شہری زندگی میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور بقایا ممبر بند اور ریاستیں نامزد کرتی ہیں۔ کونسل کا دفتر مغربی برلن میں ہے اور اس کے اجلاس وہیں ہوتے ہیں۔ ایک عارضی دفتر کولون میں بھی کھول دیا گیا ہے۔ کونسل علوم، فنون اور علمی تحقیقات کو فروغ دینے کے لئے منصوبے بنانے کے کام میں کمال تندہی سے مصروف رہتی ہے۔



Marfat.com

وفاقی جمہوریہ کی سائنسی اکادمیوں میں سے تین ابھی تک قائم ہیں ۔ یہ گوٹنگن، ہائڈل برگ اور میونخ میں واقع ہیں ۔ اسی نوعیت کی ایک اکادمی ۱۹۴۵ء میں مینز میں بھی قائم کی گئی ۔ میونخ کے علاوہ ان اکادمیوں کے اپنے تحقیقاتی مرکز تو نہیں ہیں لیکن وہ طویل مدت کی مشترکہ سائنسی مہمات کو فروغ دیتی ہیں اپنے اس کام کے نتائج یہ اکادمیاں اپنے رسالوں اور روئداد میں شائع کرتی ہیں ۔ ان اداروں کی حیثیت عالموں کے مابین تبادلۂ خیال کے مراکز کی ہے اور یہ حیثیت روایتی ہے ۔ ذہنی مسائل کی ایک نئی شکل شمالی رہائن ویسٹ فیلیا میں واقع "علمی تحقیقات کا مرکز امداد باہمی" (Arbeitsgemeinschaft für Forschung) ہے جس میں سائنس کو فروغ دینے سے متعلقہ کام کے ساتھ ساتھ علمی تقاریر کا بھی انتظام ہے ۔

چالیس اعلیٰ درجہ کے سائنسی تحقیقاتی اداروں پر مشتمل ایک ادارہ قائم ہوا جس کا نام "سائنس کے فروغ کی میکس پلانک سوسائٹی" ہے ۔ یہ ادارہ قیصر ولہلم سوسائٹی کا جانشین ہے ۔ ممبر اداروں کا نصب العین قدرتی علوم کے میدان میں بنیادی تحقیقات سے متعلقہ کام کرنا ہے ، وہ یونیورسٹیوں اور کالجوں سے غیر متعلقہ ہیں ۔ ۱۹۵۶ء تک یہ ادارے صرف ریاستوں سے ہی مالی امداد حاصل کرتے تھے لیکن اس کے بعد سے میکس پلانک سوسائٹی کو بھی بُند کی طرف سے خاص مالی امداد ملنے لگی ۔

*

سائنسی کالجوں اور اکادمیوں ، میکس پلانک سوسائٹی اور چند دیگر مرکزی سائنسی اداروں کے میل جول سے جرمن تحقیقاتی انجمن (Deutsche Forschungsgemeinschaft) کا قیام وجود میں آیا ۔ چنانچہ اس انجمن کی نوعیت سائنسی مساعی اور سہولتوں کے مجموعہ کی سی ہے جس کے ذریعہ جرمن سائنس کے لئے مشترک طور پر کام کرنا اور سرکاری اور غیر ملکی سائنسی اداروں کے لئے ایک مشترک حکمت عملی اختیار کرنا ممکن ہوا ۔ اس انجمن کے ممبر اپنے قواعد وضوابط خود ہی بناتے ہیں اور اپنے نمائندے اداروں کا انتخاب بھی خود ہی کرتے ہیں ۔ یہ انجمن اپنے عالموں کے ذریعہ حکومت اور عوام کو اہم سائنسی مسائل پر مشورے دیتی ہے ۔

علمی تحقیقات کو ترقی دینے کے کام کے لئے اس انجمن کو مالی ذرائع بُند ، ریاستوں اور "جرمن سائنس کے لئے عطیہ دینے والوں کی انجمن" سے حاصل ہوتے ہیں ۔ موخرالذکر انجمن سائنسی تحقیقات ، تربیت اور تعلیم کے مقصد کیلئے صنعت وتجارت کی طرف سے قائم کی ہوئی ایک مشترک جماعت ہے ۔ جرمن تحقیقاتی انجمن کے سرمایہ کی تقسیم اس کی ایک مرکزی کمیٹی کرتی ہے ۔ اس کمیٹی میں



Marfat.com

بند اور ریاستوں کے بھی چند نمائندے ہوتے ہیں جنھیں کمیٹی کے کام میں حق رائے دہندگی حاصل ہے۔ اس کمیٹی کے فیصلے چنندہ اور سند یافتہ ماہرین کے مشوروں پر کئے جاتے ہیں انجمن کی سینیٹ اور مرکزی کمیٹی دونوں باہمی طور پر ایسے سائنسی میدانوں میں تحقیقات کے کام کا پروگرام مرتب کرتی ہیں۔ جن کی طرف توجہ نہ دی گئی ہو لیکن ان میں مزید ترقی کی گنجائش ہو۔ جرمن تحقیقات انجمن میں سرکاری نمائندے خود تحقیق کی آزادی کی ضمانت کرتے ہیں اور اس طرح خود انتظامی کے اصول پر مبنی یکساں حکمتِ عملی کی تشکیل ہوتی ہے۔

وفاقی جمہوریہ میں تمام نوعیت کے تحقیقاتی مرکزوں کی کل تعداد ۳۰۰۰ سے بھی زیادہ ہے۔ ان کے علاوہ ۱۵۰ ایسے تحقیقاتی ادارے ہیں جو نجی فرموں نے قائم کئے ہوئے ہیں۔

## ۲۔ سائنس دانوں کی نئی پود

۱۹۵۹ء کے موسم گرما میں وفاقی جمہوریہ کی یونیورسٹیوں اور ایسے دیگر اداروں میں ۱۸۰،۲۹۱ طلباء (مع ۵۹۲،۴۱ خواتین کے) اور ۱۴۷،۷ غیر ملکی طلباء تعلیم حاصل رہے تھے[1]۔ اس وقت ۱۹،۷۰۶ طلباء غیر حاضر تھے۔ غیر ملکی طلباء کے تقریباً ۳۵ فیصدی فنی تربیت حاصل کر رہے تھے۔

[1] طالبات سے متعلق اعداد و شمار باب ۴۷ میں دیکھئے۔



Marfat.com

## اعلیٰ تعلیمی اداروں میں طلباء کی تعداد ۱؎

### موسم گرما ۱۹۵۹ء میں

| شعبہ | طلباء: کل تعداد | طلباء: غیر ملکی |
|---|---|---|
| دینیات | ۶,۹۰۵ | ۳۲۴ |
| طب، دندان سازی، طب مویشیاں، دواسازی | ۳۱,۴۸۱ | ۵,۴۱۸ |
| قانون اقتصادیات | ۴۴,۳۳۹ | ۱,۳۳۰ |
| ثقافتی مضامین | ۴۲,۲۰۹ | ۲,۱۴۵ |
| قدرتی علوم | ۲۸,۴۵۸ | ۱,۸۲۷ |
| زراعت، جنگلات، باغبانی | ۲,۳۴۹ | ۴۳۱ |
| فنی تعلیم | ۳۴,۸۲۷ | ۵,۱۳۹ |
| میزان | ۱,۹۰,۴۶۸ ۲؎ | ۱۶,۶۱۴ |

۱؎ وفاقی جمہوریہ مع مغربی برلن ۲؎ اُن کے علاوہ جو اس وقت غیر حاضر تھے۔

۵۲ فیصدی جرمن طلباء فنون یا سماجی سائنس کے شعبوں میں تھے، ۱۷ فیصدی فنی مضامین پڑھ رہے تھے، ۱۶ فیصدی قدرتی علوم اور ۱۵ فیصدی طب، دندان سازی، طب مویشیاں یا دواسازی کے مضامین میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۸ء کے درمیان ان طلباء کی تعداد جنہوں نے اقتصادیات کو اپنے خاص مضمون کے طور پر لیا ۸,۴۲۰ سے بڑھ کر ۱۹,۳۴۴ یعنی دس سال کے عرصہ میں دوگنی سے زیادہ ہو گئی تھی۔

گذشتہ چند سالوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ طلباء کی ایک بڑی تعداد اپنا تمام وقت تعلیم پر صرف کرنے میں اس وجہ سے قاصر رہی کہ ان کو تعلیم کے ساتھ ساتھ نجی ملازمت بھی کرنی پڑتی تھی۔ ۱۹۵۹ء کے موسم گرما میں طلباء کی تقریباً ۵ فیصدی تعداد (۱,۵۷,۰۰۰ میں سے ۶,۲۴۳) کلّی طور پر اور ۲۵ فیصدی تعداد جزوی طور پر اسی طرح اپنی تعلیم کے اخراجات پورے کر رہی تھی۔ اس صورتِ حال کو دُور کرنے کے لئے ۱۹۵۷ء سے وفاقی حکومت نادار اور ذہین طلباء کی امداد کے لئے وظائف اور قرضے دیتی آ رہی ہے۔ ۱۹۵۹ء کے وفاقی میزانیہ میں اس مقصد کے لئے ۴ کروڑ ۱۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۹۸ لاکھ ڈالر یا ۳۵ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم رکھی گئی۔ ریاستی حکومتوں نے بھی اس مقصد کیلئے ۱ کروڑ ۴۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۳۴ لاکھ ڈالر یا ۱۲ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم اپنے میزانیوں میں شامل کی۔ اس سلسلہ



Marfat.com

ہیں جس اُصول پر عمل کیا جاتا ہے وہ سماجی بھلائی کا نہیں بلکہ یہ ہے کہ ایسے طلبا یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے سے محروم نہ رہیں جن کے بارے میں یونیورسٹیاں یہ کہہ سکیں کہ ان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ ہونیف سسٹم کا یہی مقصد ہے کہ طلباء کو طریقہ سے یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے امداد حاصل ہو سکے۔

ان رقوم کے ذریعہ کُل جرمن طلباء کی تقریباً ۱۹ فیصدی تعداد کو امداد پہونچتی ہے۔ اس کے علاوہ ۲ فیصدی کو "جرمن عوامی وظائف" طلباء کے مفاد کی کیتھولک اور پروٹسٹنٹ انجمنوں اور فرانڈرش ایبرٹ فاؤنڈیشن سے امداد ملتی ہے۔ ان سب کے علاوہ مزید ۲ فیصدی طلباء باروں کی مساوی تقسیم کی رقوم سے اور اسی نوعیت کے دوسرے وفاقی قوانین کے تحت مالی امداد حاصل کرتے ہیں۔ بہت سے ایسے جرمن اور غیر ملکی نجی ادارے بھی ہیں جو طلباء کی تعداد کے تقریباً ۵ فیصدی کو وظائف دیتے ہیں۔ مجموعی طور پر ۲۸ فیصدی طلباء عوامی رقوم سے امداد حاصل کرتے ہیں۔

یونیورسٹیوں کو تمام وظیفوں اور قرضوں کی رقمیں "Deutsches Studenten-werk" کی مقامی امدادی انجمنوں کے ذریعہ دستیاب ہوتی ہیں۔ یہ انجمنیں خود بھی طلباء کی مشکلات حل کرنے میں حصّہ لیتی ہیں، مثلاً بیمار طلباء کو بھی امداد پہونچانا، طلباء کی اقامت گاہوں کی تعمیر میں مدد کرنا، کام کے مرکز کھولنا اور طلباء کو ملازمت حاصل کرنے میں آسانیاں فراہم کرنا۔

"جرمن عوامی وظائف" سے ذہین طلباء کئی سال سے امداد حاصل کرتے آ رہے ہیں۔ اس ادارہ کو جس کی نوعیت غیر علاقائی ہے، بُند، ریاستوں، تعلقوں اور جرمن سائنس کی ترقی کے لئے عطیہ دینے والوں کی انجمنوں سے چندے وصول ہوتے ہیں۔ یہ ادارہ منتخب طلباء کو ایسے وظیفے دیتا ہے جو طالب علم کے تعلیمی ادارہ میں داخلہ کے دن سے اس وقت تک ملتے رہتے ہیں جب تک وہ فارغ التحصیل نہ ہو جائے۔ ۱۹۵۹ء میں اس ادارہ نے ۸۹۹ر۱ وظائف پر تقریباً ۴۶ لاکھ جرمن مارک (یا ۱۱ لاکھ ۴ ہزار ڈالر یا ۳ لاکھ ۹۱ ہزار پاؤنڈ) کی رقم صَرف کی۔

طلباء کی اور یونیورسٹیوں کی زندگی میں "خود انتظامی" کا جذبہ نہایت اہم درجہ رکھتا ہے۔ ہر سال طلباء اپنے ترجمان اداروں کا انتخاب کرتے ہیں جنہیں Allgemeiner Studenten-Ausschuß (ASTA) کہتے ہیں۔ کئی یونیورسٹیوں میں وہ اپنی "پارلیمنٹ" بھی بناتے ہیں۔ ASTA کا بیشتر تعلق سماجی کاموں سے رہتا ہے اور وہ یونیورسٹیوں کے اعلیٰ حکام تک پہونچنے میں طلباء کے ترجمانوں کا فرض بھی ادا کرتے ہیں۔ مقامی طلباء کے گروہوں کی انجمن



Marfat.com

Verband Deutscher Studentenschaften ہے۔ یونیورسٹیوں میں طلبار کی روایتی جماعتوں کی از سر نو تجدید ہوئی ہے۔ طلبار آزادانہ میل جول سے کلبوں کی نوعیت کے کئی گروہ بناتے ہیں مثلاً رہائشی اعتبار سے گروہ، کیتھولک اور پروٹسٹنٹ طلبار کے گروہ اور طلبا کے سیاسی گروہ۔

"تعلیمی تبادلوں کی خدمت" - (Deutscher Akademischer Austausch-dienst—DAAD) کا کام یہ ہے کہ وہ طلبار کو دوسرے ممالک سے تعلقات پیدا کرنے میں آسانیاں فراہم کرے۔ اس کو مالی ذرائع "جرمن عوامی وظائف" کی طرح حاصل ہوتے ہیں۔ ۶۰/۱۹۵۹ء میں اس ادارہ نے ۲۰۹ جرمن طلبار کے لئے غیر ممالک میں وظائف کا انتظام کیا۔ دوسرے ممالک جب جرمنی کو تعلیمی وظیفے دیتے ہیں تو اسی ادارہ کی معرفت دیتے ہیں۔ اس کی مختلف کمیٹیاں ان طلبا کا انتخاب کرتی ہیں جن کو وظائف ملنے چاہئیں۔ اسی طرح وظائف کی ان تمام رقموں کی تقسیم جو جرمن یونیورسٹیاں غیر ملکیوں کے لئے منظور کرتی ہیں۔ اسی ادارہ کے ذریعہ ہوتی ہے۔ یونیورسٹیوں کے مابین پروفیسروں کے تبادلے کے کام میں بھی یہ ادارہ مدد دیتا ہے۔

الیگزانڈر فون ہمبولٹ فاونڈیشن کے سپرد یہ کام ہے کہ وظیفوں کی ذریعہ، جن کی تعداد اس وقت ۲۴۱ ہے، غیر ملکی گریجویٹ طلبار کو جرمن علمی تحقیقاتی اداروں میں کام کرنے کا موقع دے۔ اس وقت ۵۴ غیر ممالک سے آئے ہوئے طلبار کو وظیفے مل رہے ہیں۔ کئی سال سے فلبرائٹ کمیشن بھی جرمن طلبا نوجوان سائنس دانوں اور پروفیسروں کو امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے میں سہولتیں فراہم کرنے کا کام کر رہا ہے۔ برطانیہ میں تعلیم کے سلسلہ میں اسی نوعیت کا کام برٹش کونسل کر رہی ہے۔

## ۳۔ مصارف

۱۹۵۹ء کے مالی سال میں، وسیع معنوں میں سائنس، پر صنعت کی طرف سے اور سرکاری، یعنی بُند اور ریاستوں کا، کل خرچ تقریباً ۱۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۸ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر یا ۱۳ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) تھا۔ اس رقم کا بیشتر حصہ ریاستوں سے حاصل ہوا تھا اور یونیورسٹیوں اور کالجوں، یونیورسٹیوں کے شفاخانوں، سرکاری انجینیرنگ اسکولوں، کتب خانوں، دفتر خانوں اور عجائب خانوں پر صرف کیا گیا تھا۔ ۱۹۵۹ء میں عہد نامہ کونگسٹین کی مد میں فراہم کی ہوئی رقم سمیت کل رقم تقریباً ۱۰۶ کروڑ ۸۰ لاکھ جرمن مارک (۲۵ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۹ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔ چنانچہ علمی تحقیقاتی—



Marfat.com

سرگرمیوں پر رقم کافی کم کر دی گئی تھی۔ یونیورسٹیوں کی ساخت کی نوعیت ایسی ہے کہ علمی تحقیقاتی کاموں پر ریاستوں کے خرچ کا بالکل صحیح حساب نہیں لگایا جا سکتا۔ لیکن بُند کی سطح پر کیفیت زیادہ آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے اس زمرہ میں ۱۹۵۹ء میں سائنسی مقاصد پر ۵۰ کروڑ ۳۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۱۲ کروڑ ڈالر یا ۴ کروڑ ۲۷ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صَرف ہوئی۔ اسکے علاوہ وفاقی وزارتِ دفاع اور ایٹمی طاقت کی وزارت کے تحقیقاتی اور ترقیاتی منصوبوں پر ۴۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۹ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۳ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم بھی صَرف ہوئی۔ ۱۹۵۹ء ہی میں وزارتِ داخلہ کے میزانیہ میں ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲ کروڑ ڈالر یا ۲۷ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم فوری سائنسی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے رکھی گئی تھی۔ اس رقم کو میزانیہ میں شامل کرنے کے لئے سفارش Wissenschaftsrat نے کی تھی۔

اگر ایک زیادہ طویل عرصہ کا جائزہ لیا جائے یعنی جون ۱۹۴۸ء سے (جب سکّہ کی صلاحات عمل میں آئیں) مارچ ۱۹۵۹ء تک تو معلوم ہوگا کہ سائنس پر سرکاری اور صنعتی حلقوں کا کل خرچ اندازاً ۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۱۵ کروڑ ڈالر یا ۷۶ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوا ہے۔ اسکے علاوہ محض صنعتی تحقیقاتی سرگرمیوں پر صنعتی اور کاروباری حلقوں نے ۵۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر یا ۴۲ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صَرف کی۔ گویا اس مّد میں ۱۴۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۳۰ کروڑ ڈالر یا ۱۱۹ کروڑ پاؤنڈ) کی کل رقم صَرف کی گئی۔ سرکاری خزانہ سے فراہم کی ہوئی کل رقم کا بیشتر حصّہ یعنی ۶۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۵۵ کروڑ ڈالر یا ۵۵ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) ریاستوں کے سائنسی اداروں پر صَرف ہوئے۔ صنعتی تحقیقاتی کاموں پر تجارتی حلقوں کا خرچ قومی آمدنی کے لحاظ سے ابھی امریکہ کی نسبت صرف نصف ہے۔ ۱۹۵۸ء میں صنعتی اداروں نے جو خود اپنے تحقیقاتی کاموں پر رقم خرچ کی وہ تقریباً ۹۹ کروڑ ۵۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲۳ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔

عام تحقیقاتی کاموں کے لئے مالی ذرائع کا ایک بڑا حصہ جو صنعتی اور تجارتی حلقوں سے حاصل ہوتا ہے، "جرمن سائنس کے فروغ کے لئے عطیہ دینے والوں کی انجمن" کے سپرد کر دیا جاتا ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۹ء تک اس انجمن نے عام یا مخصوص تحقیقاتی اغراض کے لئے ۱۰ کروڑ ۶۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲ کروڑ ۴۵ لاکھ ڈالر یا ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم کے عطیے وصول کیے۔ یہ انجمن خود اپنے مالی ذرائع کا ایک بڑا حصہ "جرمن تحقیقاتی انجمن" کے حوالہ کر دیتی ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں اس انجمن نے عام تحقیقاتی کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیے حاصل کرنے کی کوششیں کیں تاکہ وہ کل ذرائع کا ایک خاص حصّہ فنون کی ترقی کے لئے بھی رکھ سکے۔



Marfat.com

## عجائب خانے، کتب خانے اور دفتر خانے

۵۷ جرمن لوگ کئی سال تک اپنے فنّی خزانے دیکھنے سے محروم رہے۔ ان میں سے بیشتر اشیا صحیح سلامت رہیں کیونکہ بمباری سے شہروں میں عمارتیں تو ضائع ہو گئیں لیکن یہ خزانے محفوظ جگہوں پر لے جائے گئے تھے۔ ۱۹۴۶ء سے امریکی حکومت چلتی پھرتی نمائشوں کے ذریعہ برلن کے سرکاری عجائب خانوں کے ان شاہکاروں کی نمائش کرتی رہی ہے جو مغربی جرمنی کے محفوظ علاقوں میں بھیج دیئے گئے تھے۔ ان شاہکاروں کا ۲۴ لاکھ امریکن دیکھ چکے ہیں۔ یہ مغربی فنّی تاریخ میں ایک بڑا معرکہ ہے۔

اسی اثنا میں جرمنی کے عجائب خانوں کی موجودہ مذاق کے مُطابق از سرِ نو تعمیر کی گئی۔ ان کی ایک بڑی تعداد کو نمائش گاہوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے جہاں کئی قسم کی نمائشیں ہو سکتی ہیں۔ یہاں آنے والوں کی دلچسپی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ضائع شدہ وقت کو پُورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی طرح نجی اشیائے فنّی کی نمائشیں بھی اکثر منعقد ہوتی ہیں۔

جنگ سے پہلے زمانہ کی طرح اب بھی مغربی جرمنی کے سب سے اہم ذخیرے میونخ میں ہیں۔ برلن کے سرکاری عجائب خانوں کی اشیا کی نمائش کئی سال تک وائزبادن اور سیل میں ہوتی رہی، اب یہ اشیا ان عجائب خانوں کی نئی عمارات میں جو برلن واہلم میں واقع ہیں، رفتہ رفتہ واپس آ گئی ہیں۔

میونخ کا "Deutsches Museum" اور نورمبرگ کا "Germanisches National Museum" اپنی وضع کے نرالے عجائب خانے ہیں۔ چھوٹے عجائب خانوں تک کی اشیا



Marfat.com

۵۷ کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے خصوصاً ۱۱۲ "Heimatmuseen" عجائب خانوں کا۔ ان عجائب خانوں کی ذمہ داری ایسے افراد نے لی ہوئی ہے جنہیں فنونِ لطیفہ سے دلچسپی ہے۔

بڑے عجائب خانوں کے اخراجات ریاستیں، تعلقے اور نجی انجمنیں برداشت کرتے ہیں۔ چند عجائب خانے بُند کی ذمہ داری ہیں۔ عجائب خانوں میں سب سے اہم جگہ ہمیشہ رنگ محل رہی ہے۔ جہاں قدیم زمانہ سے لیکر موجودہ زمانہ تک کی تصاویر دیکھی جاسکتی ہیں۔ فنون شکل تراشی کے نمونے۔ مثلاً بُت، سامانِ آرائش قیمتی دھاتوں سے ڈھلی ہوئی چیزیں اور پُر صنعت دستکاری کے نمونے۔ یہ سب اشیا بھی اسی حد تک دیکھنے میں آتی ہیں جتنی مہذب قوموں کے قومی فنون کے نمونے۔ علم الانسان سے متعلق عجائب خانوں میں قدیم زمانہ کے فنونِ لطیفہ کے نمونے موجود ہیں۔ آثارِ قدیمہ سے متعلق تحقیقات کے نتائج کا ذکر بھی ضروری ہے۔ سائنسی ذخیروں میں فرانکفورٹ برمین میں واقع قدرتی تاریخ کا سینکبرگ عجائب خانہ ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔

میونخ کے سرکاری کتب خانہ میں ۲۵ لاکھ جلدیں ہیں اور یہ مغربی جرمنی کا سب سے بڑا کتب خانہ ہے۔ برلن کے سرکاری پرشائی کتب خانہ سے ۱۹ لاکھ جلدیں مغربی جرمنی میں حفاظت کیلئے بھیجدی گئی تھیں، اب وہ ماربرگ کی "مغربی جرمنی کے کتب خانہ" میں ہیں۔ مشرقی برلن میں جو باقی جلدیں ہیں وہ اب "جرمن سرکاری کتب خانہ" کی تحویل میں ہیں۔ یونیورسٹیوں کے بڑے بڑے کتب خانے گوٹنگن، کولون، فرانکفورٹ، ہائڈلبرگ اور میونخ میں ہیں۔ فرانکفورٹ میں واقع "Deutsche Bibliothek" (جس کا ذکر صفحہ ۲۲۴ پر ہے) وفاقی جمہوریہ کا سب سے اہم کتابیاتی مرکز ہے۔

کوبلینز کے وفاقی دفتر خانہ میں جرمن رائش اور وفاقی حکومت کی تاریخی دستاویزات موجود ہیں، گو کہ جرمن رائش سے متعلقہ ایسی دستاویزات کا ایک بڑا حصہ ابھی ملک کے باہر ہے۔ میونخ کا دفتر خانہ ۳۴ سرکاری دفتر خانوں میں سب سے بڑا ہے۔ ان کے علاوہ کلیسائی، اجتماعی اور نجی دفتر خانوں کی بھی ایک بڑی تعداد ہے، ان میں بھی چند کافی اہمیت رکھتے ہیں۔ مشرقی جرمنی سے آئی ہوئی دستاویزات مختلف جگہوں میں محفوظ ہیں۔ برلن واہلم کا سرکاری دفتر خانہ بھی اہم دفتر خانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

> باویریا کے قلعوں، قصروں اور فنون لطیفہ کے ذخیروں کو دیکھنے کیلئے، ۱۹۵۰ء کے موسم گرما میں ۲۲ لاکھ لوگ آئے۔ صرف ہیرنشامسی، لنڈرہوف اور نیوشوانشٹائن میں واقع شاہی قلعوں ہی کو دنیا بھر سے آئے ہوئے ۱۱ لاکھ سیاحوں نے دیکھا

*



Marfat.com

۵۸ ۱۹۴۵ء میں مصنّفوں نے یہ محسوس کیا گویا انکا چمن اجڑا ہوا ہے۔ انسان دوستی کے فقدان کے دور میں ادب کو شدید نقصان پہونچا۔ ہائنرش مَین نے کہا ہے کہ ادب وہیں پروان چڑھتا ہے جہاں رسم اور جذبہ موثر طاقتیں سمجھی جاتی ہوں، وہاں نہیں جہاں ان طاقتوں کے دشمن عناصر کے سامنے سر جھکانا پڑتا ہو۔ یہ فقرہ ان مصنّفوں کیلئے شمع ہدایت بنا جو ۱۹۳۳ء کے بعد جرمنی کو خیر باد کہہ گئے، جو جرمنی میں رہ گئے انہوں نے اس تلخ حقیقت کو سمجھا لیکن راضی برضا خاموش رہے۔

اس وقت جرمنی میں نئی پود ان ناموں سے ناواقف رہی جو اسی اثنار میں دنیا کے دوسرے حقوں میں شہرت حاصل کر چکے تھے، مثلاً ٹامس مَین، ہرمن ہیسے، ہٹیفن زوانگ، فرانز ورفل، کارل زکمائر اور بارٹولٹ بریخت۔ نئے جرمن ادب کا پہلا کام یہ تھا کہ جرمنی کو ان مصنفوں کی تصانیف سے روشناس کرایا جائے جن کے ناموں اور جن کی اہمیت کو بارہ سال تک فراموش رکھا گیا تھا۔ ناشران کے علاوہ یہ کام ڈارمساٹ میں واقع "جرمن زبان وشاعری کی اکادمی" (Deutsche Akademie für Sprache und Dichtung) اور مینز کی "علمی وادبی اکادمی" (Akademie für Wissenschaft und Literatur) نے سرانجام دیا۔ اسی جذبہ کے ماتحت فراموش کردہ مصنّفین یعنی کارل کراوز، تھیوڈور، ڈوبلر، الفریڈ مومبرٹ اور میکس ہرمن نیسے کی تصانیف شائع کی گئیں۔ اس کے بعد ایلیسی لاسکر شولر کی تصانیف جس نے تارک الوطن ہو کر انتقال کیا، اور وولفگینگ بورشرٹ فیلکس ہارٹلوب اور فرائڈ ولیمپ کی تصانیف جو یا تو جنگ کی نذر ہو گئے یا جنگ کے خاتمہ کے کچھ عرصہ کے بعد انتقال کر گئے۔ والٹر بنجامن کی کتابیں اور رابرٹ موسل اور آسکر لوئرک کے روزنامچے بھی شائع کئے گئے۔

اسی اثنار میں غیر ملکی ادب بھی دوبارہ جرمنی میں آنا شروع ہو گیا۔ اونئل، ایلیٹ، فاکنر، کرسٹفر فرائی، ہیمنگوے، گارسیا لورکا، ایزرا پاؤنڈ، سارترے، تھورنٹن وائلڈر اور ٹینیسی ولیمز جیسے نام آج جرمنی میں اتنے ہی جانے پہچانے ہیں جتنے اپنے ملکوں میں۔

ترجموں اور دیگر براہ راست ذرائع سے بین الاقوامی رابطہ قائم کرنے کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ ادب کو جس کی جڑیں کھوکھلی ہو چلی تھیں۔ بین الاقوامی تبادلوں سے تقویت پہونچی۔ انفرادی مصنفوں کے مابین ذاتی تعلقات کے علاوہ جرمن اور فرانسیسی مصنفوں کے مشترک اجلاس سے بھی ادب کو فروغ حاصل ہوا۔ ان اجلاس میں دونوں ملکوں کے بعد از جنگ دور کے ادب کے نمائندوں



Marfat.com

نے مل کر باہمی دلچسپی کے معاملات پر غور و خوض کیا۔

ایسے لوگوں کی تصانیف جو وطن چھوڑ کر چلے گئے تھے اور جن میں سے چند واپس آسکے، بہت مقبول ہیں۔ گذشتہ چند سالوں کے عرصہ میں جو مصنف اس جہاں سے رخصت ہوئے ان میں تامس مین جو ابھی تک سب سے مقبول شاعر ہے، بارٹولٹ بریخت جس کے "رزمیہ تھیئٹر" کے نظریہ کے معتقد دنیا بھر میں موجود ہیں، اور گوٹفرائڈ بین جس کی غزلیں جرمنی کے باہر بھی مقبول ہیں، قابل ذکر نام ہیں۔

اسی اثنار میں فرانز کفکا، ہرمن ہیسے، رابرٹ موسل، ارنسٹ جُنگر، ہرمن بروبخ، الفریڈ ڈوبلن ایلیز بیتھ لینگاسر، ہرمن کساک، ورنر برگن گروئن اور فون لیفورٹ جیسے مشہور ناموں کی فہرست میں نوجوان جرمن مصنفین کے نام بھی شامل ہوگئے جیسے ارنسٹ کریوڈر، ایرک نوساک، ہائنرش بول، السے آئشنگر، وولف گانگ کوبین اور آرنوشمٹ۔ ان مصنفین کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کی تصانیف میں ایک نیا ڈھنگ اور نئے ادبی تجربات کا شوق پایا جاتا ہے۔ ان کے پڑھنے والوں سے اعلیٰ صلاحیت کا حامل ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔

*

۱۹۴۵ء سے جرمن شاعری میں سب سے زیادہ قطعی نئے رجحانات دیکھنے میں آئے۔ حالانکہ ادب کی یہ شاخ ابھی تک رلکسے، ہوفمنستھال اور بئین کی طرز پر ہی قائم ہے، تب بھی موجودہ صدی کے تقریباً وسط میں اس طرز کے شارحین نے نوجوان ناول نویسوں کے جیسے طرزِ بیان میں اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا تجربہ شروع کیا اور اس میں کامیاب بھی ہوئے مختلف اقسام کی شاعری میں پچھلی پشتوں کے ناموں میں ہانس آرپ، ولہلم لہمین، جارج برٹننگ، روڈولف الیگزانڈر شروڈر، ہانس کاروسا اور ایرک کاسٹنر کے نام مشہور ہیں۔ بارہ نوجوان جرمن شاعروں نے حال میں ایک مشہور کتاب میں جو "میری شاعری میر الشتر ہے" کے نام سے شائع ہوئی ہے، اپنے پڑھنے والوں سے اپنی شاعری کے طرز کے بارے میں خطاب کیا ہے۔ گویا اس کی حیثیت فن شاعری پر ایک درس کی سی ہوئی۔ اس سلسلہ میں ماری لوئیس کاشنٹز، کارل کرولو، ہائنز پیونٹک، روڈولف ہاگیل سٹانگ، والٹر ہولیرر، کارل شویڈ لہم، اور وولف گانگ ویراوخ کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان کے ساتھ پال سیلان، گنٹر آئخ، گنٹر گراس انگبورگ باخمین اور ہلموٹ ہائسنبوٹل کے نام بھی لئے جاتے ہیں۔

مضمون نگاری میں ممتاز مصنفین میں گوٹفرائڈ بین، ہانز ایگون ہولٹ ہیوسن، ارنسٹ جُنگر، ارہارٹ کاسٹنر اور گرہارڈ نیبل کے نام قابل ذکر ہیں۔



Marfat.com

۵۸ واقعات نگاری پر حالیہ زمانہ کے حالات کا گہرا اثر پڑا ہے۔ تھیوڈور پلائی ویئر کی "Stalin-grad" برونو ورنر کی "Die Galeere" اور پیٹر بام کی Die Unsichtbare Flagge میں تجربوں پر مبنی حقائق کا ذکر ہے اور ان میں ان تجربوں کا تجزیہ کرنے کا اچھا موقع ملتا ہے۔

ڈرامہ میں ابھی تک زیادہ تخلیقی استعداد دیکھنے میں نہیں آئی ہے۔ تھیئٹری پروگرام میں جن جرمن مصنفوں کے نام زیادہ مشہور رہیں، ان میں کارل زکمایر، گنتھر وائزر بورن، ہانز ہینی جان اور فرڈیننڈ بروکنر شامل ہیں۔

ریڈیائی ڈرامہ نے اب ادب کی ایک علیحدہ شاخ کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔ ہر سال ریڈیائی ڈرامہ کے لئے ایک انعام ایسے شخص کو دیا جاتا ہے جو جنگ میں نابینا ہوگیا ہو۔ حالیہ سالوں میں یہ انعام گنتھر آئش ، وولفگانگ ہائلڈز ہائمر اور ارون وکرٹ نے حاصل کیا ہے۔ چند ادارے ریڈیائی ڈراموں کے مجموعے شائع کرتے ہیں جو بیرونِ ملک بھی مقبول ہوتے ہیں۔

*

ادب کی ہر شاخ کے لئے ادبی گروہ اور انجمنیں بھی باقاعدہ انعامات دیتی ہیں اور ناشران، ریڈیائی ادارے، اور ریاستیں بھی۔ ان میں جرمن تجارت کتب کا "امن کا انعام" ہنسا گوئٹے انعام، جارج بخنر کا انعام، فونٹان اور راب انعام، نئی نظموں کے لئے جاکوبی انعام"، ۴۷ گروہ" کا انعام اور نقادوں کا انعام مشہور ہیں۔

ادبی مجلّوں میں "Akzente", "Neue Rundschau" اور Texte und Zeichen کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔ ادبی مجلّے روایاتی ادب اور نئی ادبی تحریکات کے درمیان متوسط راستہ تلاش کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ نظمیں اور غزلیات شائع کرنے کے علاوہ یہ مجلّے ادبی تنقیدات اور تشریحات میں بھی دلچسپی لیتے ہیں۔ تنقید نگاروں میں مارٹن ہائیڈیگر، رچرڈ آل وِن اور کارل رائنارٹ کے نام مشہور ہیں۔ اس کے یہ ادبی موضوعات اور مسائل پر بحث بھی کرتے ہیں، مثلاً ترجمہ کے مسائل، مضمون نگاری اور فلم میں تعلق اور جدید تھیئٹر کی نئی شکلیں۔

۞



Marfat.com

## ناشر اور تجارت کتب

جرمن تجارت کتب کا ۱۹۴۵ء میں ایک معنی میں از سر نو آغاز ہوا۔ اس کی وجہ ایک تو جنگ کی تباہ کاری تھی اور دوسری یہ تھی کہ اشاعت کا مرکز لیپزگ پردۂ آہنی کی وجہ سے منقطع ہو گیا تھا۔ اس کے باوجود اس وقت اشاعت کے معاملہ میں وفاقی جمہوریہ کا شمار دنیا میں سوویٹ یونین، جاپان، برطانیہ اور ہندوستان کے بعد پانچواں ہے۔ ۲،۲۶۴ اشاعتی ادارے ہیں گو کہ ان میں سے ۱،۵۸۰ سال میں ۶ سے بھی کم تصانیف شائع کرتے ہیں۔

*

جرمن تصانیف نے دنیا کی تجارت کتب میں اپنا اہم درجہ دوبارہ حاصل کر لیا ہے۔ ۱۹۵۸ء میں ۲،۵۴۷ کتابوں کا جرمن زبان سے دوسری زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اسی سال کتابوں اور دوسری تصانیف کی برآمد کی مالیت ۱۷ کروڑ ۸۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۱ کروڑ ۵۲ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ جرمنی میں غیر ملکی ادب میں بھی اتنی ہی دلچسپی لی جا رہی ہے، ۱۹۵۸ء میں غیر ملکی زبانوں کی ۲،۱۸۲ کتابوں کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا گیا اور ایک بڑی تعداد درآمد کی گئی۔ ۱۹۵۸ء میں ۵ کروڑ ۳۹ لاکھ جرمن مارک (یا ۱ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا

آبادی اور نئی تصانیف کی تعداد میں نسبت کے لحاظ سے وفاقی جمہوریہ کا دنیا میں پندرھواں شمار ہے۔ آبادی کے ہر ایک لاکھ اشخاص پر نئی تصانیف کی تعداد سوئٹزرلینڈ میں ۸۲، ناروے میں ۷۷، اور سویڈن میں ۷۷ ہے۔ برطانیہ میں ۴۱، وفاقی جمہوریہ میں ۳۲ اور نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک میں ۲۸ ہے۔

سوویٹ ذرائع سے حاصل کئے ہوئے اعداد و شمار کے مطابق سوویٹ روس میں ۱۹۵۵ء میں ۱۰۱ کروڑ کتابیں شائع ہوئی تھیں۔ ۱۹۲۳ء میں ۸ کروڑ ۴۷ لاکھ اور ۱۹۴۶ء میں ۴۶ کروڑ ۳۷ لاکھ۔ ۱۹۱۷ء اور ۱۹۵۵ء کے درمیان ۱۳،۷۰۱ غیر ملکی مصنفوں کی ۱۴،۵۸۳ تصانیف کی ۳۷ کروڑ ۱۵ لاکھ، جلدیں شائع ہوئی تھیں۔ فرانسیسی زبان سے ۴۱۹ مصنفین کی ۳،۸۶۹ کتابوں کا ترجمہ کیا گیا، امریکہ میں رائج انگریزی زبان سے ۲۱۲ مصنفین کی ۲،۴۴۹ کتابوں کا، انگریزی سے ۲۲۰ مصنفین کی ۲،۲۴۵ کتابوں کا، اور جرمن زبان سے ۲۸۲ مصنفین کی ۲،۱۳۴ کتابوں کا۔



Marfat.com

۴۶ لاکھ پاؤنڈ کی مالیت کی کتابیں بیرونی ممالک سے وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن میں درآمد کی گئیں۔

اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ کتابوں کی فروخت کے اہم مرکز مغربی برلن، ہیمبرگ، ہیونخ، سٹوٹ گارٹ، فرانکفورٹ، برمین، کولون اور ہانوز ہیں۔ اشاعت خانوں کی ۴۰ فیصدی تعداد مغربی

**شائع ہونے والی کتابوں کی تعداد:۔**

| | |
|---|---|
| سوویٹ یونین (۱۹۵۷ء) ..... | ۳۱٫۶۱۶ |
| جاپان (۱۹۵۷ء) ........ | ۲۵٫۲۹۹ |
| برطانیہ (۱۹۵۷ء) ........ | ۲۰٫۷۱۹ |
| ہندوستان (۱۹۵۷ء) ...... | ۱۹٫۸۳۲ |
| وفاقی جمہوریہ (۱۹۵۸ء) ... | ۲۰٫۴۷۶ |
| امریکہ (۱۹۵۷ء) ........ | ۱۳٫۱۴۲ |

برلن، سٹوٹ گارٹ، ہیمبرگ اور فرانکفورٹ میں واقع ہے۔ اشاعت خانوں کا انجمنی مرکز فرانکفورٹ میں ہے جہاں جرمن کتب فروشوں کی انجمن اور "کتب فروشوں کا مرکز" واقع ہیں۔ "Deutsche Bibliothek" یا "جرمن کتب خانہ" جرمنی کی ادبی اشاعت کے مرکز اور دوسری جگہوں میں شائع ہونیوالے جرمن ادب کے لئے کتابیاتی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اشاعت خانوں کے لئے فرانکفورٹ کا سالانہ کتابی میلہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس میلہ میں غیر ملکی ناشران سالہا سال سے بڑی تعداد میں حصہ لیتے آرہے ہیں۔ ۱۹۵۹ء کے میلہ میں ۸۳۹ر۱ اشاعت خانوں نے ۰۰۰ر۸۰ کتابوں کی نمائش کی، اس میلہ میں ۱۵۹ر۱ غیر ملکی اشاعت خانوں نے حصہ لیا تھا۔

"کتابی گروہ" بنانے کے رواج کی ابتدا جرمنی ہی میں ہوئی۔ ایسے تقریباً ۲۰ گروہ ہیں جنکے تقریباً ۴۰ لاکھ ممبر ہیں جو باقاعدہ چندے دیتے ہیں۔ اس طریقہ سے ایک طرف تو بکری کے خطرات ختم ہوجاتے ہیں اور دوسری طرف اچھی کتابیں اور کچھ اعلیٰ ایڈیشن تک بھی سستے داموں پر دستیاب ہوجاتے ہیں۔ تجارت کتب کی نئی اختراع یعنی جیبی کتاب کے ایڈیشن بھی چھپتے ہیں۔ کتب فروشی کی ۰۰۰ر۴ سے زیادہ دکانیں ہیں، انکے علاوہ ۲۲ ۰ر۲ اور بھی ایسی جگہیں ہیں۔ جہاں کتابیں خریدی یا عاریتاً حاصل کی جاسکتی ہیں۔

نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک میں ۱۹۵۸ء میں ۱۲۳ اشاعت خانوں نے ۲۰۵ر۶ کتابیں شائع کیں۔ وہاں اب لیپزگ نہیں بلکہ مشرقی برلن اشاعتی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔

## مصوّر فنون، سنگتراشی اور فن تعمیر

۶۰ مصوری کی بے شمار نمائشوں کے ذریعہ جن میں تمام زمانوں سے متعلقہ تصاویر ہوتی ہیں، لوگوں کو نئے نئے مصوروں کے شاہکاروں کو دیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے اور قدیم استادوں کی یادیں



Marfat.com

ریگلن ہوُس میں منعقد
ہونیوالے روشر کے جشن
شیکسپیئر کے ڈرامہ
"ٹمپسٹ" کا
ایک سین

ہربرٹ فوَن کاراجان
— ہدایت کار کے روپ میں

— معلّم کے رُوپ میں

Marfat.com

# جرمنی میں
# روزمرّہ زندگی

ہاپ توڑنا

ویسٹروالڈ کے ایک کاشتکار کی بیوی

شباب وشراب!

Marfat.com

# جرمنی میں
# روزمرہ زندگی

خریدارِ گل

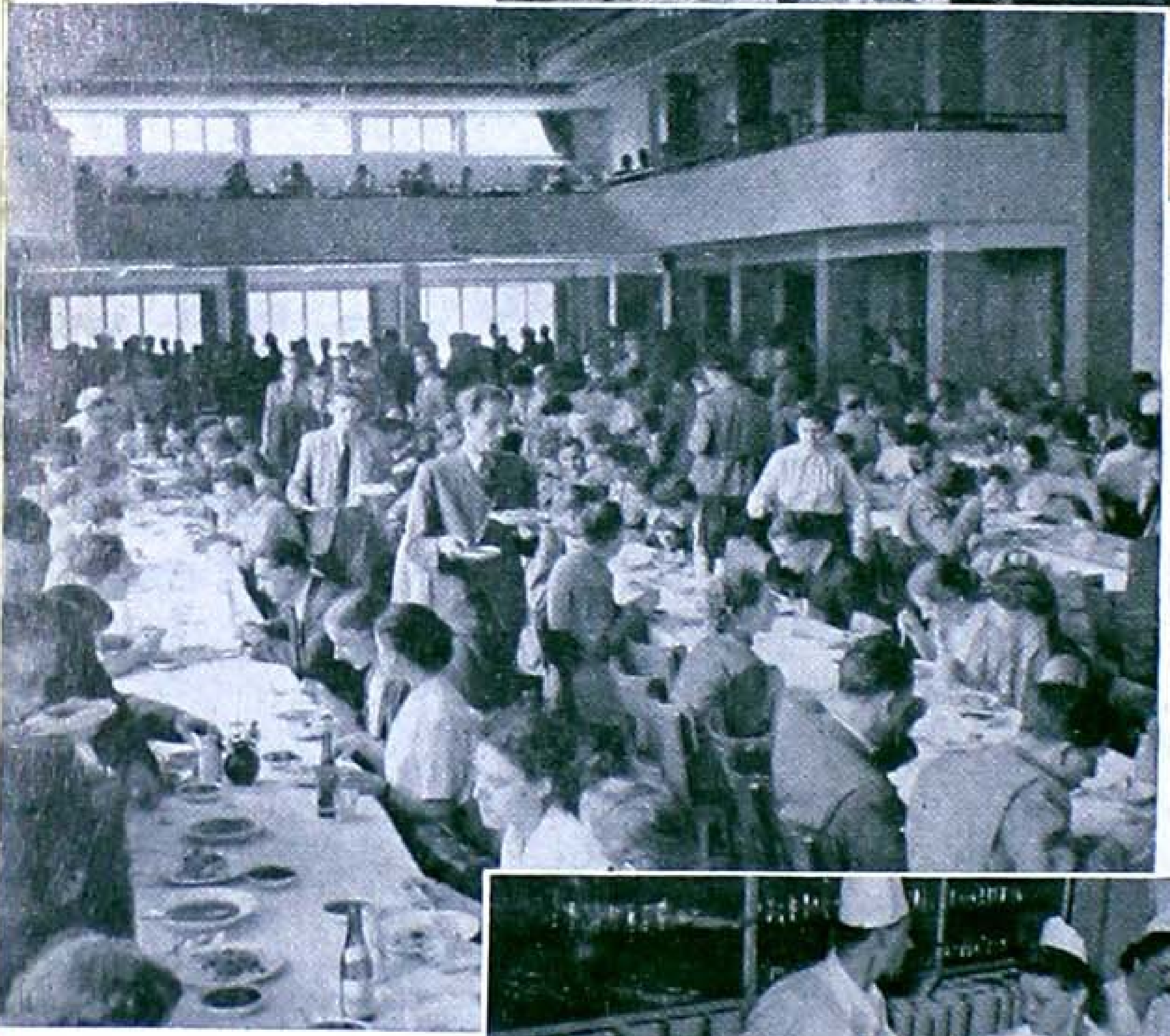

یونیورسٹی کے طلباء کا
کھانے کا کمرہ

کارخانہ کے کینٹین میں
کھانے کا وقت

Marfat.com

پروفیسر میکس ہارٹ مین
"پورلومیریٹ آرڈر" کے وائس چانسلر

پروفیسر آٹوہان، میکس پلانک ↑
سوسائٹی کے صدر

بائر کے کارخانہ جات رنگ سازی :
دارالتجربہ

بون میں الیکٹورل کیسل جو ۱۶۹۷ء - ۱۷۲۳ء میں تعمیر ہوا
اور جہاں ۱۸۱۸ء سے یونیورسٹی قائم ہے ۔

Marfat.com

٦٠ تازہ رہتی ہے ۔ ۱۹۵۲ء سے میونخ میں مصوری کی عظیم نمائشیں منعقد ہوتی رہی ہیں ۔ جرمن مصوروں کی انجمن ہر سال وفاقی جمہوریہ میں ایک نئی جگہ نمائش منعقد کرتی ہے ۔ اس نمائش میں بے شمار لوگ جن میں غیر ملکی بھی ہوتے ہیں ، روحانی اور ذہنی مسرت حاصل کرتے ہیں ۔ غیر سرکاری رنگ محل اور مصوری کے مرکز تقریباً ہر شہر میں ہوتے ہیں اور ایک اہم حیثیت رکھتے ہیں ۔ وہ جرمن اور غیر ملکی ، دونوں ہی مصوروں میں دلچسپی لیتے ہیں ۔ جرمن صنعت کی وفاقی انجمن کے ثقافتی مرکز کی نوعیت کے دیگر نجی اداروں کی اور متعلقہ سرکاری حکام کی بھی یہی کوشش رہتی ہے کہ مصوری اور سنگتراشی میں دلچسپی لوگوں کی زندگی میں ایک نمایاں حیثیت حاصل ہو ۔ سابق صدر ہیوائس نے ان ممالک کا شکریہ ادا کرنے کی ایک رسم قائم کی ہوئی ہے جنہوں نے جنگ کے بعد کے چند سالوں میں جرمنی کی امداد کی ، اس موقع پر منعقد ہونے والی تقریبات کے سلسلے میں بھی جدید مصوری کے نمونے خریدے جاتے رہے ہیں ۔

*

جدید مصوری کے بانی ڈریسڈن کے ''Brücke'' کے افشائی مصور ہیں ۔ موجودہ زمانہ کے مصوروں کے نمونوں میں انتہائی درجہ کی افشائی مصوری سے لیکر انتہائی غیر تصوری فن کے نمونے شامل ہیں ۔ اثر پسند اور فطرت پسند مصوری میں کوئی نام مشہور نہیں ہیں' اور موندریان کی طرز کی منتزع مصوری کا کوئی نمونہ دکھائی نہیں دیتا ۔ آزادہ رو مصور خطوط اور رنگوں کی آمیزش کے ذریعۂ اظہار کے طریقہ کی نسبت ریاضیاتی طریقہ کو کم پسند کرتے ہیں ۔ ان کے نمونوں میں کچھ نہ کچھ "ٹھوس" چیز ضرور ہوتی ہے ۔ نوجوان مصوروں میں بہت سے منتزع مصوری کی دشواریوں میں الجھے رہتے ہیں مثلاً بوجا نگم ۔

جرمن مصوری کی ایک انوکھی خصوصیت یہ ہے کہ بہت سے مصوروں کے نمونے بیشتر یا کلی طور پر خطوط یا نقوش پر مشتمل ہوتے ہیں ۔

جرمن سنگتراشوں کی ایک بڑی تعداد کا رجحان قدامت پسندی کی طرف ہے مثلاً کارل آلبیکر اور رچرڈ شائبے ۔ جرمن سنگتراشی میں اس طرح کے تجربے شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتے ہیں جس قسم کے فرانس اور امریکہ میں کئے جاتے ہیں ۔ ایسے تجربے کرنے والوں میں کارل ہارٹنگ ہے ، برنارڈ ہائی لیگر ہے جس کی سنگتراشی منتزع طرز کی ہے ، اور ہانز المین ہے جو تار اور آہنی گھیروں کی مدد سے نئی نئی چیزیں اختراع کرتا ہے ۔ سنگتراشی میں بیشتر نمونے مجسموں ، منبت کاری اور کبھی کبھار تعمیری شکلوں کے دیکھنے میں آتے ہیں' اور جب تک ان کے قدردان موجود ہیں ۔ ایسے نمونے دکھائی دیتے رہیں گے ۔ گرہارڈ مارکس کے سنگتراشی کے نمونوں کی بہت قدر کی جاتی ہے ۔ اس نے اور ایوالڈ متارے نے سنگتراشی کے کئی اہم



Marfat.com

۶۰ منقش نمونے بنائے ہیں۔ دونوں اپنی اپنی جگہ انتہاپسندی سے کام لیتے ہیں۔

سنگتراشی کی طرح فن تعمیر کا تعلق بھی نئی چیزیں ایجاد کرنے کی نسبت موجودہ چیزوں کو فنی شکل میں پیش کرنے سے زیادہ ہے۔ اب تک فنِ تعمیر میں نئے خیالات بہت کم دیکھنے میں آئے ہیں۔ والٹر گروپئیس اور لڈوِگ میٔ اُس فان ڈر روہے جیسے ماہرانِ فن تعمیر ملک چھوڑ کر چلے گئے ہیں جو جرمنی میں رہے ان کے سپرد یہ انوکھا کام کیا گیا کہ وہ ملک کی تعمیرِ نو کے سلسلہ میں پرانے شہروں میں بچے کھچے حصوں کو دوبارہ بنائیں، ان کو نئی شکل دیں اور موجودہ زمانہ کی ضروریات کے ساتھ ساتھ قدیمی روایات کو بھی قائم رکھیں۔

اُلم میں واقع فن تعمیر کا کالج بو ہوس طرز کا حامی ہے لیکن اس کی یہ کوشش ہے کہ تہذیب اور تمدن کے درمیان اور بھی زیادہ ہم آہنگی پیدا ہوسکے۔

روڈولف شوارز جیسے نے کولون کا خاکہ تیار کیا، ہانز شارون جس نے تھیئٹر کے لئے نئی طرز کی عمارتیں بنائیں، ہانز شویپرٹ جس نے بون میں وفاقی پارلیمنٹ ساخت کی، سیپ رُف جس نے جنوبی جرمنی میں بنک اور رہائشی مکانات کی تعمیر کی، آٹو ارنسٹ شوائیزر فرائبرگ میں، ایگون آئرمین، فرٹز شپ اور دیگر ماہرانِ فن تعمیر جنہوں نے جدید صنعتی عمارتیں بنائیں، آلو اگیفر اور ہرمن ماکلر فرانکفورٹ میں، آٹو بارٹننگ اور ڈومینیکس بوم (جس کا انتقال ہو چکا ہے) جنہوں نے گرجاؤں کے لئے جدید وضع کی عمارتیں بنائیں، یہ سب مشہور ماہرانِ فن تعمیر کے ناموں میں سے چند ہیں۔ برنارڈ ہرمکس اور روڈولف لوڈرش نے ہیمبرگ میں اونچی اونچی عمارتیں بنا کر اس گنجان آباد شہر میں جگہ کی قلت کو دور کرنے میں مدد دی۔ ہرمن میٹزن باغوں کے لئے اور فرٹز لیونارڈ اپنے پُلوں کے لئے مشہور ہیں۔ وفاقی تعمیراتی محکمہ ایک اہم منصوبہ کی تکمیل کے کام میں مصروف ہے۔

تعمیر میں افادیت کا خیال مقدم ہے۔ غیر ضروری خرچ اور زیبائش سے احتراز کیا جاتا ہے ٹھوس ساخت اور جانی پہچانی وضع قطع کو نئی جدتوں پر ترجیح دی جاتی ہے۔ "جدید" اور "راجع بماضی" طرزوں میں اختلافات قومی تاریخی عمارات کے تحفظ کے کام کے دوران نمایاں طور پر محسوس ہوتے رہے ہیں۔

فرانکفورٹ کے گوئٹے ہاؤس، میونخ کے Alte Pinakothek سٹوٹ گارٹ محل، اور کولون کی رومانی طرز کی کلیساؤں کی دوبارہ تعمیر میں یہی دیکھنے میں آیا ہے۔ بیشتر عمارات کے معاملہ میں قدیم طرزوں کی اندھا دھند نقل کرنے اور انتہائی تبدیلیاں کرنے کے درمیان ایک وسطی راہ کامیابی کے ساتھ اختیار کی گئی ہے۔

منطبق فنون میں گذشتہ چند سالوں میں تبدیلیاں ظہور میں آئی ہیں مثلاً چسپاں کرنے کے



Marfat.com

اشتہارات اور ایسے منقش نمونے جو نمائشیں آراستہ کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔ مصوری کی جدید طرز سے متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن دستکاریوں کے فنی نمونوں میں ایسی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے کیونکہ یہ ہنر روایات، جانے پہچانے مناظر، عوامی فنون اور قدامت پسند طریقوں پر ہی چلتا رہا ہے۔ خوش قسمتی سے فنون، دستکاریوں اور صنعت میں تعاون بڑھتا ہی جارہا ہے۔ ڈارمسٹاٹ کی "ڈیزائن کونسل" دستکاریوں اور صنعت میں بہتر شکلیں اختیار کرنے کا کام کر رہی ہے۔ کونسل کو اس کام میں "جرمن محنت کی یونین" اور "صنعتی ڈیزائن کے گروہ عاملہ" کی مدد ملتی ہے۔ صنعتی میدان میں نمائندہ ڈیزائنوں کی ایک مستقل نمائش "صنعتی ڈیزائن کے مرکز" (ولاہیوگل، الیسن) میں قائم ہے۔ اس قسم کی مخصوص نمائشیں وقتاً فوقتاً جرمنی کے میلوں میں بھی منعقد ہوتی ہیں اور جرمنی میں دوسری جگہوں پر بھی مثلاً میونخ کے "نئے نمونوں" کے مرکز میں۔ ٦٠

*

مصوروں کی آئندہ نسل کی تربیت قدیمی طرز کی درسگاہوں اور عملی فن کے اسکولوں، دونوں ہی میں ہوتی ہے جہاں فن اور دستکاری دونوں ہی میں تخلیقی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔ تیسری قسم ایسے اداروں کی ہے جو بُرصنعت دستکاریوں کے اعلیٰ اسکول ہیں اور انیسویں صدی کے صنعتی فن کے اداروں کے جانشین ہیں۔ فنون سے متعلقہ بے شمار رسالوں میں معاصرانہ فن، صنعتی فن کی تاریخ، فن تعمیر، فنونِ شکل تراشی، اور ثقافتی حکمتِ عملی کے عام پہلوؤں پر مضامین شائع ہوتے ہیں۔



Marfat.com

اوپیرا، یعنی غنائی تمثیل، زمانہ قدیم سے جرمنی کی ایک خصوصیت چلی آرہی ہے۔ اس وقت وفاقی جمہوریہ میں ۶۰ اوپیرا کمپنیاں قائم ہیں۔ مالی مشکلات کے باوجود اوپیرا ہاؤس جو تقریباً بالکل ختم ہوگئے تھے دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ ریاستیں اور تعلقے تھیٹروں کو مالی امداد دیتے ہیں۔ واگنر، موزارٹ، وردی اور پوچینی کے پروگرام سب سے زیادہ مقبول ہیں۔

جشنِ بیروتھ کو تمام اوپیرا کے ہفتوں پر فوقیت حاصل ہے۔ ہر سال رچرڈ واگنر کے جانشین اپنی شرکت سے اس جشن کی شان دوبالا کرتے ہیں۔ میونخ کی اوپیرائی روایات سے موزارٹ، رچرڈ سٹراس، فٹزنر اور واگنر کے نام منسوب کئے جاتے ہیں۔ اِک اور اورف بہت مقبول معاصری نغمہ نگار ہیں۔

کئی جگہوں پر جدید اوپیرا (مثلاً ہائنڈ مِتھ، البان برگ، بلاشر، فورٹنر اور ہنزے کے) اور سنگت ناچ، (مثلاً بورس بلاشر، ورنر راک، وولف گانگ فورٹنر، ہانز ورنر ہنز اور ہرمن رائٹر) کی بہت ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ مختصر مزاحیہ اوپیرا بھی اپنی مقبولیت کے لحاظ سے اوپیرا سے کسی طرح پیچھے نہیں ہیں خصوصاً لیہار اور سٹراس کے۔

کئی سال سے جرمنی میں سمفنی کی موسیقی کے ساتھ ساتھ گھریلو موسیقی کو بھی فروغ حاصل ہوتا رہا ہے سمفنی کی محفلیں جو سال میں آٹھ سے بارہ مرتبہ ہوتی ہیں، شہریوں کی زندگی میں ایک خاص مرکزی درجہ



Marfat.com

رکھتی ہیں۔ کلاسیکی اور رومانوی نغمہ نگاروں کے شاہکار ان محفلوں میں سب سے زیادہ مقبول ثابت ہوتے ہیں۔ ایک تہائی محفلوں میں موجودہ دور کی موسیقی ہوتی ہے۔ ہمعصر سمفنی کی موسیقی کو جرمنی میں بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ لوگ بیشتر اٹھارویں اور انیسویں صدی کی موسیقی کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ "نئی" موسیقی کے بارے میں ہمیشہ اختلاف رائے ہوتا رہا ہے۔ اس کے شائقین میں اکثر وہ لوگ دکھائی دیتے ہیں جن کا رجحان عرصہ تک سولھویں صدی سے اٹھارویں صدی تک کی موسیقی کی طرف رہ چکا ہے۔

برلن کا آرکسٹرا جس کا ہدایت کار ہربرٹ فون کاراجان ہے، میونخ کا آرکسٹرا اور ہیمبرگ کا سمفنی آرکسٹرا، یہ سب نغمہ وسرود کے آرکسٹرا ہیں۔ ان کے علاوہ نغمہ وسرود کی دنیا میں ریڈیو آرکسٹرا نے بھی غیر معمولی نام پیدا کر لیا ہے۔ ویسے بھی ریڈیو نے جرمنی کی موسیقی سرگرمیوں میں اپنی وسعت اور اپنے فن کی وجہ سے ایک خاص جگہ پیدا کر رکھی ہے۔ ریڈیو کو اتنے زیادہ ذرائع میسر آسکتے ہیں کہ اس کی سرگرمیاں بہت وسیع پیمانے پر جاری رہتی ہیں۔ ریڈیو "نئی" موسیقی کی بھی ہمت افزائی کرتا رہتا ہے۔

ملک کی موسیقی کی زندگی کا بیان ان متحدہ جشنوں کے تذکرہ کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا جو موسم بہار کے آغاز سے لیکر موسم خزاں تک جرمنی کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں منعقد ہوتے ہیں۔ بڑے پیمانہ پر ہونیوالے ایسے جشنوں میں برلن کا جشن جو کئی ہفتہ تک رہتا ہے، وائز بادن کا مئی کے مہینہ کا جشن، بون کا بیتھوون جشن اور وُرزبرگ کا موزارٹ جشن قابلِ ذکر ہیں۔ "نئی" موسیقی کو ڈونائشنگن کے "معاصری فن موسیقی کے جشن" فرانکفورٹ کے "نئی موسیقی" کے اجتماع اور ڈارمسٹاٹ کے نزدیک کرانشٹین کے "نئی" موسیقی کے درسوں سے بہت فروغ حاصل ہوا ہے۔

غیر پیشہ ور موسیقی داں موسیقی کو ترقی دینے میں بڑا اہم حصہ لیتے ہیں۔ گھریلو موسیقی عوام کے گروہوں اور نجی محفلوں میں مقبول ہے۔ یہ سماع کی محفلیں اور بچوں کے لئے گانے کا انتظام کرتے ہیں۔ ہر گاؤں میں گرجاؤں میں گانے والوں کے گروہ ہوتے ہیں۔ ویلز کے گوتوں کی طرز پر گانیوالوں (Gesangfeste) کی تعداد بھی بہت بڑی ہے۔ ۱۹۵۷ء میں صدرِ وفاقی نے زیلٹر کے نام پر ایک لوح کا اجرا کیا جو اس گروہ کو عطا کی جاتی ہے جو گرجاؤں میں سو سال سے زیادہ سے سماع میں حصّہ لیتا رہا ہو۔ شوقیہ آرکسٹرا اور مقبول باجے مثلاً ارگن باجہ، پھیتارا اور مینڈولن عام لوگوں کے لئے تفریح کا ذریعہ ہیں۔

جرمن موسیقی کونسل کے کام کو دیکھ کر اور دوسرے ممالک کی "نئی موسیقی" کی جرمنی میں

٦١ مقبولیت اور ساتھ ساتھ جرمن موسیقی کا دوسرے ممالک میں شوق دیکھ کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ موسیقی کے میدان میں بین الاقوامی تعلقات دوبارہ قائم ہو گئے ہیں۔

## تھیئٹر

٦٢ مغربی برلن اور وفاقی جمہوریہ کے ۹۷ چھوٹے بڑے شہروں میں تقریباً ۲۰۰ تھیئٹر قائم ہیں ان میں سے بہت سے شہروں میں کسی زمانہ میں کسی نواب کی حکومت ہوا کرتی تھی اور لوگ باذوق بھی تھے۔ ان تھیئٹروں میں تقریباً ۷۰ نجی ہیں۔ کچھ تھیئٹر کھلے میں ڈرامے پیش کرتے ہیں۔ ایسے تھیئٹروں کی تعداد کافی ہے جن میں کام کرنیوالے سال میں ۹ سے ۱۱ مہینے کام کرتے ہیں۔ ان تھیئٹروں کا مالی امداد کے بغیر کام نہیں چلتا۔ لیکن یہ کوئی عجب بات نہیں ہے کیونکہ جرمنی میں تھیئٹر کو صرف ایک ذریعۂ تفریح ہی نہیں بلکہ لوگوں کی تمدنی زندگی کا ضروری جزو سمجھا جاتا ہے۔ تھیئٹروں کو ریاستوں اور تعلقوں سے کافی مدد ملتی ہے یعنی سالانہ تقریباً ۱۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۱ کروڑ ۲۸ لاکھ پاؤنڈ)۔ گویا تھیئٹر کے ہر ٹکٹ پر اوسطاً ساڑھے چار جرمن مارک (یا ۱ ڈالر، سینٹ یا ۸ شلنگ ۸ پنس)۔ سیزن ٹکٹ کی فروخت تھیئٹروں کے لئے آمدنی کا بڑا ذریعہ ہے۔ بیشتر تھیئٹروں میں "گروہ" آتے ہیں مثلاً مقامی فرموں کے لوگ، جو اتنی بڑی تعداد میں آتے ہیں کہ کبھی کبھار تو داخلہ بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

ڈوسلڈورف کا میونسپل تھیئٹر جو



Marfat.com

۱۹۵۵ء میں سوویٹ روس میں ۳۵۵ تھیٹر، ۳۲ اوپیرا اور سنگت ناچ گھر، ۲۰ مختصر مزاحیہ اوپیراؤں کے تھیٹر اور ۱۰۱ نوجوانوں کے تھیٹر تھے۔ اس سال ان جگہوں میں ۷ کروڑ ۸۰ لاکھ لوگ آئے۔

بیرونی امداد کے سہارے چلتا تھا۔ اب ایک آزاد اور فنی اعتبار سے غیر پابند ادارہ بن گیا ہے۔ اس کا سہرا گستاف گرنڈگینز کے سر ہے جو اب ہیمبرگ کے سرکاری تھیٹر میں ہے اسی کام میں اسے سیلنز نے اور سٹرو نے بھی مدد دی جو اس وقت جرمنی کے کھیل پیش کرنیوالوں میں سب سے بڑی شخصیت ہے۔ گرنڈگینز نے اس تھیٹر کے لئے ایک مشترک سرمایہ کی کمپنی قائم کی۔ جس کی بدولت یہ تھیٹر اب اس قابل ہو گیا ہے کہ پہلے کی نسبت کہیں کم سرکاری مدد سے پہلے سے بہتر کھیل پیش کرتا ہے۔

جرمنی میں تھیٹروں کی تعداد زیادہ ہونے کی صرف یہی وجہ نہیں ہے کہ جرمنی پچھلے زمانوں میں چھوٹے چھوٹے ملکوں میں بٹا ہوا تھا بلکہ جرمن لوگوں کی مخصوص عادتیں بھی اس کی ذمہ دار ہیں دوسرے ممالک کی نسبت جرمنی کے لوگ ایسے فنون سے اتنے محظوظ نہیں ہوتے ہیں جن کا تعلق صرف دیکھنے سے ہو۔ تھیٹر سے ان کو گہری دلچسپی ہوتی ہے اور ہر نئے ڈرامائی انداز کی ستائش کی جاتی ہے چنانچہ تمدنی میدان میں اہمیت کے اعتبار سے جرمنی میں تھیٹر کو سب سے اونچا درجہ حاصل ہے، جس طرح فرانس میں ادب کو اور ہالینڈ میں مصوّر فنون کو۔

تھیٹر میں اس گہری دلچسپی لئے جانے کی وجہ سے کھیلوں میں تنوّع بھی زیادہ ہوتا ہے کھیلوں کی تعداد کا ایک تہائی حصہ غیر ملکی مصنفین کی کوششوں کا نتیجہ ہوتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ ضائع شدہ سالوں کی کمی ابھی پوری نہیں ہو پائی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جرمن زبان میں جدید تھیٹری تصانیف کافی نہیں ہیں حالانکہ اٹھارویں اور انیسویں صدیوں میں جرمنی میں بہت عظیم ڈرامہ نویس پیدا ہوئے۔ اب سوائے کارل زکمائر کے جو اب سوئٹزرلینڈ میں ہے اور کسی جدید ڈرامہ نویس کا نام خیال میں ہی نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ کلاسکی ڈرامہ نویسوں کے کھیلوں کے ساتھ دوسرے ممالک کے جدید مصنفین کے کھیل بھی ہوتے رہتے ہیں۔

برلن کسی زمانہ میں تھیٹر کا اہم مرکز ہوا کرتا تھا اور تھیٹری دنیا کے بڑے بڑے زعماء برلن میں ہوتے تھے۔ یہاں کے تھیٹر کے شائقین بہت باذوق ہوتے تھے۔ اب برلن کی حیثیت اس اعتبار سے صرف مغرب کی ایک بیرونی چوکی کی سی رہ گئی ہے۔



Marfat.com

۶۲ ایک اور دشواری ڈراموں میں حصّہ لینے والوں کی کمی ہے ۔ جرمنی میں بمشکل ایک سو پایہ کے ایکٹر اور ایکٹریسیں ہیں اور نوجوان یہودیوں کی کمی بھی محسوس کی جا رہی ہے ۔ اس پر اس قلیل تعداد کی سینما، ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں بھی مانگ ہے اور انہیں آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کے جرمن زبان کے علاقوں میں بھی کھیلوں میں حصّہ لینا ہوتا ہے ۔ چنانچہ ہیر پھیر کر وہی بڑے ایکٹر اسٹیج پر دکھائی دیتے ہیں ۔ اس کا بہرحال یہ فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ جرمنی کے چھوٹے سے چھوٹے تھیئٹروں کو بھی ڈراموں کی دنیا کے بڑے سے بڑے ایکٹر نوازتے ہیں ۔

ڈرامائی جشن مقررہ وقفوں کے ساتھ اور خاص خاص موقعوں پر بھی منعقد ہوتے رہتے ہیں ۔ ان کھیلوں میں سب سے مشہور اوبیرام مرگاؤ کا عشقیہ ناٹک ہے جو دس سال میں ایک مرتبہ پیش کیا جاتا ہے ۔ دورانِ سال میں بوخم میں شیکسپیئر ہفتہ اور ریکلنگ ہیوسن میں جشن روہر اور وفاقی جمہوریہ اور نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک کی سرحد کے نزدیک منعقد ہونے والے ہرسفیلڈ کے جشنی کھیل قابلِ ذکر ہیں ۔ ان کے علاوہ کئی دیگر جگہوں پر بھی اسی نوعیت کے کھیل پیش کئے جاتے ہیں جن میں سے چند نہایت اعلیٰ درجہ کے ثابت ہوتے ہیں ۔

## نشریات

۶۳ وفاقی جمہوریہ میں نو نشریاتی ادارے ہیں جو قانونی فرمان پر قائم کئے گئے ہیں ۔ ہر ادارہ کے تین شعبے ہیں ، یعنی نشریاتی کونسل ، انتظامیہ کونسل اور شعبۂ نظامت ۔ نشریاتی کونسل لوگوں کی ترجمانی کی حیثیت رکھتی ہے ۔ تین شعبوں میں تقسیم کا مقصد غیر جانب داری کا حصول ہے ۔ ایک "انجمن عاملہ" کے ذریعہ تمام ایسے معاملات طے کئے جاتے ہیں ۔ جن کا تعلق تینوں شعبوں سے ہو ۔ نشریاتی نظم و نسق کو تازہ ترین ضروریات سے مطابق کرنے کیلئے بُند اور ریاستوں کے درمیان ایک نیا اقرار نامہ تیار کیا جا رہا ہے ۔

یکم مئی ۱۹۶۰ء کو آٹھوں ریڈیو اسٹیشنوں اور ریڈیو آزاد برلن کے علاقوں میں ۱۵٫۶۹٫۰۰۰[1] ریڈیو لائسنس[2] جاری کئے ہوئے تھے ۔ ڈوسلڈورف کے علاقہ میں سب سے زیادہ یعنی ۱۵٫۳۵٫۲۲۰

[1] مع سارلینڈ اور مغربی برلن [2] موٹر گاڑیوں میں لگے ہوئے ریڈیو کے لائسنسوں سمیت ۔



Marfat.com

۶۳ لائسنس تھے اور اس کے بعد فرانکفورٹ میں ۳۱۲،۴۴،۱۳۔ ریڈیو سننے والوں کی تعداد اس تعداد کی کئی گنا تھی۔ فی ریڈیو سیٹ ۲ جرمن مارک (یا ۴۸ سینٹ یا ۳ شلنگ ۴ پنس) کی فیس سے اتنی آمدنی ہو جاتی ہے کہ اس کے بعد ریڈیو اسٹیشنوں کو اشتہاروں کے ذریعہ آمدنی کا سہارا لینا نہیں پڑتا۔ ایک اچھے وائرلیس سیٹ کی قیمت ۲۰۰ سے لیکر ۵۰۰ جرمن مارک (۴۸ ڈالر سے ۱۱۹ ڈالر یا ۱۷ پاؤنڈ سے ۴۳ پاؤنڈ) ہوتی ہے۔ ۱۹۵۳ء میں ''Deutsche Welle'' یا "جرمن لہر" شروع ہوئی۔ یہ چھوٹی لہروں کا ریڈیو اسٹیشن ہے۔ جو غیر ممالک میں رہنے والے جرمنوں کے لئے پروگرام نشر کرتا ہے۔ ۱۹۵۴ء سے اس اسٹیشن سے غیر ملکی زبانوں میں خبریں بھی نشر کی جانے لگی ہیں۔ وفاقی جمہوریہ کو ابھی تک زیادہ طاقتور لمبی لہروں پر نشریات کی اجازت نہیں ملی ہے۔ ۱۹۴۸ء میں کوپن ہیگن کی کانفرنس میں جرمنی سے وہ تمام نو کی نو طول موجیں واپس لے لی گئیں۔ جو جنگ سے پہلے جرمنی کے استعمال میں تھیں۔ نتیجتاً جرمنی کو VHF لہروں ہی سے کام چلانا پڑا اور جہاں تک عام نشریات کا تعلق ہے اس وقت جرمنی یورپ میں انہی لہروں سے سب سے زیادہ کام لے رہا ہے۔

ریڈیو پروگراموں میں کل وقت کا ۵۰ فیصدی حصہ موسیقی اور تفریحی پروگرام کو دیا جاتا ہے اور ۱۳ فیصدی ثقافتی مضامین کو۔ باقی وقت اہم واقعات پر خبروں اور تبصروں کو۔ نئے نئے پروگراموں کو ترقی دی گئی ہے مثلاً نئی طرز کے ریڈیائی ڈرامے، ریڈیائی اوپیرا اور فیچر پروگرام۔ سننے والوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں ریڈیو اسٹیشنوں نے قابلِ تحسین کام کیا ہے۔

## سینما

۶۴ جرمنی میں سینما پر یوں برا اثر پڑا کہ برلن کے بڑے بڑے اسٹوڈیو شہر کے ایسے علاقہ میں واقع تھے جو اب سوویٹ روس کے قبضہ میں ہے اور اس طرح مغربی جرمنی صحیح طریقہ پر فلمی صنعت کی تعمیر نو میں ان اسٹوڈیوں کے استعمال سے محروم ہو گیا۔ اس کے علاوہ جنگ کے دوران اتحادی ملکوں نے تمام فلم وغیرہ ضبط کرلئے تھے کیونکہ اس وقت یہ فلم اور ان سے متعلقہ سامان رائش کے ہاتھوں میں آگیا تھا۔ مشہور فلم بنانے والوں اور ایکٹروں میں سے کئی نے ملک چھوڑ دیا یا انہیں سیاسی وجوہات کی بنا پر فلمی صنعت سے قطع تعلق کرنا پڑا۔ اب مغربی برلن، ہیمبرگ، وائزبادن، گوٹنگن اور میونخ میں نئے اسٹوڈیو قائم ہو گئے ہیں۔ باویریا کے فلمی شہر گیسل گاسٹیگ میں یورپ میں سب سے وسیع اسٹوڈیو ہیں۔

تفریحی فلمیں بنانے پر بہت لاگت آتی ہے۔ اس وقت ایک غیر رنگین فلم پر ۱۰ لاکھ جرمن مارک (یا

۲،۳۸،۰۰۰ ڈالر یا ۸۵،۰۰۰ پاؤنڈ اور ایک رنگین فلم پر ۳،۵۷،۰۰۰ ڈالر (یا ۱،۲۷،۶۰۰ پاؤنڈ) خرچ ہوتے ہیں کیونکہ اب وسطی اور مشرقی جرمنی میں فلم نہیں بھیجے جاسکتے۔ اسی لئے جرمنی کے فلم بنانے والوں کے لئے فلموں کی قیمت پوری طرح وصول کرنا ایک مرحلہ رہتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۰ء ۱۹۵۵ء کے درمیان سرکار کو فلم بنانے والوں کو نقصان سے بچانے کیلئے ان کی مدد کرنی پڑی۔ حال میں ہی فلمی صنعت میں ارتکاز کی طرف رجحان دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کی ایک مثال ۱۹۵۶ء میں UFA کا دوبارہ قیام عمل میں آنا ہے

جرمنی میں فلموں کی درآمد کے لئے بہت آسانیاں حاصل ہیں۔ ۱۹۵۷/۵۸ء میں ۶،۵۷۷ سینماؤں میں (جن میں ۲۷،۳۹،۶۱۵ نشستیں تھیں) ۵۵۳ فلم دکھائے گئے۔ جن میں سے ۴۴۶ غیر ملکی[۱] فلم تھے۔ ٹکٹوں کی فروخت کی کل رقم کا نصف حصہ جرمن فلموں سے حاصل ہوا تھا سینما کے شائقین کی تعداد ۱۹۴۵ء سے بڑھتی جارہی ہے، ۱۹۵۶ء میں ۸۱ کروڑ ۸۰ لاکھ لوگ سینما دیکھنے گئے جو اب تک کی انتہائی تعداد ہے۔ ۱۹۵۸ء میں تعداد ۶۶ کروڑ تھی۔ ۱۹۵۶ء سے تعداد میں کمی ٹیلی ویژن کے میدان میں آنے کی وجہ سے ہوئی۔

جرمنی کی فلمی صنعت کا مرکزی انجمنی ادارہ (Spio) وائزبادن میں ہے۔ ۱۹۴۹ء میں اس صنعت نے "جرمن فلمی صنعت کی رضاکارانہ احتسابی مجلس" قائم کرنے کا اہم قدم اٹھایا۔ یہ مجلس اپنے فرائض بغیر کسی سرکاری مدد کے انجام دیتی ہے۔ ایک اور خود مختار ادارہ جس کا نام

جرمنوں میں اہالیانِ برلن سب سے زیادہ فلموں کے شوقین ہیں۔ اوسطاً ہر برلن کا باشندہ سال میں ۲۵ دفعہ فلمیں دیکھتا ہے (۱۹۵۸ء)۔ اس کے بعد شمار ہیمبرگ کا ہے یعنی ۱۸ دفعہ۔ کل وفاقی جمہوریہ میں اوسط ۱۹۵۹ء میں ۱۲ تھی۔

۷،۲۰۰ سینماؤں کی ۱۹۵۸ء میں کل آمدنی ۱۰۱ کروڑ ۳۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲۴ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر یا ۸ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ اس رقم میں سے تعلقوں کو ۱۴ کروڑ ۳۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۳ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۱ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) تفریحی ٹیکس کے طور پر ملے۔

۱۹۵۷ء میں جاپان نے ۴۴۳ تفریحی فلم بنائے، امریکہ نے ۳۰۰ اور ہندوستان نے ۲۹۲۔

**

[۱] ۲۳۳ امریکن، ۶۷ فرانسیسی، ۴۹ برطانوی اور ۳۷ اطالوی۔

۲۳۴

۶۴ (فلم جانچنے کی مجلس) Filmbewertungsstelle ہے اور جسے ریاستوں نے قائم کیا ہوا ہے، کچھ مخصوص فلموں کے بارے میں سفارشات پیش کرتا ہے جن کی رُو سے ان فلموں پر تفریحی ٹیکس میں کمی کردی جاتی ہے۔ "فلم کلبوں" کی تحریک کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں میں تنقیدی ذوق پیدا ہو۔ ہر سال جرمن حکومت بحیثیت کلی بہترین فلم پر اور ایسی فلموں پر انعام دیتی ہے جس میں انفرادی کردار بہترین ہوں۔ ۱۹۵۵ء سے ۵۰،۰۰۰ر ۷ جرمن مارک (یا ۶۰۰ر۷۸ر۱ ڈالر یا ۸۰۰ر۶۳ پاؤنڈ) کی رقم انعاموں کی شکل میں دی جا چکی ہے۔ کچھ حالیہ ممتاز جرمن فلموں میں سے "Nachtwache" "Weg ohne Umkehr", "Der Hauptmann von Köpenick" اور "Nachts wenn der Teufel kam" کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

حالیہ سالوں میں تفریحی فلموں کی سالانہ تعداد میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اوسطاً ان کی تعداد ۱۲۰ سالانہ ہے (۱۹۵۷ء میں تعداد ۱۳۴ تھی)۔ اس کے علاوہ ۱۹۵۵ء سے ۴۰۰ سے ۴۸۵ تک ثقافتی اور واقعاتی فلم سالانہ بنتے رہے ہیں۔ جرمنی کی فلمی دنیا میں ماناہائم میں ہر سال منعقد ہونے والا ثقافتی اور واقعاتی فلموں کا ہفتہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔

"Neue Deutsche Wochenschau G.m.b.H." (ہفتہ واری اخباری فلموں کا ادارہ) ۶۰ فیصدی سینماؤں کو اپنی دونوں اشاعتیں NDW اور UFA فراہم کرتا ہے۔ دو نجی ادارے بھی ہیں جن کے نام "Fox tönende اور "Blick in die Welt" Wochenschau" ہیں۔ موخرالذکر "20th Century Fox" کی ایک شاخ ہے۔

## ٹیلی ویژن

۶۵ جرمنی میں ٹیلی ویژن کا ایک جال بچھا ہوا ہے اور تمام اسٹیشن مل کر تقریباً ۴ گھنٹوں کا پروگرام روزانہ نشر کرتے ہیں۔ اس پروگرام کو جرمن ریڈیو اسٹیشن بھی نشر کرتے ہیں۔ ریڈیو بریمن بھی کبھی کبھار ان پروگراموں کو استعمال کرتا ہے۔ ٹیلی ویژن کے پروگرام مع مغربی برلن وفاقی جمہوریہ کے تمام علاقوں میں پہونچتے ہیں۔ گذشتہ دو سالوں میں ٹیلی ویژن کے لائسنسوں کی تعداد کئی گنی ہوگئی ہے یکم مئی ۱۹۶۰ء کو تعداد ۶۶۱ر ۶۵ر ۳۹ تھی ۱؎۔ ان لوگوں کی تعداد جن کے پاس ٹیلی ویژن سیٹ ہیں وفاقی

۱؎ وفاقی علاقہ سارلینڈ کے علاوہ لیکن مغربی برلن سمیت۔



Marfat.com

امریکہ میں ۱۹۵۰ء میں ۱۲ فیصدی خاندانوں کے پاس ٹیلی ویژن سیٹ تھے۔ اور ۱۹۵۷ء میں ۸۰ فیصدی کے پاس، ۱۹۵۹ کے آخر میں دنیا بھر میں تقریباً ۸ کروڑ ۸۰ لاکھ ٹیلی ویژن دیکھنے والوں کے نام درج تھے۔

علاقہ کے مغرب میں سب سے زیادہ ہے۔ صرف ڈوسلڈورف کے ڈاک کے ضلع ہی میں یکم مئی ۱۹۶۰ء کو ۵۰۴،۲۰۶ ٹیلی ویژن کے مالکوں کے نام ڈاکخانہ میں درج تھے۔

*

جرمن ٹیلی ویژن ۶۲۵ خطوط کے طریقہ پر کام کرتا ہے۔ برقی رَو کے دو راستے نصب ہیں جس کی وجہ سے ایک اسٹوڈیو سے دوسرے میں منتقلی بعجلت کی جا سکتی ہے۔ نشریات کی پہونچ مع مغربی برلن تمام وفاقی علاقہ میں ممکن ہے اور ان کا سلسلہ سوئٹزرلینڈ، بلجیم، ہالینڈ، آسٹریا اور فرانس، اور فرانس کے راستہ برطانیہ تک سے ملا ہوا ہے۔

ٹیلی ویژن کی فیس ۵ جرمن مارک (یا ۱ ڈالر ۱۹ اسینٹ یا ۸ شلنگ ۴ پنس) ماہانہ ہے اور تمام اسٹیشنوں کی کوشش یہی رہتی ہے کہ آمدنی اور اخراجات میں توازن قائم رہے۔ اب تک اس کوشش میں صرف شمالی اور مغربی جرمنی کے ریڈیو کے گروہ، جس میں ہیمبرگ اور کولون کے اسٹوڈیو شامل ہیں، کامیاب رہے ہیں۔ پروگرام کے ایک گھنٹہ پر خرچ کا تخمینہ ۳۵۰۰۰ جرمن مارک (یا ۸۳۰۰ ڈالر یا ۳۰۰۰ پاؤنڈ) ہے۔ کچھ اسٹیشن اب اپنے وقت کا کچھ حصہ انتہائی پروگراموں کو دینے لگے ہیں۔

ٹیلی ویژن کا یہ مشترک پروگرام تفریح، ڈرامائی کھیلوں، غنائی تمثیلوں، بیانیہ خبروں اور "چشم دید" حالوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اہم سیاسی، ثقافتی اور کھیلوں سے متعلق واقعات پر بھی اکثر نشریات کی جاتی ہیں۔ یہ نشریات اکثر یورپ کے دوسرے علاقوں سے حاصل کی جاتی ہیں یا "یوروویژن" کی مشترکہ نشریات سے لی جاتی ہیں۔ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۷ء تک "یوروویژن" نے ملک کے ۵۲۰ نشری پروگرام استعمال کئے جس میں سے ۶۲ فیصدی کھیلوں سے متعلق تھے۔ ایک ایسا "ثانوی پروگرام" جاری کرنے کی تجویز پر اس وقت غور کیا



Marfat.com

جارہا ہے جو اصل پروگرام کی جگہ منتخب کیا جاسکے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ اس سے متعلقہ موزوں قانون مرتب ہوسکے۔ فی الحال رنگین ٹیلی ویژن شروع کرنے کی کوئی تجویز زیرِ غور نہیں ہے۔ ۶۵

## اہم تاریخیں

۴۸۱ تا ۵۱۱ء "میروونگین کلووس" نے مغربی جرمنی کے کچھ جرمانوی قبائل اور فرانس کی سرزمین کو متحد کر کے فرانکی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔

تقریباً ۶۰۰ء آئرلینڈ کے مبلّغوں نے دریائے رہائن کے مشرق میں رہنے والے جرمنوں کو عیسائی بنانا شروع کیا۔ سینٹ بونی فیس کی وفات، ۷۵۴ء۔ موجودہ مغربی اور جنوبی جرمنی کے جرمانوی قبائل کی زبانوں میں مشابہت پیدا ہونے لگی۔ گویا جرمن قوم کی تشکیل کا آغاز ہوا۔

۷۳۲ء کارل مارٹل نے جو شاہی محل کا افسر سامان تھا۔ پوئٹی ارز کے نزدیک جنگ کی اور علیسائیت کو یورپ میں برقرار رکھنے میں کامیاب ہوا۔

۷۶۸ تا ۸۱۴ء پاپائے اعظم ۸۰۰ء میں شارلیمان (چارلس اعظم) کی تاجپوشی کی اور اس طرح "جرمن قوم کی سلطنت روما" وجود میں آئی۔ باویریائی اور سیکسنی لوگوں پر فرانکیوں نے غلبہ پالیا۔

۸۴۳ء معاہدۂ وردون کی رُو سے مغربی دنیا کی سلطنت منقسم ہوگئی۔ (۸۷۰ء معاہدۂ ورسن ۸۸۰ء معاہدۂ ریبے موں) ۸۸۷ء سے فرانس اور جرمنی کی تاریخوں سے جداگانہ راہیں اختیار کیں۔

۹۱۹ء تا ۱۰۲۴ء خاندان سلطنتِ سیکسنی نے جرمن قبائل کے اتحاد کو مکمل کیا۔ "شہنشاہِ اعظم" اٹو اول، نوابوں کا اقتدار ختم ہوا اور پادری رائش کے حکمراں ہوگئے۔

۱۱۳۸ تا ۱۲۵۴ء شہنشاہان سٹاؤفن کی سلطنت معراج کمال کو پہونچی۔ ۱۱۹۸ء تا ۱۲۲۸ء جرمن شاعر والٹر فون فوگل وائڈ کی نظمیں۔ تقریباً ۱۲۰۵ء: مشہور رزمیہ شاعر والفرام فون ایش باک نے "پارسیوال" لکھی۔ رومانی طرز تعمیر کا زمانہ۔ تقریباً ۱۲۰۰ء: گوتھی طرزِ تعمیر کے زمانہ کا آغاز۔ مِنے سنگر نغمہ کار۔ عہد شجاعت اپنے عروج پر پہونچا۔

۱۱۹۳ء تا ۱۲۸۰ء البرٹ اعظم (*Albertus Magnus*) عالم و سائنس داں۔

۱۲۱۲ء تا ۱۲۵۰ء شہنشاہ فریڈرک دوئم نے ۱۲۲۷ء میں پرشا کے غیر اہلِ کتاب لوگوں کو عیسائی



Marfat.com

بنایا۔ ۱۲۰۰ء تا ۱۴۰۰ء دریائے ایلبے کے اُس پار کے علاقے جرمنی کی قلمرو میں شامل کردیئے گئے (مشرقی جرمنی کی پہلی نوآبادی شہنشاہ ہنری کے زیرِ تحت' (۹۱۹ء تا ۹۳۶ء)

۱۲۴۱ء لیگنٹز کے قریب منگولوں کی جنگ۔

۱۳۰۹ء جرمن کلیسا کا صدر مقام وینس سے مارین برگ (مغربی پرشا) میں منتقل ہوا۔

۱۳۴۸ء پراگ میں قدیم ترین جرمن یونیورسٹی کا قیام۔ ۱۳۸۶ء میں ہائیڈل برگ یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی گئی۔

۱۳۵۸ء ہنسائی شہروں کا لیوبک کی قیادت میں اتحاد۔ جرمن شہروں کا عروج۔

۱۴۱۵ء شہنشاہ سگسمنڈ نے ہاہن زولرن کے فریڈرک کو نشانِ بریڈنبرگ عطا کیا۔

۱۴۳۸ء تا ۱۷۴۰ء خاندان ہاپسبرگ کا جرمن شاہی تخت پر تصرف۔ ۱۵۰۰ء میں ان کی طاقت نے عالمی اقتدار کی شکل اختیار کرلی۔ ۱۴۵۰ء میں یوہان گوتن برگ نے طباعت ایجاد کی۔

۱۴۶۵ء تا ۱۵۳۶ء ارسمس، علم و ادب اور تاریخ قدیم کا سائنس داں۔

۱۴۷۱ء تا ۱۵۲۸ء البریخت ڈیورر، مصور۔

۱۴۸۳ء تا ۱۵۴۶ء مارٹن لوتھر، مجدد عیسویت، بائبل کا مترجم اور اعلیٰ جرمن زبان کا بانی۔ ۱۵۳۰ء: اعتراف آگسبرگ۔ ۱۵۵۵ء: صلحِ آگسبرگ۔ لوگوں کو اپنے حکمران کا مذہب اختیار کرنے کے اُصول کا آغاز۔

۱۴۹۷ء تا ۱۵۴۳ء ہانس ہالبائن، مصور۔

۱۶۱۸ء تا ۱۶۴۸ء جنگ سی سالہ۔ ۱۶۴۸ء میں صلحنامہ۔ میونسٹر و اوسنا برگ ("صلحنامہ ویسٹ فیلیا") سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ نے سلطنتِ جرمنی سے اپنا تعلق بالکل منقطع کرلیا۔

۱۶۴۶ء تا ۱۷۱۶ء گوٹ فرڈ لب نیز، عالم۔ جرمن طرزِ مرصع۔ ۱۶۸۷ء تا ۱۷۵۳ء: بالتھاسر، ماہر معمار۔ تحریکِ احیائے تقویٰ اور روشن خیالی۔ یوہان زباستین باک اور جارج فرائیڈرک ہاندیل کی موسیقی کے شاہکار۔

۱۷۲۴ء تا ۱۸۰۴ء ایمانول کانٹ، فلسفی۔

۱۷۴۰ء تا ۱۷۸۶ء شاہ فریڈرک اعظم کی فرمانروائی میں پرشا کا عروج۔

۱۷۴۹ء تا ۱۸۳۲ء یوہان ولف گانگ فون گوئٹے، شاعر

۱۷۵۹ء تا ۱۸۰۵ء فرائیڈرک فون شلر، شاعر



Marfat.com

8
THEODOR FONTANE
DEUTSCHE POST
BERLIN

4
CARL FRIEDRICH ZELTER
DEUTSCHE POST
BERLIN

25
KARL FRIEDRICH SCHINKEL
DEUTSCHE POST
BERLIN

10
ADOLPH v. MENZEL
DEUTSCHE POST
BERLIN

40
WILHELM v. HUMBOLDT
DEUTSCHE POST
BERLIN

ALEXANDER v. HUMBOLDT
DEUTSCHE BUNDESPOST
G.V. 1859 +
40



Marfat.com

تقریباً ۱۷۵۰ء انتہائی آرائشی طرز کا زمانہ۔ جرمن شاعری کا کلاسیکل سنہری دور (کلاپشٹاک، لیسنگ، ہرڈر۔ تقریباً ۱۷۷۵ء کے بعد گوئٹے اور شِلر)

۱۷۶۹ء تا ۱۸۵۹ء الیگزینڈر فون ہمبولٹ، قدرتی علوم کا سائنس داں۔

۱۷۷۰ء تا ۱۸۲۷ء لڈوِگ فان بیتھووِن، نغمہ کار

۱۸۰۶ء نپولین کے ہاتھوں وفاق رہائن کی تکمیل۔ شہنشاہ جرمنی کی تاج و تخت سے دستبرداری۔ "جرمن قوم کی سلطنت روما" کا خاتمہ۔

۱۸۰۸ء فون سٹائن نے پرشا میں اصلاحات جاری کیں۔

۱۸۱۳ء پرشا کی قیادت میں نپولین کے خلاف جنگ آزادی کا آغاز۔ جنگ لپزگ۔

۱۸۱۵ء جنگ واٹرلو۔ جرمن وفاق کا قیام۔

۱۸۱۵ء تا ۱۸۹۸ء آٹو فان بسمارک "چانسلر آہنی"۔

۱۸۱۸ء تا ۱۸۸۳ء کارل مارکس۔

۱۸۳۰ء تا ۱۸۴۸ء جرمن اتحاد کے لئے عوامی جنگ۔ ۱۸۴۸ء میں فرانکفورٹ کے نامی گرجا میں جرمن پارلیمنٹ کا قیام۔ شاہ پرشا کا تاج شاہی قبول کرنے سے انکار۔

۱۸۶۶ء پرشا اور آسٹریا کے درمیان جنگ۔ اس جنگ میں جنوبی جرمنی کی شرکت سے آسٹریا کی شکست۔ آسٹریا کی جرمن وفاق سے علیحدگی۔

۱۸۶۶ء تا ۱۸۶۷ء شمالی جرمن وفاق کا قیام اور جنوبی جرمنی کی ریاستوں سے اس کا اتحاد۔

۱۸۷۰ء تا ۱۸۷۱ء پرشا اور فرانس کے درمیان جنگ میں جنوبی جرمنی کی ریاستوں نے پرشا سے تعاون کیا۔ ۱۸۷۱ء میں شاہ پرشا (جو اس وقت تک شمالی جرمنی کے وفاق کا صدر تھا) قیصر جرمنی کی حیثیت سے تخت نشین ہوا اور جرمن رائش کی از سرِ نو تشکیل کی گئی۔ صنعتی نظام کا آغاز۔ رابرٹ کوخ، ولہلم کونراد رونٹگن، میکس پلانک، البرٹ آئنسٹائن اور دیگر اشخاص کے سائنسی شاہکار۔

۱۸۸۱ء بسمارک کی سماجی حکمت عملی کا آغاز۔

۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء پہلی جنگ عظیم۔ جرمنی ایک ریپبلک کی حیثیت سے۔ ۱۹۱۹ء میں معاہدۂ ورسائی اور وائمر دستور کا نفاذ۔

۱۹۲۲ء سوویٹ یونین کے ساتھ معاہدۂ رپالو۔



Marfat.com

# نوجوان

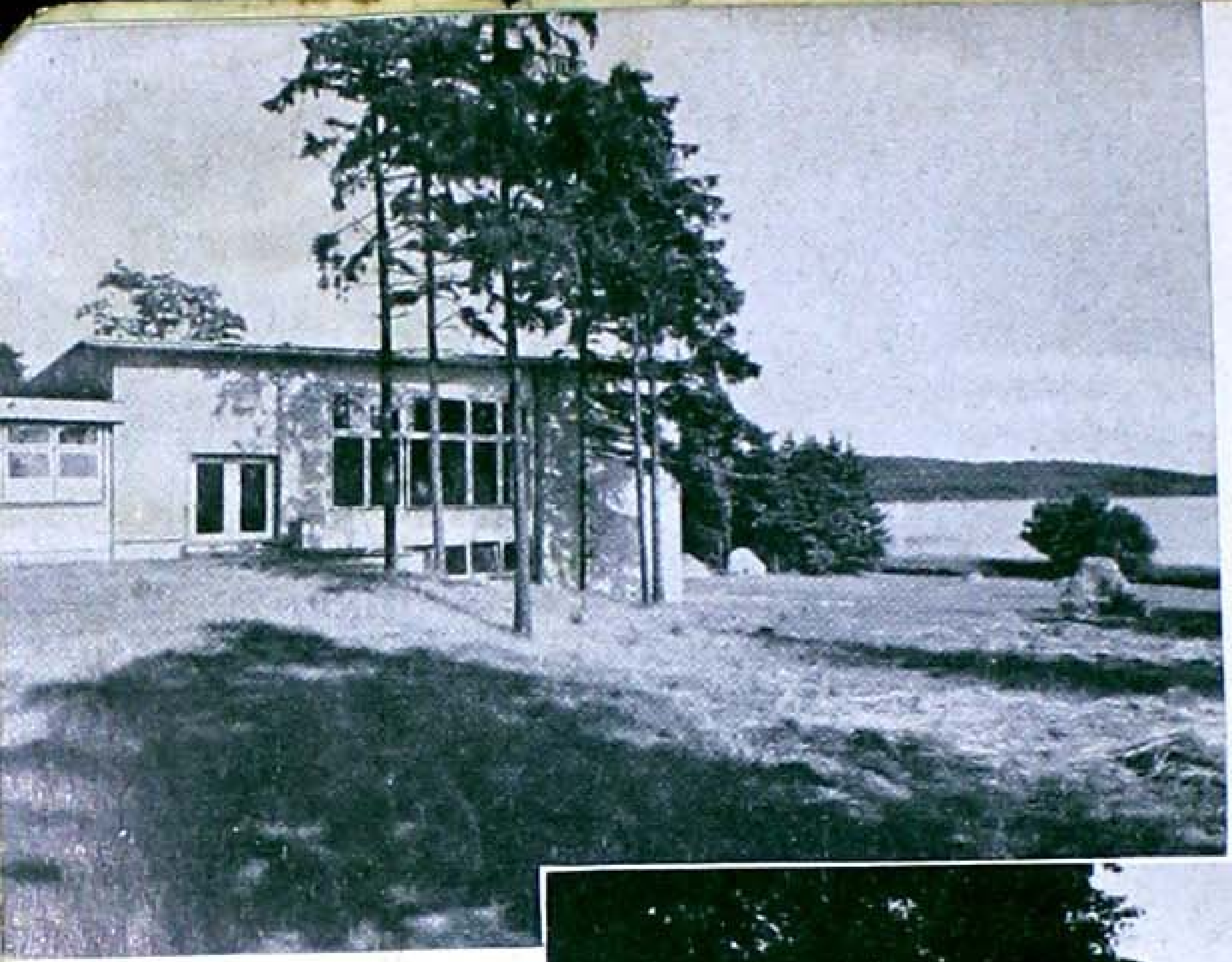

ہولسٹائن کے "سوئٹزرلینڈ" میں مالینٹ پر واقع نوجوانوں کی اقامت گاہ

برلن سٹیگ لِٹزمیں البرٹ شوائٹزر نامی دارالاطفال

کہاں چلیں؟

Marfat.com

# نوجوان

اڈسٹائن (ٹونس) کے
پیستالوزی اسکول میں

بوم ہولڈر (رہائن لینڈ پالاتی نیت) میں
"ہر شخص کا گھر"۔ یہاں ہر آنیوالا شخص
اپنے خالی وقت میں جو شغل چاہے اختیار
کرسکتا ہے۔

برگسٹراس کے "اسکول کے
گاؤں" میں بچے بچوں کو
کام کی باتیں سکھاتے ہیں

Marfat.com

Friedrich von Schiller
1759
10. Nov.
1959
20
DEUTSCHE BUNDESPOST BERLIN

30
MAX PLANCK
DEUTSCHE POST
BERLIN

15
RUDOLF VIRCHOW
DEUTSCHE POST
BERLIN

WILH. FURTWÄNGLER †1954
40
DEUTSCHE BUNDESPOST BERLIN

RICHARD STRAUSS
1864-1949
40
DEUTSCHE POST
BERLIN

40
+10
DEUTSCHE BUNDESPOST
GEBRÜDER GRIMM
HELFER DER MENSCHHEIT



Marfat.com

۱۹۲۵ء — معاہدہ لوکارنو۔ گستاف ستریس مین اور ارستید برائنڈ نے فرانس اور جرمنی کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کی۔

۱۹۳۳ء — اڈالف ہٹلر چانسلر بن گیا۔ نیشنل سوشلسٹوں کے عہد ظلم و تشدد کا آغاز۔

۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء — دوسری جنگ عظیم۔ ۱۹۴۵ء میں اتحادی طاقتوں نے جرمن پر قبضہ کرلیا۔

۱۹۴۹ء — وفاقی جمہوریہ جرمنی کا قیام۔ سوویٹ یونین نے اپنے مقبوضہ علاقہ کا نام "جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک" رکھا۔

۱۹۵۵ء — وفاقی جرمن حکومت کو وفاقی علاقہ میں خودمختاری ملی۔

۱۹۵۷ء — سارلینڈ سیاسی اعتبار سے (اور ۵ جولائی ۱۹۵۹ء سے اقتصادی اعتبار سے بھی) وفاقی جمہوریہ جرمنی کی ایک ریاست بن گیا۔

٭ ٭ ٭

Marfat.com

THEOD. MOMMSEN 1817-1903
7
DEUTSCHE
BERLIN
BUNDESPOST

F. SCHLEIERMACHER 1768-1834
20
DEUTSCHE
BERLIN
BUNDESPOST

5
OTTO
LILIENTHAL
DEUTSCHE POST
BERLIN

20
WERNER
v. SIEMENS
DEUTSCHE POST
BERLIN

MAX REINHARDT 1873-1943
25
DEUTSCHE
BERLIN
BUNDESPOST

HEINRICH ZILLE 1858-1929
8
DEUTSCHE
BERLIN
BUNDESPOST



Marfat.com

# اشاریہ


اٹلی ۳۳، ۴۲، ۷۰، ۱۰۱، ۱۴۳، ۱۵۳، ۱۶۴
اثاثے، مقامی حکومتوں کے، ۱۳۹
اجرتیں ۱۵۵
اخبارات ۵۸
ادب ۲۲۰-۲۲۴
ارہارڈ ۴۳، ۹۴
اسپین ۳۳
اسرائیل کو ادائیگیاں ۵۱، ۱۲۴
اسکول ۴۷، ۴۸، ۵۳، ۱۹۹-۲۰۴
اشاعتی ادارے ۲۲۳، ۲۲۴
اشتراکیت ۳۹، ۶۲
اشیائے خوردونوش ۷۸، ۷۹
اصلاح مسیحیت ۶
اقتصادی زندگی میں میل جول ۱۶۱-۱۶۲
اقتصادیات (دیکھئے صنعت، تجارت، دستکاریاں، وغیرہ)
انہالٹ ۱۸
انجمن امداد باہمی ۱۶۱
انجمن عطیہ دہندگان برائے جرمن سائنس ۲۱۳
انتخابات ۴۴، ۵۲، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۴، ۶۵
انجیلی کلیسا ۱۸۱
انگور، انگور کی شراب ۸۰
امور خارجہ ۴۴
اوڈر-نیس ۲۲، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۳۵، ۵۲، ۱۸۳
ایمس ۲۸
ایلب ۲۶، ۲۷
آبی شاہراہیں ۱۱۹
آب و ہوا ۲۵، ۲۸
آبادی ۹، ۱۲، ۲۲، ۳۲، ۳۳، ۶۷

آٹوبان سڑک ۱۲۱، ۱۲۹، ۱۴۱
آخن ۲۹
آڈیناور ۴۳
آزاد ڈیموکراٹیک پارٹی ۶۲، ۶۵
آسٹریلیا ۳۳-۳۴، ۳۶، ۵۳، ۵۹
آسٹریا ۸، ۲۵، ۳۲، ۱۱۴، ۱۸۹، ۲۳۵
آمدنی ۶۷
آمدورفت ۱۲۱
آہنی دیوار ۵، ۱۶
آئین ۴۰، ۴۴، ۵۹، ۶۱
باک ۶
بادن ورٹمبرگ ۱۲، ۱۳، ۲۶، ۳۰، ۶۱، ۶۵، ۸۳، ۹۹، ۱۳۲، ۱۴۰، ۱۸۱
باروں کی مساوی تقسیم ۱۷، ۳۷، ۳۸، ۷۳-۷۴، ۱۲۹، ۱۳۴-۱۳۵، ۱۳۹
باویریا ۱۲، ۱۳، ۲۴، ۲۶، ۲۹، ۳۸، ۶۵، ۸۴، ۱۳۳، ۱۸۱، ۱۸۳
باویریائی پارٹی ۶۵
بجلی ۳۰، ۴۸، ۹۶
بچتیں ۳۸، ۷۵، ۷۶
بحیرۂ شمالی ۱۱۹
بحالیات ۳۸، ۱۳۴
برلن (مشرقی اور مغربی برلن بھی دیکھئے) ۴، ۱۲، ۱۷، ۲۰، ۳۶، ۴۳، ۶۴، ۶۵، ۱۳۴، ۱۵۶، ۱۹۱، ۲۰۹
برینڈنبرگ ۲۰
بریمن ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۲۶، ۶۵، ۸۱، ۱۳۳، ۱۴۶، ۱۵۶، ۲۰۰
بریسلاؤ ۲۲، ۲۴، ۲۵




Marfat.com

"برطانوی مرکز" ۱۹۸
برطانیہ ۳۳، ۴۲، ۵۳، ۷۰، ۹۱، ۹۴، ۹۶، ۹۷،
۱۰۱، ۱۱۴، ۱۴۳، ۱۵۳، ۱۲۳، ۲۳۵
بسالٹ ۳۰
بسمارک ۱۷، ۲۴۰
بغاوت، ۱۷ جون ۲۱
بلجیم ۲۵، ۳۳، ۴۲، ۹۶، ۱۱۳، ۱۴۳، ۱۵۴، ۱۶۴،
۱۸۹، ۲۳۶
بُند ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۳۰، ۴۲، ۴۵-۴۷، ۴۹، ۵۴،
۵۵، ۷۵، ۸۲، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۵، ۱۳۹،
۱۴۰، ۱۴۱، ۱۶۹، ۱۸۷، ۱۹۷، ۱۹۹، ۲۱۵،
۲۳۲
بون ۱۱، ۱۴، ۲۲، ۵۹
بینک ۶۷، ۷۴، ۱۶۱
بیرونی تجارت ۵۲، ۹۶، ۱۰۸-۱۱۵
"پارلیمانی کونسل" ۱۱
پارلیمنٹ (دیکھئے Bundestag)
پاسپورٹ ۱۲۷
پانی ۴۸، ۹۶
پانکاؤ ۲۲
پروٹسٹنٹ کلیسا (EKD) ۱۹۲، ۱۹۶
پرشا ۸، ۱۳، ۲۵، ۱۴۰، ۲۴۰
پریس ۴۵، ۵۸، ۵۹
پنشنیں ۷۳، ۷۵
پولینڈ ۲۳، ۲۴، ۲۷
پولیس ۴۷-۵۴
پومیرانیا ۲۰، ۲۲، ۲۵، ۲۶
پوسن ۲۴
پوٹاش ۳۰، ۸۸
پیدائشات ۳۲، ۳۳
پیک ۱۸
تارکانِ وطن ۳، ۲۴، ۳۲، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۶۰، ۸۱،
۱۴۳

تاوانِ جنگ ۷۳-۷۴
تاریخ ۳-۸، ۲۳۷-۲۴۲
تحفظ عامّہ ۵۴
تجارت ۴، ۴۶، ۶۷، ۷۴، ۱۰۵، ۱۱۴
تجارت، علاقائی ۱۱۵-۱۱۷
تجارتی انجمنیں ۱۵۷-۱۵۸
تعمیرات ۴۸، ۶۷، ۷۴، ۱۰۰-۱۰۳
تعلقے (Gemeinden) ۳۰، ۴۸، ۶۳، ۷۵، ۸۴،
۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۹، ۲۲۸
تعلیم ۵۳، ۶۰-۶۵، ۲۰۸
تمدنی زندگی ۱۹۴-۱۹۶
تمدنی حکمت عملی اور نظم ونسق ۱۹۷-۱۹۹ء
تھیئٹر ۴۸، ۲۳۰-۲۳۲
تھورنگیا ۱۸، ۲۸
تیل ۲۹
ٹکسال ۴۴، ۴۶
ٹوکیو ۳۴
ٹیکہ ۱۸۹
ٹیلی ویژن ۵۹، ۶۰، ۲۳۵-۲۳۷
ٹیکس ۴۵، ۴۷، ۱۲۹-۱۳۹، ۱۷۳
جاپان ۲۲۳
جج ۱۴۱
جرمنی کے درسگاہی تبادلے کا ادارہ (DAAD)
۵۳
—— تھوک اور خارجی تجارت کی عام انجمن ۱۵۷
—— خرچ کرنیوالوں کی امداد باہمی کی انجمنیں ۱۶۱
—— ثقافتی ادارے ۵۳
—— نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک ۹، ۱۰، ۱۵،
۱۷، ۱۸، ۲۱، ۲۵، ۲۶، ۳۳، ۳۷، ۴۹، ۵۲،
۶۱، ۱۰۸، ۱۲۲، ۱۹۵، ۲۴۰
—— مزدور انجمنوں کی جرمن وفاق ۱۵۹
—— صنعتی اور تجارتی نمائندہ مجلس ۱۵۷،
—— موسیقی کونسل ۲۲۹



Marfat.com

—— عوامی وظائف ۲۱۵
—— تحقیقاتی انجمن ۲۱۲
جرمن قوم کی سلطنت روما ۶، ۷، ۸، ۲۳۷، ۲۳۹
جرمنی میں وطن تبدیل کرنیوالے ۳۳
جرمنی کا ازسرنو اتحاد ۵، ۱۷، ۴۰، ۵۰
جشن بیروتھ ۱۹۷، ۲۲۸
جشن بیتھووِن ۲۲۹
جشن ہرسفلڈ ۱۹۷
جشن موزارٹ ۲۲۹
جشن برام مرگاوَ ۲۳۲
جشن روہر ۱۶۰، ۲۳۲
جنگ سی سالہ ۶، ۲۳۹
جنگلات ۶۷، ۷۴، ۷۹، ۱۳۲
جہاز رانی ۱۲۰
جہاز سازی ۹۴
چانسلر (دیکھیے وفاقی چانسلر)
چیکوسلوواکیہ ۶۸
حکمت عملی
—— ثقافتی ۴۷
—— دفاعی ۵۰
—— خارجہ ۵۱
خارجہ پالیسی ۴۶، ۵۰
خارجہ ۵۱
خارجی تجارت ۱۰۸-۱۱۴
درآمد ۲۵، ۱۰۸، ۱۱۰
دستور ۱۱، ۴۳، ۴۵، ۶۱
دستور اساسی ۱۱، ۱۴، ۲۶، ۴۰، ۴۴، ۴۵، ۴۷، ۵۱، ۶۱، ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۸۰، ۱۸۶، ۲۰۴
دبیبیلی اَس (لِشپ) ۱۸۱
دستکاریاں ۶۶-۶۷، ۹۹-۱۰۰، ۱۵۸، ۱۹۷
دفاع ۴۴-۴۶، ۵۵-۵۶، ۵۷، ۱۳۴
ڈاک ۴۴، ۴۶، ۱۱۸، ۱۲۳

۱۳۸، ۱۴۱
ڈریسڈن ۲۰
ڈنمارک ۲۵، ۳۶، ۱۱۴
ڈینیوب ۲۷، ۲۸
ڈینزگ ۷، ۲۴، ۲۵، ۲۷، ۳۸، ۳۹
ڈیوک آف ایڈنبرا ۲۰۱
ڈوسلڈورف ۲
ذرائع آمد و رفت ۶۶، ۶۷، ۸۴، ۱۱۸، ۱۲۲، ۱۳۲
رائے عامہ ۵۸،
رائش ۳، ۴، ۷، ۸، ۹، ۱۱، ۱۷، ۲۲، ۲۴، ۲۵، ۳۹، ۴۰، ۴۹، ۵۰، ۸۲، ۹۶، ۱۰۹، ۱۲۹، ۱۴۴-۱۵۰، ۱۵۱، ۱۸۱، ۱۸۳، ۱۸۷، ۲۳۷
راسٹورک ۲۱
رسل و رسائل ۱۱۸-۱۲۲
رقبہ ۹، ۱۲
روس (دیکھیے سوویٹ یونین) ۲۳، ۲۶
روہر ۲۹، ۳۰، ۸۹، ۱۱۹
رہائن ۲۷، ۲۹، ۱۲۹
رہائن لینڈ پالاتی نیت ۱۲، ۱۳، ۲۶، ۳۷، ۶۴، ۶۵، ۱۳۳، ۱۸۱
ریاستیں ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۷، ۲۶، ۴۲، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۹، ۵۴، ۵۵، ۶۵، ۷۵، ۹۹، ۱۲۹، ۱۳۰-۱۳۴، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۷۴، ۱۷۸، ۱۸۰، ۱۸۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۱، ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۱۸، ۲۳۰، ۲۳۲
ریڈیو ۵۹، ۶۰، ۱۸۹
ریڈ کراس ۱۶۸
ریلوے ۴۶، ۱۱۸، ۱۲۸، ۱۳۱
ریاستہائے متحدہ امریکہ ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۴۲، ۴۶، ۵۳، ۵۹، ۷۰، ۷۲، ۸۹، ۹۷، ۱۰۹، ۱۱۲، ۱۲۲، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۵۳، ۱۷۵، ۱۸۸، ۱۸۹، ۲۳۱، ۲۳۵



Marfat.com

ریاستی نشان ۱۳
زراعت ۲۵، ۳۰، ۳۸، ۶۶-۶۷، ۷۴، ۷۹-۸۰، ۸۲، ۱۳۳، ۱۵۰، ۱۷۹
زگس پٹنر ۲۷، ۲۸
زینیا ۲۱
سائنس ۲۰۹-۲۱۶
سائیریا ۳۶
سارلینڈ ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۲۶، ۲۹، ۳۰، ۳۳، ۳۴، ۴۳، ۶۵، ۷۰/۷۱، ۸۵، ۲۳۰
ستم زدگان جنگ ۷۳
سٹاؤفن ۲۳۸
سٹیٹن ۲۲، ۲۵
سراغ لگانے والوں کی انجمن ۳۵
سڑکوں کی تعمیر ۷۵
سفارتی تعلقات ۵۲
سکہ ۴، ۴۴، ۴۶، ۱۴۲-۱۴۶
سکہ کی اصلاحات ۱۶۴
سگرٹ ۷۷
سلیسیا ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۹، ۳۰، ۱۵۹
سماجی بیمہ ۷۲
سماجی منڈی کی اقتصادیات ۹۳، ۱۶۱
سماجی تحفظ ۱۳۴
سماجی زندگی ۱۵۰-۱۵۶
سنگتراشی ۲۲۴-۲۲۷
سینما ۶۰، ۲۳۳-۲۳۵
سوشل ڈیموکراٹیک پارٹی ۴۴، ۴۷، ۶۲، ۶۵
سوویٹ فوجی نظم ونسق (SMA) ۱۸
سوویٹ یونین ۳۲، ۴۹، ۵۲، ۵۶، ۵۹، ۷۲، ۲۲۳، ۲۳۱
سویڈن ۴۲، ۱۴۳، ۵۲
سوئٹزرلینڈ ۸، ۲۵
سیاسی جماعتیں ۴۴، ۵۹، ۶۱
سیکسنی ۱۸
سیاحی ۱۲۴-۱۲۹
شارلمان ۶، ۱۳
شعراء ۲۲۱
شلر ۶
شلیزوگ ہولسٹائن ۱۲، ۱۳، ۲۶، ۲۹، ۳۴، ۳۷، ۴۷، ۶۵، ۱۳۳
شمالی رہائن ویسٹ فیلیا ۱۲، ۱۳، ۲۹، ۳۴، ۶۵، ۸۸، ۱۳۲، ۱۸۰
شیکسپیر ہفتہ ۲۳۲
صحت عامہ ۱۸۹
صرافہ ۱۴۶
صلح نامہ میلنوس ۲۴
صنعت ۱۶، ۶۶-۶۷، ۸۵-۹۶
طاقت ۷۴، ۸۸
طلباء ۵۳، ۲۱۴
عجائب خانے ۲۱۸
عدالتیں ۱۸۶-۱۸۸
علوم وفنون ۲۰۹-۲۱۶
علمی تحقیقات ۱۹۸، ۲۰۹-۲۱۶
عہدنامہ قرضہ جات ۱۴۵
عہدنامہ پیرس ۴۹، ۵۰
عہدنامہ صلح ۸، ۱۰، ۵۰
عہدنامہ پوٹسڈام ۲۳
عہدنامہ ٹرینٹیچن ۲۴
"عوامی کتب خانے" ۲۰۸
"عوامی یونیورسٹیاں" ۴۸، ۲۰۶، ۲۰۸
عورتوں کی حیثیت ۱۷۲-۱۷۶
غذا ۳۱، ۳۳
غیرملکی مزدور ۶۹
فرانس ۸، ۲۵، ۳۳، ۴۲، ۵۳، ۷۰، ۹۱، ۱۰۱، ۱۴۳، ۱۶۴، ۱۸۹، ۲۳۵
فرانکفورٹ برمین ۵۹، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۴۶، ۱۵۳، ۱۹۲، ۱۹۷




Marfat.com

فرانڈوالڈ اجتماعی درسگاہ ۱۸۴۵
فلبرائٹ کمیشن ۲۱۶
فلم ۴۵، ۶۰، ۱۹۸
فن تعمیر ۲۲۴-۲۲۷
فنی کالج ۲۰۹
فوج ۲۵، ۵۶-۵۷
فولاد ۹۰
قابض فوجیں ۱۵۶
قانون ۶۶، ۱۶۸-۱۸۸
قانون سازی ۴۲، ۴۴، ۴۶، ۱۳۴
قبضہ ۳، ۱۱
قرضے، مقامی حکومتوں کے ۱۳۹
قومی پیداوار ۷۰-۷۲، ۷۷
قومی آمدنی ۷۰، ۷۴، ۸۵
قومی قرضہ ۷۵
قوت ۹۶-۹۸
قیمتیں ۱۷۷، ۱۳۹
کارلسروہے ۴۴
کانٹ ۶، ۲۵
کان کنی ۷۴، ۱۵۰
"کتابی گروہ" ۲۲۴
کتب خانے (دیکھیے "عوامی کتب خانے") ۲۱۹۵۳
کرزن لائن ۲۴
کرسچین ڈیموکراٹیک یونین (CDU) ۶۲، ۶۳، ۶۵
کرسچین سوشل یونین (CSU) ۶۲، ۶۳، ۶۵
کسٹم ۴۶، ۴۷
کلیسا ۱۸۰-۱۸۵
کمیونسٹ پارٹی (KPD) ۶۲، ۶۳
کونگسبرگ ۲۲، ۲۴
کوئلہ ۲۹، ۳۰، ۸۸، ۸۹، ۹۶
کولون ۲۹، ۵۴، ۱۸۳، ۱۹۸
کھیل ۱۹۰، ۱۹۳

کیتھولک کلیسا ۱۸۰-۱۸۵
کیتھولک مزدوروں کی تحریک ۱۸۴
کیمیاوی پیداوار ۹۲، ۹۳
کینیڈا ۳۳، ۳۴، ۵۳، ۱۱۲، ۱۴۳
گرسٹن مائر ۴۲
گرائفسوالڈ ۲۱
گروٹیول ۱۸
گوتن برگ یوہان ۲۳۸
گوئٹے ۶، ۲۰، ۵۲، ۲۲۶
گوٹنگن ۲۱۲
گیس ۴۸، ۴۹، ۹۷
لبراڈور ۲۵، ۲۷
لتھووینیا ۷، ۲۳، ۲۵
لیزنگ ۲۰، ۲۱
لیلچے بشپ ۱۸۱
لندن ۳۴
لکسمبرگ ۸، ۲۵، ۵۹، ۱۲۸، ۱۶۴
لوئر سیکسنی ۱۲، ۱۳، ۲۶، ۳۰، ۶۱، ۶۵، ۱۳۳، ۱۱
۱۴۴
لوتھر، مارٹن ۲۳۸
ماہی گیری ۷۳، ۷۹، ۸۴، ۱۳۳
مارشل پلان ۹۱
محنت ۶۸، ۷۱، ۱۷۰-۱۷۲
مجلّے ۵۸
مجلس دستور ساز ۱۱
مذہب ۵۳، ۱۸۰-۱۸۵
مزدور انجمنیں ۱۵۹-۱۶۱
مزدور انجمنوں کی کانگریس ۱۵۹
مشترک منڈی ۵۱، ۱۱۳
مشرقی برلن ۱۰، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۶
مشرقی بلاک ۵، ۱۸، ۲۰، ۳۶، ۵۲، ۵۶، ۶۸،
۹۷
مشرقی علاقے (جرمن رائش کے) ۳، ۹، ۲۲-۲۵



Marfat.com

۲۶، ۳۶، ۳۷، ۴۹، ۶۸
مشرقی پرشا ۲۲، ۲۳، ۲۶
مصوّر ۲۲۵
مصوّر فنون ۲۲۴ - ۲۲۷
مضمون نگار ۲۲۲
معاہدۂ بون
معاہدۂ کیونگ سٹین ۱۹۸، ۱۹۹
معاہدۂ لکسمبرگ ۵۱
معاہدۂ وردون ۲۳۷
معدنی ذخائر ۲۵، ۲۹
معدنی چشمے ۱۲۴
معیارِ زندگی ۱۴۷
مغربی برلن ۵، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۴، ۲۶، ۳۲، ۳۳،
۴۲، ۵۸، ۶۵، ۷۰، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۸، ۱۱۰،
۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۴، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۵،
۱۵۵، ۱۶۲، ۲۱۱، ۲۳۰، ۲۳۵
مغربی یورپ کی یونین ۱۳، ۱۴، ۵۰، ۵۶
مغربی جرمنی کا کتب خانہ ۲۱۹
مغربی پومیرانیا ۱۸
مغربی پرشا ۲۴
مکانات ۳۸
مقبوضہ علاقے ۳، ۸، ۹، ۱۱، ۱۳، ۲۶، ۶۸
ملت پروری ۴۰
موسیقی ۱۹۴، ۲۲۸ - ۲۲۹
موسل ۱۲۹
موٹر گاڑیاں ۹۲
مہاجر ۳۲، ۳۵، ۳۷، ۳۹ - ۵۱، ۸۱، ۹۵
منصوبہ گرین ۸۲
میونخ ۱۲، ۳۴، ۵۴، ۱۳۶، ۱۵۸، ۱۸۳،
۲۲۳
مینز ۲۰۹
میکس پلانک سوسائٹی ۱۹۹، ۲۱۲
میکلنبرگ ۱۸، ۲۰

میمل لینڈ ۷، ۳۸، ۳۹
میلے ۱۱۶ - ۱۱۷، ۱۵۸
ناروے ۳۳، ۴۲، ۱۴۳
ناشر ۲۲۳ - ۲۲۴
ناکہ بندیٔ برلن کی ۱۶
ناول نویس ۲۲۰ - ۲۲۲
نجی صرف ۷۷
نشان برینڈنبرگ ۲۳۸
نشریات ۲۳۲ - ۲۳۳
نظم و نسق ۴۶، ۶۶، ۱۲۹ - ۱۳۹
نمائشیں ۱۱۶ - ۱۱۷
نوجوانوں کی اقامت گاہیں ۱۸۷
نومبرگ ۲۰
نوآباد ۳۶
نوجوان ۱۷۶ - ۱۸۰
نیشنل سوشلسٹ ۸، ۵۱
نیپال ۱۸۹
نیویارک ۳۴، ۵۱
وائمر ۲۰
وائمر ریپبلک ۶۰، ۶۳
وزارتیں (دیکھیے وفاقی)
وزرائے ثقافت کی مستقل کانفرنس ۴۷، ۵۲،
۱۹۸، ۱۹۹
وفاقی (Bundes- بھی دیکھیے) دفتر خانے ۲۱۹
—— جرمن صنعت کی وفاقی انجمن ۱۵۷، ۲۲۵
—— بنک ۴، ۴۱، ۴۳، ۱۴۲، ۱۴۵، ۱۴۷
—— میزانیہ ۱۳۵
—— چانسلر ۴۳
—— جرمن آجروں کی انجمنوں کا وفاقی ادارہ ۱۵۷
—— آئینی عدالت ۴۰، ۴۴، ۶۲، ۶۳، ۱۷۴،
۱۸۷
—— عدالتیں ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۴
—— حکومت ۱۴، ۳۹، ۴۱، ۴۴، ۴۵، ۵۱، ۵۳،



Marfat.com

۶۰، ۶۳
—— وزارتیں ۵۲، ۵۳، ۵۵، ۱۷۱، ۱۷۸، ۱۹۷، ۱۹۹
—— پارلیمنٹ (دیکھیے Bundestag)
—— صدر ۴۱، ۴۳، ۴۶، ۵۱
—— آمدنی ۱۳۳، ۱۳۶
—— نوجوانوں کے کھیل ۱۹۲
وطن تبدیل کرنے والے ۳۴
ویسر، دریا ۲۹
ہالینڈ ۲۵، ۳۳، ۳۶، ۴۲، ۹۱، ۱۰۱، ۱۱۴، ۱۴۳، ۱۶۴، ۱۸۹، ۲۳۵
ہانوفر ۱۲، ۲۹، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۴۹
ہٹلر ۷، ۸، ۱۰، ۲۴۰
ہڑتالیں ۱۷۲
ہسپتال ۱۹۰
ہنسیائی شہر ۱۳، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۴۶، ۲۳۸
ہیمبرگ ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۲۶، ۳۴، ۵۴، ۶۵، ۸۱، ۱۱۷، ۱۳۳، ۱۳۶، ۱۵۶، ۱۹۸، ۲۰۰
ہمبولٹ فاؤنڈیشن ۲۱۶
ہوالش ۴۰
ہیس ۱۲، ۱۳، ۲۶، ۲۹، ۳۰، ۶۵، ۸۳، ۱۱۳
ہیس ناساؤ
یونیورسٹیاں ۲۰، ۲۱، ۱۷۵، ۲۰۹
یہودی ۵۱، ۱۶۸، ۱۸۵، ۲۳۱
یورپ کی اقتصادی انجمن ۵۱، ۱۶۴
یورپ کی کوئلہ اور لوہے کی انجمن ۵۱، ۸۹، ۹۰، ۹۸
یورپ کی کونسل ۵۰، ۵۲

* * *

*Alte Pinakothek* ۲۲۷
*Arbeiterwohlfahrt* ۱۶۸
ASTA ۲۱۵
*Bank deutscher Länder* ۱۴۲
BDI ۱۵۷
*Bereitschaftspolizei* ۵۴
*Bund der Heimatvertriebenen und Entrechteten* (BHE) ۴۴, ۶۱, ۶۵
*Bundesgrenzschutz* ۵۵
*Bundesrat* ۱۳, ۴۲, ۴۳, ۴۵, ۴۶, ۴۷, ۴۹
*Bundestag* ۱۱, ۱۳, ۴۱-۴۵, ۴۷, ۵۹, ۶۱-۶۳
*Bundesversammlung* ۴۱
*Bundeswehr* ۵۶-۵۷, ۱۷۴
*Bundeszentrale für Heimatdienst* ۵۹
"Care" پارسل ۱۶۸
*Caritasverband* ۱۶۸, ۱۸۵
DAAD ۵۳, ۲۱۶
DAG ۱۵۹
DBB ۱۵۹
*Deutsche Mark* ۱۰۸, ۱۱۵, ۱۴۴
*Deutsche Partei* (DP) ۶۲, ۶۵
*Deutsche Presse-Agentur* (dpa) ۵۸
*Deutsche Volkspartei* (DVP) ۶۳
*Deutscher Bund* ۷
DGB ۱۵۹
DIHT ۱۵۷
EURATOM ۵۱
*Freie Volkspartei* (FVP) ۶۲
*Gemeinden* : (دیکھیے تعلقے)
*Hilfswerk der evangelischen Kirche* ۱۶۸
*Innere Mission* ۱۶۸, ۱۸۵
*Instituts Français* ۵۴, ۱۹۸
*Jugendring* ۱۸۴
*Knappschaftsversicherung* ۱۶۵
*Kreise* ۱۱, ۴۶, ۴۹, ۱۵۸
*Landkreise* ۴۸, ۴۹
*Lufthansa* ۱۲۳



Marfat.com

NATO ۱۳، ۵۰، ۵۲، ۵۶، ۵۷، ۱۳۱
*Norddeutscher Bund* ۷، ۲۳۲
*Nürburgring* ۱۹۳
*Nuremberg* ۱۱۷
OEEC ۵۰، ۵۲، ۷۳، ۱۰۱
*Raiffeisenverband* ۱۶۱
*Sozialistische Einheitspartei Deutschlands* (SED) ۱۸، ۱۹
*Spio* ۲۳۴
UNESCO ۵۳، ۱۹۷
UNO ۵۰، ۵۱، ۵۲
*Volksdeutsche* ۳۵
*Volkshochschulen* ۲۰۳-۲۰۸
"*Volkskammer*" ۱۸
*Volkswagen* ۹۳
*Wissenschaftsrat* ۲۱۱

Marfat.com

اس کتاب کی نوعیت اعداد و شماری سالنامہ کی نہیں ہے۔ بہرحال اس میں تازہ ترین اعداد و شمار شامل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے جو بیشتر جنوری ۱۹۵۸ء کے ہیں اور جہاں یہ ممکن نہیں ہوا ہے وہاں سنہ متعلقہ لکھ دیا گیا ہے۔

تمام اعداد و ہندسے عشاریہ تک صحیح ہیں۔ اس وجہ سے چند جگہوں پر دکھائے ہوئے میزانات اعداد کے اصل مجموعوں سے مطابقت میں نہیں ہیں۔

# جدول مبادلہ

**خطی پیمانہ:**

۱ انچ = ۲٫۵۴ سینٹی میٹر
۱ فٹ = ۳۰٫۴۸ سینٹی میٹر
۱ میل = ۱٫۶۰۹٫۳۵ میٹر

**مربعی پیمانہ:**

۱ ایکڑ = ۰٫۴۰۴۷ ہیکٹر
۱ مربع میل = ۲٫۵۹ مربع کیل

**جسامتی پیمانہ:**

۱ مکعب فٹ = ۲۸٫۳۱۶٫۷۰ مکعب سینٹی میٹر
۱ مکعب میٹر = ۳۵٫۳۱۴ مکعب فٹ

**اوزان:**

۱ ٹن = ۱٫۰۰۰ کلوگرام (عشاریہ ٹن)

**حرارت:**

۱ درجہ فارن ہائٹ = ۹/۵ (۳۲+) درجہ سینٹی گریڈ

**سکّے:**

۱ جرمن مارک = ۰٫۲۳۸۱ ڈالر
۱ ڈالر = ۴٫۲۰ جرمن مارک
۱ جرمن مارک = ۰٫۰۸۵ پاؤنڈ
۱ پاؤنڈ = ۱۱٫۷۶ جرمن مارک

۱

---

اگر آپ اس کتاب کے بارے میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں تو مندرجۂ ذیل پتہ پر مصنف سے رجوع فرمایئے:


Presse- und Informationsamt der Bundesregierung,
Bonn, Welcker straße 11


---


تحریر: احمد سعید، کراچی
URDU



Marfat.com

وفاقی جمہوریہ جرمنی اور جرمن ریاستوں کے نشانات

Marfat.com

جرم

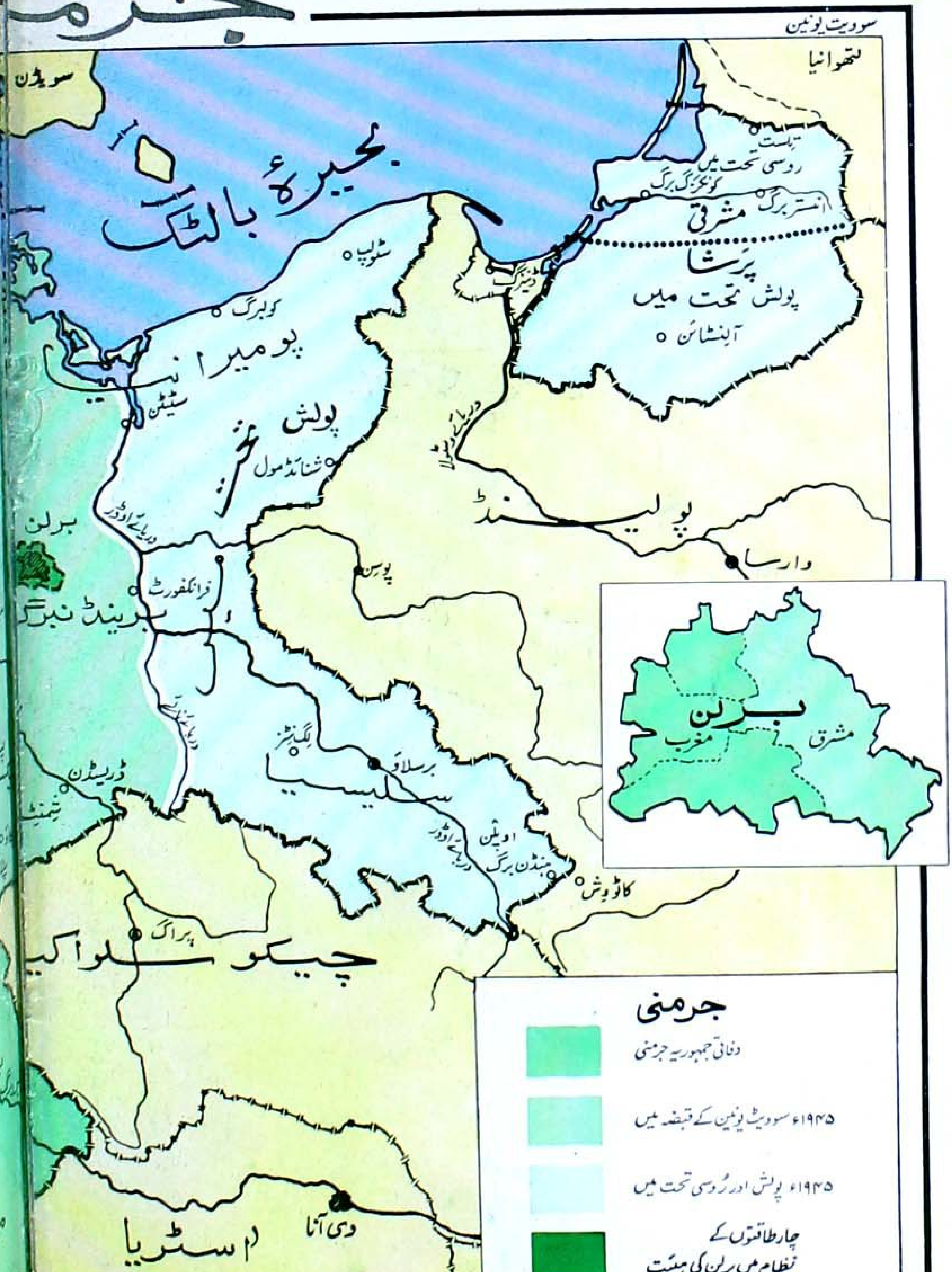


Marfat.com

## جرمنی

۱۹۳۷ء کی حدود
دس لاکھ سے اوپر آبادی کے شہر
پانچ لاکھ سے اوپر آبادی کے شہر
پانچ لاکھ سے کم آبادی کے شہر
۱۹۳۷ کی حدود جرمنی
جرمنی کی وفاقی ریاستوں کی حدود
سرحد عبور کرنے کے مقامات

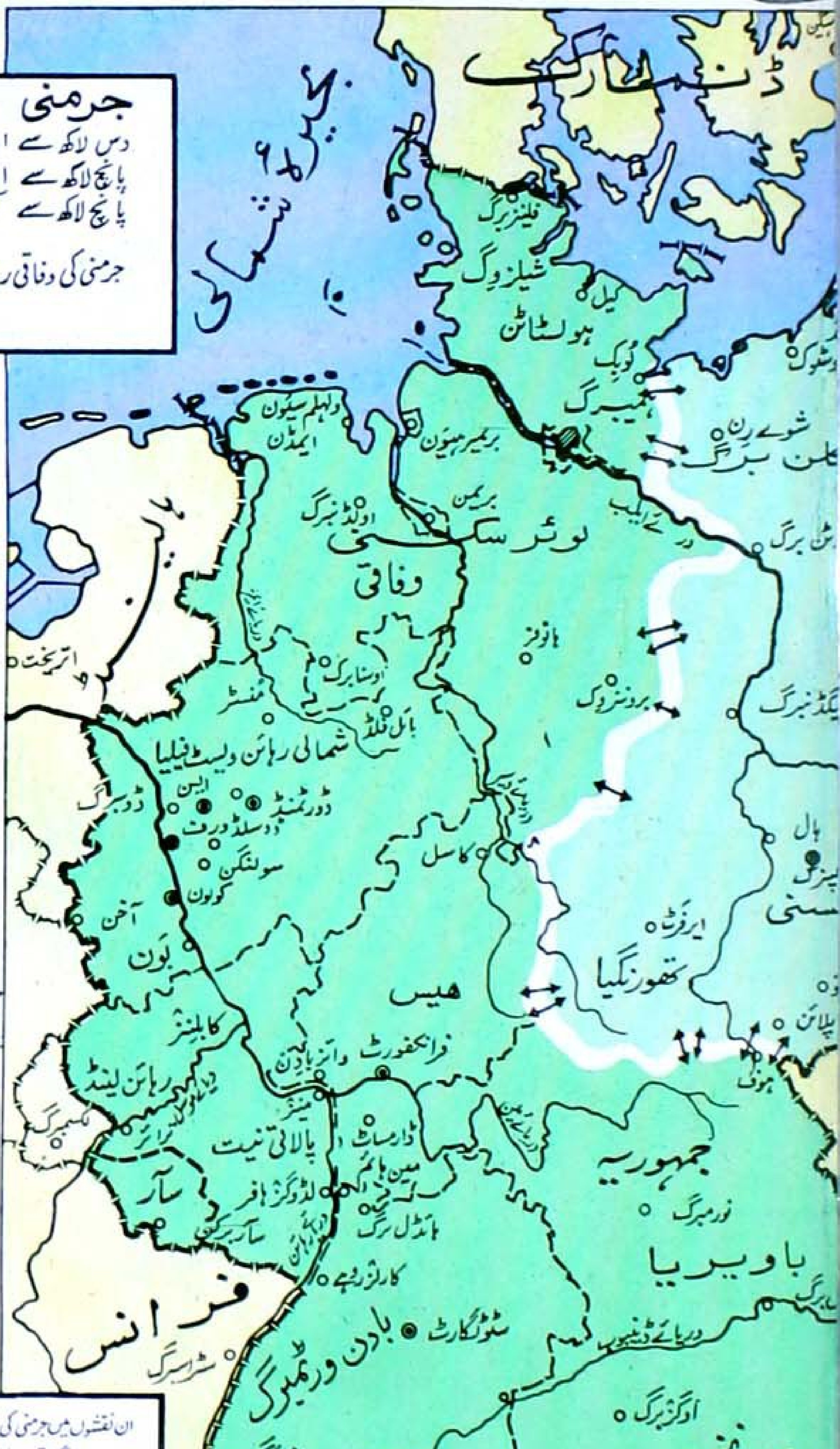


## بڑے بڑے شہر

۳۱۔ دسمبر ۱۹۵۶ء
کے اعداد کے مطابق

### وفاقی جمہوریہ

| | |
|---|---|
| ہیمبرگ ... ... | ۱۷,۶۰,۰۰۰ |
| میونخ ... ... | ۹,۷۵,۰۰۰ |
| کولون ... ... | ۷,۱۸,۰۰۰ |
| ایسن ... ... | ۷,۰۳,۰۰۰ |
| ڈوسلڈورف ... ... | ۶,۵۹,۰۰۰ |
| فرانکفورٹ آم مین ... | ۶,۲۶,۰۰۰ |
| ڈورٹمنڈ ... ... | ۶,۱۱,۰۰۰ |
| سٹوٹ گارٹ ... ... | ۶,۰۵,۰۰۰ |
| ہانوفر ... ... | ۵,۳۱,۰۰۰ |
| بریمن ... ... | ۵,۱۲,۰۰۰ |

### وسط جرمنی

| | |
|---|---|
| لیپزگ ... ... | ۶,۰۸,۰۰۰ |
| ڈریسڈن ... ... | ۴,۹۲,۰۰۰ |
| شیمنٹز (جسے ۱۹۳۵ء سے کارل مارکس شاٹ کہتے ہیں) | ۲,۸۹,۰۰۰ |
| ہال ... ... | ۲,۸۵,۰۰۰ |
| میگڈے برگ ... | ۲,۵۹,۰۰۰ |
| ایرفرٹ ... ... | ۱,۸۶,۰۰۰ |

### برلن

| | |
|---|---|
| مغربی برلن ... ... | ۲۲,۲۳,۰۰۰ |
| مشرقی برلن ... ... | ۱۱,۲۲,۰۰۰ |

ان نقشوں میں جرمنی کی وہ حدود دکھائی گئی ہیں جو ۱۹۳۷ء میں تھیں اور بین الاقوامی طور پر مان لی گئی تھیں۔ نئی حدود صرف ایک معاہدۂ صلح کے ذریعہ ہی مقرر کی جا سکتی ہیں۔ اس معاملہ کا قطعی فیصلہ ابھی کیا جانا ہے۔

Marfat.com

## جرمنی کا رقبہ اور آبادی

دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں

| | رقبہ (ہزاروں میں) | | آبادی | شمار آبادی فی | |
|---|---|---|---|---|---|
| | مربع کلومیٹر | مربع میل | (ہزاروں میں) | مربع کلومیٹر | مربع میل |
| ریاستہائے متحدہ امریکہ[1] | ۷،۸۲۸ | ۳،۰۲۲ | ۱،۷۱،۲۲۹ | ۲۲ | ۵۷ |
| سوویت یونین[1] | ۲۲،۴۰۳ | ۸،۶۴۹ | ۲،۰۰،۲۰۰ | ۹ | ۲۳ |
| وفاقی جمہوریہ جرمنی[2] | ۲۴۸ | ۹۶ | ۵۱،۴۶۹ | ۲۰۸ | ۵۳۸ |
| برطانیہ[2] | ۲۴۴ | ۹۵ | ۵۱،۴۳۰ | ۲۱۱ | ۵۴۶ |
| فرانس[2] | ۵۵۱ | ۲۱۴ | ۴۴،۰۰۰ | ۸۰ | ۲۱۳ |
| کینیڈا[1] | ۹،۹۶۱ | ۳،۸۴۶ | ۱۶،۵۸۹ | ۲ | ۴ |
| جنوبی افریقہ[1] | ۱،۲۲۳ | ۴۷۲ | ۱۴،۱۶۷ | ۱۲ | ۳۰ |
| آسٹریلیا[1] | ۷،۷۰۴ | ۲،۹۷۵ | ۹،۴۲۸ | ۱ | ۳ |
| نیوزی لینڈ[2] | ۲۶۸ | ۱۰۴ | ۲،۱۷۸ | ۸ | ۲۱ |

[1] وسط ۱۹۵۷ء میں    [2] وسط ۱۹۵۶ء میں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com